اردو نصاب اور درسی کتب: یکساں قومی نصاب برائے اُردو ۲۰۲۰ء کے تناظر میں اُردو کی درسی کتب کا تنقیدی مطالعہ

Urdu Curriculum and Textbooks: Critical Analysis of Urdu Textbooks in the context of Single National Curriculum of Urdu 2020

مقالہ برائے پی ایچ۔ڈی (اردو)

مقالہ نگار:

شیما سعدیہ

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

مئی ۲۰۲۵ء

اردو نصاب اور درسی کتب: یکساں قومی نصاب برائے اُردو ۲۰۲۰ء کے تناظر میں اُردو کی درسی کتب کا تنقیدی مطالعہ

Urdu Curriculum and Textbooks: Critical Analysis of Urdu Textbooks in the context of Single National Curriculum of Urdu 2020

مقالہ نگار:

شیما سعدیہ

یہ مقالہ

پی ایچ۔ ڈی (اردو)

کی ڈگری کی جزوی تکمیل کے لیے پیش کیا گیا

فیکلٹی آف لینگویجز

(اُردو زبان و ادب)

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

مئی ۲۰۲۵ء

مقالے کے دفاع اور منظوری کا فارم

زیرِ دستخطی تصدیق کرتے ہیں کہ انہوں نے مندرجہ ذیل مقالہ پڑھا اور مقالے کے دفاع کو جانچا ہے، وہ مجموعی طور پر امتحانی کارکردگی سے مطمئن ہیں اور فیکلٹی آف لینگویجز کو اس مقالے کی منظوری کی سفارش کرتے ہیں۔

مقالے کا عنوان: اردو نصاب اور درسی کتب: یکساں قومی نصاب برائے اُردو ۲۰۲۰ء کے تناظر میں اُردو کی درسی کتب کا تنقیدی مطالعہ

پیش کار: شیما سعدیہ   رجسٹریشن نمبر: 12Phd/Urdu/F20

ڈاکٹر آف فلاسفی

شعبہ: شعبۂ اردو زبان وادب

پروفیسر ڈاکٹر فوزیہ اسلم ____________________

نگران مقالہ

ڈاکٹر خوش بخت حنا ____________________

شریک نگران مقالہ

پروفیسر ڈاکٹر جمیل اصغر جامی ____________________

ڈین فیکلٹی آف لینگویجز

میجر جنرل شاہد محمود کیانی، ہلال امتیاز (ملٹری) (ر) ____________________

ریکٹر

تاریخ: ____________________

اقرار نامہ

میں، شیما سعدیہ حلفیہ بیان کرتی ہوں کہ اس مقالے میں پیش کیا گیا کام میرا ذاتی ہے اور نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد کے پی ایچ۔ڈی سکالر کی حیثیت سے پروفیسر ڈاکٹر فوزیہ اسلم اور شریک نگران ڈاکٹر خوش بخت حنا کی نگرانی میں مکمل کیا گیا ہے۔ میں نے یہ کام کسی اور یونیورسٹی یا ادارے میں ڈگری کے حصول کے لیے پیش نہیں کیا ہے اور نہ آئندہ کروں گی۔

____

شیما سعدیہ

مقالہ نگار

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

مئی، ۲۰۲۵ء

فہرست ابواب

عنوان	صفحہ نمبر
مقالہ کے دفاع اور منظوری کا فارم	iii
اقرار نامہ	iv
فہرستِ ابواب	v
Abstract	viii
اظہارِ تشکّر	x
باب اول: موضوع تحقیق کا تعارف اور بنیادی مباحث	۱
الف۔ تمہید	۱
i۔ موضوع کا تعارف	۱
ii۔ بیان مسئلہ	۲
iii۔ مقاصدِ تحقیق	۲
iv۔ تحقیقی سوالات	۲
v۔ نظری دائرہ کار	۳
vi۔ تحقیقی طریقہ کار	۶
vii۔ مجوزہ موضوع پر ما قبل تحقیق	۶
viii۔ تحدید	۷
ix۔ پس منظری مطالعہ	۸
x۔ تحقیق کی اہمیت	۹
ب۔ نصاب: تعارف اور بنیادی مباحث	۱۰
i۔ نصاب کی تعریف	۱۳
ii۔ نصاب کی اہمیت	۱۹
iii۔ یکساں قومی نصاب کی اہمیت	۲۳

iv۔ نصاب کی بنیادیں ۲۴
v۔ کریکولم ماڈلز ۳۶
ج۔ پاکستان میں نصاب سازی: اجمالی جائزہ ۴۲
i۔ قومی تعلیمی پالیسیاں اور نصاب سازی ۴۳
ii۔ اردو نصاب سازی (اکیسویں صدی میں) ۴۶
د۔ نیشنل کریکولم فریم ورک (NCF) ۴۹
ہ۔ درسی کتب: تعارف اور بنیادی مباحث ۵۲
i۔ درسی کتب کی اہمیت ۵۳
ii۔ درسی کتب کی تیاری ۵۵
حوالہ جات ۵۹

باب دوم: یکساں قومی نصاب برائے اُردو ۲۰۲۰ء کے حاصلاتِ تعلم کے تناظر میں پرائمری درسی کتب کے حاصلاتِ تعلم کا تنقیدی جائزہ ۶۳

الف۔ مجوزہ حاصلاتِ تعلم اور جماعت اوّل کی درسی کتب میں موجود حاصلاتِ تعلم کا جائزہ ۶۷
ب۔ مجوزہ حاصلاتِ تعلم اور جماعت دوم کی درسی کتب میں موجود حاصلاتِ تعلم کا جائزہ ۸۳
ج۔ مجوزہ حاصلاتِ تعلم اور جماعت سوم کی درسی کتب میں موجود حاصلاتِ تعلم کا جائزہ ۹۵
د۔ مجوزہ حاصلاتِ تعلم اور جماعت چہارم کی درسی کتب میں موجود حاصلاتِ تعلم کا جائزہ ۱۰۵
ہ۔ مجوزہ حاصلاتِ تعلم اور جماعت پنجم کی درسی کتب میں موجود حاصلاتِ تعلم کا جائزہ ۱۱۷
حوالہ جات ۱۳۴

باب سوم۔ یکساں قومی نصاب برائے اُردو ۲۰۲۰ء کے تناظر میں پرائمری درسی کتب کا تنقیدی جائزہ ۱۳۸

الف۔ مجوزہ موضوعات کا جائزہ ۱۳۸
ب۔ مجوزہ موضوعات کی ذیل میں پیش کردہ مواد/ متن کا تنقیدی جائزہ ۱۴۳
ج۔ مجوزہ حاصلاتِ تعلم اور لسانی استعدادوں کا جائزہ ۱۵۸

د۔ مجوزہ طریقہ ہائے تدریس اور حکمتِ عملیاں ۱۷۳
ہ۔ زبان شناسی کے مسائل ۱۷۷
حوالہ جات ۲۱۵
باب چہارم: یکساں قومی نصاب برائے اُردو ۲۰۲۰ء کے تناظر میں پرائمری درسی کتب کی تیاری کا تنقیدی جائزہ ۲۱۸
الف۔ درسی اسباق سے متعلق سفارشات کا درسی کتب کے حوالے سے جائزہ ۲۲۳
ب۔ مشقی سوالات/سرگرمیوں سے متعلق سفارشات کا درسی کتب کے حوالے سے جائزہ ۲۲۶
ج۔ حاصلاتِ تعلم سے متعلق سفارشات کا درسی کتب کے حوالے سے جائزہ ۲۳۳
د۔ تصاویر، خاکوں اور چوکھٹوں سے متعلق سفارشات کا درسی کتب کے حوالے سے جائزہ ۲۳۶
ہ۔ مہارتوں سے متعلق سفارشات کا درسی کتب کے حوالے سے جائزہ ۲۳۹
و۔ کتاب کے متن اور موضوعات کے متعلق سفارشات کا درسی کتب کے حوالے سے جائزہ ۲۴۱
ز۔ الفاظ کی تشکیل، تحریر کے ربط، الفاظ کے استعمال کے متعلق سفارشات کا درسی کتب کے حوالے سے جائزہ ۲۴۸
حوالہ جات ۲۵۳
ماحصل ۲۵۵
تحقیقی نتائج ۲۵۹
سفارشات ۲۶۰
کتابیات ۲۶۱

ABSTRACT

This thesis, titled "Urdu Curriculum and Textbooks: Critical Analysis of Urdu Textbooks in the Context of Single National Curriculum of Urdu 2020," investigates the alignment and effectiveness of Urdu textbooks for classes 1 to 5 within the framework of the Single National Curriculum (SNC) for Urdu 2020. The study explores the degree to which the textbooks, which are central to the primary education system, reflect the curriculum's objectives and facilitate a coherent and consistent educational experience for young learners.

The SNC was introduced with the intention of standardizing education across Pakistan, ensuring that all students, regardless of their socio-economic background, have access to a uniform quality of education. Within this context, the Urdu curriculum serves as a crucial component of the primary education system, aiming to develop students' language skills in a structured and progressive manner. The effectiveness of this curriculum, however, largely depends on the textbooks used to deliver its content. This study, therefore, critically analyzes the extent to which the Urdu textbooks align with the SNC's goals, principles, and pedagogical approaches.

The research is structured into four chapters, each addressing a different aspect of the curriculum and textbook alignment. The first chapter provides an overview of the Curriculum, Curriculum Models, curriculum Foundations, SNC, SNCF and textbooks etc. This chapter also introduces the theoretical framework of the study, which is based on Single National Curriculum Framwork (SNCF). A Single National Curriculum for Urdu 2020 has been designed based on a Single National Curriculum Framework. This framewok advocates for a gradual and logical progression from simple to complex concepts, while serving as a lens through which the textbooks are analyzed.

The second chapter focuses on the alignment between the learning outcomes presented in textbooks and the goals, objectives and learning outcomes outlined in the Single National Curriculum (SNC). This chapter critically examines how effectively the textbooks reflect the intended competencies that students are expected to develop and achieve according to the SNC. The chapter identifies which competencies have been given significant emphasis in the textbooks and which competencies have been neglected or insufficiently addressed in the textbooks. By contrasting the SNC’s

objectives with the actual content provided in the textbooks, the chapter offers a critical perspective on the strengths and weaknesses of the educational resources, suggesting areas for potential improvement to better align with the curriculum's comprehensive goals.

The third chapter delves into the content of the Urdu textbooks, examining how well they align with the curriculum's objectives. This chapter analyzes the selection of themes, topics, activities and linguistics issues included in the textbooks.This chapter also focuses on the pedagogical approaches embedded within the textbooks. It evaluates the extent to which the textbooks incorporate interactive and student-centered learning activities, as recommended by the curriculum. This chapter also examines the textbooks' emphasis on critical thinking, creativity, and problem-solving skills, which are key components of the SNC.

The fourth chapter provides a thorough review of Urdu textbooks, evaluating them against the recommendations set forth in the Single National Curriculum (SNC). This chapter critically examines various aspects of the textbooks, including their physical and visual design, content organization, and pedagogical approach etc.

The findings of this study reveal both strengths and weaknesses in the alignment between the SNC and the Urdu textbooks. While the textbooks generally reflect the curriculum's objectives, there are areas where improvements could be made to enhance consistency and coherence. The study concludes with recommendations for curriculum developers, textbook authors, and educators, aimed at improving the alignment between the curriculum and textbooks to ensure a more effective and meaningful learning experience for students.

Overall, this thesis contributes to the ongoing discourse on curriculum development and textbook evaluation in Pakistan, offering insights that can inform future revisions of the SNC and the Urdu textbooks used in primary education.

اظہارِ تشکّر

اوّلین شکر اس ذاتِ کریم کا جو تپتی دھوپ میں سائبان بن کر کھڑی رہتی ہے۔ جس کی شکر گزاری کا حق کسی طور ادا نہیں ہو سکتا۔ اس ہستی کی شکر گزاری کے بعد جس رشتے کی مقروض ہوں وہ والدین ہیں۔ جن کی بے مول اور بے بہا دعاؤں کی بدولت آج اس قابل ہوئی ہوں۔ خصوصی شکریہ چھوٹے بھائی کا جو اپنی مصروفیات کے باوجود، ہر وقت ہاتھ باندھے میری خدمت میں حاضر رہا اور مقالے کے سلسلے میں ہر طرح کی معاونت کو اپنا فرض سمجھا۔ بڑے بھائی کا بھی شکریہ جو مجھے ٹنوں کے حساب سے پرنٹ نکلوا کر دیتا رہا۔ بھتیجیاں بھتیجے جو ہر لحظہ، ہر لمحہ طعنے مار مار کر یاد کراتے رہے کہ مقالہ مکمل کرنا ہے۔ خصوصی طور پر میری نگران مقالہ ڈاکٹر فوزیہ اسلم کی میں بے حد شکر گزار ہوں، انھوں نے موضوع کے انتخاب سے لے کر مقالے کے اختتام تک قدم قدم پر میری رہنمائی کی اور حوصلہ بڑھایا۔ معاون نگران ڈاکٹر خوش بخت حنا کی بھی شکر گزار ہوں کہ مقالے کی تکمیل ان کے مفید مشوروں کے بغیر ادھوری تھی۔ نمل کے تمام اساتذہ کرام کی شکر گزار ہوں۔ میرے دوست، احباب جو ہر طرح سے تعاون کرتے رہے کبھی کتابوں کی فراہمی کے سلسلے میں تو کبھی مفید مشوروں کی صورت میں، ان سب کی مقروض ہوں۔ ان احباب کا بھی بہت شکریہ جو باتیں تو بہت بڑی بڑی کرتے رہے مگر وقت پڑنے پر شمالی علاقہ جات کی سیر کو چل نکلے۔ سدرہ ایک ایسی ہستی ہے جس کی محبت اور خلوص کا شکریہ کسی صورت ادا نہیں ہو سکتا۔ دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اس کی احسان مند ہوں۔ رضا بھائی اور ان سب دوستوں کا شکریہ جو اس سفر میں قدم قدم میرے ساتھ رہے، میرا حوصلہ بنے، میری ڈھارس بندھائی اور میرا ہاتھ پکڑ کر اس مقام تک لائے۔

شیما سعدیہ

اسکالر پی ایچ۔ ڈی (اردو)

باب اوّل:

موضوع کا تعارف اور بنیادی مباحث

الف: تمہید

i۔ موضوع کا تعارف(INTRODUCTION)

تعلیم ایک سماجی سر گرمی ہے اور اس کے مقاصد اور طریقہ ہائے کار متعلقہ سماج کو مدِ نظر رکھ کر ترتیب دیے جاتے ہیں۔ سماج، افراد سے تشکیل پاتا ہے اس لیے تعلیم کا سماج اور فرد سے گہرا تعلق ہے۔ فرد اور سماج کے درمیان رابطے کا اہم ذریعہ زبان ہے۔ زبان تبادلۂ خیالات اور مافی الضمیر کے اظہار کا آلہ ہے۔ نیز سماجی ہم آہنگی، قومی یکجہتی، مخصوص ادبی اور ثقافتی سرمائے کی حفاظت، معاشی ضروریات کی فراہمی، سیاسی شعور کی بیداری، قوموں کی پہچان، ذہنی ارتقا، ذوقِ سلیم کی تربیت، علوم وفنون کی ترقی، وعظ و تبلیغ اور بین الاقوامی رابطے وغیرہ میں زبان نہایت اہم کردار ادا کرتی ہے اور درج بالا اہداف کے حصول کے لیے لسانی نصاب سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

قومی زبان کے نصاب کی اہمیت اس لحاظ سے مسلم ہے کہ یہ ایک صحت منداور باشعور معاشرے اور سماج کے فروغ میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ لسانی آموزش کے لیے لسانی نصاب کی تیاری کے دوران زبان شناسی کی استعدادوں کے درجہ بہ درجہ تعلم، موضوعات، مواد، مجوزہ طریقہ ہائے تدریس اور حکمتِ عملیاں، امتحانی مشقیں، نصابی کتب کی تیاری اور آزمائشی یا امتحانی حکمت عملیوں کے ساتھ ساتھ تعلیمی دورانیے وغیرہ کو مدِ نظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ بعد ازاں ایک منظم اور مربوط نصاب کی روشنی میں درسی کتب مرتب کی جاتی ہیں۔ درسی کتب، تعلم میں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں نیز نصاب کے مقررہ اہداف تک رسائی کے لیے ایک آلے کی حیثیت رکھتی ہیں، چنانچہ درسی کتب اور نصاب میں ارتباط لازم ہے۔

پاکستان میں مختلف نظامِ تعلیم رائج ہیں، جن کی بدولت نصابی کتب میں تنوع پایا جاتا ہے۔ اس صورتِ حال کے پیشِ نظر حکومت نے پورے ملک میں ایک نظامِ تعلیم رائج کرنے لیے "ایک قوم ایک نصاب " کے نعرے کے تحت یکساں قومی نصاب متعارف کروایا ہے اور اس نصاب کی روشنی میں پرائمری سطح کی درسی کتب مرتب کی گئی ہیں۔

مجوزہ موضوعِ مقالہ کے تحت پرائمری سطح کے یکساں قومی نصاب برائے اُردو ۲۰۲۰ء کے تناظر میں جماعت اوّل تا پنجم اُردو کی درسی کتب کا جائزہ لیا گیا ہے۔ جائزے کے دوران دیکھا گیا ہے کہ یکساں قومی نصاب اُردو اور اس کے تحت مرتب کردہ درسی کتب کس حد تک ایک دوسرے سے ہم آہنگ اور مربوط ہیں اور نصاب اور درسی کتب کے درمیان کس حد تک مطابقت اور تدریجی ترقی موجود ہے۔

ii ۔بیانِ مسئلہ (Statement of Problem/THESIS STATEMENT)

لسانی نصاب زبان کے تعلّم کے علاوہ قومی یکجہتی، فرد کی فکری نمو، انسانیت سے محبت، کردار سازی، اخلاقی اقدار کی بازیابی وغیرہ جیسے اہداف کے حصول میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ بہترین عصری تقاضوں سے ہم آہنگ اور طلبہ کی ذہنی سطح نیز ضروریات کو مدِ نظر رکھ کر بنایا گیا نصاب تعلیمی مقاصد کے حصول میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ عصری ضروریات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یکساں قومی نصاب ۲۰۲۰ء کا اطلاق عمل میں لایا گیا اور اس نصاب کے تحت درسی کتب کو ترتیب دیا گیا ہے۔ ۲۰۲۰ء کے یکساں قومی نصاب برائے اردو کے تناظر میں مقرر کردہ اردو کی تدریس کے اہداف و مقاصد، درسی کتب اور درسی کتب کی تیاری کا تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے ان کے درمیان مطابقت اور عدم مطابقت کی نشان دہی بیانِ مسئلہ ہے۔

iii۔مقاصدِ تحقیق (RESEARCH OBJECTIVES)

مجوزہ تحقیقی مقالے کے مقاصد درج ذیل ہیں:

۱۔یکساں قومی نصاب برائے اُردو ۲۰۲۰ء کے مجوزہ حاصلاتِ تعلّم کے تناظر میں پرائمری سطح کی درسی کتب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلّم کی جانچ کرنا

۲۔یکساں قومی نصاب برائے اُردو ۲۰۲۰ء کے تحت پرائمری سطح کی اُردو کی درسی کتب کا تنقیدی جائزہ لینا

۳۔یکساں قومی نصاب برائے اُردو ۲۰۲۰ء کے تناظر میں پرائمری سطح کی اُردو کی درسی کتب کی تیاری کا جائزہ لینا

iv۔ تحقیقی سوالات (RESEARCH QUESTION)

۱۔پرائمری سطح کی درسی کتب میں موجود تدریسِ اُردو کے حاصلاتِ تعلّم یکساں قومی نصاب برائے اُردو ۲۰۲۰ء میں موجود حاصلاتِ تعلّم سے کس حد تک مطابقت رکھتے ہیں؟

۲۔یکساں قومی نصاب برائے اُردو ۲۰۲۰ء اور پرائمری سطح کی اُردو کی درسی کتب کس حد تک ہم آہنگ ہیں؟

۳۔پرائمری سطح کی اُردو کی درسی کتب کی تیاری میں کس حد تک یکساں قومی نصاب کی پیش کردہ سفارشات کو

مدِ نظر رکھا گیا ہے؟

v۔ نظری دائرہ کار(THEORETICAL FRAMEWORK)

مجوزہ تحقیقی کام یکساں قومی نصاب برائے اُردو ۲۰۲۰ء کی روشنی میں درسی کتب کا تنقیدی جائزہ (پرائمری سطح پر) لیا گیا ہے۔ یکساں قومی نصاب کی تشکیل کے دوران ہلڈا تابا کا پیش کردہ استقرائی ماڈل مدِ نظر رکھا گیا ہے جو کہ عملی طرزِ فکر پر مبنی ہے۔اسے Grass root approach بھی کہا جاتا ہے، یعنی نصاب کی تیاری کے دوران اس بات کا خیال رکھا جائے کہ آسان سے مشکل کی طرف جایا جائے۔

اس ماڈل کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

۱۔ نصاب کی تیاری کے دوران طلبہ کی ضروریات کے ساتھ سماج کی ضروریات اور توقعات کو مدِ نظر رکھا جائے۔

۲۔ طلبہ کی ضروریات (سماجی، معاشی، معاشرتی، تہذیبی) کے تعین کی بنیاد پر مجموعی اہداف/مقاصد طے کیے جاتے ہیں تاکہ سیکھنے کی سمت کا تعین ہو سکے۔

۳۔ ہلڈا تابا کے مطابق، مقاصد سامنے رکھتے ہوئے مناسب اور موزوں مواد ترتیب دیا جائے۔

۴۔ مواد کو منطقی اور تدریجی لحاظ سے ترتیب دیا جائے۔

۵۔ ایسے تدریسی طریقہ کار کا انتخاب کیا جائے جو سیکھنے کے عمل کو موزوں بنائے۔ تدریسی حکمتِ عملیوں کا اطلاق مختلف مقاصد کے حصول کو مدِ نظر رکھ کر کیا جائے مثلاً معلومات کا حصول، مختلف مہارتوں کی تشکیل، تنقیدی رویے اور سمجھ بُوجھ کا پیدا ہونا وغیرہ

۶۔ تدریسی حکمتِ عملی اپناتے ہوئے اس بات کا خیال رکھا جائے کہ سیکھنے کی مختلف مہارتوں کے درمیان ایک تسلسل ہو۔

۷۔ نصاب کی مؤثریت اور طلبہ کی کارکردگی کا پورا سال مختلف مرحلوں پر جائزہ لیا جائے اور ایسی سرگرمیاں عمل میں لائی جائیں جن کی مدد سے مقاصد کا حصول ممکن ہو سکے۔

یکساں قومی نصاب برائے اُردو ۲۰۲۰ء کی تیاری میں نیشنل کریکولم فریم ورک(NCF) کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے، چنانچہ نصاب اور درسی کتب کے باہمی ربط کا جائزہ لینے کے لیے یکساں قومی نصاب برائے اُردو ۲۰۲۰ء اور نیشنل کریکولم فریم ورک(NCF) کو بنیادی نظریے کے طور پر لیا گیا ہے۔ نیشنل کریکولم فریم ذیل

میں پیش کیا گیا ہے۔

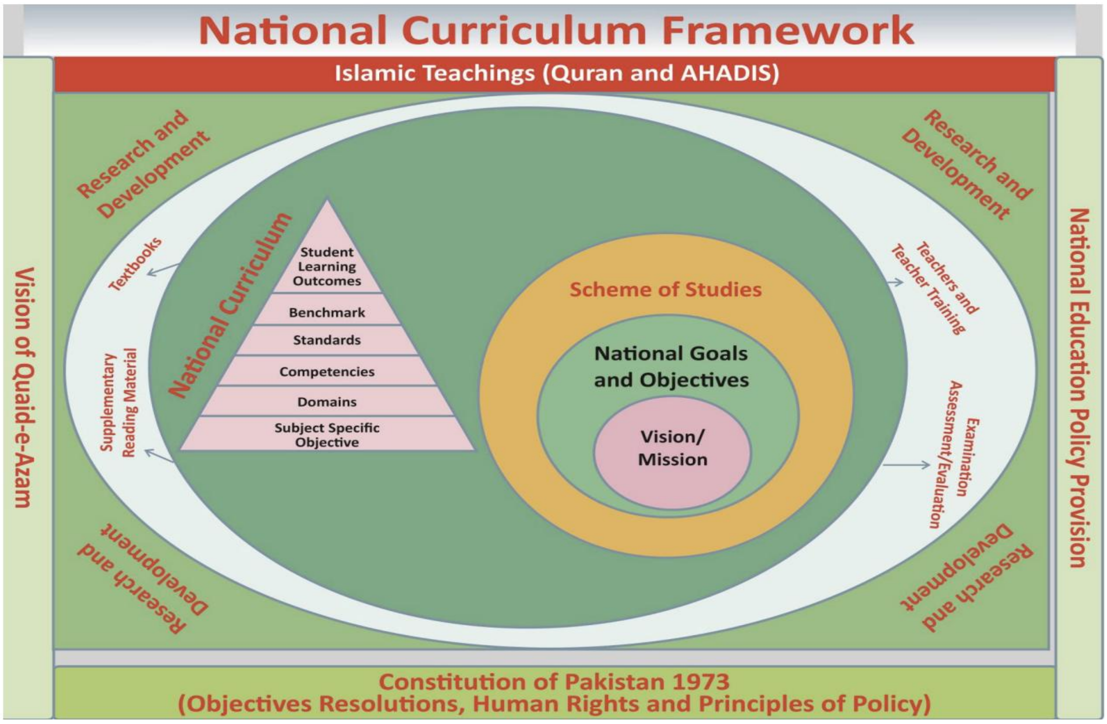

نیشنل کریکولم فریم ورک (NCF) کو سامنے رکھتے ہوئے یکساں قومی نصاب برائے اردو ۲۰۲۰ء تیار کیا گیا ہے۔ قومی نصاب کی تیاری کا ماڈل ذیل میں پیش کیا گیا ہے۔

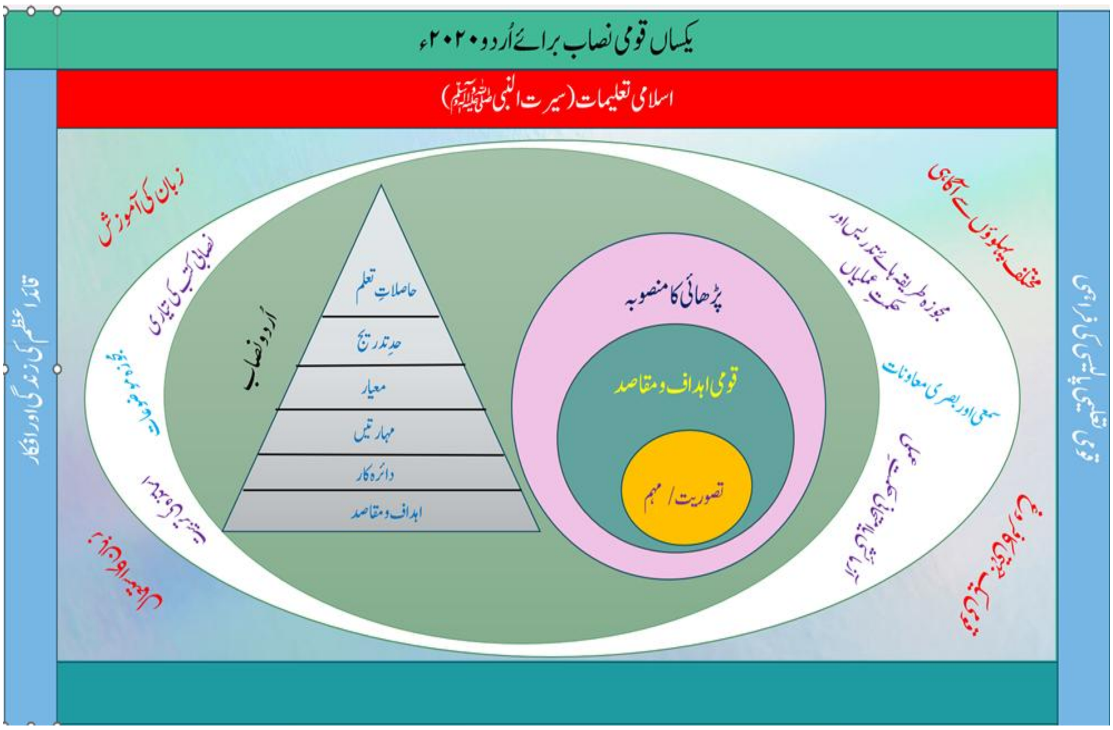

نیشنل کریکولم فریم ورک (NCF) ملک بھر میں معیاری تعلیم کی فراہمی کے لیے تیار کردہ ایک رہنما دستاویز ہے۔ یہ فریم ورک نصاب کی تیاری، تدریسی طریقوں، جائزے اور آزمائشوں کی حکمتِ عملی اور

سیکھنے کے نتائج کی تشکیل میں بنیاد کے طور پر کام کرتا ہے۔اس کا مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ طلبہ قطع نظر اس اس بات کے، کہ وہ ملک میں کہیں بھی رہ رہے ہیں، یکساں اور اعلیٰ معیار کی تعلیم حاصل کر سکیں۔اسی فریم ورک کو بنیاد بنا کر یکساں قومی نصاب ۲۰۲۰ء تیار کیا گیا ہے۔

این سی ایف کے خاکے اور مقاصد کے پیشِ نظر دیکھا جائے تو اس کے دائرہ کار میں درج ذیل چیزیں شامل ہیں۔

۱۔ تعلیم کے قومی اہداف اور مقاصد

۲۔وژن اور مشن (vision and mission) جو کہ تعلیم کے تمام اجزا خاص طور پر تعلیم کے معیار کا احاطہ کرتے ہیں۔

۳۔علاوہ ازیں این سی ایف رہنمائی فراہم کرتا ہے:

(i) نصاب کی تیاری کے عمل کی جس میں مطالعے کا منصوبہ (Scheme of Studies) بھی شامل ہے۔

(ii) نصابی کتابیں اور سیکھنے کے مواد کی تیاری اور ترقی

(iii) اساتذہ کی تعلیم اور مسلسل پیشہ ورانہ ترقی

(iv) سیکھنے کا ماحول اور وسائل

(v) ذریعۂ تعلیم اور زبان کی پالیسی

(vi) جائزے اور امتحانات

(vii) رائے اور تحقیق اور

(viii) معلومات کا تبادلہ اور ہم آہنگی

ان تمام نکات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے، یکساں قومی نصاب برائے اُردو ۲۰۲۰ء کی تیاری عمل میں لائی گئی ہے۔ نیز یکساں قومی نصاب کو سامنے رکھتے ہوئے درسی کتب کو ترتیب دیا گیا ہے تاکہ قومی مقاصد، قومی وژن اور مشن کا حصول ممکن بنایا جا سکے۔

دیے گئے فریم ورک اور نکات کی مدد سے تیار کردہ پرائمری سطح کے یکساں قومی نصاب برائے اُردو ۲۰۲۰ء کی روشنی میں جماعت اوّل تا پنجم منتخب کردہ پبلشرز کی درسی کتب کا تنقیدی جائزہ لینے کے ساتھ اردو کے نصاب اور اردو کی درسی کتب میں مطابقت اور عدم مطابقت کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا ہے۔

vi۔ تحقیقی طریقہ کار(RESEARCH METHODOLOGY)

مجوزہ موضوع کے تحت یکساں قومی نصاب برائے اردو ۲۰۲۰ء کی روشنی میں جماعت اوّل تا پنجم منتخب کردہ بورڈ اور پبلشرز کی درسی کتب کا جائزہ لیا گیا ہے ۔اس تحقیق کے لیے امتزاجی طریقہ تحقیق اختیار کیا گیا ہے۔ امتزاجی طریقہ کار کی ذیل میں کیفیتی اور کمیتی طریقہ تحقیق اپنایا گیا ہے۔ کیفیتی طریقہ تحقیق عام طور پر تعلیم کے میدان اور دستاویزی امور کو زیرِ بحث لانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جب کہ کمیتی طریقہ تجزیہ مشملات(Content Analysis) میں استعمال کیا جاتا ہے کیوں کہ اس میں نتائج کی مقداری نوعیت تلاش کی جاتی ہے۔ مجوزہ موضوع کے لیے درکار مواد دستاویزات کی شکل میں موجود ہے۔ جس میں یکساں قومی نصاب برائے اردو ۲۰۲۰ء کی دستاویز اور درسی کتب شامل ہیں۔اردو کی نصابی دستاویز اور درسی کتب کے ساتھ اس کے ربط اور تعلق کے عمیق مطالعے سے اردو کی درسی کتب کے مختلف پہلوؤں اور اس کی تیاری کا تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے ان میں موجود مطابقت اور رہ جانے والے خلا کی نشان دہی کی گئی ہے۔

بنیادی مآخذ کے طور پر یکساں قومی نصاب برائے اُردو (۲۰۲۰ء) اوّل تا پنجم ،اور اردو کی درسی کتب برائے جماعت اول تا پنجم (منتخب کردہ پبلشرز) سے استفادہ کیا گیا ہے۔جب کہ ثانوی مآخذ کے طور پر ادارہ اکادمی ادبیات ،ریختہ کے ویب سائٹ پر تدریس کے حوالے سے موجود کتب کے علاوہ جدید تحقیقی رجحانات کے ترجمان کتابی سلسلے 'تدریس نامہ'، تحقیقی و تنقیدی کتب، رسائل، مختلف ویب سائٹ پر موجود یکساں قومی نصاب برائے اردو کے حوالے سے موجود آرٹیکلز اور یوٹیوب لیکچرز سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

vii۔ مجوزہ موضوع پر ما قبل تحقیق(WORKS ALREADY DONE)

مجوزہ موضوع کے تحت پرائمری سطح کے یکساں قومی نصاب برائے اُردو ۲۰۲۰ء کے تناظر میں تدریس کے اہداف و مقاصد، درسی کتب اور درسی کتب کی تیاری کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔اس سے قبل اس موضوع پر کسی بھی قسم کا کوئی تحقیقی یا تنقیدی کام نہیں کیا گیا۔البتہ نصابی کتب اور تدریسِ اردو کے حوالے سے اس سے ملتا جلتا درج ذیل کام کیا جا چکا ہے۔

ا۔ خیبر پختونخوا میں اُردو نصاب: تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ، جامعہ پشاور، ۲۰۱۴ء

۲۔اعلیٰ ثانوی سطح پر اُردو قواعد کا نصاب اور اس کی تدریس، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، ۱۹۹۷ء

۳۔اردو نصاب انٹرمیڈیٹ، تحقیقی و تنقیدی جائزہ، قومی مقاصد سے تدریس تک، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی ۱۹۹۷ء

۴۔مطالعاتی سمت نمائی میں نصاب کا کردار، بہاءالدین زکریایونی ورسٹی، ملتان

۵۔صوبہ پنجاب میں اعلیٰ تعلیم ثانوی سطح پر نصاب، درسی کتب اور امتحانی طریقہ کار کا تجزیاتی مطالعہ، اسلامک انٹر نیشنل یونیورسٹی، ۲۰۱۶ء

۶۔پاکستان میں اُردو زبان کی تدریس کے مسائل و مباحث، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگو یجز اسلام آباد، ۲۰۱۳ء

۷۔پرائمری سطح پر تدریس اُردو: نصاب، درسی کتب اور امتحانی طریقہ کار کا تجزیاتی مطالعہ، انٹر نیشنل اسلامک یونیورسٹی، ۲۰۱۶ء

۸۔تدریس اُردو بطور غیر ملکی زبان: مسائل اور امکانات کا جائزہ، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگو یجز اسلام آباد (ز۔ت)

اس کے علاوہ سندھ کے نصاب کے حوالے سے ایک مقالہ پروفیسر صوفیہ خشک کی نگرانی میں کروایا جا رہا ہے جب کہ "پیشہ ورانہ اُردو: فیڈرل بورڈ اور منتخب نجی اسکولز کی اُردو نصابی کتب: تقابلی مطالعہ (بحوالہ ثانوی تا اعلیٰ ثانوی/او-اے لیولز)" کے عنوان سے پروفیسر رخشندہ مراد کی زیرِ نگرانی ایک مقالے پر کام جاری ہے۔

viii۔تحدید (DELIMITATION)

قیامِ پاکستان سے اب تک مختلف مواقع پر حالات اور عصری ضرورتوں کے پیشِ نظر نصاب میں تبدیلیاں کی جاتی رہی ہیں اور نئے نصاب تشکیل دیے جاتے رہے ہیں۔ مجوزہ موضوع کے تحت ۲۰۲۰ء میں تشکیل پانے والے اُردو کے پرائمری سطح کے یکساں قومی نصاب کی روشنی میں جماعت اوّل تا پنجم اُردو کی منتخب کردہ درسی کتب کا جائزہ لیا گیا ہے۔ منتخب شدہ درسی کتب میں نیشنل بک فاؤنڈیشن، اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس اور آفاق پبلشرز کی ڈیزائن کردہ درسی کتب شامل ہیں۔ صوبہ پنجاب، صوبہ خیبر پختون خوا اور وفاق میں یکساں قومی نصاب کے تحت تیار کردہ پرائمری سطح کی درسی کتب پڑھائی جا رہی ہیں۔ وفاق میں نیشنل بک فاؤنڈیشن کی مرتب کردہ کتاب پڑھائی جا رہی ہے۔ جب کہ پنجاب کریکولم اور ٹیکسٹ بُک بورڈ، لاہور اور خیبر پختون خوا ٹیکسٹ بُک بورڈ، پشاور اپنے اپنے سرورق کے ساتھ نیشنل بک فاؤنڈیشن کی تیار کردہ کتاب ہی پڑھا رہے ہیں۔ صوبہ بلوچستان میں سال ۲۰۲۲ء سے درسی کتب کی صورت میں یکساں قومی نصاب کا اطلاق عمل میں لایا جا رہا ہے۔اس سلسلے میں نیشنل بُک فاؤنڈیشن کی کتب میں پیش کردہ مواد پڑھایا جا رہا ہے مگر کتب کی طباعت بلوچستان ٹیکسٹ بُک بورڈ کے مروجہ طریقہ کار کے مطابق کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں سندھ ٹیکسٹ بک بُورڈ نے یکساں قومی نصاب کو سرے سے مسترد کر دیا ہے، اٹھارویں ترمیم کے بعد وہ اس کے پابند نہیں ہیں اور سندھ بورڈ کی تیار

کردہ کتب تعلیمی اداروں میں پڑھا رہی ہیں۔پرائیویٹ پبلشرز میں یونیورسٹی اوکسفرڈ پریس اور آفاق پبلشرز اپنی اپنی کتب کے لیے این او سی حاصل کر چکے ہیں۔آفاق سن سیریز کی کتاب ملک بھر میں تقریباً پینتیس ہزار اسکولوں میں پڑھائی جارہی ہے اور اسی طرح اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی اردو کی کتاب بھی پاکستان کے ہزاروں پرائیویٹ اسکولوں میں پڑھائی جارہی ہے۔چنانچہ تحقیق کا دائرہ کار ان پبلشرز کی جماعت اوّل تا پنجم درسی کتب تک محدود ہے۔

نمبر شمار	پبلشرز	کتب
۱	نیشنل بُک فاؤنڈیشن بطور وفاقی ٹیکسٹ بُک بورڈ، سلام آباد(۲۰۲۱ء)	جماعت اوّل تا پنجم (۵ کتب)
۲	اُردو کا گلدستہ، یونیورسٹی اوکسفرڈ پریس(۲۰۲۱ء)	جماعت اوّل تا پنجم (۵ کتب)
۳	آفاق سن سیریز،آفاق پبلشرز(۲۰۲۱ء)	جماعت اوّل تا پنجم (۵ کتب)

کتب کی تعداد:5x3=15

ix۔پس منظری مطالعہ(LITERAURE REVIEW)

مجوزہ موضوع پر کام کرنے کے لیے جن دستاویز اور کتب کو زیرِ مطالعہ لایا گیا ہے ان میں پرائمری سطح کا یکساں قومی نصاب برائے اُردو ۲۰۲۰ء اور پرائمری سطح کی جماعت اوّل تا پنجم کی درسی کتب شامل ہیں۔ان درسی کتب میں نیشنل بُک فاؤنڈیشن کے علاوہ دو پرائیویٹ پبلشرز،اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس اور آفاق پبلشرز کی کتب شامل ہیں۔

اس کے علاوہ تعلیمی اور نصابی حوالے سے مختلف تحقیقی و تنقیدی کتب اور آرٹیکل بھی مطالعے کا حصہ ہیں۔ معین الدین کی کتاب 'اُردو زبان کی تدریس'،ڈاکٹر ریاض احمد کی کتاب 'اُردو تدریس، جدید طریقے اور تقاضے'ڈاکٹر فرمان فتح پوری کی کتاب 'تدریس اُردو'، ڈاکٹر ہارون ایوب کی کتاب 'اردو کی درس و تدریس کے مسائل' کے علاوہ جی ایم ملک کی کتاب 'تدریس اردو' کے مطالعے سے اردو زبان کی بحیثیت ایک مضمون تدریس، اس کی نصاب میں حیثیت، عملی تدریس، اردو کے جدید طریقہ ہائے تدریس اور دورانِ تدریس پیش آنے والے مسائل کی آگاہی میں معاونت ملی ہے۔ درسی کتابوں کے جائزے کے لیے Rias Wita Suryani کے آرٹیکل When English Rings The Bell An English Textbook Anaysis کا مطالعہ کیا گیا ہے ۔ اس آرٹیکل کے علاوہ خالد محمود کے آرٹیکل Standardization of textbook evolution criteria through

development of quality textbook Indicatores سے بھی مدد لی گئی ہے۔ دیگر زیرِ مطالعہ کتب میں ڈاکٹر سلامت اللہ کی کتاب 'تعلیم، فلسفہ اور سماج' شامل ہے جو تعلیم کے بنیادی فلسفے، انسانی فطرت اور تعلیم کے اہم پہلوؤں کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ برٹر نیڈر سل کی کتاب 'تعلیم اور سماجی نظام' جس کے مترجم قاضی جاوید ہیں، میں تعلیم کے ساتھ مذہب، جنس، جذبہ، نظم و ضبط، حب الوطنی، مقابلے کے تصور، معاشیات اور پروپیگنڈا وغیرہ جیسے مباحث زیرِ بحث لائے گئے ہیں۔اوشو کی کتاب Revolution in Education جس کا ترجمہ 'تعلیمی انقلاب' کے نام سے سید علاؤالدین نے کیا ہے، میں مکمل تعلیم، ادراک کے ذریعے تبدیلی اور محبت بھری تعلیم وغیرہ جیسے موضوعات نصاب کی تشکیل کے حوالے سے اہم رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ Cunningsworth کی کتاب Choosing your Coursebook بھی مطالعے کا حصہ رہی ہے۔

x۔ تحقیق کی اہمیت (SIGNIFICANCE OF STUDY)

عالمی رجحانات اور جدید عہد کے تمام تقاضوں کو مدِ نظر رکھ کر مذہبی رواداری، برداشت، علاقائی ثقافتوں سے شناسائی، روایات اور تاریخ کے شعور، اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ، انتہاپرستی کے خاتمے اور سماجی ہم آہنگی اور قومی شعور پر مبنی نصاب موجودہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔اسی ضرورت کے پیشِ نظر یکساں قومی نصاب ۲۰۲۰ء کا اطلاق عمل میں لایا گیا ہے۔ موجودہ تحقیق ،۲۰۲۰ء کے نصاب برائے اُردو کی روشنی میں پرائمری سطح (اوّل تا پنجم) کی اردو کی درسی کتب کا جائزہ لیا گیا ہے۔

نصاب کی تشکیل کے دوران طلبہ کی ضروریات، نفسیات، دلچسپیوں، ذہنی استعداد اور عصری تقاضوں کو مدِ نظر رکھا جاتا ہے۔انھی عناصر کو بنیاد بنا کر نصاب تشکیل دیا جاتا ہے اور پھر نصاب کو مدِ نظر رکھتے ہوئے درسی کتب مرتب کی جاتی ہیں۔درسی کتب کی تیاری ایک اہم مرحلہ ہے اور ماہرین پوری تن دہی اور جاں فشانی کے ساتھ اس ذمے داری کو نبھاتے ہیں۔ زیرِ نظر تحقیق میں یکساں قومی نصاب اور اس کے تناظر میں ترتیب دی جانے والی اُردو کی درسی کتب کا جائزہ لیا گیا ہے۔

یہ تحقیق اس حوالے سے اہمیت کی حامل ہے کہ تحقیق سے حاصل شدہ نتائج یکساں قومی نصاب اور درسی کتب کے درمیان ربط اور تفاوت کی نشان دہی اور درسی کتب کی ترتیب و تنظیم کا از سرِ نو جائزہ لینے میں معاون ثابت ہوں گے۔ درسی کتب جملہ نصاب اور سفارشات کے مطابق مرتب نہ ہونے کی صورت میں پالیسی ساز ادارے، مصنفین اور پبلشرز کو کتب کی تیاری کے لیے دی جانے والی رہنما ہدایات کا پابند بنانے کے

لیے عملی اقدامات کرنے کے قابل ہوں گے۔ مستقبل میں محققین کے لیے یکساں قومی نصاب اور اس کے تناظر میں درسی کتب کی تیاری کے حوالے سے تحقیق کے نئے در واہوں گے۔ مذکورہ تحقیق کی مدد سے درسی کتب کی اثر انگیزی کی بابت اندازہ بھی لگایا جاسکے گا۔ درسی کتب کے تنقیدی جائزے کے دوران سامنے آنے والی اغلاط کی نشان دہی، مستقبل میں اغلاط سے پاک کتب کی دستیابی کو یقینی بنانے میں مددگار ثابت ہوگی۔ جماعت کے کمرے میں نصاب اور درسی کتب میں موجود مجوزہ مہارتوں کی مشق، تدریسی حکمتِ عملیوں، سرگرمیوں اور آزمائشوں کے مؤثر اطلاق کے بارے میں آگاہی ہوگی۔ مجوزہ موضوعات اور تصورات اور درسی کتب میں موجود موضوعات اور تصورات کے جائزے اور پیشکش کے انداز سے طلبہ کی زبان شناسی میں مہارت، کتاب کے معیار، طلبہ میں ذوقِ سلیم، تجسس اور جستجو کے بارے میں درک حاصل ہوگا۔

مزید براں یہ تحقیق تعلیمی اداروں اور پالیسی سازوں کو یہ سمجھنے میں مدد دے گی کہ درسی کتب یکساں قومی نصاب کے مطابق ترتیب دی گئی ہیں یا ان دونوں کے درمیان کوئی خلا موجود ہے، اس خلا کو کیسے پُر کیا جاسکتا ہے۔ نیز مجوزہ معیار کے مطابق SNC کے منظم اطلاق کے حوالے سے معاونت فراہم کرے گی۔

ب۔ نصاب: تعارف اور بنیادی مباحث

قادرِ مطلق نے آدم کو تخلیق کیا اور اسے اشیا کا علم سکھایا۔ یوں تخلیقِ آدم سے سیکھنے سکھانے کے عمل کی ابتدا ہوئی اور آدم کی دنیا میں آمد سے سیکھنے سکھانے کے عمل کا آغاز ہوگیا۔ بنی نوعِ انسان نے جب زمین کو اپنا مسکن بنایا تو اس میں رہنے اور زندگی گزارنے کے طور طریقے، انداز اور ڈھنگ سیکھے، ماحولیاتی عناصر کے ساتھ نبرد آزما ہونا اور کائنات میں موجود اشیا پر غور و فکر کرنا سیکھا۔ سیکھنے سکھانے کے اس عمل میں اسے مختلف علوم سے واقفیت اور آگاہی حاصل ہوئی۔ سیکھنے سکھانے کے ابتدائی مراحل کے بعد انسان نے حاصل کردہ علم ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل کرنے کی سعی کی جس سے تعلیم (Education) کا شعبہ وجود میں آیا۔ تعلیمی عمل کی شروعات کے بارے میں ارشد محمود اپنی کتاب 'تعلیم اور ہماری قومی الجھنیں' میں لکھتے ہیں:

> "انسان کی معاشرتی زندگی کے ارتقا کے لیے ضروری تھا کہ پچھلی نسل اپنے تجربات اور مشاہدات کا نہ صرف اجتماعی نچوڑ اگلی نسل کو منتقل کرے بلکہ اس دنیا کو جس طرح محسوس کیا اور معاشرتی زندگی کی بقائے باہمی کو جن اقدار کی ضرورت ہے اس کے لیے آنے والی نسل کو تیار کیا جائے، علم اور اقدار کی اسی شعوری منتقلی سے تعلیم کا عمل شروع ہوا۔"[1]

تعلیم عربی زبان کے لفظ ''علم'' سے ماخوذ ہے۔ جب کہ انگریزی میں تعلیم کو 'Education' کہا جاتا ہے جو کہ لاطینی زبان کے دو الفاظ 'educare' اور 'educere' سے اخذ کردہ ہے۔ تعلیم کے لغوی معنی سکھانا، تلقین اور ہدایت کے ہیں۔ جب اصطلاحی معنوں میں یہ ایک ایسا عمل ہے جس میں کسی تعلیمی ادارے (سکول، کالج، یونیورسٹی وغیرہ) میں منظم اور مخصوص ہدایات دی جاتی یا حاصل کی جاتی ہیں۔ یہ مخصوص اور منظم ہدایات معلومات، ہنر، مہارتوں اور کرداری خصوصیات کی ترسیل وغیرہ پر مشتمل ہوتی ہیں۔ The Greenwood Dictionary of Education میں تعلیم کی تعریف کچھ یوں کی گئی ہے:

"A broadly inclusive term referring to a process of fostering cognitive, physical, social, emotional, or moral growth and development in individuals or groups."(۲)

(ایک وسیع پیمانے پر جامع اصطلاح ہے جو افراد یا گروہوں میں علمی، جسمانی، سماجی، جذباتی یا اخلاقی نشوونما اور ترقی کو فروغ دینے کے عمل کا حوالہ دیتی ہے۔)

ڈاکٹر محمد اکرام خاں، اپنی کتاب 'مفکرینِ تعلیم' میں تعلیم کے بارے میں رقم طراز ہیں:

"۴۲۰ق۔م۔ سے آج تک تعلیم کی تعریف میں بہت کچھ کہا گیا ہے اور بہت کچھ کہا جائے گا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ تعلیم دراصل نام ہے تجربہ کار بزرگوں کی اس منظم کوشش کا جو بچوں کو باقاعدہ سماجی رنگ میں رنگ دینے اور ان میں گنی گنائی خاص جسمانی، ذہنی اور اخلاقی کیفیتیں اُبھارنے اور ترقی دینے کے لیے کی جاتی ہے، یعنی تعلیم کا مقصد جسمانی، ذہنی، اخلاقی، سماجی اور روحانی قوتوں کی نشوونما اور سماجی خدمت ہے۔"(۳)

National council of Educational Research and Training, کی شائع کردہ کتاب، Basics in Education میں تعلیم کے دائرہ کار کی وضاحت کرتے ہوئے کہا گیا ہے:

"In the broader or wider sense, education is not limited to a classroom or a school only. It is considered to be a life long process, where all

the experiences, knowledge and wisdom that an individual acquires at different stages of one's life through different channels (i.e., formally, informally and incidentally) are termed as education" (۴)

(وسیع معنوں میں تعلیم جماعت کے کمرے اور سکول تک محدود نہیں ہے۔اسے زندگی بھر کا عمل سمجھا جاتا ہے جہاں ایک فرد اپنی زندگی کے مختلف مراحل میں، مختلف ذرائع سے (مثلاً رسمی، غیر رسمی اور اتفاقاً) جو تجربات، علم اور حکمت حاصل کرتا ہے، کو تعلیم کہا جاتا ہے۔)

تعلیم سیکھنے سکھانے کے عمل کا نام ہے اور سیکھنے سکھانے کا یہ عمل رسمی(Formal)، غیر رسمی(Non-formal) اور غیر روایتی(Informal) ہوتا ہے۔بہ الفاظِ دیگر تعلیم فردِ واحد کی ذات سے منسوب وہ عمل ہے جو جُز کو کل میں تبدیل کر کے ایک مثالی اور متوازن معاشرے کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ تعلیم کے حصول کے لیے فرد تعلیمی اداروں کا رُخ کرتے ہیں اور تعلیمی اداروں میں فرد کو کس قسم کی تعلیم فراہم کی جانی چاہیے اس کے لیے معاشرتی خدوخال، عہد کے تقاضوں، سماج اور فرد کی بنیادی ضروریات کو مدِ نظر رکھ کر ایک تعلیمی ڈھانچہ وضع کیا جاتا ہے، جس پر تعلیمی عمل کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ تعلیمی عمل کے چار بنیادی عناصر مقاصدِ تعلیم (Educational objectives)، نصاب (Curriculum)، طریقہ ہائے تدریس (teaching methodologies) اور جائزہ لینے کے طریقے(Assessments) ہیں۔

تعلیمی عمل کے یہ چاروں عناصر یکساں اہمیت کے حامل ہیں۔ان چاروں عناصر کے باہمی ارتباط سے تعلیمی نظام وجود میں آتا ہے اور ان میں سے کسی ایک عنصر کی خرابی پورے نظامِ تعلیم کو متاثر کرتی ہے۔ تعلیمی عمل میں سب سے پہلے مقاصدِ تعلیم کا تعین کیا جاتا ہے۔ مقاصدِ تعلیم کے تعین میں قومی خواہشات، معاشرتی ضروریات اور فلسفہ حیات کو مدِ نظر رکھا جاتا ہے۔مقاصدِ تعلیم کے تعین کے بعد ان کا حصول بہت معنی رکھتا ہے۔اس کے لیے مختلف سرگرمیوں پر مشتمل ایک باقاعدہ طریقہ کار اختیار کیا جاتا ہے جسے نصاب کہا جاتا ہے۔ نصاب مقاصدِ تعلیم کے حصول کی اہم اور بنیادی کڑی ہے۔ مقاصدِ تعلیم اور نصاب کا آپس میں براہِ راست تعلق ہے۔ نظامِ تعلیم کی بنیاد جن مقاصد پر رکھی جاتی ہے، تعلیمی اداروں میں اسی نوعیت کا نصاب مختلف سرگرمیوں

کی مدد سے پڑھایا جاتا ہے۔ گویا نصاب تعلیمی سرگرمیوں، مہارتوں اور تجربات کا مجموعہ ہے، جس کی مدد سے مقاصدِ تعلیم حاصل کیے جاتے ہیں۔

ابتدا میں لفظ 'نصاب' محدود معنوں میں استعمال ہوتا تھا مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کے معنی میں وسعت پیدا ہوتی گئی اور موجود عہد میں نصاب کا تصور زندہ اور متحرک ہے۔ نصاب کے معنی اور اس کی وسعت کے تصور کے بارے میں ڈاکٹر ریاض احمد کا کہنا ہے:

> "آزادی سے پہلے نصاب کا تعلق مواد مضمون کے اجزا کے تعلق تک محدود سمجھا جاتا تھا۔ نئے نصابی خاکے کے مطابق نصاب کا حلقۂ عمل زیادہ وسیع ہو گیا ہے۔ اب نصاب میں وہ تمام بنیادی تصورات و نکات شامل کیے جاتے ہیں جن پر عمل کر کے اساتذہ و طلبا اپنے اپنے مقاصد کو بہ حسن و خوبی حاصل کر سکتے ہیں۔۔۔۔ نصاب دراصل اساتذہ و طلبا کو تعلیمی میدان و معیار میں اس طرح ڈھالتا ہے جس سے وہ اپنے نصب العین کو حاصل کر سکیں۔"(۵)

نصاب کا حلقۂ عمل وسیع ہونا اور اس کے معنی میں وسعت آنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ موجودہ دور میں آنے والا ہر لمحہ، گزر جانے والے لمحے سے مختلف، الگ اور نئے تقاضوں کا حامل ہے۔ چنانچہ تعلیمی اداروں کے نصاب کو ان تمام خصوصیات کا حامل ہونا چاہیے جن کی مدد سے طالبِ علم نہ صرف ان تیز رفتار تبدیلیوں کا مقابلہ کر سکے بلکہ عصرِ حاضر کے تقاضوں سے نبرد آزما ہوتے ہوئے خود کو ان کے مطابق ڈھال سکے۔

i۔ نصاب کی تعریف

نصاب عربی زبان کا لفظ اور اسم مذکر ہے۔ لغوی اعتبار سے دیکھا جائے تو لفظ نصاب کے کئی معنی ہیں۔ مگر جب لفظ 'نصاب' تعلیمی عمل کے ساتھ جڑتا ہے تو اس کا لغوی معنی 'پڑھائی کے کورس' سے وابستہ ہو جاتا ہے اور اصطلاحی معنی وسعت پذیری اختیار کر لیتا ہے۔ تعلیمی عمل میں نصاب وہ راستہ ہے جس پر چل کر کوئی معاشرہ اپنے تعلیمی مقاصد اور نصب العین حاصل کرتا ہے۔ نصاب مختلف تعلیمی نظاموں اور اداروں وغیرہ میں مختلف ہو سکتا ہے اور نصاب کی تیاری کے لیے ہر دائرہ اختیار کے اپنے اپنے معیارات، رہنما خطوط اور ترجیحات ہو سکتی ہیں۔ چونکہ وقت کے ساتھ ساتھ اس کا دائرہ کار وسیع ہوتا جا رہا ہے اس لیے نصاب کی حتمی تعریف بیان کرنا ایک مشکل امر ہے۔ نصاب کے دائرہ کار کی وضاحت کے لیے ضروری ہے کہ پہلے اس کے لغوی اور اصطلاحی معانی پر بحث کی جائے۔ مختلف لغات میں نصاب کے معنی کچھ یوں بیان کیے گئے ہیں۔

فرہنگِ آصفیہ کے مطابق:

"نصاب۔ع۔اسم مذکر۔ زر۔ سرمایہ ۔ پونجی۔ اتنا مال جس پر زکٰوۃ یعنی اس مال کا چالیسواں حصہ ہر سال فقرا کو دیناواجب ہو جس کا سید کو لینا حرام ہے۔۔۔۔۔جڑ،بنیاد، پڑھائی کا کورس، گنجینۂ تعلیم، جانچ، تول، معیار، کسوٹی"(۶)

عصری لغت میں درج ہے:

"نصاب، پڑھائی کا کورس، طے شدہ کتابیں، مال کی اتنی مقدار جس پر زکٰوۃ واجب ہو، نصابِ تعلیم، درسی کتابوں کا متعین کردہ پروگرام"(۷)

رابعہ اُردو لغت جامع کے مطابق:

"نصاب(ء)اسم مذکر، پونجی، سرمایہ، مایہ، اتنامال جس پر زکٰوۃ فرض ہو، جڑ، بنیاد، پڑھائی کا مقررہ کورس، اندازہ جانچ تول"(۸)

فرہنگِ تلفظ میں نصاب کے لغوی معنی کچھ یوں موجود ہیں:

"نصاب کس ہ اندِ سرا، شروع، آغاز، مقررہ کم سے کم پونجی جس پر زکٰوۃ عائد ہوتی ہے، مقررہ درس یا درسی کتب جو کسی جماعت کے طلبہ کے لیے پڑھنا ضروری ہو، پڑھائی کا کورس"(۹)

نور اللغات میں درج ہے:

"نصاب / (ع۔بکسر اول) مذکر، سرمایہ، پونجی ، اتنا مال جس پر زکٰوۃ دینا واجب ہے۔۔۔۔، پڑھائی کا کورس"(۱۰)

نئی اُردو لغت (جامع) کے مطابق:

"نصاب(ع)مذکر:(۱)سرمایہ، پونجی(۲)اتنامال جس پر زکاۃ دیناواجب ہے۔(۳) پڑھائی کا کورس(۴)جانچ، تول، اندازہ۔"(۱۱)

مذکورہ بالا لغات میں موجود 'نصاب' کے معنی کے مطابق نصاب 'پڑھائی کے کورس' کو کہتے ہیں۔ گویا لغوی لحاظ سے تعلیمی اداروں اور مراکز وغیرہ میں پڑھایا جانے والا کورس یا درسی کتاب نصاب ہے۔ نصاب کا یہ لغوی معنی اختصار کا حامل ہے اور نصاب کے دائرہ کار کی محدود ترجمانی کرتا ہے۔ وسیع تناظر میں نصاب کے معنی کو سمجھنے اور اس کے دائرہ کار کا جائزہ لینے کے لیے اس کے اصطلاحی معنی کو سمجھنے اور جاننے کی ضرورت ہے۔

'شاہد صدیقی' اپنی کتاب 'پاکستان، تعلیم اور اکیسویں صدی، جدید تعلیمی رجحانات اور امکانات' میں نصاب کے حوالے سے رقم طراز ہیں:

"نصاب کا انگریزی میں مترادف (curriculum) ہے۔ جس کے لغوی معنی گھڑ دوڑ کا متعین کردہ راستہ (race course) ہے۔ کیوں کہ race course کی طرح نصاب، تعلیمی ادارے میں تعلیمی سرگرمیوں کے سکوپ کا تعین کرتا ہے۔ یوں نصاب موضوعات اور سرگرمیوں کا مجموعہ ہوتا ہے، جسے متعین کردہ وقت میں مکمل کرنا ہوتا ہے۔۔۔ کینیڈین ماہرین تعلیم (Connelly and Clandilin,1988) کے مطابق؛ تعلیمی نصاب کے مختلف اجزائے ترکیبی ہیں: جن میں اساتذہ، طلبہ، درسی مواد، سکول کا ماحول اور امتحانی نظام شامل ہیں۔ نصاب دراصل ان اجزا کے آپس میں interection کا نام ہے۔ نصاب کا جدید تصور جامد نہیں بلکہ ایک زندہ اور متحرک (dynamic) تصور ہے جو ہر روز جنم لیتا ہے۔ یہ تصور اپنے اندر نصاب کے واضح اور مخفی پہلوؤں کی نشاندہی بھی کرتا ہے۔"(۱۲)

مولانا آزاد، نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدر آباد میں پڑھائی جانے والی تدوینِ نصاب کی کتاب میں curriculum یعنی نصاب کے لیے 'درسیات' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر محمد افروز عالم، درسیات کے بارے میں رقم طراز ہیں:

"درسیات سے مراد وہ منصوبہ بند سرگرمیاں ہیں جن پر عمل کر کے ہم متعینہ تعلیمی مقاصد کو حاصل کرتے ہیں۔ ان مقاصد کے حصول کے ذرائع یعنی مواد (content) اس مواد کی ترسیل کے ذرائع، یعنی تدریسی طریقے کے ساتھ وہ علم، مہارتیں اور رجحانات کو طے کرتے ہیں جس کے ذریعے ہمیں تعلیمی مقاصد حاصل ہو سکیں۔ اسی کے ساتھ درسیات ہمیں مواد (content) کے انتخاب، تدریسی طریقوں اور ان اشیا کے انتخاب میں مدد کرتی ہیں جو ہمارے مقصد کے حصول میں معاون ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں درسیات ہمیں جانچ یا تعینِ قدر کے طریقوں سے بھی واقف کراتی ہے۔ درسیات کے بارے میں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ درسیات نہ ہی کوئی دستاویز (document) ہے اور نہ ہی تجربات کا کوئی مربوط اور ترتیب وار سلسلہ بلکہ درسیات سے مراد طالبِ علم کو متعینہ مقاصدِ تعلیم کے حصول میں مدد کرنے والا ایک منصوبہ ہے۔"(۱۳)

نصاب کیا ہے، اس کا مقصد کیا ہے اور یہ طلبہ اور اساتذہ کو کیسے متاثر کرتا ہے، مجموعی طور پر نصاب کی تعریف اس کے بارے میں ہمارے نقطہ نظر کی وضاحت کرتی ہے۔ گو نصاب کی تعریفیں، وقت، بحث اور توانائی لیتی ہیں لیکن وہ اہم نصابی مسائل کو حل کرتے ہوئے اس کے بارے میں ابہام دور کر کے اس کے دائرہ کار کی وضاحت میں بھی مدد دیتی ہیں۔ Allen C.Ornstein اور Francis P. Hunkins کی کتاب 'Curriculum: Foundations, Principles, and Issues' میں نصاب کے بارے میں درج ہے:

> "Manifold activities that go in the school,in the classroom, library, laboratory, workshop, and playground and in the numerous informal contacts between teacher and pupils.Taba: Curriculum is a plan for learning. Morroe: Curriculum includes all those activities which are utilized by the school to attain the aims of education...Crow and Crow: The curriculum includes all the learners' experience in or outside school that are included in a programme which has been devised to help him developmentally, emotionally, socially, spiritually and morally"(۱۴)

(متعدد سرگرمیاں جو اسکول میں، جماعت کے کمرے، لائبریری، لیبارٹری، ورکشاپ، کھیل کے میدان اور اساتذہ اور شاگردوں کے درمیان بے شمار غیر رسمی رابطوں میں ہوتی ہیں۔ تابا: نصاب سیکھنے کا ایک منصوبہ ہے۔ مورو: نصاب میں وہ تمام سرگرمیاں شامل ہیں جنھیں اسکول تعلیم کے مقاصد کے حصول کے لیے استعمال کرتا ہے۔۔۔ کرو اور کرو: نصاب میں متعلم کے اسکول کے اندر یا باہر کے تمام تجربات شامل ہیں جو ایک ایسے پروگرام کا حصہ ہیں جو اس کی ترقی، جذباتی، سماجی، روحانی اور اخلاقی طور پر مدد کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔)

'Curriculum Design and development' میں نصاب کی تعریف کچھ یوں بیان کی گئی ہے:

"Curriculum is a structured series of learning outcomes...Curriculum is an organized set of formal educational or training intentions." (۱۵)

(نصاب سیکھنے کے نتائج کاایک منظم سلسلہ ہے۔ نصاب رسمی تعلیمی یاتربیتی ارادوں کاایک منظم مجموعہ ہے۔)

موجودہ دور، مابعد جدید دور ہے۔ مابعد جدیدیت کے اس دور میں نصاب کو کس انداز سے دیکھا جارہا ہے،اس حوالے سے 'Patrick Slattey' اپنی کتاب Curriculum Development in the Postmodern Era میں لکھتے ہیں:

"Curriculum in the postmodern era becomes an aesthetic engagement and a search for deeper understanding that will lead to justice, compassion, and ecologically sustainability where the boundaries between the center and the margin are blurred, and all students have access to the text. Educators and students do not transcribe texts in silent isolation under the unquestioned direction of a magisterial authority---Rather, we all enter the hermeneutic circle."(۱۶)

(مابعد جدید دور میں نصاب ایک جمالیاتی مصروفیت اور گہری تفہیم کی تلاش بن گیا ہے جو انصاف، ہمدردی اور ماحولیاتی طور پر پائیداری کا باعث بنے گا جہاں مرکز اور حاشیے کے درمیان کی سرحدیں دھندلی ہیں، اور تمام طلبہ کو متن تک رسائی حاصل ہے۔ معلمین اور طلبہ کسی صوابدیدی اختیارات کی بلاشبہ ہدایت کے تحت خاموش تنہائی میں متن کو نقل نہیں کرتے ہیں بلکہ ہم سب ہر تاویلی حدود میں داخل ہوتے ہیں۔)

'The Greenwood dictionary of education' میں نصاب کی مختلف تعریفیں یوں درج ہیں:

> "Definitions of curriculum are as numerous as there are philosophers of education. Ralph Tyler's curriculum model brings the needs of the child, society, and the academic disciplines together in an attempt to formulate the general objectives teachers are to teach and students are to learn. J. Allen Queen, a futurist, views curriculum as society's requirement of the formal educational process to prepare the next generations for adaptability, acceptance, diversity, and survival in an unknown world."[١٧]

(نصاب کی اتنی ہی تعریفیں ہیں جتنے کہ تعلیم کے فلسفی ہیں۔ رالف ٹائلر کا نصابی نمونہ بچے، معاشرے اور تعلیمی مضامین کی ضروریات کو ایک ساتھ لاتا ہے تاکہ وہ عمومی مقاصد وضع کیے جا سکیں جو اساتذہ کو پڑھانے اور طلبہ نے سیکھنے ہیں۔ J. Allen Queen ایک مستقبل کا ماہر، نصاب کو معاشرے کی رسمی تعلیمی عمل کی ضرورت کے طور پر دیکھتا ہے تاکہ اگلی نسلوں کو ایک نامعلوم دنیا میں موافقت، قبولیت، تنوع اور بقا کے لیے تیار کیا جا سکے۔)

نصاب کی درج بالا تعریفوں کے جائزے سے نصاب کی وسعت اور آنے والے ہر لمحے میں اس کے دائرہ کار اور دائرہ اختیار میں اضافے کے حوالے سے جاننے میں مدد ملتی ہے اور اس بات کا بھی علم ہوتا ہے کہ نصاب زندہ اور متحرک تصور ہے یہ نہ صرف اپنے معنی میں لچک رکھتا ہے بلکہ وقت کے ساتھ ساتھ رونما ہونے والی تبدیلیوں کو بھی اپنے اندر سمونے کی اہلیت رکھتا ہے۔

نصاب کی ان تعریفوں کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ نصاب تدریسی طریقوں، سیکھنے کی سرگرمیوں اور طلبہ کی کارکردگی کے جائزے کا مجموعہ ہوتا ہے جو کسی خاص کورس کے اہداف حاصل کرنے، نتائج سامنے لانے اور ان کی جانچ کے لیے بنایا جاتا ہے۔ یہ مواد یا اجزا کا ایسا ڈھانچہ (فریم ورک) ہے جو مخصوص تعلیمی میدان سے متعلق ہوتا ہے اور طلبہ کے لیے تعلیمی اہداف و مقاصد کا تعین کرتا ہے۔ نصاب کوئی بھی معیار، عنصر یا پہلو

ہے جو اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ دورانِ تعلیم ایک طالبِ علم کو کیا سیکھنا چاہیے اور ایک طالبِ علم بہترین طریقے سے کیسے سیکھ سکتا ہے۔ نیز وہ ساری سرگرمیاں جو طلبہ نے ایک مخصوص دورانیے میں اپنی صلاحیتیں بڑھانے کے لیے اچھی طرح انجام دینی ہیں، نصاب کا حصہ ہوتی ہیں۔ نصاب اساتذہ کے لیے نہ صرف ایک رہنما کے طور پر کام کرتا ہے بلکہ یہ طلبہ کی کارکردگی اور اساتذہ کے احتساب کے لیے معیارات بھی قائم کرتا ہے۔

تعلیمی نصاب بنیادی طور پر ان توقعات پر مبنی ایک دستاویز اور ہدایات کا تفصیلی منصوبہ ہوتا ہے جس میں مخصوص مقاصد کا تعین کرتے ہوئے بتایا جاتا ہے کہ طلبہ کو کیا پڑھایا جائے گا اور ان کی ذہن سازی، کردار سازی اور رجحانات کی تشکیل کیسے کی جائے گی۔ اس میں پالیسی سازوں اور ماہرینِ تعلیم کا تیار کردہ مواد، کتابیں نیز قومی اور ریاستی معیارات شامل ہوتے ہیں۔ اسی طرح کسی مخصوص مضمون کا نصاب اس مضمون کے حوالے سے مقاصد، اہداف، جانچ، طریقوں اور مواد پر مشتمل ہوتا ہے۔

نصاب کا دائرہ کار مزید وسیع کرتے ہوئے اسے تعلیمی ادارے کی حد بندی سے نکال کر ریاستی سطح پر دیکھا جائے تو نصاب اس بات کی رسمی وضاحت ہے کہ ایک قوم کے مستقبل کے معماروں کو کیا پڑھایا جانا ہے اور کیسے پڑھایا جانا ہے۔ ہم طلبہ کو کس طرح کا علم دینا چاہتے ہیں، کیا بتانا، بنانا اور سکھانا چاہتے ہیں اور تعلیمی ادارہ چھوڑ جانے کے بعد سکھایا جانے والا علم، فرد کی عملی زندگی میں کس حد تک مددگار اور معاون ہوگا۔ نیز یہ علم حاصل کرنے کے بعد کیا طلبہ کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں میں بہتری آئی ہے۔ تکنیکی طور پر "نصاب" کو تعلیم کا 'کیا' سمجھا جاتا ہے۔ تاہم یہ 'کیسے' یا تدریسی نظریے کے ساتھ بھی جڑا ہوا ہے۔ یعنی یہ طلبہ تک معلومات پہنچانے کے لیے استعمال ہونے والا ڈھانچہ اور مواد ہے جو تعلیمی فلسفے کی شناخت کرتا ہے اور طالبِ علم کی قابلیت کا اندازہ لگاتے ہوئے ہدایات کے ممکنہ طریقوں پر غور کرتا ہے۔ تدریسی حکمتِ عملیوں کو نافذ کرتا ہے۔ جانچ اور جائزے کے طریقوں کا انتخاب کرتا ہے اور اپنے اندر اتنی لچک رکھتا ہے کہ اسے وقت کی ضرورت اور تقاضوں کے مطابق ڈھالا جا سکتا ہے۔

ii۔ نصاب کی اہمیت

کسی بھی معاشرے کی بنیاد ثقافتی، اقتصادی، سیاسی اور سماجی عناصر کے ایک پیچیدہ تعامل پر ہوتی ہے جن کی مدد سے اس کی ساخت، اقدار اور اداروں کو تشکیل دیا جاتا ہے۔ معاشرہ تعاون، باہمی احترام، اور مشترکہ اصولوں پر استوار ہوتا ہے، جو اس کے اراکین کے درمیان اجتماعی عمل اور ہم آہنگی کو آسان بناتے ہیں۔ ہم آہنگی

اور بھائی چارے کو فروغ دینے، ثقافتی، اقتصادی، سیاسی اور سماجی عناصر کے تعامل کو برقرار رکھنے، قومی تشخص کو پروان چڑھانے اور اپنی اقدار کی ترسیل کے لیے معاشرہ ایک تعلیمی نظام اور نقطۂ نظر کو تشکیل دیتا ہے۔ جب کہ تعلیمی نظام اس سلسلے کو آگے بڑھانے کے لیے نصاب کا سہارا لیتا ہے۔ گویا معاشرہ، اقدار، تعلیم اور نصاب ایک دوسرے سے باہم پیوست ہیں۔ معاشرہ وہ سیاق و سباق فراہم کرتا ہے جس کے اندر اقدار کی آبیاری اور منتقلی ہوتی ہے، جو تعلیمی نظام کے اہداف اور ترجیحات کو متاثر کرتی ہیں۔ تعلیم، بدلے میں، آنے والی نسلوں کو معاشرتی اقدار فراہم کرنے کے ساتھ قومی تشخص، افراد کے عقائد، رویوں اور طرزِ عمل کی تشکیل کا کام کرتی ہے۔ نصاب، معاشرتی اقدار اور امنگوں کی عکاسی کے طور پر، اس بات کا تعین میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے کہ رسمی تعلیم کی تنظیم میں کون سے علم، ہنر اور نقطۂ نظر کو ترجیح دی جائے گی۔ نصاب کی اہمیت اس لحاظ سے مسلم ہے کہ اس کے ذریعے، تعلیمی ادارے معاشرتی اقدار کو تقویت دے کر اور فرد کی علمی اور فکری نشوونما کرکے سماجی ہم آہنگی کو فروغ دے سکتے ہیں۔ نیز افراد کو اپنے معاشرے اور برادریوں (communities) کی ترقی میں بامعنی حصہ ڈالنے کے لیے تیار کر سکتے ہیں۔ نظامِ تعلیم کی اہمیت کے بارے میں لارڈ میکالے ان الفاظ میں اظہارِ خیال کرتے ہیں:

> "دنیا کا ہر نظامِ تعلیم کسی خاص کلچر یا تہذیب کو پروان چڑھانے کے لیے معرضِ وجود میں آتا ہے اس لیے ہر زندہ قوم اپنے نظامِ تعلیم کو اس طریق سے مرتب کرتی ہے کہ اس سے اس کے نوجوانوں کی علمی و فکری ترقی ہو سکے اور بڑے ہو کر جب وہ جنگ گاہِ حیات میں عملاً شریک ہوں تو اس بنیادی اور اساسی تخیل کی خدمت کریں جس پر ان کے قومی تشخص کا دارومدار ہے۔"[۱۸]

نصاب تعلیمی منظر نامے کا سنگِ بنیاد ہے اس حوالے سے اسے تعلیمی نظام میں نمایاں اہمیت حاصل ہے۔ تعلیم معاشرے کے اندر سماجی و اقتصادی ضروریات کو پورا کرنے کا ذریعہ ہے۔ جب کہ نصاب معیشت اور معاشرے میں بڑے پیمانے پر حصہ ڈالنے کے لیے درکار عملی مہارتوں کے حصول اور افراد کو علم، ہنر اور قابلیت سے آراستہ کرنے میں مددگار ہوتا ہے۔ موزوں انداز میں بنایا گیا نصاب فرد میں سمجھ بُوجھ، ہمدردی اور تنوع (diversity) کے احترام اور جامع طرزِ عمل کو فروغ دے کر، سماجی ہم آہنگی اور بھائی چارے میں حصہ ڈالتے ہوئے تمام افراد کو کامیابی کے مواقع فراہم کرکے عدم مساوات اور امتیازات کے مسائل بھی حل کر سکتا ہے۔ تعلیم معاشرے میں جدت، تنقیدی سوچ، اور ترقی کے لیے ضروری مسائل حل کرنے کی مہارتوں کو

فروغ دینے کے لیے نصاب پر انحصار کرتی ہے اور نصاب تخلیقی صلاحیتوں، تجسس اور استفسار کے جذبے کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے، طلبہ کو تیزی سے بدلتی ہوئی دنیا کے مطابق ڈھالنے، اختراعات اور تکنیکی ترقی میں اپنا حصہ ڈالنے کے لیے تیار کرنے میں مدد دیتا ہے۔

نصاب اس لحاظ سے بھی اہمیت کا حامل ہے کہ یہ ثقافتی ورثے، روایات اور شناخت کی حفاظت کرنے اور اسے ایک نسل سے دوسری نسل تک منتقل کرنے میں مدد کرتا ہے۔ نصاب میں ثقافتی تعلیم، زبان کے تحفظ، اور تاریخی تفہیم کے عناصر کو شامل کر کے اس بات کو یقینی بنایا جاسکتا ہے کہ معاشرے میں متنوع ثقافتی شناختوں کا احترام کیا جائے۔ عالمی پیمانے پر دیکھا جائے تو ماحولیاتی تبدیلیوں، غربت اور تنازعات جیسے مسائل سے نمٹنے کے لیے درکار علم، آگاہی اور مہارتوں کی تعمیر میں نصاب اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ نصاب میں عالمی شہریت، پائیداری، اور سماجی ذمے داری کے موضوعات شامل کر کے افراد کو معاشرتی اور عالمی سطح پر درپیش چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے آگاہی دی جاسکتی ہے۔ موجودہ عہد ٹیکنالوجی کا عہد ہے۔ چنانچہ ڈیجیٹل دور کے تقاضوں کے مطابق افراد کو تیار کرنے کے لیے نصاب میں ڈیجیٹل خواندگی، انفارمیشن ٹیکنالوجی کی مہارتیں، اور ڈیجیٹل اختراع کے مواقع شامل کر کے اس بات کو یقینی بنایا جاسکتا ہے کہ افراد ٹیکنالوجی سے چلنے والی بڑھتی ہوئی دنیا میں ترقی کی منازل طے کرنے کے لیے تیار رہیں۔

طلبہ کے حوالے سے نصاب کی اہمیت کا جائزہ لیا جائے تو نصاب تعلیمی ڈھانچے میں بنیاد کے طور پر کام کرتے ہوئے طلبہ میں اپنے ارد گرد کی دنیا کے بارے میں سمجھ بوجھ کو تشکیل دیتا ہے اور اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ طلبہ کو اپنے تعلیمی سفر کے دوران کیا کیا سیکھنا چاہیے۔ طلبہ کے حوالے سے نصاب کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ایس ایم شاہد کہتے ہیں:

> "Curriculum is useful in developing physical intellectual, aesthetic, social, cultural, moral, spiritual religious and vocational abilities of the student. Suitable curriculum is necessary for the complete and balanced development of personality."(۱۹)

(نصاب طالبِ علم کی جسمانی، فکری، جمالیاتی، ثقافتی، اخلاقی، روحانی مذہبی اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کی نشوونما

کے لیے فائدہ مند ہے۔ شخصیت کی مکمل اور متوازن نشو و نما کے لیے موزوں نصاب ضروری ہے۔)

نصاب طلبہ میں تنقیدی سوچ، تخلیقی صلاحیت، مسئلہ حل کرنے اور دیگر ضروری مہارتوں کو فروغ دیتا ہے۔ یہ طلبہ کو نہ صرف تعلیمی میدان میں بلکہ زندگی بھر سیکھنے اور ذاتی ترقی کے لیے بھی تیار کرتا ہے۔ یہ اساتذہ اور طلبہ دونوں کو تعلیمی عمل میں رہنمائی کے لیے ایک راستہ فراہم کرتا ہے اور اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ طلبہ جامع اور معیاری تعلیم حاصل کریں۔ جامع نصاب طلبہ کی متنوع ضروریات، دلچسپیوں اور صلاحیتوں کو پہچانتے ہوئے اور ان پر توجہ دیتے ہوئے طالبِ علم کی ترقی کا اندازہ لگانے، تدریس اور مؤثر تعلم کے جائزے کے لیے ایک ڈھانچہ (Framework) فراہم کرتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ سیکھنے کے مقاصد اور معیارات کے ساتھ جانچ اور جائزے کے بامعنی طریقوں کی تیاری میں معلمین کی مدد بھی کرتا ہے۔ نصاب طلبہ کے علم اور ہنر کو بڑھاتے ہوئے اسے مستقبل کے چیلنجوں سے نپٹنا سکھاتا ہے۔ اسکول، کام کی جگہ اور زندگی میں آگے بڑھنے اور کامیاب ہونے کے لیے تنقیدی سوچ، مسائل کے حل، باہمی تعاون، چستی اور موافقت، کاروباری صلاحیت، مؤثر زبانی اور تحریری ابلاغ، معلومات تک رسائی اور تجزیہ، تجسس اور تخیل جیسی مہارتوں کا سیکھنا نصاب کی ہی مرہونِ منت ہے۔

> "It is a curriculum that gives students practice engaging with complex problems, dilemmas, and conflicts whose resolutions are not immediately apparent. And what is most significant about these processes is that they are as significant for adults as they are for students. We refer to these processes as Habits of Mind—that reflect the necessary skillful behaviors that students will need to practice as they become more thoughtful in their learning and in their lives."[۲۰]

(یہ ایک نصاب ہے جو طلبہ سے ان پیچیدہ مسائل، مخمصوں اور تنازعات کے ساتھ مصروف رہنے کی مشق کرواتا

ہے، جن کے حل فوری طور پر ظاہر نہیں ہوتے ہیں اور ان عوامل کے بارے میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہ بالغوں کے لیے بھی اتنے ہی اہم ہیں جتنے کہ طلبہ کے لیے۔ ہم ان عوامل کا دماغ کی عادات کے طور پر حوالہ دیتے ہیں جو ضروری ہنر مندانہ طرزِ عمل کی عکاسی کرتے ہیں جن پر طالب علموں کو مشق کرنے کی ضرورت ہو گی کیوں کہ وہ زندگی میں سیکھتے اور زیادہ سوچ بچار کرتے ہیں۔)

مختصراً معاشرہ تعلیم کے اہداف اور ترجیحات کی تشکیل کرتا ہے، جب کہ نصاب ان اہداف و مقاصد کو حاصل کرنے اور افراد کو سماجی ترقی اور پیشرفت میں حصہ ڈالنے کے لیے تیار کرتا ہے۔ نصاب معاشرے کی اقدار، ضروریات اور خواہشات کی عکاسی کرتا ہے ااور قومی تشخص کی نشو و نما میں اپنا کردار ادا کرتا ہے۔ جامع نصاب کی مدد سے افراد کو تیزی سے بدلتی ہوئی دنیا میں ترقی کرنے کے لیے درکار ضروری علم، ہنر، مہارت اور قابلیت فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ ذاتی اور سماجی ضروریات کے حصول اور موافقت کے لیے بھی تیار کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ نصاب معاشرتی اقدار اور اصولوں کی تشکیل، سماجی اور اقتصادی ضروریات پوری کرنے، سماجی ہم آہنگی، جدت اور ترقی کے فروغ، ثقافتی رویوں اور شناخت کی حفاظت وغیرہ کے حوالے سے بھی نمایاں اہمیت کا حامل ہے۔

iii۔ یکساں قومی نصاب کی اہمیت

یکساں قومی نصاب کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے۔ یہ ملک کے اندر متنوع خطوں اور اداروں میں تعلیم کو معیاری بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یکساں قومی نصاب ایک فریم ورک فراہم کر کے یہ یقینی بناتا ہے کہ تمام طلبہ اپنے جغرافیائی محل و قوع یا سماجی و اقتصادی پس منظر سے قطع نظر، اعلیٰ معیار کے یکساں تعلیمی مواد اور سیکھنے کے مقاصد تک رسائی حاصل کریں۔ یہ معیار مختلف خطوں کے درمیان تعلیمی تفاوت کو ختم کرنے میں مدد کرتا ہے، تعلیمی نظام میں مساوات اور شمولیت کو فروغ دیتا ہے۔ نیز اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ ہر طالبِ علم، چاہے وہ کسی گاؤں میں ہو یا شہری مرکز میں، ایک ہی بنیادی علم کا سامنا کرتا ہے۔

تعلیمی نقطۂ نظر سے، یکساں قومی نصاب ایک مربوط تعلیمی حکمتِ عملی کی تیاری اور اسکولوں میں تدریسی طریقوں کی صف بندی کی حمایت کرتا ہے۔ اساتذہ اور تعلیمی ادارے مشترکہ اہداف کے لیے باہمی تعاون سے کام کر سکتے ہیں، وسائل کا اشتراک کر سکتے ہیں اور بہترین طریقوں کو زیادہ مؤثر طریقے سے نافذ کر سکتے ہیں۔ یہ اجتماعی کوشش تعلیم کے معیار کو بہتر بناتی ہے اور اساتذہ کے لیے زیادہ ہدفی پیشہ ورانہ ترقی کی اجازت دیتی ہے۔

ایک نصاب کی طرف سے فراہم کردہ وضاحت اور مستقل مزاجی اساتذہ کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ متنوع معیارات یا نصاب پر غور و فکر کے بجائے اعلیٰ معیار کی تعلیم کی فراہمی پر توجہ مرکوز کریں۔

اس کے علاوہ دیکھا جائے تو یکساں نصاب قومی سطح پر طلبہ کی کارکردگی کا جائزہ لینے اور موازنہ کرنے کے عمل کو آسان بناتا ہے۔ معیاری جائزے اور تجزیے اس وقت زیادہ معنی خیز اور قابلِ اعتماد بن جاتے ہیں جب وہ ایک مشترکہ نصاب پر مبنی ہوتے ہیں۔ یہ یکسانیت تعلیمی نتائج کی زیادہ درست نشان دہی کرتے ہوئے ان پہلوؤں کی شناخت میں مدد دیتی ہے جہاں طلبہ یا اسکولوں کو اضافی مدد کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ قومی جائزے نصاب کی تاثیر کے بارے میں قیمتی بصیرت فراہم کر سکتے ہیں اور مستقبل کی تعلیمی پالیسیوں اور اصلاحات سے آگاہ کر سکتے ہیں۔

یکساں قومی نصاب کو نافذ کرنے سے تعلیمی وسائل کو مؤثر طریقے سے مختص کرنے کی صلاحیت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ نصاب کو مرکزی بنا کر، حکومتیں تعلیمی مواد اور معاون خدمات کی ترقی اور تقسیم کو ہموار کر سکتی ہیں۔ یہ مرکزی نقطہ نظر لاگت کی بچت اور وسائل کی زیادہ منصفانہ تقسیم کا باعث بن سکتا ہے۔ نیز اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ تمام اسکولوں کو نصاب کو مؤثر طریقے سے فراہم کرنے کے لیے ضروری آلات اور مواد تک رسائی حاصل ہو۔ یہ تعلیمی پروگراموں اور اقدامات کی بہتر نگرانی اور جانچ کی بھی اجازت دیتا ہے۔

یکساں قومی نصاب اقدار، علم اور ثقافتی تفہیم کے مشترکہ سیٹ کو فروغ دے کر قومی شناخت اور ہم آہنگی کو مضبوط بنا سکتا ہے۔ یہ نصاب میں قومی تاریخ، ورثے اور شہری تعلیم کو شامل کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے، جس سے متنوع پس منظر کے طلبہ میں اتحاد اور مشترکہ مقصد کے احساس کو فروغ ملتا ہے۔ ایک مشترکہ تعلیمی تجربہ بنا کر، نصاب ایک زیادہ باخبر اور مربوط شہری بنانے میں مدد کرتا ہے، جو ملک کے مستقبل میں مثبت کردار ادا کرنے کے لیے تیار ہے۔

iv۔ نصاب کی بنیادیں

نصاب سازی کے عمل میں انسانی فطرت، نفسیات، اقدار، زندگی کے مختلف فلسفوں نیز سماجی اور تاریخی نظریات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔ ایک معیاری اور جامع نصاب کی بنیاد، ان بنیادی قوتوں پر رکھی جاتی ہے جو نصاب کی تشکیل کے دوران میں نصاب سازوں کی ذہن سازی کرتے ہوئے مؤثر اور

با معنی معلومات اور علم و ہنر کی ترویج کے لیے ایک ڈھانچہ فراہم کرتی ہیں۔ یہ قوتیں نصاب کی بنیادیں کہلاتی ہیں جو کسی ملک و قوم کی سماجی، ثقافتی، سیاسی، معاشی، تاریخی، فلسفیانہ، مذہبی اور نفسیاتی اقدار پر مبنی ہوتی ہیں۔ یہ بنیادیں تعلیمی نظام کی تشکیل، ڈیزائن اور نفاذ میں نمایاں، بنیادی اور اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اگر ان بنیادوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو نصاب عملی زندگی سے کٹ جاتا ہے اور کوئی بھی تعلیمی مقصد حاصل نہیں ہوتا۔ سو نصاب سازی کے عمل میں معاشرتی ضروریات اور خواہشات کا خیال رکھنا بہت ضروری ہوتا ہے۔ ماہرینِ تعلیم نے چار بنیادوں کو خصوصی اہمیت دی ہے۔ ان میں فلسفیانہ، نفسیاتی، سماجی اور تاریخی بنیادیں شامل ہیں۔

ا۔ فلسفیانہ بنیادیں (Philosophical Foundations)

تعلیم اور قومی فلسفے کا ساتھ لازم و ملزوم ہے۔ قومی فلسفہ وہ نظریہ حیات ہوتا ہے جو کسی بھی قوم کے زندگی کے بارے میں نقطۂ نظر کی وضاحت کرتا ہے اور بہتر دنیا کی تخلیق میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ قومی فلسفے کو پروان چڑھانے اور قومی تشخص کو اجاگر کرنے کے لیے اسے نصابِ تعلیم کی بنیاد بنایا جاتا ہے۔ گویا نصاب کی فلسفیانہ بنیاد دراصل وہ تعلیمی فلسفہ ہے جو کہ نصاب کی رہنمائی کرتے ہوئے قوم کے فلسفہ زندگی، اقدار، روایات، عقائد، ضروریات اور مقاصدِ زندگی کی نصاب میں شمولیت کو یقینی بناتا ہے۔ نیز معاشرے کا پس منظر بیان کرتے ہوئے تعلیم کے نظریے کی وضاحت کرتا ہے۔ یوں تو فلسفے کا تعلق زندگی کے ہر شعبے سے ہے مگر تعلیم اور فلسفے کا تعلق بہت گہرا ہے کیوں کہ دونوں کا اصل تعلق زندگی سے ہوتا ہے۔ فلسفے کی تعلیمی نظام میں اہمیت کے حوالے سے ڈاکٹر سلامت اللہ رقم طراز ہیں:

> "فلسفہ ہی تعلیم کو ایک مقصد سے آشنا کرتا ہے اور اس کے لیے ایک سمت مقرر کرتا ہے۔ اگر تعلیم کا مقصد واضح نہ ہو تو تعلیم ایک رجعت پرست قوت بن سکتی ہے۔ مثال کے طور پر ہمت، جواں مردی، وفا شعاری، مستقل مزاجی، فرماں برداری، وغیرہ اپنی جگہ قابلِ تحسین محاسن ہیں، مگر یہی خوبیاں ڈاکوؤں کے کسی گروہ میں پیدا کر دی جائیں تو متمدن سماج کے لیے عذابِ جاں بن جائیں گی۔ اس لیے اس بات کی وضاحت بہت ضروری ہے کہ ہم تعلیم کے ذریعے کس قسم کے فرد کی تخلیق کرنا چاہتے ہیں اور ہمیں کس نوع کے سماج کی تعمیر کرنی ہے۔"[۲۱]

فلسفیانہ بنیادیں اس ثقافتی اور سماجی تناظر پر غور کرتی ہیں جس میں تعلیم دی جاتی ہے۔اس میں نصاب کے اندر تنوع، مساوات اور ثقافتی مطابقت کے مسائل کو حل کرنا شامل ہے۔ ایک کثیر الثقافتی تعلیم کا فلسفہ نصاب میں متنوع نقطۂ نظر اور آوازوں کو شامل کرنے کی حمایت کرتا ہے۔ فلسفیانہ خیالات اس بارے میں فیصلہ سازی میں مدد دیتے ہیں کہ نصاب میں کن مضامین اور کس طرح کے مواد کو شامل کیا جانا چاہیے۔اس میں عام زندگی سے موضوعات کی مطابقت اور مواد کی وسعت اور گہرائی کے درمیان توازن شامل ہے۔ فلسفیانہ بنیاد تعلیمی نظام میں شامل تعلیمی مقاصد، عقائد اور اقدار کی وضاحت کرتی ہے۔ علم کی نوعیت، استاد اور طالبِ علم کے کردار اور تعلیم کے مطلوبہ نتائج کے بارے میں سوالات حل کرتی ہے۔ تعلیمی نظام کے اصولوں اور طریقوں کی رہنمائی کے لیے نظریاتی ڈھانچہ فراہم کرتی ہے اور ان اہداف اور مقاصد کا خاکہ پیش کرتی ہے جنھیں نصاب حاصل کرنا چاہتا ہے۔انسانی فلسفے کے ذریعے تیار کردہ نصاب فرد کی مجموعی ترقی، تخلیقی صلاحیتوں، تنقیدی سوچ اور ذاتی ترقی کے فروغ کو ترجیح دیتا ہے۔اس حوالے سے Allen C. Ornstein اور Francis P.Hunkins کا کہنا ہے:

> "Philosophy provides educators, especially curriculum workers, with a framework or frameworks for organizing schools and classrooms. It helps them determine what schools are for, what subjects have value, how students learn, and what methods and materials to use. It clarifies education's goals, suitable content, teaching and learning processes, and the experiences and activities that schools should emphasize."(۲۲)

(فلسفہ، اساتذہ خاص طور پر نصاب پر کام کرنے والوں کو اسکولوں اور جماعت کے کمروں کی تنظیم کے لیے ایک ڈھانچہ فراہم کرتا ہے۔اس سے یہ تعین کرنے میں مدد ملتی ہے کہ اسکول کس لیے ہیں، کن مضامین کی اہمیت ہے

، طلبہ کیسے سیکھتے ہیں اور کون سے طریقے اور مواد کو استعمال کرنا ہے۔ یہ تعلیم کے ان اہداف، مناسب مواد، تدریس اور سیکھنے کے عمل، اور تجربات اور سرگرمیوں کو واضح کرتا ہے جن پر اسکولوں کو زور دینا چاہیے۔)

نصاب کی تدوین کے حوالے سے ماہرینِ تعلیم کے پیشِ نظر مختلف فلسفیانہ نقطہ نظر ہو سکتے ہیں، مثلاً تصوریت (idealism)، حقیقت پسندی (realism)، عملیت پسندی (pragmatism)، وجودیت (existentialism)، تعمیریت پسندی (constructivism) اور ترقی پسندی (progressivism) وغیرہ۔ یہ فلسفیانہ نظریات علم کے مآخذ اور جواز کے بارے میں ماہرینِ تعلیم کے عقائد کی تشکیل اور نصاب سازی میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ تصوریت (idealism) کے فلسفے کے مطابق تعلیم کو فرد کے ذہن اور کردار کی نشوونما پر توجہ دینی چاہیے۔ یہ فلسفہ نصاب کی تیاری میں فکری اور اخلاقی خوبیوں کو فروغ دینے کے لیے اخلاقیات اور ادب جیسے مضامین کی تعلیم کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ حقیقت پسندی (realism) کا فلسفہ بیرونی دنیا اور معروضی حقیقت کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے ایسی تعلیم کی حمایت کرتا ہے جو فطری اور سماجی علوم کی عکاسی کرتے ہوئے طلبہ کو طبعی دنیا اور انسانی معاشرے کے بارے میں علم فراہم کرے۔

> "The realists believe that the most effiecient and effective way to find out reality is to study it through organized, separate, and systematically arranged subject matter." (۲۳)

(حقیقت پسندوں کا خیال ہے کہ حقیقت تلاش کرنے کا سب سے مناسب اور مؤثر طریقہ منظم، علیحدہ اور باقاعدہ ترتیب شدہ موضوع کے ذریعے سے اس کا مطالعہ کرنا ہے۔)

وجودیت (existentialism) کا فلسفہ انفرادی آزادی، انتخاب اور ذاتی ذمے داری پر زور دیتا ہے اور ایسی تعلیم کی حمایت کرتا ہے جو خود شناسی، صداقت، ذاتی اقدار اور معنی کی تلاش کی حوصلہ افزائی کرے۔ تعمیریت پسندی (constructivism) کا فلسفہ نصاب کی تیاری میں استفسار پر مبنی سیکھنے کے طریقوں پر زور دیتے ہوئے طلبہ کو تصورات کے بارے میں سوجھ بوجھ پیدا کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ ترقی پسندی (progressivism) کا فلسفہ تعلیم میں انفرادیت، تخلیقی صلاحیت اور جمہوریت کی اہمیت پر زور دیتا اور ایک ایسے نصاب کی وکالت کرتا ہے جو متعلم مرکز ہو، نیز یہ فلسفہ تنقیدی سوچ اور مسئلہ حل کرنے کی مہارتوں کے

فروغ پر بھی زور دیتا ہے۔ عملیت پسندی(pragmatism)کا فلسفہ علم کے عملی اطلاق پر مرکوز ہے اور ایسی تعلیم کا حامی ہے جو طلبہ کی زندگیوں سے متعلق ہو، مسئلہ حل کرنے اور تنقیدی سوچ کی مہارتوں پر زور دے اور حقیقی دنیا کے تجربات کو عملی زندگی سے مربوط کرے۔اس نظریے کے حامیوں کا خیال ہے: "تعلیم برائے زندگی ہو اور اسے زندگی کے ذریعے اس طرح دیا جائے کہ طالبِ علم زندہ رہنے کا فن سیکھ سکیں۔"(۲۴)

یہ مختلف فلسفے تعلیم کے مقاصد کے حوالے سے الگ الگ رجحانات کی عکاسی کرتے ہیں۔ ثقافتی روایات کو برقرار رکھنا ہو، طلبہ کو شہریت کے لیے تیار کرنا ہو یا ذاتی ترقی کو فروغ دینا ہو فلسفیانہ بنیاد ان تمام اہداف کی وضاحت میں مدد کرتی ہے جو اساتذہ(educators)اپنے تدریسی طریقوں سے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ استاد اور طالبِ علم دونوں فلسفیانہ خیالات سے متاثر ہوتے ہیں یوں فلسفیانہ بنیاد جماعت کے کمرے کی حرکیات اور اساتذہ اور طلبہ دونوں کی توقعات کو تشکیل دیتی ہے۔ فلسفیانہ بنیاد کا انتخاب نصاب تیار کرنے والوں کے تعلیمی اہداف، اقدار اور عقائد کے ساتھ ساتھ طلبہ کی ضروریات، دلچسپیوں اور وسیع تر سماجی تناظر پر منحصر ہوتا ہے۔ فلسفیانہ بنیاد، تعلیم کی اخلاقی جہتوں بشمول وہ اقدار جو طلبہ میں پروان چڑھائی جانی چاہییں اور سماجی ذمے داری کو فروغ دینے میں تعلیم کے کردار کے بارے میں فیصلوں کو متاثر کرتی ہے۔ الغرض تعلیم کی فلسفیانہ بنیادیں ایک گہرا اور وسیع ڈھانچہ فراہم کرتی ہیں جو پورے تعلیمی نظام کے مقاصد، طریقوں اور اصولوں کو متاثر کرتا ہے۔

۲۔ نفسیاتی بنیادیں(Psychological Foundations)

نفسیات انسانی رویوں اور تجربات کا علم ہے اس لیے نفسیات اور تعلیم کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے۔ تعلیم کی نفسیاتی بنیاد تعلیمی طریقوں کے ڈیزائن، نفاذ اور جائزے(evaluation)کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ نصاب کو ڈیزائن کرتے ہوئے معاشرے، سماج اور متعلم کی خواہشات اور ضروریات کے ساتھ ساتھ نفسیات کو بھی پیشِ نظر رکھا جاتا ہے۔ نصاب کی نفسیاتی بنیاد علمی، سماجی اور جذباتی ترقی کے اصولوں کو مدِ نظر رکھتی ہے۔ نیز یہ سمجھنے کے لیے نظریاتی ڈھانچہ فراہم کرتی ہے کہ افراد کس طرح سیکھتے، ترقی کرتے اور تعلیمی مواد کے ساتھ مصروفِ عمل رہتے ہیں۔ گویا اس کا ایک بنیادی پہلو سیکھنے کے نظریات کا فہم ہے، جو اس بات کی بصیرت فراہم کرتا ہے کہ افراد علم اور مہارت کیسے حاصل کرتے ہیں۔

"Education depends heavily on psychology because the kind and amount of education that

the learner acquires is conditioned by his psychologicl traits such as general mental ability, aptitudes, temperament, interests, effort-making capacity, physical condtion etc. Hence the principles of education are principally based upon the facts and principles of psychology."(۲۵)

(تعلیم کا بہت زیادہ انحصار نفسیات پر ہے کیوں کہ متعلم جس قسم کی تعلیم حاصل کرتا ہے وہ اس کی نفسیاتی خصوصیات جیسے عمومی ذہنی صلاحیت، اہلیت، مزاج، دلچسپیوں، کوشش کرنے کی صلاحیت، جسمانی حالت وغیرہ سے مشروط ہوتی ہے۔اس لیے تعلیم کے اصول بنیادی طور پر نفسیات کے حقائق اور اصولوں پر مبنی ہیں۔)

تعلیمی نفسیاتی نظریات میں وقوفی (cognitive)اور تعمیری نظریات (constructivist theories) کو نمایاں اہمیت حاصل ہے۔یہ نظریات تدریسی اکتسابی تجربات کے حصول میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔وقوفی نظریات(cognitive theories)فرد کے ذہنی عمل کو سمجھنے اور اس کی نشو ونما میں مدد کرتے ہیں۔ نیز اس عمل کی بازیافت میں رہنمائی کرتے ہیں کہ فرد کیسے استدلال اور مسئلہ حل کرنے کی حکمتِ عملی سیکھ سکتا ہے۔تعمیری نظریات(constructivist theories) ماحول کے ساتھ تعامل کے ذریعے دنیا کے بارے میں اپنی سمجھ بوجھ کی تعمیر میں متعلم کے فعال کردار پر زور دیتے اور بتاتے ہیں کہ سیکھنا ایک فعال اور متحرک عمل ہے جس میں فرد اپنے تجربات، سابقہ علم،اور سماجی تعاملات کی بنیاد پر سیکھتا ہے۔ لہٰذا ہر ایک کے انفرادی تجربات اس کے سیکھنے کو اس کے لیے منفرد بناتے ہیں۔علاوہ ازیں نفسیاتی بنیادیں اساتذہ کو ان مؤثر تدریسی حکمتِ عملیوں سے آگاہ کرتی ہیں جو طلبہ کے وقوفی عمل(cognitive process) سے ہم آہنگ ہوتی ہیں۔ گویا تعلیم متعلم مرکز ہوتی ہے اور متعلم کی ذہنی سطح، جسمانی نشو ونما، رویے، ماحول، ضروریات اور نفسیات وغیرہ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اس کے لیے مناسب تعلیم کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

"Education has become child-centred, in other words, it has been psychologised. Psychological foundation consists of the accumulated knowledge which guides the learning process

and allows the teacher who is executing the curriculum to make intelligent decisions regarding the behaviour of the learner."[۲۶]

(تعلیم بچہ مرکز ہو گئی ہے، بہ الفاظِ دیگر اسے نفسیاتی شکل دی گئی ہے۔ نفسیاتی بنیاد، جمع شدہ علم پر مشتمل ہوتی ہے جو سیکھنے کے عمل کی رہنمائی کرتی ہے اور نصاب پر عمل کرنے والے استاد کو متعلم کے رویے کے بارے میں ذہانت سے پُر فیصلے کرنے کی اجازت دیتی ہے۔)

نصاب کی تشکیل، نصابی سر گرمیوں اور مواد کے تعین و ترتیب کے وقت طلبہ کی نفسیات کو مدِ نظر رکھنا بہت ضروری ہوتا ہے۔ اس لیے نفسیاتی بنیاد یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ متعلم انفرادی اور خارجی محرک کی مختلف سطحوں کے ساتھ منفرد افراد ہوتے ہیں، طلبہ کی حوصلہ افزائی اور ان کی فعال شمولیت پر توجہ دیتی ہے۔ حوصلہ افزائی کی حکمتِ عملیوں کو شامل کر کے، اساتذہ ایک ایسا ماحول بنا سکتے ہیں جو سیکھنے کی طرف مثبت رویے کو فروغ دیتا ہے اور مسلسل کوششوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اس کے علاوہ جذباتی اور سماجی ترقی نفسیاتی بنیاد کا ایک اور اہم جُز ہے۔ تعلیم میں صرف فرد کی انفرادی علمی ترقی ہی نہیں بلکہ اس کی مجموعی ترقی بھی شامل ہے۔ سیکھنے کے جذباتی اور سماجی پہلوؤں کو تسلیم کرنے اور ان پر توجہ دینے سے، اساتذہ ایسا معاون ماحول پیدا کر سکتے ہیں جو طلبہ کی فلاح و بہبود کو فروغ دیتا ہے۔ سماجی تعاملات، جذباتی ذہانت اور باہمی مہارتیں تعلیمی تجربے کے لیے لازمی ہیں، جو طلبہ کی مجموعی ترقی اور کامیابی میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔ نفسیاتی بنیاد فرد کی اندرونی اور ذاتی نشوونما پر زور دیتی ہے اور سیکھنے کے ایسے معاون ماحول کی وکالت کرتی ہے جو فرد کی خود مختاری اور تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دینے میں مددگار ثابت ہو۔ اس حوالے سے عصمت جہاں صدیقی کہتی ہیں:

"ہر انسان میں جذبات، احساسات، تفکر، استدلال، بے چینی وغیرہ ہوتی ہے۔۔۔ انسان ایک سماجی مخلوق ہے اور سماج میں رہتے ہوئے کہیں نہ کہیں اس کے اِنھیں احساسات کا ردِ عمل دیکھنے کو ملتا ہے۔ تعلیمی نفسیات ہماری کمیوں کو دور کر کے اور ہماری صلاحیتوں کا اندازہ کرا کے ہمیں اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کا راستہ سکھاتی ہے۔ اکثر لوگ کامیاب زندگی بسر کرنے سے اور اپنی چھپی ہوئی صلاحیتوں کے استعمال سے اسی لیے محروم رہتے ہیں کہ وہ اپنے جسمانی، جذباتی، ذہنی اور سماجی تقاضوں سے بے خبر ہوتے ہیں اور صحیح معنوں میں تعلیمی نفسیات ہمیں اپنے آپ کو

پہچاننے میں ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے۔"(۲۷)

نفسیاتی بنیاد سیکھنے والوں کے درمیان انفرادی اختلافات کی تفہیم پر مشتمل ہے۔ متنوع سیکھنے کے انداز، صلاحیتوں اور ترجیحات کو پہچاننا مؤثر تدریس کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ متفرق ہدایات، جو ایک جماعت کے کمرے میں متعلم کی مختلف ضروریات کو پورا کرنے کے لیے تدریسی طریقوں کو تیار کرتی ہیں،اس بات کی ایک مثال ہے کہ کس طرح نفسیاتی بنیاد اساتذہ کی جامع اور قابلِ رسائی سیکھنے کے ماحول کی تشکیل میں رہنمائی کرتی ہے۔ مجموعی طور پر، تعلیم کی نفسیاتی بنیادیں تعلیمی لحاظ سے صحیح طرزِ عمل کے لیے ایک ڈھانچہ فراہم کرتی ہیں جو طالبِ علم کی نشوونما کی علمی، جذباتی،اور سماجی جہتوں سے ہم آہنگ ہوتا ہے۔

۳۔ سماجی بنیادیں(Social Foundations)

نصاب کی سماجی بنیاد اس وسیع تر سماجی تناظر پر غور کرتی ہے جس میں تعلیم دی جاتی ہے۔ نیز یہ تعلیمی عمل پر معاشرے، ثقافت اور سماج کے اثرات کا جائزہ لیتی ہے۔ نصاب کی سماجی بنیاد تعلیمی پروگراموں اور ان کے نتائج کو تشکیل دیتی ہے اور اس حقیقت کو آشکارا کرتی ہے کہ تعلیم کسی خلا میں موجود نہیں ہے بلکہ سماجی سیاق وسباق، ثقافتی اقدار اور سماجی ڈھانچے کے اندر گہرائی سے جڑی ہوئی ہے۔ نیز تعلیم علم کی ترسیل سے آگے وسیع تر سماجی مقاصد کی تکمیل کرتی ہے۔ یہ سماجی اصولوں، اقدار اور طاقت کی حرکیات کی عکاسی کرتے ہوئے معاشرے میں افراد کی شناخت اور کردار کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ بنیاد اس بات کی جانچ کرتی ہے کہ کس طرح سماجی ڈھانچے، ثقافتی اصول اور ادارہ جاتی حرکیات تعلیمی منظر نامے کو متاثر کرتے اور اس کی تشکیل میں مدد دیتے ہیں۔ اس کا ایک اہم پہلو سماجی عدم مساوات جیسے مسائل کے حل کے لیے تعلیم کے کردار کا جائزہ لینا ہے۔

> "Socialology of education is the scientific study of the social processes and social patterns involved in the educational system. This assumes that education is a combination of social act which deals with analysis of human interaction... Thus in the socialogy of education emphasis is laid on education in relation to

social perspectives. The social interaction and socialization within the school and community gains prominence in the sociology of education." (۲۸)

(تعلیمی سماجیات تعلیمی نظام میں شامل سماجی عمل اور سماجی نمونوں کا سائنسی مطالعہ ہے۔ یہ (مطالعہ) فرض کرتا ہے کہ تعلیم سماجی عمل کا ایک مجموعہ ہے جو انسانی تعامل کے تجزیے سے متعلق ہے۔۔۔ اس طرح تعلیم کی سماجیات میں سماجی تناظر کے حوالے سے تعلیم پر زور دیا جاتا ہے۔ اسکول اور برادری کے اندر سماجی تعامل اور سماج کاری کو تعلیمی سماجیات میں اہمیت حاصل ہے۔)

نصاب کی سماجی بنیاد تعلیم اور معاشرے کے درمیان متحرک تعلق کو تسلیم کرتی ہے۔ نصاب کا ڈیزائن اور مواد سماجی ضروریات، خواہشات اور نظریات سے متاثر ہوتے ہیں۔ مثلاً سماج اور معاشرے کو جس طرح کا فرد درکار ہوتا ہے، نصاب کو اسی قالب میں ڈھال کر مطلوبہ فرد تخلیق کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں سماجی بنیاد تنوع، مساوات، سماجی انصاف اور معاشرے میں اپنے کردار کے لیے طلبہ کی تیاری جیسے مسائل کے حل میں مدد کرتی ہے۔ تعلیم ایک سماجی عمل ہے اور فرد سماج کا رکن ہے۔ فرد کی شخصیت کی نشوونما پر سماجی زندگی کے گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ تعلیم ان سماجی اثرات کا جائزہ لیتے ہوئے فرد کو سماج اور وقت کے تقاضوں کے مطابق ڈھال کر سماج کا ایک ذمے دار رکن بنانے میں اپنا کردار ادا کرتی ہے اور اس سلسلے میں نصاب اس کا معاون و مددگار ہوتا ہے۔ تعلیم اور سماج کے تعلق کے بارے میں مسعود الحق کا کہنا ہے:

"تعلیم وہ چاہے رسمی ہو یا غیر رسمی اس کا کردار سماجی اقدار اور سوسائٹی کے دوسرے اداروں کے کردار سے غیر متعلق نہیں ہو سکتا، کسی قوم کے عقیدوں، رویوں، رسموں، رواجوں اور سماجی تانے بانے کی ایک مخصوص نوعیت ہوتی ہے اور تعلیم فرد کو اس کے ملک کے ان ہی مخصوص خدوخال سے نہ صرف واقف کرانے کا ذریعہ ہوتی ہے بلکہ اسے اس سے ہم آہنگ رکھنے کا بھی اہتمام کرتی ہے، اگر غور کیجیے تو تمام سماجی تجربے اسی مقصد کے حصول میں معاون ہوتے ہیں۔" (۲۹)

نصاب کی سماجی بنیاد تعلیمی ماحول میں فرد کی شخصیت کی نمود، تنقیدی شعور اور سماجی انصاف کو فروغ دینے میں مدد کرتی ہے۔ سماجی انصاف کے اصولوں پر مبنی نصابی ڈھانچہ پسماندہ گروہوں کو بااختیار بنانے، غالب

بیانیہ چیلنج کرنے اور جامع تعلیمی ماحول کو فروغ دینے کی کوشش کرتا ہے۔ سماجی بنیاد کی مدد سے متنوع تناظر، تاریخوں اور تجربات کو نصاب میں شامل کر کے اور طلبہ میں ہمدردی، ثقافتی قابلیت، اور سماجی ذمے داری کا احساس پیدا کر کے انھیں مزید منصفانہ معاشرے کی تشکیل میں فعال کردار کی ادائیگی کے لیے تیار کیا جا سکتا ہے۔ نصاب کی سماجی بنیاد ایسے تعلیمی پروگراموں کو ڈیزائن کرنے کے لیے ایک رہنما ڈھانچے کے طور پر کام کرتی ہے جو نہ صرف معاشرتی اقدار کی عکاسی کرتے ہیں بلکہ مثبت سماجی تبدیلی میں بھی حصہ ڈالتے ہیں۔

نصاب کی سماجی بنیاد کے مطالعے سے تعلیم کی تاریخی اور ثقافتی جہتوں کی کھوج کے علاوہ اس بات کا علم بھی ہوتا ہے کہ تاریخی واقعات اور ثقافتی تبدیلیاں تعلیمی پالیسیوں، طریقوں اور نظریات کو کس طرح متاثر کرتی ہیں۔ تعلیمی نظام کی تاریخ کو سمجھ کر، ماہرینِ تعلیم اور پالیسی ساز ایک زیادہ جامع اور مساوی مستقبل کے حصول کے لیے درپیش چیلنجوں کے بارے میں رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ نصاب کی سماجی بنیادیں تنوع، کثیر الثقافتی دنیا اور عالمگیریت کے مسائل پر بھی غور کرتی ہیں۔ ایک سماجی طور پر باخبر نصاب تنوع کو تسلیم کرتا ہے اور طلبہ کو باہم مربوط اور کثیر الثقافتی دنیا میں جانے کے لیے تیزی سے تیار کرتا ہے۔ لہٰذا، تعلیم کی سماجی بنیادیں، سماجی، تاریخی اور ثقافتی سیاق و سباق کی روشنی میں تعلیم کی تنقیدی جانچ اور تبدیلی کے لیے ایک ڈھانچہ فراہم کرتی ہیں۔

۴۔ تاریخی بنیادیں (Historical Foundations)

نصاب کی تاریخی بنیادیں وقت کے ساتھ ساتھ تعلیمی نظاموں اور طریقوں کے ارتقا سے جڑی ہوئی ہیں اور ان سماجی، ثقافتی اور اقتصادی سیاق و سباق کی عکاسی کرتی ہیں جن میں تعلیم نے ترقی کی ہے۔ ان تاریخی بنیادوں کا مطالعہ تعلیم کے مقاصد، ہدایات کے طریقوں، اور اساتذہ اور متعلمین کے کردار کے بارے میں قابل قدر بصیرت (insight) فراہم کرتا ہے۔ تعلیم کی تاریخی بنیادیں اس بات کی تفہیم میں مدد کرتی ہیں کہ کس طرح تعلیمی نظام وقت کے ساتھ ساتھ، سماجی، ثقافتی اور فلسفیانہ اثرات سے تشکیل پاتے ہیں۔ چنانچہ تعلیم کی تاریخ کو سمجھنے سے ماہرینِ تعلیم اور نصاب تیار کرنے والوں کو ان اثرات کی تعریف کرنے میں مدد ملتی ہے جنھوں نے موجودہ تعلیمی منظر نامے کو تشکیل دیا ہے۔ نیز اس بات سے آگاہی ملتی ہے کہ ماضی میں موجود تعلیمی نظام نے کس طرح کام کیا ہے اور مستقبل میں ہمیں کس طرح کے تعلیمی طریقے، نظام، انداز اور مواد کو اختیار کرنا چاہیے۔ نصاب سازی کے عمل میں تاریخی نقطہ نظر اہمیت کا حامل ہے، اس حوالے سے Allen C.

Ornsteinاور Francis P. Hunkinsکا کہنا ہے:

"All professional educators, including curriculum specialists, needs an understanding of history to avoid repeating the mistakes of the past and also to better prepare the future... An understanding of various theories and ptactices in education requires an understanding of historical foundations.An understanding of historical foundations in education helps us to integrate curriculum, instruction and teaching...The history of education permits practitioner to understand relationships between what students of the past leran and what students now learn." (۳۰)

(تمام پیشہ ور اساتذہ بشمول ماہرینِ نصاب کو ماضی کی غلطیاں دہرانے سے بچنے اور مستقبل کی بہتر تیاری کے لیے تاریخ کی تفہیم کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔ تعلیم میں مختلف نظریات اور طریقہ کار کی تفہیم کے لیے تاریخی بنیادوں کو سمجھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ تعلیم کی بنیادیں نصاب، ہدایات اور تدریس کو مربوط کرنے میں ہماری مدد کرتی ہیں۔۔۔ تعلیم کی تاریخ پیشہ وروں کو ماضی کے طلبہ کے تعلم اور اب کے طلبہ کے تعلم کے درمیان تعلقات کو سمجھنے کی اجازت دیتی ہے۔)

اس حوالے سے دیکھا جائے تو قدیم تہذیبوں سے لے کر جدید قومی ریاستوں تک، ہر تاریخی دور نے نصاب کی ترقی کے لیے الگ الگ نقطۂ نظر کا مشاہدہ کیا ہے جو وسیع تر سماجی اقدار اور اہداف کی عکاسی کرتا ہے۔تاریخی بنیاد وقت کے ساتھ ساتھ تعلیمی نظاموں اور طریقوں کے ارتقا کا مطالعہ کرتی ہے جیسا کہ قدیم تہذیبوں مثلاً یونان، روم اور چین میں، تعلیم اکثر اشرافیہ کے لیے مخصوص تھی، جس میں اخلاقی فضائل، شہری ذمے داری،اور فکری حصول (intellectual) پر توجہ دی جاتی تھی۔اس کلاسیکی روایت نے اس خیال کی بنیاد رکھی کہ تعلیم کو ایسے افراد کی نشوونما میں کردار ادا کرنا چاہیے جو معاشرے میں اپنا حصہ ڈالنے کے قابل

ہوں۔ قرونِ وسطی نے مذہبی تنظیموں، خاص طور پر خانقاہوں اور کیتھیڈرل اسکولوں سے منسلک تعلیمی اداروں کا عروج دیکھا۔ اس دور میں تعلیم بنیادی طور پر مذہبی علوم پر مرکوز تھی اور علم کے تحفظ اور مذہبی اقدار کو منتقل کرنے کے دوہرے مقصد کو پورا کرتی تھی۔ نشاۃِ ثانیہ نے کلاسیکی تعلیم میں دلچسپی کے احیا اور انسان پرستی کی طرف تبدیلی کا مشاہدہ کیا اور انفرادی صلاحیتوں اور فکری تجسس کی نشوونما پر زور دیا۔ جدید دور نے صنعتی انقلاب اور تعلیم یافتہ افرادی قوت کی ضرورت سے متاثر، لازمی اسکولنگ کے ظہور کے ساتھ تعلیم میں اہم تبدیلیاں لائی ہیں۔ انیسویں اور بیسویں صدیوں میں عوامی تعلیمی نظام کی توسیع، معیاری نصاب کی ترقی اور اساتذہ کے تربیتی پروگراموں کا قیام دیکھا گیا۔ نیز متعلم مرکز تعلیم اور زیادہ تفاعلی تعلیمی ماحول کو فروغ دینے پر زور دیا گیا۔ نصاب کی تاریخی بنیاد کا ایک اہم پہلو ان تاریخی شخصیات اور تحریکوں کی پہچان ہے جنھوں نے تعلیمی فکر اور عمل کو نمایاں طور پر تشکیل دیا ہے۔ یونان اور روم کی کلاسیکی روایات سے لے کر نشاۃِ ثانیہ کے انسانیت پسند فلسفوں تک افلاطون، ارسطو، جان لاک اور ژاں جیکس روسو جیسی تاریخی شخصیات نے تعلیم کے مقصد اور مواد کے بارے میں اثر انگیز نظریات پیش کیے ہیں۔ ان کی تحریریں اور نظریات نصاب کے ڈیزائن، تدریس اور معاشرے میں تعلیم کے کردار کے بارے میں عصری مباحثوں سے آگاہ کرتے ہیں۔ مزید برآں، نصاب کی تاریخی بنیاد ان سماجی، ثقافتی اور سیاسی سیاق و سباق کو سمجھنے کی اہمیت کو واضح کرتی ہے جن میں تعلیمی نظام تیار ہوئے ہیں۔ نصاب نہ صرف ایک مقررہ وقت کے فکری اور فلسفیانہ دھاروں کی عکاسی کرتا ہے بلکہ ان وسیع تر سماجی اور سیاسی قوتوں کی بھی عکاسی کرتا ہے جو تعلیمی پالیسیوں اور طریقوں کو مرتب کرتی ہیں۔ مثلاً صنعتی انقلاب نے بڑے پیمانے پر ایسے تعلیمی نظام کو جنم دیا جس کا مقصد شہریوں کو تیزی سے صنعتی معاشرے کے تقاضوں کے لیے تیار کرنا تھا۔ اسی طرح، سماجی انصاف اور مساوات کے لیے جاری تحریکوں نے مزید جامع اور ثقافتی طور پر جواب دہ نصاب کے لیے مطالبے کیے جو پسماندہ گروہوں اور برادریوں کے طلبہ کے متنوع تجربات اور نقطہ نظر کی عکاسی کرتے ہیں۔ تعلیمی تاریخ کے مطالعے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے Donald K. Sharpes کا کہنا ہے:

> "The study of the history of education is partly the study of the history of intellectual ideas and, like an onion, its multiple layers need to be peeled back in order for its sources to be

revealed. But history, as Cremin (1964) has noted, is more credible and respectedas discourse than mere political rhetoric- a passion than often pervades educational discussion."[٣١]

(تعلیم کی تاریخ کا مطالعہ جزوی طور پر دانشورانہ نظریات کی تاریخ کا مطالعہ ہے اور اس کے ذرائع کو ظاہر کرنے کے لیے پیاز کی طرح، اس کی متعدد تہوں کو چھیلنے کی ضرورت ہے۔ لیکن تاریخ، جیسا کہ کریمین (1964) نے بیان کیا ہے، محض سیاسی بیان بازی سے زیادہ قابلِ اعتبار اور قابلِ احترام بیانیہ اور ایک جذبہ ہے، جو اکثر تعلیمی بحث کو پھیلاتا ہے۔)

نصاب کی تاریخی بنیاد کا مطالعہ کرنے سے اساتذہ، تعلیم اور معاشرے کے درمیان پیچیدہ تعامل کے بارے میں علم حاصل کرتے اور عصری تعلیم کے چیلنجوں اور مواقع کی بہتر طریقے سے وضاحت کر سکتے ہیں۔ مجموعی طور پر، تعلیم کی تاریخی بنیادیں ثقافتی، سماجی اور اقتصادی قوتوں کے درمیان متحرک تعامل کو نمایاں کرتی ہیں جنھوں نے مختلف تاریخی ادوار میں تعلیم کے مقاصد اور طریقوں کو تشکیل دیا ہے۔ اس تاریخی سیاق وسباق کو سمجھنا ماہرینِ تعلیم اور پالیسی سازوں کے لیے بہت ضروری ہے کیوں کہ وہ عصری تعلیمی چیلنجوں کی پیچیدگیوں کو تلاش کرتے ہیں اور ترقی پذیر معاشروں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے تعلیمی نظام کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

یہ چاروں بنیادیں ایک دوسرے سے باہم مربوط اور جڑی ہوئی ہیں اور نصاب کے مجموعی ڈیزائن اور نفاذ کی تشکیل کے لیے مل کر کام کرتی ہیں۔ مطلوبہ نتائج اور تعلیمی مقاصد حاصل کرنے کے لیے معلمین اور نصاب ساز ان بنیادوں کی مدد سے فرد کے انفرادی اور اجتماعی تقاضوں، معاشرے کی ضروریات اور عصری صورتِ حال کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ایک متوازن اور اچھا نصاب ترتیب دے سکتے ہیں۔ ماہرینِ نصاب، نصاب سازی کے دوران ان بنیادوں کی طرف اس لیے بھی توجہ دیتے ہیں تا کہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ تعلیمی پروگرام نہ صرف تعلیمی لحاظ سے مضبوط ہیں بلکہ طلبہ اور معاشرے کی ضروریات کے لیے متعلقہ اور جواب دہ بھی ہیں۔

v۔ کریکولم ماڈلز (Curriculum Models)

نصاب کا ڈیزائن تعلیم کا ایک اہم پہلو ہے جس میں تدریسی مواد اور سیکھنے کی سرگرمیوں (learning experience) کی منظم تیاری شامل ہے۔ نصاب کا ڈیزائن ایسے تعلیمی پروگراموں کی

منصوبہ بندی، ترقی اور نفاذ کا عمل ہے جو سیکھنے والوں کی ضروریات کو مؤثر طریقے سے پورا کرتے ہیں۔ مناسب اور عمدہ طریقے سے ڈیزائن کردہ نصاب تعلیمی اہداف حاصل کرنے میں طلبہ کی مدد کرتا ہے اور ان کے مجموعی سیکھنے کے تجربے کو بڑھاتا اور بہتر بناتا ہے۔ اس سلسلے میں نصاب کے ڈیزائن کے کئی ماڈلز پیش کیے گئے ہیں، جن میں سے ہر ماڈل اپنی منفرد خصوصیات، خوبیوں اور خامیوں کا حامل ہے۔ نصاب کی تیاری کے ماڈل نصاب کی تخلیق میں شامل دو اہم مرحلوں نصاب کے ڈیزائن اور اس کی تیاری کے لیے بطور رہنما کام کرتے ہیں۔ نصاب کی تیاری کے ماڈل اس لیے بھی اہمیت کے حامل ہیں کہ یہ ماڈل نصاب کی منصوبہ بندی کے لیے بنیادی ڈھانچہ، تسلسل اور ایک منظم نقطۂ نظر فراہم کرتے ہیں۔ نیز اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ تعلیمی مقاصد، مواد، اور تدریسی حکمتِ عملی مطلوبہ نتائج کے ساتھ ہم آہنگ ہو۔ نصابی ماڈل نصاب کی تیاری کے عمل کے بارے میں قیمتی آرا پیش کرتے ہوئے مؤثر اور پرکشش تعلیمی پروگراموں کو تیار کرنے میں اساتذہ اور ماہرین کی رہنمائی کرتے ہیں۔

مختلف ماہرین نے نصاب تیار کرنے کے کئی ماڈل پیش کیے ہیں۔ ان میں کچھ ماڈل نصاب کی تیاری میں نمایاں طور پر اہمیت کے حامل ہیں۔ اس حوالے سے دو اہم ماڈل درج ذیل ہیں۔

ا۔ ٹائلر ماڈل (Tyles's Model)

ٹائلر ماڈل، نصاب کی تیاری کے سلسلے میں استعمال ہونے والے ماڈلز میں سے ایک اہم ماڈل ہے۔ یہ ماڈل امریکی ماہرِ تعلیم رالف ڈبلیو ٹائلر (Ralph W Tyler) نے ۱۹۴۹ء میں اپنی کتاب Basic Principles of Curriculum and Instruction میں متعارف کروایا تھا۔ یہ نصاب کی تیاری کے قدیم ترین ماڈلز میں سے ہے۔ اسے مقصدی ماڈل (Objective Model) بھی کہتے ہیں۔ یہ ماڈل اس تصور پر مبنی ہے کہ تعلیم کا مقصد وہ سب سکھانا ہے جو سیکھنے والوں (متعلمین) کے لیے مفید اور بامعنی ہو۔

> "Tyler Model-Depicsts Rationale, logical and Systematic approach to curriculum making."[۳۲]
>
> (ٹائلر ماڈل۔ نصاب سازی کے لیے استدلالی، منطقی اور منظم طریقہ کار کی عکاسی کرتا ہے۔)

ٹائلر ماڈل نصاب کی منصوبہ بندی کے مرحلے میں خاص اہمیت کا حامل ہے۔ یہ ماڈل ان چار بنیادی سوالات پر مشتمل ہے کہ تعلیمی مقاصد کیا ہیں؟ کن تعلیمی تجربات کی مدد سے ان مقاصد کو حاصل کیا جائے گا؟ ان تعلیمی تجربات کو مؤثر طریقے سے کیسے منظم کیا جا سکتا ہے؟ ہم یہ کیسے طے کر سکتے ہیں کہ آیا یہ مقاصد حاصل

ہو رہے ہیں؟ گویا یہ ماڈل نصاب کو پہلے سے طے شدہ اہداف و مقاصد کے ساتھ ترتیب دینے کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ یہ ماڈل پرو گرام کے مقاصد، مواد اور جانچ کے طریقوں کے درمیان ربط کی ضرورت پر بھی زور دیتا ہے۔
ٹائلر ماڈل چار مراحل پر مشتمل ہے۔

۱۔ مقاصد (objectives)

۲۔ سیکھنے کے تجربات کا تعین کرنا (selecting learning experiences)

۳۔ سیکھنے کے تجربات ترتیب دینا (organizing learning experiences)

۴۔ جائزہ (evaluation)

یہاں ہر مرحلہ پچھلے مرحلے کے ساتھ باہم منسلک ہے۔

> "It has been suggested (Tyler 1949) that the curriculum has to be seen as consisting of four elements, and curriculum planning, therefore as having four dimensions: objectives, content or subject matter, methods or procedures and evaluation."(۳۳)

((ٹائلر 1949) نے یہ تجویز دی کہ نصاب کو چار عناصر پر مشتمل اور نصابی منصوبہ بندی کے طور پر دیکھا جانا چاہیے، اس کی چار جہتیں ہیں: مقاصد، مواد یا موضوع، طریقے یا طریقہ کار اور جائزہ۔)

پہلے مرحلے میں مطلوبہ تعلیمی مقاصد (educational objectives) کو واضح کیا جاتا ہے۔ یہ مقاصد نصاب کی تشکیل کے لیے ایک بنیاد کے طور پر کام کرتے ہیں۔ نیز اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ نصاب کے اختتام تک طلبہ کو کیا جاننے، سمجھنے اور کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔ تعلیمی مقاصد کا تعین ہونے کے بعد اگلا مرحلہ سیکھنے کے تجربات (learning experiences) کا تعین کرنا ہے جو طلبہ کو ان مقاصد کے حصول میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ اس میں مناسب مواد کا انتخاب، ہدایات کے طریقے اور مطلوبہ مقاصد سے ہم آہنگ سیکھنے کی سرگرمیاں شامل ہیں۔ اس سے اگلے مرحلے میں تمام توجہ منتخب مواد اور سیکھنے کے تجربات کو مربوط اور منطقی انداز میں ترتیب دینے پر مرکوز ہوتی ہے۔ نصاب ساز تصورات (concepts)، مہارتوں اور علم کی ترسیل پر غور کرتا ہے تاکہ سیکھنے کے تجربات کے منطقی بہاؤ کی موجودگی کو یقینی بنایا جا سکے۔ اس ترتیب و

تنظیم میں مواد کو مختلف اکائیوں اور ماڈیولز میں تقسیم کرنا اور ہدایات کی ترتیب کا تعین کرنا شامل ہو سکتا ہے۔
ٹائلر ماڈل کے آخری مرحلے میں اس بات کا جائزہ (evaluation) لینے کے لیے تشخیصی حکمتِ عملی تیار کرنا شامل ہے کہ آیا مطلوبہ تعلیمی مقاصد حاصل کیے جا رہے ہیں؟ اس میں طلبہ کے سیکھنے کے نتائج کی پیمائش کے لیے مناسب جائزے (assessment) جیسے ٹیسٹ، پروجیکٹس، امتحان وغیرہ شامل ہیں۔ جانچ کے نتائج نصاب کی تعینِ قدر میں معاون ثابت ہوتے ہیں اور مستقبل کے حوالے سے تدریسی حکمتِ عملیوں اور رجحانات کو ظاہر کرتے ہیں۔

ٹائلر ماڈل واضح طور پر چاروں مراحل میں ربط اور ہم آہنگی کی اہمیت پر زور دیتا ہے اور منطقی پیشرفت کی پیروی کرتا ہے۔ یہ تعلیمی مقاصد کو واضح طور پر بیان کرنے، سیکھنے کے تجربات کی تشکیل اور طلبہ کی کامیابیوں کا اندازہ لگانے کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ یہ ماڈل نصاب کی تیاری کے لیے ایک منظم اور عقلی انداز کو فروغ دیتا ہے اور اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ نصاب با مقصد، مربوط اور مطلوبہ نتائج پر مرکوز ہو۔ ٹائلر ماڈل نصاب کی تیاری میں اثر ورسوخ کا حامل رہا ہے۔ اس ماڈل نے نصاب کی تیاری میں ایک بنیادی ڈھانچے کے طور پر شامل ہو کر بعد کے نصاب کے ماڈلز اور طریقوں کو متاثر کیا ہے۔

جہاں ٹائلر ماڈل نصاب کی تیاری کے لیے ایک منظم فریم ورک فراہم کرتا ہے، وہیں طالبِ علم کی شمولیت، ثقافتی مطابقت اور انفرادی اختلافات پر اس کی محدود توجہ کے لیے اسے تنقید کا نشانہ بھی بنایا گیا ہے۔ یہ ماڈل سماجی تعلیم کو زیادہ اہمیت نہیں دیتا۔ اس کے مخصوص سیکھنے کے مقاصد تنقیدی سوچ یا جذباتی نشو و نما پر توجہ نہیں دیتے۔ اس طرح، یہ ماڈل طلبہ کی متنوع ضروریات کو پورا نہیں کر سکتا۔

۲۔ ہلڈا ٹابا ماڈل (Hilda Taba's Model)

یہ ماڈل ایک امریکی ماہرِ نصاب، مصلح اور استاد ہلڈا ٹابا نے ۱۹۶۲ء میں پیش کیا تھا۔ یہ ماڈل ٹائلر کے ماڈل کی ترمیم شدہ شکل ہے اور یہ ماڈل تدریسی حکمتِ عملیوں کی منصوبہ بندی پر زور دیتا ہے۔ اس ماڈل کی اہم بات یہ ہے کہ یہ تنقیدی سوچ کی مہارت کا استعمال کرتے ہوئے گہری سطح پر کسی تصور (concept) کو دریافت کرنے کی گنجائش فراہم کرتا ہے۔ یہ متعلم مرکز ماڈل ہے۔ اس میں نصاب کی تشکیل کے عمل میں طلبہ کی ضروریات اور تجربات پر توجہ مرکوز کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ اسے "ڈاؤن ٹاپ ماڈل" (Down-Top model) اور گراس روٹ اپروچ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ماڈل سات مراحل پر مشتمل ہے۔

"Taba's approach is based on the behavioral approach to curriculum design. It is based on a step by step plan, with specific goals and objectives with activities that coincide and are evaluated with the stated objectives. Taba developed a process for determining what needs to be taught to students and included a guide on how to accomplish the outcome from students."[۳۴]

(ٹابا کا نقطہ نظر نصاب کے ڈیزائن کے طرزِ عمل پر مبنی ہے۔ یہ مخصوص اہداف اور مقاصد، ہم آہنگ سرگرمیوں اور بیان کردہ مقاصد کے ساتھ جانچ کے مرحلہ وار منصوبے پر مبنی ہے۔ ٹابا نے اس بات کا تعین کرنے کے لیے ایک عمل تیار کیا کہ طلبہ کو کیا پڑھانے کی ضرورت ہے جس میں طلبہ سے نتائج حاصل کرنے کے بارے میں رہنمائی بھی شامل ہے۔)

ٹابا ماڈل کے سات مراحل درج ذیل ہیں۔

۱۔ضروریات کی تشخیص(diognosis of need)

۲۔مقاصد کا تعین(formulating objectives)

۳۔مواد کا انتخاب(selecting content)

۴۔مواد کی تنظیم(organizing content)

۵۔ سیکھنے کے تجربات کا انتخاب کرنا(selecting learning experiences)

۶۔ سیکھنے کے تجربات کی تنظیم(organizing learning experiences)

۷۔جائزہ(evaluation)

ٹابا ماڈل کے پہلے مرحلے میں طلبہ یا سیکھنے والوں کی ضروریات اور مقاصد کی نشان دہی کی جاتی ہے۔ معلمین موجودہ علم، ہنر اور رویوں کے ساتھ ساتھ وسیع تر سیاق وسباق میں ان سماجی عوامل کا بھی جائزہ لیتے ہیں جو متعلم کے تعلیمی تجربات کو متاثر کرتے ہیں۔ دوسرے مرحلے میں، واضح اور مخصوص سیکھنے کے مقاصد بیان

کیے جاتے ہیں جو تعلیمی پروگرام کے مطلوبہ نتائج کی عکاسی کرتے ہیں۔اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ مقاصد قابلِ مشاہدہ، قابلِ پیمائش، اور قابلِ حصول ہوں اور مناسب تدریسی حکمتِ عملیوں اور تشخیصی طریقوں کے انتخاب میں رہنمائی کرتے ہوں۔ تیسرے مرحلے میں طے شدہ مقاصد اور متعلم کی ضروریات کی بنیاد پر نصاب میں شامل کیے جانے والے مواد اور مضامین کا تعین کیا جاتا ہے۔ مواد کے انتخاب میں طلبہ کے لیے بامعنی سیکھنے کے تجربات کو آسان بنانے کے لیے کلیدی تصورات، عنوانات اور مہارتوں کو ترتیب دینا شامل ہے۔ چوتھا مرحلہ مواد کی تنظیم پر مشتمل ہے۔ایک بار مواد کا انتخاب ہو جانے کے بعد، مختلف موضوعات کے دائرہ کار، ترتیب اور تنظیم جیسے عوامل پر غور کرتے ہوئے اسے مربوط اکائیوں یا ماڈیولز میں ترتیب دیا جاتا ہے۔ نیز اس بات کی کوشش بھی کی جاتی ہے کہ مواد کی تنظیم اس طرح کی جائے کہ یہ منطقی ترقی کو فروغ دیتے ہوئے متعلقہ تصورات اور مہارتوں کے درمیان رابطوں کو آسان بنائے۔ اگلے مرحلے میں ان تدریسی طریقوں، سرگرمیوں، اور وسائل کا انتخاب کیا جاتا ہے جو سیکھنے کے مقاصد کے حصول میں مدد دیتے ہیں اور متعلم کو سیکھنے کے عمل میں مشغول رکھتے ہیں۔ سیکھنے کے تجربات میں لیکچرز، مباحثے، مختلف سرگرمیاں، ملٹی میڈیا پریزنٹیشنز اور مطالعاتی دورہ جات شامل ہو سکتے ہیں۔ چھٹے مرحلے میں طلبہ کے فہم کو بہتر بنانے اور مواد کی گہری تفہیم کو فروغ دینے کے لیے مواد کی ترتیب و تنظیم اور سیکھنے والوں کی خصوصیات دونوں کی بنیاد پر سیکھنے کی سرگرمیوں کو ترتیب دیا جاتا ہے۔ جب کہ آخری مرحلے میں طلبہ کے سیکھنے کا اندازہ لگانا اور مطلوبہ نتائج حاصل کرنے میں نصاب کے مؤثر ہونے کا جائزہ لینا شامل ہے۔اساتذہ، طلبہ کی پیشرفت کی پیمائش کرنے اور سیکھنے کے مقاصد کو پورا کرنے کی حد کا تعین کرنے کے لیے جانچ کے مختلف طریقے استعمال کرتے ہیں جیسا کہ ٹیسٹ، کوئز، پروجیکٹ، پورٹ فولیوز اور کارکردگی کا جائزہ وغیرہ۔ جانچ کے طریقوں کا استعمال نصاب پر نظرثانی اور بہتری کی جاری کوششوں کو جاننے کے لیے کیا جاتا ہے۔ نیز اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ تعلیمی پروگرام طلبہ کی بدلتی ہوئی ضروریات اور سماجی تقاضوں کے لیے جواب دہ رہیں۔ نصاب کے ڈیزائن، تیاری اور ترتیب کے بارے میں ٹابا کا کہنا ہے:

> "A conceptual system for the curriculum or a theory of curriculum is a way of organizing thinking about all matters that are important to curriculum development: what the curriculum

consists of, what its important elements are, how these are chosen and organized, what the sources of curriculum decisions are, and how the information and criteria from these sources are translated into curriculum decisions."(۳۵)

(نصاب کے لیے ایک تصوراتی نظام یا نصاب کا نظریہ ان تمام امور کے بارے میں سوچ کو منظم کرنے کا ایک طریقہ ہے جو نصاب کی ترقی کے لیے اہم ہیں: (مثلاً) نصاب کن چیزوں پر مشتمل ہے، اس کے اہم عناصر کیا ہیں، ان کا انتخاب کیسے کیا جاتا ہے یا انھیں منظم کیسے کیا جاتا ہے، نصاب کے تعین کے کیا ذرائع ہیں، اور ان ذرائع سے حاصل کردہ معلومات اور معیار کو نصاب کے تعین میں کیسے بیان کیا جاتا ہے۔)

ٹابا ماڈل نصاب کی تیاری کے لیے ایک فریم ورک فراہم کرتا ہے۔ یہ مخصوص سیاق و سباق اور سیکھنے والوں کی ضروریات کی بنیاد پر لچک اور موافقت کی اجازت دیتا ہے۔ ماہرین/اساتذہ اپنی مخصوص تعلیمی ترتیبات اور اہداف کے مطابق ماڈل میں ترمیم و توسیع کر سکتے ہیں۔

نصاب کے ڈیزائن کے ماڈل جن پر بحث کی گئی ہے وہ اپنے بنیادی اصولوں اور اطلاق میں مختلف ہیں۔ ٹائلر ماڈل نصاب کے ڈیزائن کی بنیاد کے طور پر واضح طور پر متعین مقاصد اور قابلِ پیائش نتائج کی اہمیت پر زور دیتا ہے جب کہ ٹابا ماڈل نصاب کے ڈیزائن کے لیے شراکتی اور باہمی تعاون پر مبنی نقطہ نظر کی ضرورت پر زور دیتا ہے۔ ان اختلافات کے باوجود، یہ ماڈلز کچھ مشترکہ خصوصیات کے حامل بھی ہیں۔ مثلاً، یہ ماڈل متعلمین کی ضروریات اور دلچسپیوں کی نشان دہی کرنے اور نصاب کی تیاری کی رہنمائی کے لیے معلومات کو استعمال کرنے کی اہمیت پر زور دیتے ہیں۔ ان میں نصاب کی تیاری کا ایک باقاعدہ عمل بھی شامل ہے جس میں تجزیے/جائزے کے مراحل، مقاصد کی تشکیل، مواد کا انتخاب اور سیکھنے کے تجربات، سیکھنے کی سرگرمیوں کی تنظیم اور جائزہ شامل ہیں۔ نصاب کے ڈیزائن کے یہ ماڈل نصاب کی تیاری اور مؤثر اور پرکشش تعلیمی پروگراموں کو ڈیزائن کرنے میں اساتذہ کی رہنمائی کر سکتے ہیں۔ ہر ماڈل کی خوبیوں کو یکجا اور خامیوں کو دور کر کے، ماہرینِ تعلیم نصاب کے ڈیزائن کے لیے ایک ایسا جامع اور موزوں طریقہ تیار کر سکتے ہیں جو متعلمین کی ضروریات کو پورا کرے۔

ج۔ پاکستان میں نصاب سازی: اجمالی جائزہ

پاکستان میں نصاب سازی کے اجمالی جائزے میں قومی تعلیمی پالیسیوں اور اکیسویں صدی میں اردو کے

نصاب کا جائزہ لیا گیا ہے۔

i۔ قومی تعلیمی پالیسیاں اور نصاب سازی

قوم کی ترقی اور فرد کی خوش حالی میں تعلیم بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ ہر قوم اپنے نظریات، عقائد اور رجحانات کے مطابق اپنا تعلیمی نظام تشکیل دیتی ہے، جسے سامنے رکھتے ہوئے قومی تعلیمی پالیسیاں ترتیب دی جاتی ہیں۔ پاکستان میں تعلیم سے متعلق پالیسیاں ہمارے قومی نظریے کی عکاسی کرتی ہیں۔ یہ مذہب، سیاسی اختیار، روایت، اقدار، ثقافت، سماجی و اقتصادی ضروریات، ابھرتے ہوئے رجحانات اور تصورات پر مشتمل ہوتی ہیں۔

قیامِ پاکستان (۱۹۴۷ء) کے بعد ایک نوخیز اور نئی ریاست کے پاس تعلیمی نظام کا مناسب اور متنوع ڈھانچہ موجود نہیں تھا، اس لیے ملک کی سماجی، ثقافتی اور اقتصادی ضروریات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ایک مضبوط اور توانا تعلیمی نظام کی ضرورت تھی۔ چنانچہ تعلیم کی اہمیت اور وقت کی ضرورت کو سمجھتے ہوئے نومبر ۱۹۴۷ء میں پہلی قومی تعلیمی کانفرنس کا انعقاد عمل میں لایا گیا۔ جس میں اس وقت کی تعلیمی صورتِ حال کا جائزہ لیتے ہوئے کئی تعلیمی منصوبے، کچھ رپورٹس، تعلیمی اصلاحات کے لیے پالیسیوں اور پروگراموں پر عمل درآمد اور نصاب کو مؤثر اور ملکی ضروریات کے مطابق بنانے کے لیے تعلیم کے تمام عمل کو از سرِ نو تشکیل دینے کے لیے سفارشات کی منظوری دی گئی۔ لیکن اس تعلیمی کانفرنس کے کوئی خاطر خواہ نتائج حاصل نہیں ہو سکے۔ لہٰذا، ۱۹۵۹ء میں ملک کے پورے تعلیمی نظام کا جائزہ لینے کے لیے ایجوکیشن کمیشن کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس کمیشن نے تعلیم کے فروغ اور تعلیمی نظام کی تنظیمِ نو کے لیے ایک واضح فریم ورک تیار کیا۔ تعلیم کے مقاصد کو تفصیل سے بیان کیا گیا اور تعلیم کے عمل کی بنیاد فرد کی مجموعی ترقی پر رکھی گئی تاکہ وہ معاشرے کا مؤثر رکن بن سکے۔ لیکن کئی وجوہات کی بنا پر ہمارا تعلیمی نظام مطلوبہ مقاصد مکمل طور پر حاصل نہیں کر سکا۔

۱۹۶۰ء کی دہائی کے آخر میں مجموعی طور پر تعلیم میں تبدیلی لانے کے لیے نئی تعلیمی پالیسی بنانے کی ضرورت کو محسوس کیا گیا۔ چنانچہ ۱۹۷۲ء میں ۸ سال کی مدت کے لیے ایک اور تعلیمی پالیسی (۱۹۸۰-۱۹۷۲) کا اعلان کیا گیا۔ اس تعلیمی پالیسی میں نصاب سازی کے عمل کو بہتر بناتے ہوئے اسے ملک کی بدلتی ہوئی سماجی اور اقتصادی ضروریات کو سامنے رکھ کر تیار کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ مذکورہ پالیسی کی روشنی میں پرائمری، ثانوی اور کالج کی سطح کے نصاب پر نظرثانی کی گئی اور اسے تعلیمی اداروں میں نافذ کیا گیا لیکن یہ پالیسی اپنے اہداف پوری طرح حاصل نہ کر سکی۔ ۱۹۷۹ء میں ایک اور تعلیمی پالیسی متعارف کرائی گئی۔ یہ پالیسی کم و بیش، ماضی کی پالیسیوں میں پیش کردہ تعلیمی مقاصد پر ہی مشتمل تھی۔ تاہم اس قومی تعلیمی پالیسی میں نصاب پر نظرثانی کرنے

اور اسے اسلامی نظریات کے مطابق تیار کرنے کی سفارش کی گئی۔ چنانچہ ہر سطح کی نصابی کتب پر نظر ثانی کی گئی۔ مربوط نصاب اور نصابی کتابوں کے تصور کو بھی دوبارہ لاگو کیا گیا۔ پرائمری سطح پر عملی کام اور تخلیقی سرگرمیوں پر زیادہ زور دیا گیا تاکہ بچے مطلوبہ رویوں اور مہارتوں کو حاصل کر سکیں۔ ۱۹۷۹ء میں پیش کردہ تعلیمی پالیسی کے تقریباً ۱۳ سال کے عرصے کے بعد نئی قومی تعلیمی پالیسی "۲۰۰۲ء-۱۹۹۲ء" منظرِ عام پر آئی۔ اس پالیسی میں اسلامی تعلیمات کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے تعلیمی نظام کو اسلام کے اصولوں کے مطابق جدید خطوط پر استوار کرنے، روشن خیال مسلم معاشرے کی تشکیل اور نصاب پر نظر ثانی کر کے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ اس قومی تعلیمی پالیسی میں تعلیمی نظام کو متنوع بنانے، نصاب کی ترقی کو ایک مسلسل عمل بنانے، انفارمیشن ٹیکنالوجی کو مقبول بنانے، تعلیمِ نسواں اور قرآن کی تعلیم اور اسلامی اصولوں کو نصاب کا لازمی حصہ بنانے پر بھی زور دیا۔ قومی تعلیمی پالیسی ۱۹۹۲ء-۲۰۰۲ء کے بعد، حکومتِ پاکستان نے ۱۹۹۸ء میں نئی قومی تعلیمی پالیسی (۱۹۹۸-۲۰۱۰ء) کا اعلان کیا۔ اس پالیسی میں بھی قرآنی تعلیمات اور اسلامی طریقوں کو تعلیمی نصاب کا لازمی حصہ قرار دیا گیا۔ اس کے علاوہ تعلیم اور نصاب کی اہمیت اور نصابی اصلاحات کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ ۱۹۹۸(۲۰۱۰ء-۱۹۹۸ء) تک کی قومی پالیسیوں کے بارے میں ۲۰۰۷ء میں وائٹ پیپر جاری کیا گیا۔ جس میں ان پالیسیوں کے بارے درج ہے:

> "Periodically, the State of Pakistan addressed the educational needs of the people and the aspirations of the state in this regards, in 1947, 1951, 1959, 1966, 1969, 1970, 1972, 1979, 1992 and lastly in 1998. Apart from the common denominators of Islam and national cohesion, the statements of vision and purpose for the national education system in Pakistan has tended to reflect the dominant political paradigm and compulsions of the day. Impliedly, most of these

noble assertions remained rhetoric, now confined to the dustbin of history." (۳۶)

(وقتاً فوقتاً، ریاست پاکستان نے ۱۹۴۷ء، ۱۹۵۱ء، ۱۹۵۹ء، ۱۹۶۶ء، ۱۹۶۹ء، ۱۹۷۰ء، ۱۹۷۲ء، ۱۹۷۹ء، ۱۹۹۲ء اور آخر میں ۱۹۹۸ء میں لوگوں کی تعلیمی ضروریات اور ریاست کی امنگوں کو پورا کیا۔ اسلام اور قومی ہم آہنگی کے اشتراک کے علاوہ، پاکستان میں قومی تعلیمی نظام کے لیے وژن اور مقاصد کے بیانات اس وقت کے غالب سیاسی نمونے اور مجبوریوں کی عکاسی کرتے ہیں۔ واضح طور پر، ان میں سے زیادہ تر اعلیٰ دعوے بیان بازی ہی رہے، جو اب تاریخ کے کوڑے دان تک محدود ہیں۔)

اگلی قومی تعلیمی پالیسی ۲۰۱۵ء-۲۰۰۹ء قومی مقاصد اور مفادات کے حصول کے لیے بنائی گئی۔ یہ پالیسی اس لحاظ سے اہمیت کی حامل ہے کہ اس میں 'ابتدائی بچپن کی تعلیم-ای سی ای' لازمی قرار دینے کی سفارش کی گئی۔ اس سے پہلے کی پالیسیوں میں ابتدائی بچپن کی تعلیم کو نظر انداز کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ اس قومی پالیسی میں اسلامی تعلیمات اور نظریہ پاکستان، ملک میں ثقافتی اور مذہبی حساسیت نیز جدید ابھرتے ہوئے رجحانات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ابتدائی بچپن کی تعلیم سے لے کر ہائر سیکنڈری اسکول کی سطح تک کے اسکولوں کے نصاب کا جائزہ لینے، اسے جدید بنانے اور اس میں اصلاحات کے عمل کو مؤثر بنانے پر زور دیا گیا تاکہ پوری تعلیم کو بامقصد بنانے کے ساتھ ایک منصفانہ سول سوسائٹی کی تشکیل کی جا سکے جو کہ نظریات، عقائد اور عقیدے کے تنوع کا احترام کرے۔ قومی تعلیمی پالیسی ۲۰۱۵ء-۲۰۰۹ء کے بعد تعلیمی پالیسی ۲۰۲۵ء-۲۰۱۷ء متعارف کروائی گئی۔ اس پالیسی کا بنیادی مقصد ملک میں سرکاری کالجوں اور یونیورسٹیوں کی تعداد میں اضافہ کرنا تھا۔ اس پالیسی کی نمایاں خصوصیات میں نظریہ اسلام کی ترویج و اشاعت، ترجمے کے ساتھ قرآن پاک کی تعلیم، احادیث اور سیرتِ طیبہ کی تعلیم؛ کردار کی تعمیر (تربیہ) اور تزکیہ نفس (تزکیہ النفس) کو نصاب کا حصہ بنانا شامل ہے۔ علاوہ ازیں اس پالیسی میں نصاب میں اقدار اور کردار سازی کے حوالے پر مناسب مواد کی شمولیت پر زور دیا گیا۔

قیامِ پاکستان سے لے کر موجودہ دور تک جیسے جیسے حکومتیں بدلیں ویسے ویسے نئی قومی تعلیمی پالیسیاں منظرِ عام پر آئیں۔ جن کا بنیادی مقصد تعلیمی نظام کا جائزہ لے کر اسے عہد کے تقاضوں اور رجحانات کے مطابق ڈھال کر مزید بہتر بنانا تھا۔ ان پالیسیوں کی اہم بات یہ ہے کہ ان میں نصاب کی اہمیت کا ادراک کرتے ہوئے اور اس حقیقت کو سمجھتے ہوئے کہ تعلیمی مقاصد کے حصول کی پہلی سیڑھی نصاب ہے، نصاب سازی کے عمل کو مؤثر بنانے، نصاب پر نظرِ ثانی کرنے اور نصاب میں تبدیلیوں کی بارہا سفارش کی گئی ہے۔

ii۔اُردو نصاب سازی (اکیسویں صدی میں)

اکیسویں صدی سائنس، ٹیکنالوجی اور مہارتوں کی صدی ہے۔ دنیا بہت تیزی سے ترقی کی راہ پر گامزن ہے اور سمٹ کر ایک عالمی گاؤں کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ ہر لمحے نیا علم دریافت ہو رہا ہے اور بہت تیز رفتاری سے دنیا میں تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ اس سلسلے میں حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ جو علم ابھی حاصل کیا جا رہا ہے آنے والے دس سے پندرہ سال میں فرد کے لیے کارآمد بھی ہو گا یا نہیں۔ چنانچہ ضرورت اس امر کی ہے کہ فرد کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ وقت کے ساتھ چل سکے اور اور نت نئے علم سے بہرہ ور ہو کر بدلتی ہوئی دنیا کے حوالے سے درپیش چیلنجوں کا مقابلہ احسن طریقے سے کر سکے۔ ایسے فرد کی تشکیل میں نظامِ تعلیم اور نصاب اہم کردار ادا کر سکتا ہے، چنانچہ عہد کے تقاضوں اور بین الاقوامی رجحانات کے مطابق فرد کو ڈھالنے کے لیے ہر تھوڑے عرصے بعد نصاب کا جائزہ لے کر اس میں عہد کے تقاضوں اور رجحانات کے مطابق تبدیلیاں کرنا بہت ضروری ہے۔

قیامِ پاکستان سے لے کر اب تک ہر تعلیمی پالیسی میں نصاب کا جائزہ لینے اور اسے عہد کے تقاضوں اور رجحانات سے ہم آہنگ کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں نصاب سازی کے لیے مختلف کمیٹیاں بنائی گئیں اور پیش کی گئی تجاویز اور سفارشات کی روشنی میں نصاب میں تبدیلیوں کی حتی المقدور کوشش بھی کی گئی مگر ان تبدیلیوں کے کوئی خاطر خواہ نتائج حاصل نہیں ہو سکے۔ اکیسویں صدی میں نصاب کے حوالے سے دیکھا جائے تو پاکستان میں نصابی اصلاحات ۲۰۰۵ء میں شروع ہو گئی تھیں۔ ان اصلاحات کے نتیجے میں ۲۰۰۶ء میں ابتدائی بچپن کی تعلیم سے بارھویں جماعت تک کے نصاب میں ضروری تبدیلیاں کر کے اسے نافذ کرنے کا کہا گیا۔ اس سلسلے میں اردو کے نصاب کا بھی از سرِ نو جائزہ لے کر اسے طلبہ کے ذہنی رجحانات اور اکیسویں صدی کی ضروریات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی گئی اور تعلیمی اداروں میں قومی نصاب برائے اردو ۲۰۰۶ء کا نفاذ عمل میں لایا گیا۔ زبان کے نصاب کی تدوین ایک مسلسل عمل ہے اس لیے دس سال بعد ۲۰۱۷ء میں قومی نصاب برائے اردو ۲۰۰۶ء کا از سرِ نو جائزہ لیا گیا اور زمانے کے بدلتے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے اس میں کی جانے والی ترامیم و اضافے کے نتیجے میں نیا مسودہ، قومی نصاب ۲۰۱۷ء سامنے آیا۔ قومی نصاب ۲۰۰۶ء کے جائزے اور اس میں کی جانے والی تبدیلیوں کے حوالے سے یکساں قومی نصاب ۲۰۱۷ء میں درج ہے:

"اردو کا قومی نصاب 2006 معیارات (STRANDARDS) کی بنیاد پر تشکیل دیا

گیا تھا اور اس میں بنیادی لسانی مہارتوں جیسے سننا، بولنا، پڑھنا اور لکھنا کے علاوہ تقریر، تخلیقی لکھائی، زبان شناسی اور روزمرہ زندگی کی مہارتوں سے متعلق معیارات بھی الگ سے شامل کیے گئے تھے۔ گذشتہ دس سالوں میں اس نصاب کو نافذ کرنے کے بعد محسوس کیا گیا کہ اسے اساتذہ، طلبہ اور درسی کتاب لکھنے والوں کو مزید آسان بنانے کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نصاب کو 2015 میں بنائے گئے پڑھائی کے معیارات (READING STRANDARDS) سے ہم آہنگ کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ بات بھی محسوس کی گئی ہے کہ اس نصاب میں قومی شاعر علامہ اقبالؒ کے خیالات کو قوم کے نونہالوں تک پہنچانے کا ذریعہ بھی بنایا جانا چاہیے۔ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ اس نصاب میں ایسے موضوعات شامل کرنے کی ضرورت ہے جس سے بچوں میں رواداری، انسانی حقوق کی پاسداری، ٹیکنالوجی کے استعمال، کرپشن سے نفرت اور جمہوری روّیوں کی پرداخت ہو سکے تاکہ وہ معاشرے میں ایک بہتر پاکستانی کی حیثیت سے زیادہ فعال کردار ادا کر سکیں۔"(۳۷)

۲۰۱۷ء میں پیش کیے گئے نصاب کی روشنی میں اُردو کی پرائمری سطح کی جماعت اوّل سے جماعت سوم کتب کو نئے سرے سے مرتب کیا گیا۔ ۲۰۱۹ء میں وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی مشاورت سے یہ طے کیا گیا کہ ملک بھر میں یکساں نصاب کا اُصول اپنایا جائے چنانچہ اس سلسلے میں قومی نصاب برائے اُردو ۲۰۰۶ء کو ضروری تبدیلیوں اور ترامیم کے بعد ماہرینِ تعلیم کی نگرانی میں جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کر کے یکساں قومی نصاب برائے اردو ۲۰۲۰ء کا پہلا مسودہ تیار کیا گیا۔ ۲۰۲۰ء کے نصاب کے حوالے سے یکساں قومی نصاب برائے اردو ۲۰۲۰ء میں درج ہے:

"یہ نصاب جہاں جدید تقاضوں سے ہم آہنگ ہے، وہیں ہماری قومی اور ثقافتی اقدار کا حامل بھی ہے۔ یہ نصاب ایک ایسی قوم کی تشکیل کی جانب ایک اہم قدم ہے جو نہ صرف اپنی دینی اور قومی بنیادوں پر فخر کرے بلکہ مختلف ثقافتوں اور مذاہب کی جانب احترام کا رویہ بھی رکھے اور اچھا مثالی کردار ثابت کرنے کے ساتھ ساتھ ۲۱ویں صدی کے چیلنجز سے نمٹنے کے قابل بھی ہو۔"(۳۸)

۲۰۲۰ء میں پیش کیے گئے یکساں قومی نصاب برائے اُردو پر نظر ثانی کے لیے ماہرینِ تعلیم پر مشتمل کمیٹیاں بنائی گئیں اور ان کی پیش کردہ سفارشات کی روشنی میں نصاب میں کچھ تبدیلیاں کر کے اسے مزید بہتر بنانے کے لیے

سفارشات پیش کیں جن کی روشنی میں ۲۰۲۲ء میں ترمیم واضافہ شدہ نصاب کا نیا مسودہ سامنے آیا ہے۔

زیرِ تحقیق موضوع چونکہ پرائمری سطح (اوّل تا پنجم) کے اردو سے نصاب سے متعلق ہے اس لیے ۲۰۰۶ء، ۲۰۱۷ء اور ۲۰۲۰ء اور ۲۰۲۲ء کے اردو کے پرائمری نصاب کا جائزہ لیا گیا ہے۔ نصاب کے جائزے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ۲۰۰۲ء میں پیش کردہ تدریسِ اردو کے اہداف کی ذیل میں عمومی اہداف کی تعداد چھے تھی۔ جب کہ ۲۰۱۷ء کے اردو کے نصاب میں چار اور ۲۰۲۰ء میں پانچ اہداف شامل تھے۔ ۲۰۰۶ء اور ۲۰۱۷ء کے تدریسِ اردو کے عمومی ہدف نمبر ۲ میں اردو کی بیرونی حیثیت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے طلبہ کی اس کے پہلوؤں سے آگاہی پر زور دیا گیا جب کہ ۲۰۲۰ء کے نصاب میں اس ہدف میں ترمیم کرتے ہوئے بطور قومی زبان اس کے مختلف پہلوؤں سے آگاہی کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔ ۲۰۱۷ء اور ۲۰۲۰ء کے اردو کے قومی نصاب میں بیان کردہ تدریسِ اردو کے باقی عمومی اور خصوصی اہداف اور تدریسی مقاصد الفاظ کے معمولی ادل بدل کے ساتھ تقریباً وہی ہیں جو ۲۰۰۶ء کے نصاب میں بیان کیے گئے ہیں۔ ۲۰۲۲ء کا اردو کا نصاب ۲۰۲۰ء کے نصاب میں ہی ترمیم اور اضافہ ہے اور ۲۰۲۲ء میں تدریس اردو کے عمومی اور خصوصی اہداف میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔

۲۰۰۶ء کے پرائمری کی سطح کے اردو کے نصاب میں جماعت اوّل تا سوم چھے مہارتیں سننا، بولنا، لکھنا، پڑھنا، زبان شناسی اور مہارتِ حیات شامل تھیں۔ جماعت چہارم اور جماعت پنجم میں تقریر کی اضافی مہارت شامل تھی جب کہ انشاپردازی کی مہارت کا آغاز جماعت پنجم سے ہو رہا تھا اور جماعت چہارم تک یہ اہم مہارت اپنا کوئی وجود نہیں رکھتی تھی۔ ۲۰۰۶ء کے نصاب میں موجود مہارتوں کی ذیل میں دیئے گئے حاصلاتِ تعلیم میں ۲۰۱۷ء اور ۲۰۲۰ء کے نصاب میں اضافے اور توضیح و تشریح کے علاوہ انھیں آسان، سادہ اور طلبہ کی ذہنی استعداد اور عمر کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مثلاً مہارت سننا کی ذیل میں دیا گیا جماعت اوّل کا یہ حاصلِ تعلم طلبہ کی ذہنی استعداد اور عمر سے بڑھ کر تھا۔ "سن کر استدلال، علت و معلول اور دیگر منطقی ترتیبوں کا ادراک کرنا۔"[۳۹] ۲۰۱۷ء کے قومی نصاب میں جماعت اوّل تا سوم، مہارت تقریر نصاب کا حصہ بنائی گئی ہے جو کہ ۲۰۰۶ کے اس سطح کے نصاب میں شامل نہیں تھی۔ یہ مہارت ۲۰۲۰ء کے اردو کے پرائمری نصاب کا حصہ بھی ہے۔ ۲۰۲۰ء کے یکساں قومی نصاب برائے اردو کا جائزہ لیا جائے تو اس میں نو دائرہ کار کی ذیل میں سننے، بولنے، پڑھنے، لکھنے، پڑھنے، زبان شناسی، تقریر، استحسان و تنقید اور روز مرہ زندگی کی مہارتیں شامل تھیں۔ ۲۰۲۲ء کے نصاب میں لسانی مہارتوں کی مؤثر تدریس کے مقصد کے پیشِ نظر ان کی تعداد نو سے کم کر کے پانچ

کر دی گئی ہے۔کچھ لسانی مہارتیں جیسا کہ روزمرہ زندگی کی مہارتیں اور استحسان و تنقید کو تعلمی سرگرمیوں اور لازمی موضوعات کا حصہ بنا دیا گیا ہے۔ تخلیقی لکھائی کو لکھنا اور تقریر کی مہارت کو بولنا مہارت میں ضم کر دیا گیا ہے کیوں کہ ان دونوں مہارتوں کا آپس میں گہرا تعلق حاصلاتِ تعلم میں تکرار کا باعث بنا رہا تھا۔

موضوعات کے حوالے سے دیکھا جائے تو ۲۰۱۷ء اور ۲۰۲۰ء کے نصاب میں مصنفین، اساتذہ اور طلبہ کی آسانی کے لیے موضوعات اور عنوانات کی سہ ماہی تقسیم کی گئی ہے، جب کہ ۲۰۰۶ء کے نصاب میں ایسا نہیں تھا۔ ۲۰۱۷ء کے نصاب میں طلبہ کی فکری اور ذہنی نشوونما کے لیے علامہ اقبال کی منظومات کو نصاب کا حصہ بنانے کی سفارش کی گئی اور ۲۰۲۰ء اور ۲۰۲۲ء کے نصاب میں اس کا تسلسل قائم رکھا گیا جب کہ ۲۰۰۶ء کے نصاب میں اس حوالے سے کسی بھی قسم کی کوئی سفارش موجود نہیں تھی۔ ۲۰۰۶ء کے نصاب میں درسی /نصابی کتب کی تیاری، تعلیمی سرگرمیوں، سمعی و بصری معاونات، اساتذہ کی تربیت، رہنمائے اساتذہ، جائزے اور امتحانات کے حوالے سے اختصار سے ہدایات موجود ہیں۔ ۲۰۱۷ء کے نصاب میں انشاپردازی کے حوالے سے مجوزہ ضابطہ معیار بھی دیا گیا ہے۔ نیز جماعت وار ذیلی مہارتوں، مجوزہ طریقہ ہائے تدریس، آزمائشی/امتحانی حکمتِ عملی کے بارے میں تفصیل سے درج ہے۔ ۲۰۲۰ء اور ۲۰۲۲ء کے نصاب میں درسی/نصابی کتب کی تیاری، تعلیمی سرگرمیوں، سمعی و بصری معاونات، اساتذہ کی تربیت، رہنمائے اساتذہ، مجوزہ طریقہ ہائے تدریس، آزمائشی/امتحانی حکمتِ عملی اور انشاپردازی کے حوالے سے مجوزہ ضابطہ معیار کے حوالے سے تفصیلی ہدایات دی گئی ہیں۔

د۔ نیشنل کریکولم فریم ورک(NFC)

پاکستان میں معیاری تعلیم کے حصول کے حوالے سے کی جانے والی کوششیں آزادی کے بعد کے ابتدائی سالوں سے شروع ہوتی ہیں، جب ملک نے اپنی متنوع آبادی کو متحد کرنے کے لیے ایک معیاری تعلیمی نظام کی ضرورت کو تسلیم کیا۔ ابتدائی طور پر، نصاب کی ترقی منقسم تھی، جس میں مختلف صوبے اور خطے اپنی اپنی تعلیمی پالیسیوں پر عمل کرتے تھے۔ پچھلی کئی دہائیوں کے دوران نصاب کو معیاری بنانے کی متعدد کوششیں کی گئیں۔ اس سلسلے میں بیسویں صدی کے آخر اور اکیسویں صدی کے اوائل میں نظامِ تعلیم کو بہتر بنانے کے لیے اہم اصلاحات کا آغاز کیا گیا اور محسوس کیا گیا کہ پاکستان بھر میں تعلیم کے معیار اور اس تک رسائی کو بہتر بنانے کے مقصد کے حصول کے لیے وسیع تر تعلیمی اصلاحات کے حصے کے طور پر ایک مربوط

نیشنل کریکولم فریم ورک(NCF)کی تیاری وقت کی ضرورت ہے۔

اٹھارویں آئینی ترمیم(۲۰۱۰ء)کے بعد نصاب اور معیارات کی منتقلی جیسے بہت سے مسائل اور چیلنجز پیدا ہوئے جنھیں فوری طور پر حل کرنے کی ضرورت تھی۔ چنانچہ ان مسائل اور چیلنجز سے نبرد آزما ہونے کے لیے ایک ایسا ادارہ قائم کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی جو صوبوں اور وفاق کے درمیان رابطے کا کام انجام دے۔اس سلسلے میں نیشنل نصاب کونسل (NCC) کے نام سے ایک ادارہ تشکیل دیا گیا جس کا بنیادی کام قومی نصاب کا فریم ورک تیار کرنا تھا۔ قومی نصاب کونسل کو تفویض کردہ افعال کی پیروی کرتے ہوئے، این سی سی کی ایک ذیلی کمیٹی نے نیشنل کریکولم فریم ورک کا خاکہ تیار کیا تھا۔اس ذیلی کمیٹی میں صوبوں/علاقوں کے نمائندے شامل تھے۔ یہ خاکہ نیشنل کریکولم کونسل نے ۲۵/جولائی ۲۰۱۷ء کو اپنے آٹھویں اجلاس میں منظور کیا۔ این سی سی کے ذریعے منظور کردہ خاکے کے مطابق،این سی ایف کا کام نظریاتی، تعلیمی اور سماجی و ثقافتی خدشات دور کرنے کے ساتھ نصاب پر اسکول،اساتذہ اور امتحان کے حوالے سے عمل درآمد،اُبھرتے ہوئے رجحانات اور جدید ٹیکنالوجی اور تدریس کے انضمام کو یقینی بنانا ہے۔

> "The NCF provides guidelines for achieving national vision, mission, goals and objectives of education. NCF aims to evolve effective and productive principles, processes, policies and strategies for curriculum development, implementation and evaluation."(۴۰)

(این سی ایف تعلیم کے قومی وژن، مشن،اہداف اور مقاصد کے حصول کے لیے رہنما خطوط فراہم کرتا ہے۔این سی ایف کا مقصد نصاب کی ترقی، نفاذ اور جائزے کے لیے مؤثر اور پیداواری اصولوں، طریقہ کار، پالیسیوں اور حکمتِ عملی کو تیار کرنا ہے۔)

این سی ایف کی اہمیت،ایک بنیادی دستاویز کے طور پر اس کے کردار میں مضمر ہے جو پورے تعلیمی نظام کی رہنمائی کرتی ہے۔این سی ایف نصاب کی ترقی کے لیے بنیادی ڈھانچے کے طور پر کام کرتا ہے۔ نیز اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ملک کے ہر حصے میں رہنے والے طلبہ کو یکساں اور اعلیٰ معیار کی تعلیم تک رسائی حاصل ہو۔این سی ایف کو تیزی سے بدلتی ہوئی دنیا کے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے، جس میں تنقیدی سوچ،

مسائل کو حل کرنے اور ٹیکنالوجی کے انضمام پر زور دیا گیا ہے۔ان مہارتوں کو فروغ دے کر، این سی ایف کا مقصد طلبہ کو نہ صرف تعلیمی کامیابی کے لیے بلکہ عالمی معیشت میں فعال شرکت کے لیے بھی تیار کرنا ہے۔

مزید برآں، این سی ایف قومی اتحاد اور ثقافتی شناخت کو فروغ دینے کے لیے انتہائی اہم ہے۔اس میں وہ عناصر شامل ہیں جو پاکستان کے متنوع ثقافتی ورثے، اخلاقی اقدار اور قومی شناخت کی تفہیم کو فروغ دیتے ہیں۔ صوبوں بھر میں نصاب کو معیاری بنا کر این سی ایف علاقائی عدم مساوات ختم کرنے میں مدد کرتا ہے اور اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ تمام طلبہ میں اپنائیت اور شہری ذمے داری کا مشترکہ احساس پیدا ہو۔ یہ اتحاد پاکستان جیسے متنوع ملک میں خاص طور پر اہم ہے، جہاں تعلیم ایک ہم آہنگ اور باخبر معاشرے کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

این سی ایف طلبہ کی مجموعی ترقی بشمول علمی، جذباتی، معاشرتی اور جسمانی پہلو پر زور دیتا ہے۔اس کا مقصد طلبہ میں تنقیدی سوچ، تخلیقی صلاحیتوں اور مسائل کو حل کرنے کی صلاحیتوں کو فروغ دینا ہے۔ یہ صوبوں میں نصاب کی ترقی کے لیے ایک معیاری نقطۂ نظر فراہم کرتا ہے نیز اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ملک بھر میں طلبہ کے لیے ایک مربوط اور مستقل تعلیمی تجربہ موجود ہے۔اس فریم ورک میں جدید تدریسی طریقوں کو شامل کیا گیا ہے، جس میں سرگرمی اور تحقیق پر مبنی تعلم نیز تعلیم میں ٹیکنالوجی کا انضمام شامل ہے۔این سی ایف ان بنیادی صلاحیتوں کا خاکہ پیش کرتا ہے جو تعلیم کے مختلف مراحل میں طلبہ کو تیار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

علاوہ ازیں اس فریم ورک میں ایسے عناصر شامل ہیں جو پاکستان کے ثقافتی ورثے، مذہبی اقدار اور اخلاقی طرزِ عمل کی تفہیم کو فروغ دیتے ہیں، جس سے طلبہ کو ذمے دار اور باخبر شہری بننے میں مدد ملتی ہے۔اس کا مقصد پاکستان کے تعلیمی نظام کو بین الاقوامی معیار کے ساتھ ہم آہنگ کرنا ہے، تاکہ طلبہ عالمی سطح پر مقابلہ کرسکیں اور دنیا میں کہیں بھی اعلیٰ تعلیم یا ملازمت حاصل کرسکیں۔ یہ رٹے سے زیادہ جامع تشخیصی نظامِ تعلیم کی طرف منتقلی کو فروغ دیتا ہے تاکہ طالب علموں کی تفہیم، مہارت اور علم کے اطلاق کا جائزہ لیا جاسکے۔ یہ فریم ورک اساتذہ کی مسلسل پیشہ ورانہ ترقی کی ضرورت پر روشنی ڈالتا ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ وہ نصاب کو مؤثر طریقے سے منتقل کرنے کے لیے اچھی طرح سے لیس ہیں۔این سی ایف وفاقی اور صوبائی محکمہ تعلیم کے تعاون سے نافذ کیا جاتا ہے، ہر صوبہ قومی معیار کی پاسداری کرتے ہوئے مقامی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے فریم ورک کو اپناتا ہے۔این سی ایف کی ترقی اور نظر ثانی ایک جاری عمل ہے، جو معاشرتی ضروریات، تعلیمی تحقیق میں پیشرفت، اور عالمی ملازمت کی مارکیٹ کے ابھرتے ہوئے مطالبات میں

تبدیلیوں کی عکاسی کرتا ہے۔

ہ۔درسی کتب: تعارف اور بنیادی مباحث

درسی کتب نصاب اور خاص طور پر سیکھنے کے مواد کا اہم حصہ سمجھی جاتی ہیں۔یہ ایک معاون مواد اور رہنما کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں تاکہ طلبہ متن، نظریات، اشیا اور ماحول کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں اور لوگوں کے ساتھ فعال طور پر بات چیت کرنے کے قابل بن سکیں۔یہ معاون مواد طلبہ میں سمجھ بوجھ پیدا کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ایس ایم شاہد نے درسی کتاب کی تعریف ان الفاظ میں بیان کی ہے:

"A book containing a text defined by the curriculum to teach is called a "Textbook". It is used even by the teachers as well as by the students." (۴۱)

(ایسے متن پر مشتمل کتاب، جس کی نصاب کے ذریعے وضاحت کی گئی ہو 'نصابی کتاب' کہلاتی ہے۔یہ اساتذہ کے ساتھ ساتھ طلبہ بھی استعمال کرتے ہیں۔)

اس کے علاوہ درسی کتاب کی تعریف سی ای پی ایس جرنل میں کچھ یوں بیان کی گئی ہے:

"Basic teaching material to achieve the educational objectives and standards of knowledge defined in the curriculum."(۴۲)

(نصاب میں بیان کیے گئے تعلیمی مقاصد اور علم کے معیارات حاصل کرنے کے لیے بنیادی تدریسی مواد۔)

نصابی کتب تعلیم میں بنیادی وسائل کے طور پر کام کرتی ہیں۔یہ نصاب میں موجود تعلیمی مقاصد کے حصول کے لیے تیار کی جاتی ہیں۔یہ طلبہ کی سیکھنے کے منظم تجربات کے ذریعے رہنمائی کرتی ہیں اور انھیں اس علم اور ہنر سے روشناس کراتی ہیں جو موجودہ تعلیمی عمل میں مددگار اور آنے والی زندگی میں کامیابی کے لیے ضروری ہیں۔نصابی کتابیں تعلیمی نظام کے اندر علم کی ایک مشترکہ بنیاد قائم کرنے میں مدد کرتی ہیں، نصاب کی ترسیل اور سیکھنے کے نتائج میں مستقل مزاجی کو یقینی بناتی ہیں اور تعلیمی سفر کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

i۔ درسی کتب کی اہمیت

نصابی یا درسی کتب علم، عادات، احساسات، اعمال اور رجحانات کا مجموعہ ہوتی ہیں۔ جن میں تجویز کردہ نصاب کے مطابق، مضمون کا منظم علم ایک جگہ پایا جاتا ہے۔ بنیادی طور پر نصابی کتب مضمون سے متعلق مقاصد سامنے رکھ کر ترتیب دی جاتی ہیں تاکہ ان کی مدد سے مجوزہ تعلیمی مقاصد حاصل کیے جاسکیں۔ مثلاً طلبہ میں اظہارِ خیال کرنے کی صلاحیت، روّیوں کی نشوونما اور موضوع سے متعلق مہارتیں جیسے سوچنے کی طاقت، استدلال کی قوت، ٹھوس اور تجریدی سوچ وغیرہ پیدا کرنا جیسے مقاصد حاصل کرنے کے لیے درسی کتب بہترین معاون ثابت ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ نصابی کتب معاشرے اور فرد کی تعمیر اور کردار سازی میں بھی نمایاں کردار ادا کرتی ہیں۔ نصابی کتب خاص طور پر اسکول یا جماعت کے طلبہ اور اساتذہ کے لیے تیار کی جاتی ہیں، اس لیے انھیں عام لوگوں اور اسکولوں میں اہم مقام حاصل ہے۔

تعلیمی اداروں میں نصابی کتب بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ یہ اساتذہ اور طلبہ کے لیے بطور رہنما کام کرتی ہیں۔ ان کے ذریعے اساتذہ اس بات سے آگاہ ہوتے ہیں کہ کس جماعت کی سطح پر مضامین کا کتنا مواد پڑھایا جائے گا۔ بعض اوقات اساتذہ کا علم بھی غیر منظم ہوتا ہے اور نصابی کتب کی صورت میں اساتذہ کو منظم علم ایک جگہ دستیاب ہو جاتا ہے۔ یوں علم کو ترتیب دینے اور طلبہ کے نامکمل علم کو بڑھانے اور مکمل کرنے میں نصابی کتب مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ یہ اساتذہ کو جماعت کی سطح کے مطابق تدریسی کاموں اور سرگرمیوں سے آگاہ کرتی ہیں۔ ان کی مدد سے ہر علاقے اور ہر جماعت میں ایک مخصوص کورس پڑھانا ممکن ہوتا ہے اور طلبہ کی کارکردگی کا اجتماعی جائزہ لیا جاسکتا ہے۔ نصابی کتب کے حوالے سے Hutchinson and Torres کا کہنا ہے:

> "Hutchinson and Torres (1994) refer textbooks as effective agents of change, playing a significant role in innovation. They indicate that textbooks introduce change gradually within a structured framework and create a supportive environment for teachers in potentially disturbing change processes, helping them to

feel more confident to demonstrate new methodologies and relieving them from the burden of responsibility for introducing change." (۴۳)

(ہچنسن اور ٹوریس(1994) نصابی کتابوں کا تبدیلی کے مؤثر کار گزار کے طور پر حوالہ دیتے ہیں، جو جدت طرازی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ وہ اس بات کی نشان دہی کرتے ہیں کہ نصابی کتابیں ایک منظم فریم ورک کے اندر بتدریج تبدیلی متعارف کرواتی ہیں اور ممکنہ طور پر پریشان کن تبدیلی کے عمل میں اساتذہ کے لیے ایک معاون ماحول پیدا کرتی ہیں، جس سے وہ نئے طریقہ کار کا مظاہرہ کرنے میں زیادہ پر اعتماد محسوس کرتے ہیں اور انھیں تبدیلی کو متعارف کرانے کی ذمے داری کے بوجھ سے نجات ملتی ہے۔)

طلبہ کے حوالے سے بھی درسی کتب بہت اہم حیثیت کی حامل ہیں۔ طلبہ کو نصابی کتب کے ذریعے خود مطالعہ کر کے علم حاصل کرنے کی تحریک ملتی ہے۔ بعض طلبہ کی ذہنی سطح اتنی بلند نہیں ہوتی کہ وہ اسکول میں پڑھائے جانے والے مواد کو ایک ہی بار میں ذہن نشین(assimilate) کر سکیں۔ انھیں کئی بار اس مواد کو پڑھنا پڑتا ہے اور اس پر نظر ثانی کرنا پڑتی ہے۔ اس لیے انھیں نصابی کتب کی ضرورت پڑتی ہے۔ نصابی کتب اس حوالے سے بھی اہم ہیں کہ یہ مواد کو مرتب کرنے میں، طلبہ کی مدد کرتی ہیں۔ ان کے ذریعے طلبہ کی یادداشت اور استدلال کی قوت نمو پاتی ہے۔ نصابی کتابیں پسماندہ اور ہونہار دونوں طرح کے طلبہ کے لیے مفید ہیں۔ یہ امتحان کے وقت طلبہ کی مدد کرتی ہیں۔

"for the pupil textbook is the most accessible guide, a dependilbe reference book and an all-time companion.The pupil makes use of the textbook to prepare himself in advance for learning in the classroom; refers to it during the course of learning in the classroom; revise and reinforces the classroom learnings; does assignment in home; prepares for the

examination; reads for pleasure; and seeks guidance and reference for the further studies."(۴۴)

(طالبِ علم کے لیے نصابی کتاب سب سے زیادہ قابلِ رسائی رہنما ہے، ایک قابل حوالے کی کتاب ہے اور ایک ہمہ وقت ساتھی ہے۔ طالبِ علم جماعت کے کمرے میں سیکھنے کے لیے پہلے سے خود کو تیار کرنے کے لیے نصابی کتاب کا استعمال کرتا ہے۔ جماعت کے کمرے میں سیکھنے کے دوران اس کا حوالہ دیتا ہے۔ جماعت کے کمرے میں تعلیم پر نظر ثانی کرتا اور اسے تقویت پہنچاتا ہے؛ امتحان کی تیاری کرتا ہے؛ خوشی کے لیے پڑھتا ہے؛ اور مزید مطالعات کے لیے رہنمائی اور حوالے طلب کرتا ہے۔)

نصابی کتب میں موضوع کو منطقی انداز پیش کیا جاتا ہے۔ منطقی انداز موضوع کو آسان اور اور طلبہ کے لیے قابل رسائی بناتا ہے۔ نصابی کتب جماعت میں پڑھائی کی بہت سی خامیوں کو بھی دور کرتی ہیں۔ مثلاً جماعت میں پڑھاتے ہوئے استاد تمام طلبہ پر انفرادی توجہ دینے کے قابل نہیں ہوتا ہے۔ لہٰذا نصابی کتب کی مدد سے طلبہ انفرادی دلچسپی اور رفتار کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں۔ درسی کتابیں اساتذہ اور طلبہ کو ماہرین و مصنفین کے قیمتی خیالات اور مفید تجربات فراہم کرتی ہیں تاکہ وہ ان تجربات سے فائدہ اٹھا سکیں۔ ان کے ذریعے مطالعے اور تدریس میں یکسانیت پیدا ہوتی ہے۔ نصابی کتب میں اس درجے کے مضمون کا نصاب مکمل طور پر بیان کیا جاتا ہے جس میں استاد مناسب سیکھنے کا تجربہ فراہم کر سکتا ہے۔

نصابی کتابیں اس لحاظ سے بھی اہمیت کی حامل ہیں کہ یہ معلومات کا ذخیرہ ہوتی ہیں اور اساتذہ ان درسی کتب کے ذریعے طلبہ تک یہ معلومات بہم پہنچاتے ہیں۔ یہ کہنا بجا ہے کہ درس و تدریس کا عمل نصابی کتب سے ہی شروع اور انھی پر ختم ہوتا ہے یہاں تک کہ استاد اور طالبِ علم کے درمیان طرح طرح کی سرگرمیوں کا انعقاد اور امتحان سب نصابی کتابوں پر مرکوز ہیں۔ اس کے علاوہ درسی کتابیں لسانی استعداد، سماجی پختگی، جسمانی استعداد وغیرہ کی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ حد سے زیادہ اہمیت کی وجہ سے نصابی کتب نے تعلیمی اداروں میں ایک شان دار اور معیاری رُخ اختیار کیا ہے، جہاں یہ طاقت اور اختیار کی علامت ہیں۔

ii۔ نصابی کتب کی تیاری

نصابی کتب، نصاب کا آئینہ ہوتی ہیں اور نصاب قومی مقاصد اور قومی پالیسیوں کے مطابق تشکیل دیا جاتا ہے۔ اس لیے نصابی کتب کی تیاری میں بہت سے اُمور اور باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے تاکہ تعلیمی پالیسیوں،

قومی مقاصد اور نصاب کی بھرپور ترجمانی کرتی ہوئے ایک عمدہ، موزوں، جامع اور بہترین کتاب طلبہ کے مطالعے کے لیے پیش کی جاسکے۔ تعلیم کے مقاصد اور اہداف تعلیم کی سطح اور مضمون کے مطابق تیار کیے جاتے ہیں اس لیے ضروری ہے کہ نصابی کتب کی تیاری کے دوران تعلیمی مقاصد کے حصول کا خاص خیال رکھا جائے۔ سب سے پہلے نصابی کتب کی تشکیل اور پیش کش میں موضوع کو دیکھا جاتا ہے۔ زبان سے متعلق نصابی کتاب کی ساخت اور پیش کش کسی دوسرے مضمون کی نصابی کتاب کی ساخت اور پیش کش سے بالکل مختلف ہوتی ہے کیوں کہ دونوں مضامین نوعیت کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ مثلاً زبان کی نصابی کتاب کے ڈیزائن اور پیش کش میں طلبہ میں زبان کی مہارتوں کی نشوونما پر جب کہ سائنس کی نصابی کتاب میں عملی ترقی پر زور دیا جاتا ہے۔ سائنس کے مضمون کی بنیاد حقائق، اصول، قواعد اور تجربات پر ہے، اس لیے سائنس کی نصابی کتب مشاہدات، نظریات، تجربات اور نتائج پر مشتمل ہوتی ہیں۔ جب کہ متن کی کتاب لکھتے ہوئے اس مضمون میں استعمال ہونے والی علامتیں، تعریفیں اور اصطلاحات جنھیں عالمی سطح پر سند حاصل ہے، استعمال کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ نصابی کتب کی تیاری کے دوران اس بات کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ کتاب لکھنے والے کو اپنے مضمون پر مکمل دسترس حاصل ہو۔ اس حوالے سے یکساں قومی نصاب ۲۰۲۰ء میں درج ہے:

> "درسی کتب کی تدوین سے پہلے مصنفین کا اجلاس منعقد کیا جائے جس میں مصنفین کو نصاب کے تقاضوں سے پوری طرح آگاہ کیا جائے۔۔۔ نیز تصنیف کا کام ایسے اساتذہ کے سپرد کیا جائے جو متعلقہ سطح کا تدریسی تجربہ رکھتے ہوں اور درسی اسباق کی تیاری ان ہدایات کے مطابق کر سکیں۔"(۴۵)

درسی کتب کی تیاری ایک حساس اور اہم ذمے داری ہے، جس کے لیے ایسے ماہرین کا انتخاب ضروری ہے جو متعلقہ سطح پر تدریسی تجربہ رکھتے ہوں۔ وہ اساتذہ جو مخصوص تعلیمی مراحل پر تدریس کے تجربے سے وابستہ ہوتے ہیں، بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں کہ متعلم کے لیے کیا سیکھنا زیادہ ضروری ہے، کون سے تدریسی طریقے زیادہ مؤثر ہیں، اور نصاب میں کن موضوعات پر زیادہ زور دینا چاہیے۔ تجربہ کار اساتذہ اپنی عملی تدریسی مہارتوں کو بروئے کار لا کر درسی کتاب کے اسباق کو اس انداز میں تیار کر سکتے ہیں جو نہ صرف تعلیمی مقاصد کے مطابق ہوں بلکہ طلبہ کی تفہیم اور دلچسپی کو بھی بڑھانے میں مددگار ہوں۔

نصابی کتب بچوں کی ذہنی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ چنانچہ ان کی تیاری میں اس بات کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ کتاب کا ڈھانچہ طلبہ کی ذہنی سطح کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تیار کیا جائے۔ طلبہ کی ذہنی سطح

کی بنیاد پر ہی موضوع کا تجزیہ کیا جائے اور ایسے مضامین جو طلبہ کی ذہنی صلاحیت سے مطابقت رکھتے ہوں یا طلبہ کو انھیں سمجھنے میں دشواری نہ ہو انھیں نصابی کتب میں شامل کیا جائے۔ نصابی کتب طلبہ کے سماجی و اقتصادی ماحول کو مدِ نظر رکھ کر تیار کی جائیں تاکہ ان مدد سے طلبہ کی ذہنی سطح کو بڑھایا جاسکے۔ نیز تیز ترین ترقی کے اس دور میں انسانی معاشرے میں روز نت نیا علم سامنے آرہا ہے، اس علم کو بھی نصابی کتب کا حصہ ہونا چاہیے۔

نصابی کتب کی تیاری میں اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ موضوع کا ڈھانچہ آسان سے مشکل کی طرف جائے۔ "کتابوں میں اسباق کا تدریجی ارتقا ہو۔ ایسا نہ ہو کہ پہلا سبق مشکل اور آخری آسان ہو۔" (۴۶) کتاب میں موجود تصورات کو زیادہ سے زیادہ مثالوں کی مدد سے سمجھانا چاہیے۔ مثالیں طلبہ کی زندگی سے متعلق ہوں۔ ایک تصور دوسرے تصور سے باہم متعلق ہو تاکہ طلبہ آسانی سے سمجھ سکیں۔ متن دل چسپ انداز میں پیش کیا جائے۔ ایک اچھی نصابی کتاب ہمیشہ اپنے قارئین تک مناسب زبان اور انداز میں خیالات اور مواد پہنچاتی ہے۔ نصابی کتب میں زبان اور تحریر کا انداز طلبہ کی عمر، ذہنی سطح اور دلچسپی کے مطابق ہونا چاہیے۔ مثلاً اگر نصابی کتاب پرائمری جماعت کے طلبہ کے لیے ہے تو اسے کہانی، مکالماتی گفتگو اور کارٹون وغیرہ کی شکل میں پیش کیا جائے۔ نصابی کتابوں میں عمدہ مثالیں، مضامین، کہانیاں اور سرگرمیاں شامل ہوں اور مناسب حروفِ ربط اور رموزِ او قاف وغیرہ استعمال کیے جائیں تاکہ طلبہ کو عبارت سمجھنے میں آسانی ہو۔ نصابی کتاب لکھتے وقت آسان زبان استعمال کی جائے تاکہ بچے آسانی سے سمجھ سکیں۔ یہ ان کی لسانی صلاحیت کے مطابق ہو۔ نیز الفاظ اور جملوں کا چناؤ بچے کی ذہنی سطح کے مطابق ہونا چاہیے۔

> "درسی متن کی زبان روزمرہ بول چال اور عملی ضروریات کے قریب ہو۔ ان قدیم الفاظ، مشکل تراکیب اور غیر مستعمل محاورات سے اجتناب کیا جائے جن کا نصابی ضروریات سے تعلق نہ ہو۔" (۴۷)

نصابی کتاب کی ترتیب اور ساخت تعینِ قدر/جائزے کا ایک اہم نکتہ ہے۔ نصابی کتاب کی ساخت میں اس کا وزن، طباعت کے حروف، سائز وغیرہ شامل ہیں۔ اس بات پر پوری توجہ دینی چاہیے کہ نصابی کتب بہت زیادہ بھاری نہ ہوں۔ پرنٹنگ خوب صورت اور سائز مناسب ہو تاکہ طلبہ کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ حالیہ دنوں میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ سکولوں میں کتابوں کا بوجھ بڑھتا جارہا ہے جس کی وجہ سے طلبہ میں جسمانی مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ طلبہ پر بڑھتے ذہنی اور جسمانی بوجھ کی وجہ سے طلبہ میں تعلیم سے عدم دلچسپی بڑھ گئی ہے۔ اس لیے جہاں تک ممکن ہو نصابی کتاب کو کم وزن اور زیادہ پُرکشش بنایا جائے۔

نصابی کتاب معلومات کا ایک منظم اور قابل اعتماد ذریعہ ہے۔ یہ اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ طلبہ کو مضامین کی مستقل اور جامع تفہیم حاصل ہو۔ درسی کتاب طلبہ اور اساتذہ دونوں کے لیے قابل قدر حوالہ جاتی مواد کے طور پر کام کرتی ہے، علم کی منطقی ترقی پیش کرتی ہے اور تعلیمی کامیابی کے لیے اہم تصورات کو تقویت دیتی ہے۔ نصابی کتاب تدریسی عمل میں آلے کا کام انجام دیتی ہے اور جماعت کے کمرے اور سیکھنے کے عمل میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ اس لیے اس کی تیاری کے سلسلے میں چنیدہ چنیدہ پہلوؤں کو مدِ نظر رکھنا بہت ضروری ہے تاکہ ایک معیاری اور بہترین کتاب تیار کر کے قومی اور تدریسی مقاصد بطریقِ احسن حاصل کیے جا سکیں۔

معاشرہ، نصاب اور درسی کتب باہم مربوط ہو کر ایک متحرک تعلق کے ذریعے تعلیم کو تشکیل دیتے ہیں۔ نصاب میں سیکھنے کے اہداف اور معیارات کا خاکہ پیش کیا جاتا ہے اور درسی کتابیں اس مواد کی فراہمی کے لیے بنیادی وسیلے یا آلات کا کام کرتی ہیں۔ معاشرہ نصاب کی تشکیل میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے اور اس بات پر اثر انداز ہوتا ہے کہ طلبہ کے تعلم کے لیے کون سا علم، اقدار اور مہارتیں اہم ہیں۔ سماجی ضروریات، ثقافتی اقدار اور معاشی مطالبات تعلیمی اصلاحات کو آگے بڑھاتے ہیں۔ اس لحاظ سے معاشرہ تعلیمی نظام کی ساخت اور مواد پر براہِ راست اثر انداز ہوتا ہے۔ اس کے برعکس، نصاب اور درسی کتابیں آنے والی نسلوں کے علم کی بنیاد اور نقطہ نظر کو تشکیل دے کر معاشرے پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ اسکولوں میں پڑھایا جانے والا مواد معاشرتی اصولوں اور ثقافتی تفہیم کی ترقی میں حصہ ڈالتا ہے۔ درسی کتابوں میں متنوع نقطۂ نظر اور تنقیدی سوچ شامل کر کے تعلیم موجودہ عدم مساوات کو چیلنج کر سکتی ہے اور سماجی تبدیلی کو فروغ دے سکتی ہے۔ اس طرح، نصاب، درسی کتابوں اور معاشرے کے درمیان تعلق باہمی ہے۔ معاشرہ تعلیمی ضروریات سے آگاہ کرتا ہے اور تعلیم، بدلے میں، معاشرے کو عہد کے تقاضوں کے مطابق ڈھالتی ہے۔ یہ مسلسل تبادلہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ تعلیم متعلقہ رہے اور معاصر چیلنجوں سے نمٹنے کی صلاحیت رکھتی ہو۔

حوالہ جات

۱۔ارشد محمود، تعلیم اور ہماری قومی الجھنیں، سانجھ پبلیکیشنز، ۲۰۱۲ء، ص ۱۸

۲۔ W.collins and Nancy Patricia O' Brien, editors, The greenwood dictionary of education. Second edition john editors Santa Babara California ,2011, p.154

۳۔ محمد اکرام خاں، ڈاکٹر، مفکرینِ تعلیم، کتبہ جامعہ نئی دہلی لمیٹڈ، ۱۹۹۵ء، ص ۱۳

۴۔ Basics in Education, National council of Educational Research and Training, New Dhehli, 2014, p.5

۵۔ ریاض احمد، ڈاکٹر، اردو تدریس: جدید طریقے اور تقاضے مکتبہ جامعہ نئی دہلی لمیٹڈ، ۲۰۱۳ء، ص ۴۷-۴۸

۶۔ سید احمد دہلوی، مولوی، مرتبہ، فرہنگِ آصفیہ، جلد چہارم، اردو سائنس بورڈ، لاہور، وفاقی وزارتِ تعلیم، حکومتِ پاکستان، طبع عکسی (بار ششم)، ۲۰۱۰ء، ص ۵۶۷

۷۔ عبدالحق، پروفیسر، عصری لغت، قومی کونسل برائے فروغ اُردو زبان، نئی دہلی، ۲۰۱۴ء، ص ۶۷۵

۸۔ سعیدا ے شیخ، مرتبہ، رابعہ اُردو لغت جامع، اسلامک بُک ہاؤس، نئی دہلی، انڈیا، ۲۰۰۷ء، ص ۱۱۶۸،

۹۔ شان الحق حقی، مرتبہ، فرہنگِ تلفظ (نستعلیق ایڈیشن)، ادارہ فروغ قومی زبان، پاکستان، ۲۰۱۷ء، ص ۶۹۵

۱۰۔ نور اللغات، حصہ چہارم (ک،ی) حلقہ اشاعت لکھنؤ، ۱۹۱۷ء، ص ۸۱۴

۱۱۔ نجیب رامپوری، نئی اُردو لغت (جامع)، فرید بُک ڈپو، پرائیویٹ لمیٹڈ، نئی دہلی، ۲۰۰۴ء، ص ۹۳۱

۱۲۔ شاہد صدیقی، پاکستان، تعلیم اور اکیسویں صدی، جدید تعلیمی رجحانات اور امکانات، بک کارنر جہلم، پاکستان، ۲۰۲۳ء، ص ۲۴۴-۲۴۵

۱۳۔ محمد افروز عالم، ڈاکٹر، تدوین نصاب، ڈائرکٹوریٹ آف ٹرانسلیشن اینڈ پبلی کیشن، مولانا آزاد، نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد، ۲۰۱۸ء، ص ۳۰

۱۴۔ Allen C.Ornstein, Francis P. Hunkins,Curriculum: Foundations, Principles, and Issues, Seventh edition Pearson Education 2017, P4

۱۵۔ C Thanavathi,Dr, T Vimaleswary,Curriculum Design and development samyukdha publication, 2017, p6

۱۶۔ Patrick Slattery,Curriculum Development in the Postmodern Era, Second Edition, Routlege, Newyoyk,2006, p281-282

۱۷۔ W.collins and Nancy Patricia O' Brien, editors, The greenwood dictionary of education, p121

۱۸۔ عبدالحمید صدیقی (مترجم) میکالے کا نظامِ تعلیم، ایجوکیشنل پریس، کراچی، ۱۹۶۵، ص ۱۸

۱۹۔ S M Shahid,Curriculum development, Faculty of education, Allama Iqbal Open University Islamabad, Year, p.102

۲۰۔ Heidi Hayes,jacobes, Curriculum 21 Essential education for a changing world, ASCD, Alexandria, Virginia USA, 2010,IT TAKES SOME GETTING USED TO:Rethinking Curriculum for the 21st Century,Arthur L. Costa and Bena Kallick, p 211

۲۱۔ سلامت اللہ، ڈاکٹر، تعلیم، فلسفہ اور سماج، مکتبہ جامع نئی دہلی لمیٹڈ، ۱۹۷۴ء، ص ۱۷

۲۲۔ Allen C.Ornstein, Francis P. Hunkins, Curriculum: Foundations, Principles, and Issues, P47

۲۳۔ Rosalinda A. San Mateo, Maura G.Tangco,Foundation of education II, third edition, Catha Publishing, Co.Inc, Quezen city, 1997.P.74

۲۴۔ محمد اکرام خاں مفکرین تعلیم، ڈاکٹر، کتبہ جامعہ نئی دہلی لمیٹڈ، ۱۹۹۵ء، ص ۲۱

۲۵۔ Jose F. calderon, Foundation of education , ED. D.Rx, Book Store, Manila, 1998, p.7

۲۶۔ A tholappan, Dr,Knowledge and curriculum, Bharathidasan university Tiruchirappalli, 2015, p.31

۲۷۔ عصمت جہاں صدیقی، تعلیمی نفسیات کیا ہے؟ نئی آواز جامعہ نگر، نئی دہلی، ۲۰۰۴ء، ص ۹

۲۸۔ Srinabis Bhattacharya, Sociological Foundation of education, Atlantic Publishers and distributors,2006, p.4

۲۹۔ مسعود الحق، تعلیم سماج استاد، (استادوں کی تربیت یا تعلیم؟)، حرا پبلیکیشنز، نئی دہلی، ۲۰۰۲ء، ص ۲۰
۳۰۔ Allen C.Ornstein, Francis P. Hunkins, Curriculum: Foundations, Principles, and Issues P81
۳۱۔ Donald K. Sharpes, Advaned educational Foundations for Teachers, Routledge Taylor & Francis Group, 2002, P.6
۳۲۔ Mrunalini Talla, Curriculum development: perspectives, principle and issues, Kindersley (India Pvt Ltd) 2012, p.30
۳۳۔ A V Kelly ,The curriculum theory and practice, 6th edition, 2009,SAGEPublicationLimited,London,p20
۳۴۔ C. thanavathi Dr, T. Vimaleswary, Curriculum Design and Development, p.72-73
۳۵۔ Hilda Taba, Curriculum Development Theory and Practice, Harcourt Brace Jovanovich, Inc., USA, 1962,p.420
۳۶۔ Javed Hasan Aly,(Prepared by)Education in Pakistan, A White Paper(Revised), National Education Review Team, 2007,p1-2
۳۷۔ قومی نصاب اردو برائے جماعت اوّل تا پنجم ۲۰۱۷ء، پیش لفظ، وزارتِ وفاقی تعلیم و تربیت اسلام آباد حکومتِ پاکستان
۳۸۔ یکساں قومی نصاب برائے اردو (۲۰۲۰ء) اوّل تا پنجم، پیش لفظ، قومی نصاب کونسل وزارتِ وفاقی تعلیم و تربیت اسلام آباد حکومتِ پاکستان،
۳۹۔ قومی نصاب برائے اُردو (لازمی) پہلی تا بارھویں جماعت، حکومتِ پاکستان وزارتِ تعلیم، اسلام آباد، ۲۰۰۶ء، ص ۸
۴۰۔ National Curriculum Framwork Pakistan, Ministry of federal education & professional Training, 2018, p.11

۴۱۔ S M Shahid,Textbook development (part 1), Allama Iqbal Open University, 2010, p.7

۴۲۔ Monika Mithans & Milena Ivanus Grmek,The use of textbooks in the Teaching learning process, CEPS Journal, vol:12, 2022, p202

۴۳۔ BILJANA B. RADIĆ-BOJANIĆ, Collections of papers of the faculty of philosophy XLVI (3)/ JAGODA P. TOPALOV 2016,P.140

۴۴۔ Sohail Ahmed,The process of textbook development in pakistan , https://www.scribd.com>doc>importance of textbook, 9.15AM,p.7

۴۵۔ یکساں قومی نصاب برائے اردو (۲۰۲۰ء) اوّل تا پنجم، پیش لفظ، قومی نصاب کونسل وزارتِ وفاقی تعلیم و تربیت اسلام آباد حکومتِ پاکستان ص ۵۸

۴۶۔ ایضاً

۴۷۔ ایضاً

باب دوم:

یکساں قومی نصاب برائے اُردو ۲۰۲۰ء میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم کے تناظر میں درسی کتب میں موجود حاصلاتِ تعلم کا تنقیدی جائزہ

فرد سماج کا حصہ ہوتا ہے اور اسے سماج میں پنپنے، اس کے ساتھ چلنے اور معاملاتِ زندگی نمٹانے کے لیے زبان کی ضرورت ہوتی ہے۔ فرد کے ہوش سنبھالتے ہی زبان کی آموزش کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ وہ جو سنتا ہے اسے نقل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ آہستہ آہستہ اس کی سننے اور بولنے کی مہارت نشوونما پانے لگتی ہے۔ ماں کی گود، گھر اور ارد گرد کا ماحول فرد کا پہلا استاد ہے۔ جس کی مدد سے بولنے کی عمل کی ابتدا ہوتی ہے۔ بعد ازاں تعلیم و تربیت، شخصیت اور صلاحیتوں کو پروان چڑھانے، زندگی میں آگے بڑھنے اور معاشرے کا کارآمد رکن بننے کے لیے فرد تعلیمی اداروں کا رُخ کرتا ہے، جہاں زبان کی تدریس و آموزش کا باقاعدہ آغاز ہوتا ہے۔ زبان کی تدریس کیوں ضروری ہوتی ہے اور زبان کی تدریس کا مقصد کیا ہوتا ہے اس حوالے سے پروفیسر انعام اللہ خان شروانی کہتے ہیں:

> "کسی زبان کی تدریس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس زبان میں سلیقے کے ساتھ بولنا، پڑھنا، لکھنا اور تحریر و تقریر کو سمجھنا آجائے۔ بولنے میں یہ معیار حاصل ہو کہ صحیح تلفظ کے ساتھ مناسب اور موزوں الفاظ میں بے ساختہ، بے دھڑک اور باوضاحت جو کچھ کہنا مطلوب ہو کہا جاسکے، پڑھنے میں اتنی مہارت حاصل ہو کہ اس زبان میں کسی موضوع پر کتاب یا تحریر صحیح طور پر روانی کے ساتھ پڑھی اور سمجھی جا سکے۔ لکھنے میں ایسی قابلیت پیدا ہو جائے کہ تخلیقی شان کے ساتھ کسی موضوع پر خوب صورت جملوں میں صحیح اور فکر نگیز مضمون لکھا جاسکے۔ سمجھنے میں ایسی صلاحیت پیدا ہو جائے کہ اس زبان کی ہر تقریر و تحریر کے ہر مفہوم تک جلد رسائی حاصل ہو جائے اور کسی قسم کا ابہام ذہن میں باقی نہ رہے۔ غرض زبان پر ہر طرح سے قابو حاصل ہو جائے۔"[1]

زبان کی تدریس ایک فن ہے اور اس فن میں مہارت حاصل کرنے کے لیے باقاعدہ منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔ پہلے زبان کی تعلیم کے لیے اہداف مقرر کیے جاتے ہیں، ان اہداف کا دائرہ کار وسیع اور عمومیت کا

حامل ہوتا ہے۔ اہداف نصاب کے ڈیزائن کے لیے ایک واضح سمت کا تعین کرتے ہیں۔ مطلوبہ اہداف حاصل کرنے کے لیے تعلیمی مقاصد وضع کیے جاتے ہیں جو اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ نصاب مطلوبہ اہداف کے ساتھ ہم آہنگ رہے۔ یہ مقاصد سیکھنے کی سمت متعین کرتے ہیں۔ نیز یہ سمجھنے میں طلبہ کی مدد کرتے ہیں کہ ان سے کیا سیکھنے اور حاصل کرنے کی توقع کی جارہی ہے۔ تعلیم وتدریس کے میدان میں مقاصد کی اہمیت کے بارے میں ڈاکٹر ریاض احمد کا کہنا ہے:

" تعلیم و تدریس کے میدان میں جس چیز کی سب سے زیادہ اہمیت ہے وہ ہے 'مقاصد' یعنی مقاصد کو بغیر طے کیے ہوئے ہم کسی تعلیمی کام میں نہ کامیاب ہو سکتے ہیں اور نہ اس کے لیے لائحہ عمل تیار کر سکتے ہیں۔"(۲)

تعلیمی مقاصد کی مزید وضاحت کرتے ہوئے معین الدین کچھ اس طرح کرتے ہیں:

" دراصل تعلیمی مقاصد وہ تبدیلیاں ہیں جو ہم ایک مخصوص نصاب اور متعین طریقہ تدریس کے ذریعے ایک فرد میں کرنا چاہتے ہیں۔ یہ تبدیلیاں فرد کے خیال و عمل کو متاثر کرتی ہیں اور مختلف حلقوں میں رونما ہوتی ہیں۔ مثلاً حصولِ معلومات سے مبلغ علم میں اضافہ ہوتا ہے، معلومات اور حقائق کی بنیاد پر بصیرت حاصل ہوتی ہے، ذہنی وجسمانی مہارتوں سے ہنر مندی پیدا ہوتی ہے۔ان سب کی بنیاد پر مختلف علوم وفنون سے دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔ جو آئندہ زندگی میں تحریکِ ذہنی کا باعث بنتی ہے اور فرد میں انسان، فطرت اور سماج کے متعلق صحیح روّیے فروغ پاتے ہیں۔"(۳)

فرد کی شخصیت کی نشو ونما، خیال و عمل کی آرائش، ہنر مندی اور مہارتوں کی افزودگی، علم دوستی کے فروغ نیز رویوں اور رجحانات کی تشکیل میں تعلیمی مقاصد بنیادی اور اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مقاصد کا تعین ایک اہم اور بنیادی عمل ہے۔ مقاصد طے کرنے کے بعد ان مقاصد کے دائرہ کار کے اندر رہتے ہوئے نصاب کی ترتیب وتشکیل عمل میں لائی جاتی ہے تاکہ اس کی مدد سے مطلوبہ اہداف و مقاصد حاصل کیے جاسکیں۔

اردو زبان کی تدریس کے حوالے سے بات کی جائے تو یکساں قومی نصاب برائے اردو (۲۰۲۰ء) میں تدریسِ زبان کے لیے عمومی اور خصوصی اہداف مقرر کیے گئے ہیں۔ جن میں اس بات کا تعین کیا گیا ہے کہ اردو زبان سکھانا کس لیے اور کیوں ضروری ہے۔ اسے سکھانے کا بنیادی مقصد کیا ہے۔ نیز زبان کی آموزش کے عمل میں زبان کے کن کن پہلوؤں کا احاطہ کیا جانا از حد ضروری ہے۔ ان اہداف کی روشنی میں تدریسی مقاصد تشکیل

دیے گئے ہیں جو اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ تدریسِ اردو کے ذریعے طلبہ کیا کچھ سیکھنے کے قابل ہو جائیں گے ۔ان مقاصد کو بنیاد بنا کر ہر جماعت کے لیے حاصلاتِ تعلم (learning outcome) مقرر کیے گئے ہیں۔حاصلاتِ تعلم وہ قابل پیمائش بیانات ہوتے ہیں جو اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ کورس یا پرو گرام کے اختتام پر طلبہ کیا جاننے اور کرنے کے قابل ہو جانے چاہییں۔ مجوزہ مقاصد اور حاصلاتِ تعلم کے حصول کے لیے ہر جماعت کے لیے درسی کتب ترتیب دی گئی ہیں تاکہ ان میں موجود مواد، درسی اسباق اور مشقی سرگرمیوں کی مدد سے مطلوبہ اہداف حاصل کیے جا سکیں۔

یکساں قومی نصاب برائے اردو کا جائزہ لیا جائے تو نصاب کی تشکیل کے دوران تدریسِ اُردو کے حوالے سے جو عمومی ہداف رکھے گئے ہیں ان میں سرِ فہرست لسانی مہارتوں کی ترسیل ہے۔اس حوالے سے نصاب کے مسودے میں درج ہے:

> "اردو پاکستان کی قومی زبان ہے اور ملک کے ہر حصے میں بولی، سمجھی، پڑھی اور لکھی جاتی ہے۔ اس بنا پر ضروری ہے کہ تمام پاکستانی طلبہ ان تمام مہارتوں کی تحصیل کر سکیں۔"(۴)

پرائمری سطح پر حاصل کردہ علم اور مہارتیں طلبہ کی ساری زندگی، بول چال اور شخصیت پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ چنانچہ اس سطح پر اہداف اور مقاصد کی تشکیل میں اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ طلبہ میں علم دوستی اور محبت کے ساتھ ساتھ بنیادی لسانی مہارتوں کے حوالے سے استعداد پیدا ہو اور وہ روزمرہ کے معاملات میں بھی اپنی عمر کے مطابق سوجھ بوجھ اور سمجھ کا مظاہرہ کر سکیں۔ عمومی اہداف کی ذیل میں لسانی مہارتوں کا ذکر سب سے پہلے کیا گیا ہے۔ بنیادی لسانی مہارتیں سننا، بولنا، پڑھنا اور لکھنا ہیں۔ یہ صرف چار مہارتیں نہیں بلکہ زبان کی صلاحیت پیدا کرنے کے چار ذرائع ہیں۔ یہ چاروں مہارتیں باہم مربوط ہیں۔اگر کسی ایک مہارت کے سیکھنے سکھانے میں بھی کوئی کمی یا خامی رہ جائے تو باقی مہارتوں کی تدریس و ترسیل پر بھی اس کے منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں اور تدریسی اہداف اور مقاصد کی حصول میں مشکل پیش آتی ہے۔

یکساں قومی نصاب برائے اردو (۲۰۲۰ء) میں زبان کی تدریس اور اردو کے نصاب کے اہداف و مقاصد کے حصول کے لیے نو مہارتیں بیان کی گئی ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

۱۔ سننا (Listening)

۲۔ بولنا (Speaking)

۳۔ پڑھنا (Reading)

۴۔ لکھنا (Writing)

۵۔ تقریر (Speach)

۶۔ تخلیقی لکھائی یا انشا پردازی (Creative Writing)

۷۔ زبان شناسی (Language Cognition)

۸۔ استحسان اور تنقید (Appreciation and Criticism)

۹۔ روزمرہ زندگی کی مہارتیں (Life Skills)

زبان کی تدریس میں پہلی چار مہارتوں کو نمایاں اہمیت حاصل ہے۔ یہ چار بنیادی مہارتیں طلبہ میں صحیح لسانی عادات پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر مہارتوں کے حصول میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ تمام لسانی استعدادوں کی آموزش اور تدریس و ترسیل کے لیے قومی نصاب برائے اردو (۲۰۲۰ء) میں ہر جماعت کے لیے طلبہ کی ذہنی سطح اور عمر کے مطابق معیار (Standard)، حدِ تدریج (Bench Mark) اور حاصلاتِ تعلم (Learning Outcomes) قائم کیے گئے ہیں۔ ان حاصلاتِ تعلم کو کتاب میں کس جگہ اور کس طریقے سے درج کیا جائے اس بارے میں یکساں قومی نصاب برائے اردو (۲۰۲۰ء) میں بہت واضح ہدایات موجود ہیں۔ نصاب میں بیان کیا گیا ہے کہ "یونٹوں کی ابتدا میں حاصلاتِ تعلم ایک چوکھٹے کی شکل میں نمایاں طور پر درج کیے جائیں۔"(۵) اس باب میں درسی کتب کے یونٹوں کی ابتدا میں درج حاصلاتِ تعلم اور نصاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس جائزے کی روشنی میں یہ جاننے میں مدد ملی ہے کہ آیا درسی کتب، یکساں قومی نصاب برائے اردو (۲۰۲۰ء) میں دیے گئے اہداف و مقاصد اور حاصلاتِ تعلم کو سامنے رکھ کر ترتیب دی گئی ہیں یا نہیں۔ نیز نصاب میں تجویز کردہ حاصلاتِ تعلم کی اردو کی درسی کتب میں مناسب ترجمانی کی گئی ہے یا اس حوالے سے کتب پر مزید توجہ اور نظرِ ثانی درکار ہے۔

یکساں قومی نصاب برائے اُردو (۲۰۲۰ء) میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم اور درسی کتب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم کا جائزہ ایک جدول کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ جدول میں ہر جماعت کے لحاظ سے یکساں قومی نصاب برائے اردو (۲۰۰۲ء) میں تجویز کیے گیے حاصلاتِ تعلم ایک کالم میں تحریر کیے گئے ہیں جب کہ اس کے سامنے موجود باقی کالم اس بات کی نشان دہی کرتے ہیں کہ زیرِ تحقیق کتب میں یہ حاصلاتِ تعلم موجود ہیں یا نہیں اور اگر موجود ہیں تو ان مہارتوں کے حصول کے لیے انھیں کتنی مرتبہ درسی سرگرمیوں اور اسباق کا حصہ بنایا گیا

ہے۔حاصلاتِ تعلم کا جائزہ لینے کے لیے تین پبلشرز (نیشنل بک فاؤنڈیشن،اوکسفرڈیونی ورسٹی پریس اور آفاق سن سیریز) کی جماعت اوّل تا پنجم کتب کا انتخاب کیا گیا ہے۔

جدول میں ✓ کا نشان اس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ حاصلِ تعلم کتاب میں یونٹ سے پہلے چوکھٹے کی شکل میں دیا گیا ہے جب کہ X کے نشان کا مطلب ہے کہ مطلوبہ حاصلِ تعلم کتاب میں موجود نہیں ہے جب کہ تعداد کا کالم ظاہر کرتا ہے کہ کتاب میں مجوزہ حاصلِ تعلم کتنی بار بیان کیا گیا ہے۔

الف۔ مجوزہ حاصلاتِ تعلم اور جماعت اوّل کی درسی کتب میں موجود حاصلاتِ تعلم کا جائزہ

i۔جماعت اوّل: مہارت سننا(Comp:Listening)

دنیا میں آنے کے بعد بچہ جس مہارت سے سب سے پہلے متعارف ہوتا ہے وہ 'سننا' ہے۔وہ ارد گرد اور ماحول میں موجود آوازیں سنتا ہے اور ان کے جواب میں اپنے تاثرات اور ردِ عمل کا اظہار کرتا ہے۔یعنی سیکھنے کے عمل میں 'سننا' بنیادی اور کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔بچہ پہلے 'سنتا' ہے پھر بولنا سیکھتا ہے۔ سکول میں داخلے کے بعد بچوں کو مختلف آوازوں کی پہچان، شعور،ان میں فرق اور لفظوں،جملوں اور گفتگو کی سمجھ عطا کرنے کے لیے 'سننا' مہارت بہت اہم ہے۔آموزش کے عمل میں اسے اوّلین درجہ اور اہمیت حاصل ہے۔ نیز زبان کے نصاب میں مہارتوں کی ابتدا 'سننا' مہارت سے ہی کی جاتی ہے۔ سننا مہارت کے لیے جماعت اوّل تا پنجم یکساں معیار (Standard) قائم کیا گیا ہے جو کہ "سن کر حروف،الفاظ،جملوں اور گفتگو کا فہم وادراک"[6] ہے جب کہ حدِ تدریج (Benchmark) کی تعداد تین ہے۔ جو کہ جماعت اوّل تا سوم یکساں ہیں۔ یہ حدِ تدریج (Benchmark)درج ذیل ہیں:

> "ا۔ سن کر کم از کم اڑھائی ہزار بنیادی الفاظ کے معانی کا ادراک کرنا۔ ۲۔ اردو زبان میں سادہ اور مختصر واقعہ، کہانی یا تقریر سن کر اہم نکات سمجھنا۔ ۳۔ روز مرہ بول چال کے جملے سن کر مفہوم سمجھنا۔"[7]

اس حدِ تدریج(Benchmark) کے حصول کے لیے سننا(Listening) مہارت کی ذیل میں یکساں قومی نصاب برائے اُردو(۲۰۲۰ء) میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم کی تعداد اٹھارہ ہے۔ان حاصلاتِ تعلم کو کس حد تک درسی کتب کا حصہ بنا کر مطلوبہ اہداف و مقاصد حاصل کرنے کی طرف عملی قدم اُٹھایا گیا ہے۔اس حوالے سے نیشنل بک فاؤنڈیشن ، اوکسفرڈیونیورسٹی پریس اور آفاق سن سیریز کا جائزہ لیا گیا ہے۔ان تینوں کتابوں میں

مہارت سننا کے حوالے سے مجوزہ حاصلاتِ تعلم کی موجودگی اور تعداد کے حوالے سے اعداد و شمار نیچے دیے گئے جدول میں موجود ہیں۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم (SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ (موتیا)		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
"١۔اُردو زبان میں حروفِ تہجی کی اصوات کو سن کر پہچان سکیں۔	✓	١	✓	١	✓	١
٢۔ایک مختصر لفظ میں تمام اصوات کی شناخت کر سکیں۔	✓	١	✓	١	X	---
٣۔ حروف کی اصوات سن کر ہلکی اور بھاری آوازوں میں فرق کر سکیں۔ جیسے ب اور بھ ، چ اور چھ۔	✓	١	✓	١	✓	١
٤۔ سن کر دو یا زائد ارکان والے الفاظ کو درست ارکان میں توڑ سکیں۔ مثلاً باجا میں 'با' اور 'جا'۔	X	---	✓	١	✓	٢
٥۔انفرادی آوازیں سن کر درست طریقے سے لفظ بنا سکیں۔ مثلاً 'ن+ا+ن' سنیں تو انھیں ملا کر لفظ 'نان' بنا سکیں۔(توڑ سے جوڑ)	X	---	X	---	✓	٢
٦۔الفاظ کی ابتدائی آواز سُن کر انھیں تبدیل کر کے نئے الفاظ بنا سکیں۔ مثلاً 'رات' سے /ر/ہٹا کر /ب/ لگا کر 'بات'۔	X	---	✓	١	✓	٣
٧۔ سن کر کم از کم ایک ہزار بنیادی الفاظ کے معنی کا ادراک کر کے روز مرہ بول چال میں درست استعمال کر سکیں۔	X	---	✓	١	X	---
٨۔الفاظ سن کر ہم آواز حروف کی پہچان کر کے بتا سکیں۔	X	---	✓	١	✓	١
٩۔ ہم آواز حروف کی آواز سن کر ان کی آوازوں میں فرق کر سکیں۔	X	---	✓	١	✓	٢
١٠۔سادہ جملے سن کر ان کا مفہوم سمجھ سکیں۔	✓	١	✓	٣	✓	٢
١١۔اُردو زبان میں کیا گیا سوال سمجھ کر اس کا جواب دے سکیں۔	✓	١	✓	١	✓	٤

۱۲۔دی گئی ہدایات سُن کران پر عمل کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۳
۱۳۔امر و نہی کے سادہ جملے سمجھ کر دہرا سکیں۔	✓	۱	X	---	✓	۲
۱۴۔آہنگ اور لے کے حوالے سے سادہ مصرعے،اشعار اور نظمیں سن کر پسند بتا سکیں۔	X	---	✓	۳	✓	۲
۱۵۔لطیفہ یا پہیلی سن کر وضاحت کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۱۶۔ قومی زبان میں سادہ کہانی سن کر تفہیمی سوالات کے درست جوابات دے سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۱۷۔ مختصر کہانی سن کر دہرا سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۲
۱۸۔گھر میں عام استعمال کی اشیاو غیرہ کے نام سن کر پہچان کر سکیں۔"(۸)	✓	۱	✓	۱	✓	۱
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۱۱/۱۸		۱۶/۱۸		۱۶/۱۸	

نیشنل بک فاؤنڈیشن کی جماعت اوّل کی کتاب میں پہلا حصہ 'قاعدے' پر مشتمل ہے۔ فہرست میں اردو قاعدے کے مشمولات کی شہ سرخی کے اندر حاصلاتِ تعلم کی ذیلی سرخی کے تحت حاصلاتِ تعلم تحریر کیے گئے ہیں جب کہ حصہ دوم 'کتاب' کے عنوان سے ہے، جس میں ہر سبق سے پہلے چو کھٹوں کی شکل میں حاصلاتِ تعلم درج ہیں۔ جماعت اوّل کے لیے مجوزہ حاصلاتِ تعلم کی تعداد اٹھارہ ہے جب کہ کتاب میں گیارہ حاصلاتِ تعلم کا احاطہ کیا گیا ہے اور سات حاصلاتِ تعلم (۱۴،۹،۸،۷،۶،۵،۴) نظر انداز کیے گئے ہیں۔ اوکسفرڈ کی پہلی جماعت کی کتاب موتیا میں بھی حصہ اوّل 'قاعدہ' کے حاصلاتِ تعلم فہرست میں درج کیے گئے ہیں، جب کہ حصہ دوم یعنی کتاب کے اسباق کے حاصلاتِ تعلم ہر سبق سے پہلے چو کھٹوں کی شکل میں موجود ہیں۔ پہلی، دوسری اور تیسری سہ ماہی کے اسباق میں اٹھارہ میں سے سولہ حاصلاتِ تعلم کا احاطہ کیا گیا ہے اور دو حاصلاتِ تعلم (۵، ۱۳) نظر انداز کیے گئے ہیں۔ جن میں نمبر تیرہ اس لحاظ سے اہم ہے کہ یہ فعل امر اور فعل نہی کے سادہ جملے سمجھ کر دہرانے کی ہدایت پر مشتمل ہے۔آفاق سن سیریز کی جماعت اوّل کی کتاب میں پہلی سہ ماہی میں 'قاعدے' کے اعادے کے باقاعدہ اسباق بنا کر ہر سبق کے مواد کے لحاظ سے حاصلاتِ تعلم شامل کیے گئے ہیں۔ دوسری اور تیسری سہ ماہی میں درسی یونٹوں سے پہلے حاصلاتِ تعلم چو کھٹوں کی صورت درج ہیں۔ تمام اسباق کے اندر اٹھارہ میں سے سولہ حاصلاتِ تعلم کا احاطہ کیا گیا ہے اور دو حاصلاتِ تعلم (۱،۷) نظر انداز کیے گئے ہیں۔

ii۔جماعت اوّل: مہارت بولنا(Comp:Speaking)

لسانی استعدادوں میں دوسری اہم مہارت 'بولنا'(Speaking) ہے۔ سننے کے عمل میں بچے بہت سے جذبات، خیالات اور واقعات سے آگاہ ہوتے ہیں اور ان جذبات واحساسات کو دوسروں تک پہنچانے کے لیے وہ'زبان'کا استعمال کرتے ہیں۔ 'بولنا'وہ ذریعہ ہے جس کی مدد سے فرد اپنا مدعا اور مقصد دوسروں تک پہنچاتا ہے۔ تعلیمی اداروں اور نصاب میں بولنے کے عمل کو بہتر بنانے اور اس مہارت کے مناسب فروغ کے لیے اس پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ دیکھا جائے تو یکساں قومی نصاب برائے اردو (۲۰۲۰ء) میں اس مہارت کی نشوونما پر خصوصی توجہ دی گئی ہے اور اس کے فروغ کے لیے مختلف طریقے اور انداز اختیار کیے گئے ہیں۔اس مہارت کے حصول کے لیے نصاب میں جماعت اوّل تا پنجم یکساں معیار قائم ہے : "حروف، الفاظ، جملوں اور گفتگو کی دہرائی اور اپنے موقف، مدعا، رائے (مافی الضمیر) کا مدلل بیان"[۹] ہے۔اس کے علاوہ جماعت اوّل تا سوم یکساں حدِ تدریج مقرر ہے۔

> "کم از کم ڈھائی ہزار بنیادی الفاظ کی درست ادائی کرنا۔ گھر اور اسکول میں روز مرہ استعمال ہونے والے الفاظ کی جملوں میں درست ادائی کرنا۔ اردو میں سادہ اور مختصر کہانیاں، تقاریر اور خطبات سن کر بیان کرنا۔"[۱۰]

اس معیار اور حدِ تدریج کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے مہارت بولنا کی ترقی اور حصول کے لیے یکساں قومی نصاب برائے اُردو(۲۰۲۰ء) میں سترہ حاصلاتِ تعلم دیے گئے ہیں۔ مجوزہ حاصلاتِ تعلم کی روشنی میں نیشنل بک فاؤنڈیشن، اوکسفرڈ گلدستہ اردو کا اور آفاق سن سیریز میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم کا جائزہ درج ذیل ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم(SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ(موتیا)		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
"۱۔اُردو زبان میں حروفِ تہجی کی اصوات ادا کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۲۔ایک مختصر لفظ میں تمام آوازوں کو درست طریقے سے ادا کر سکیں۔ مثلاً 'کان' میں 'ک+ا+ن'۔	✓	۱	✓	۱	X	---
۳۔ ہلکی اور بھاری آوازوں کو درست طریقے سے ادا کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱

۴۔الفاظ کی ابتدائی آواز تبدیل کر کے نئے الفاظ بنا سکیں۔ مثلاً 'جال' سے /ج/ ہٹا کر /ب/ لگا کر 'بال'۔	✓	۱	X	---	✓	۳
۵۔ الفاظ کی آخری آواز تبدیل کر کے نئے الفاظ بنا سکیں۔ مثلاً 'بابا' سے /با/ ہٹا کر /جا/ لگا کر 'باجا'۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۶۔دو یا زائد ارکان والے الفاظ کو درست ارکان میں توڑ سکیں۔ مثلا! 'تالا' میں 'تا' اور 'لا'۔	X	---	X	---	✓	۲
۷۔انفرادی آوازیں سن کر لفظ بنا کر بول سکیں۔ مثلا 'ج+ا+ن' سن کر لفظ 'جان' بولنا۔(توڑ سے جوڑ)	X	---	✓	۱	X	---
۸۔کم از کم ایک ہزار بنیادی الفاظ کی درست ادائی کر سکیں۔	X	---	X	---	X	---
۹۔پوچھا گیا سوال سمجھ کر اس کا جواب دے سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۲
۱۰۔امر و نہی کے سادہ جملے ادا کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۲
۱۱۔اپنی ذات، گھر، علاقے اور کاموں کے بارے میں بات کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۱۲۔ گنتی، حروف، الفاظ، جملوں، اشیا، نام اور ذات کے حوالے سے سوالوں کے جواب دے سکیں۔	X	---	X	---	✓	۱
۱۳۔روزمرہ اُمور کے بارے میں بات چیت کر سکیں۔	✓	۲	X	---	✓	۲
۱۴۔اُردو میں سادہ جملے، مصرعے، شعر، لطیفے، پہیلیاں اور واقعات سنا سکیں۔	X	---	✓	۱	X	---
۱۵۔اپنی پسند ناپسند کا مناسب الفاظ میں اظہار کر سکیں۔	✓	۳	✓	۲	✓	۴
۱۶۔ بول چال میں جملوں کے تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے واقعے یا کہانی کو اپنے الفاظ میں بیان کر سکیں۔	X	---	✓	۱	✓	۱

۱۷۔گھر اور اسکول میں استعمال ہونے والی چیزوں کے نام درست طریقے سے ادا کر سکیں۔"[۱۱]	✓	۲	✓	۲	✓	۲
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۱۱/۱۷		۱۲/۱۷		۱۳/۱۷	

بولنا مہارت کی تدریس و ترسیل کے لیے یکساں قومی نصاب برائے اردو (۲۰۲۰ء) میں سترہ حاصلاتِ تعلم مقرر کیے گئے ہیں۔ان میں سے نیشنل بک فاؤنڈیشن کی پہلی جماعت کی کتاب میں گیارہ حاصلاتِ تعلم کی تدریس عمل میں لائی گئی ہے اور سات حاصلاتِ تعلم (۱۶، ۱۲، ۸، ۷، ۶) جن میں گنتی، حروف، جملوں، نام اور ذات کے حوالے سے کیے گئے سوالات کے جوابات، سادہ جملے، مصرعے، شعر، لطیفے، پہیلیوں اور واقعات کے بیان کے علاوہ جملوں کے تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے کہانی یا واقعے کا اپنے الفاظ میں اظہار، جیسے اہم حاصلاتِ تعلم بھی شامل ہیں، کو نظر انداز کیا گیا ہے۔اوکسفرڈ کی پہلی جماعت کی کتاب موتیا میں سترہ میں سے بارہ حاصلاتِ تعلم چوکھٹے کی شکل میں موجود ہیں اور چھے حاصلاتِ تعلم (۱۳، ۱۲، ۸، ۶، ۳) کو نظر انداز کیا گیا ہے جن میں روز مرہ اُمور کے بارے میں بات چیت، گنتی، الفاظ، جملوں، نام وغیرہ کے حوالے سے سوالوں کے جوابات جیسے اہم حاصلاتِ تعلم شامل ہیں۔آفاق سن سیریز کی کتاب میں سترہ میں سے تیرہ حاصلاتِ تعلم کی نمائندگی موجود ہے۔ نظر انداز کیے گئے حاصلاتِ تعلم کی تعداد چار (۱۴، ۸، ۷، ۲) ہے۔

iii۔جماعت اوّل: مہارت پڑھنا (Comp: Reading)

سننے اور بولنے کے بعد پڑھنے کا عمل شروع ہوتا ہے۔پڑھنا زبان کی آموزش کا لازمی حصہ ہے۔اگر پڑھنا نہ آتا ہو تو لکھنا سیکھ پانا ناممکن ہے۔پڑھنا اور لکھنا لازم و ملزوم ہے۔پڑھنا (Reading) زبان کی تیسری اہم مہارت ہے۔اس مہارت کے حصول اور فروغ کے لیے یکساں قومی نصاب برائے اردو (۲۰۲۰ء) میں جماعت اوّل تا پنجم یکساں معیار قائم کیا گیا ہے: "پڑھتے ہوئے حروف، الفاظ، جملوں اور تحریر کی پہچان اور ادراک "[۱۲] ہے۔پڑھنا مہارت کے لیے جماعت اوّل تا سوم قائم کردہ حدِ تدریج کی تعداد تین ہے۔

> "سادہ عبارت درست تلفظ اور ادائی کے ساتھ پڑھنا۔بلند خوانی اور خاموش مطالعے کی عادت پیدا کرنا۔ جدید ٹیکنالوجی (موبائل فون، ٹیب، کمپیوٹر، لیپ ٹاپ، انٹرنیٹ) کا استعمال کرتے ہوئے اپنا پسندیدہ مواد (نظم یا کہانی وغیرہ) منتخب کر کے پڑھنا۔"[۱۳]

مہارت 'پڑھنا' کے حوالے سے دیے گئے معیار اور حدِ تدریج کے حصول کے لیے یکساں قومی نصاب

برائے اُردو (۲۰۲۰ء) میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم کی تعداد سولہ ہے۔ مجوزہ حاصلاتِ تعلم اور نیشنل بک فاؤنڈیشن، اوکسفرڈ گلدستہ اردو کا اور آفاق سن سیریز میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم کا موازنہ نیچے دیے گئے جدول میں موجود ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم (SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ موتیا		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
"۱۔ حروف کو ملا کر ارکان اور ارکان کو ملا کر الفاظ پڑھ سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۲۔ ارکان اور الفاظ میں حروفِ تہجی کی چھوٹی ملواں شکلوں کی شناخت کر کے پڑھ سکیں۔	✓	۱	✓	۱	X	---
۳۔ حرکات (پیش، زبر، زیر وغیرہ) کی تبدیلی سے الفاظ کو درست تلفظ سے پڑھ سکیں۔	✓	۲	✓	۱	✓	۳
۴۔ بصری الفاظ (یہ، وہ، ہے، ہوں، میں، میرا، ہم، ہمارا، تم، تمہارا وغیرہ) پڑھ سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۵۔ نون غنہ، یائے معدولہ، واؤ معدولہ، تشدید اور تنوین کے حامل الفاظ صحت کے ساتھ پڑھ سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۶۔ واؤ معروف، واؤ لین، یائے معروف اور یائے لین کے الفاظ میں امتیاز کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۷۔ ایک منٹ میں کم از کم تیس کثیر الاستعمال الفاظ اور ان میں ارکان کو درست تلفظ کے ساتھ پڑھ سکیں۔	✓	۱	✓	۱	X	---
۸۔ ایک منٹ میں کم از کم تیس کثیر الاستعمال الفاظ درست طریقے سے پڑھ سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۳
۹۔ ایک منٹ میں کم از کم پینتالیس الفاظ پر مشتمل سادہ عبارت روانی سے پڑھ سکیں۔	✓	۳	✓	۱	✓	۴
۱۰۔ ایک منٹ میں کم از کم بیس اختراعی ہجوں والے یا بے معنی الفاظ پڑھ سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۲

۱۱۔ متن (بلند خوانی/خاموش مطالعہ) پڑھ کر سوالات کے جواب دے سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۲
۱۲۔اُردو زبان میں دیگر زبانوں کے الفاظ پڑھ کر متن کے حوالے سے اُن کا مفہوم بتا سکیں۔	X	---	✓	۱	✓	۱
۱۳۔ٹی وی اور برقی میڈیا پر اُردو کے روزمرہ استعمال کے آسان الفاظ پڑھ سکیں۔	X	---	✓	۱	✓	۱
۱۴۔ چھپائی کے پیچیدہ تصورات (حرف، لفظ، جملہ۔ صفحے کا آغاز، صفحے کا اختتام، سر ورق، پس ورق، تصویر، اعداد وغیرہ) کی درست نشان دہی کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۱۵۔ سادہ جملوں کو درست تلفظ اور روانی سے پڑھ سکیں۔	✓	۱	✓	۲	✓	۴
۱۶۔ فہرست اور عنوانات دیکھ کر سبق تلاش کر سکیں۔"[۱۴]	✓	۱	✓	۱	✓	۱
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۱۴/۱۶		۱۶/۱۶		۱۴/۱۶	

نیشنل بک فاؤنڈیشن کی پہلی جماعت کی کتاب میں سولہ میں سے چودہ حاصلاتِ تعلم شامل ہیں اور دو حاصلاتِ تعلم (۱۲، ۱۳) درسی کتاب کا حصہ نہیں ہیں۔ اوکسفرڈ کی پہلی جماعت کی درسی کتاب میں تمام سولہ کے سولہ حاصلاتِ تعلم شامل ہیں۔ جب کہ آفاق سن سیریز کی پہلی جماعت کی درسی کتاب میں شامل کردہ حاصلاتِ تعلم کی تعداد چودہ ہے اور دو حاصلاتِ تعلم (۲، ۷) کتاب میں موجود نہیں ہیں۔ آفاق سن سیریز کی پہلی جماعت کی کتاب میں پہلی سہ ماہی کے حاصلاتِ تعلم میں درج ہے: "ایک منٹ میں کم از کم تیس کثیر الاستعمال ارکان کو درست تلفظ کے ساتھ لکھ سکیں۔"[۱۵] یہ حاصلِ تعلم طلبہ کی عمر سے مطابقت نہیں رکھتا درحقیقت یہ حاصلِ تعلم 'درست تلفظ کے ساتھ پڑھ سکیں' ہے، اس کی اصلاح کی جانی چاہیے۔

iv۔ جماعت اوّل: مہارت لکھنا (Comp: Writing)

جب بچہ پڑھنے کے قابل ہو جاتا ہے تو اسے لکھنا سکھایا جاتا ہے۔ پہلے پہل اسے دیکھ کر لکھنے کی مشق کروائی جاتی ہے۔ حرف ملا کر لفظ لکھنا اور پھر جملے تحریر کرنا سکھایا جاتا ہے۔ لکھنا سکھانے کے بعد املا نویسی کی طرف توجہ دی جاتی ہے۔ لکھنا سیکھنا، تعلم و آموزش کے لیے بہت ضروری ہے اور تحریر کی مدد سے دوسروں تک اپنا مافی الضمیر بہ آسانی پہنچایا جا سکتا ہے۔ مہارت 'لکھنا' (Reading) کے فروغ کے لیے یکساں قومی نصاب

برائے اردو (۲۰۲۰ء) میں جماعت اوّل تا پنجم قائم کردہ معیار: "حروف، الفاظ اور تحریر کو درست انداز میں لکھنا اور اپنے مافی الضمیر کے مربوط اظہار کے لیے مختلف طرزِ ہائے کا استعمال"[١٦] ہے۔ اس حوالے سے جماعت اوّل تا سوم حدِ تدریج یکساں ہیں اور ان کی تعداد تین ہے۔

"کسی بھی عنوان پر کم از کم دس جملے درست املا کے ساتھ تحریر کرنا۔ اردو ہندسوں اور لفظوں میں پچاس تک گنتی اور تیس تک عددی ترتیب لکھنا۔"[١٧]

دیے گئے معیار اور حدِ تدریج کے حصول کے لیے نصابی مسودے میں تیرہ حاصلاتِ تعلم دیے گئے ہیں۔ ان حاصلاتِ تعلم کے تناظر میں جماعت اوّل کی درسی کتب میں پیش کردہ حاصلاتِ تعلم کا جائزہ ذیل میں دیا گیا ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم (SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ موتیا		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
"١۔ حروفِ تہجی کی اشکال درست بناوٹ سے لکھ سکیں۔	✓	١	✓	١	✓	١
٢۔ حروف جوڑ کر ارکان بنا کر لکھ سکیں۔	✓	١	✓	١	✓	١
٣۔ الفاظ میں ملواں / چھوٹی اشکال درست طریقے سے لکھ سکیں۔	✓	١	✓	١	✓	١
٤۔ دو حرفی، سہ حرفی اور چہار حرفی ارکان والے الفاظ لکھ سکیں۔	✓	١	✓	١	✓	١
٥۔ الفاظ کے جوڑ توڑ لکھ سکیں۔ (حروف کی مختلف اشکال کی صورت میں)	✓	١	✓	١	✓	٣
٦۔ بصری الفاظ (یہ، وہ، ہے، ہوں، میں، میرا، ہم، ہمارا، تم، تمھارا وغیرہ) لکھ سکیں۔	✓	١	✓	١	✓	١
٧۔ اپنا نام لکھ سکیں۔	X	---	✓	١	✓	١
٨۔ حروف، الفاظ، سادہ جملے دیکھ کر لکھ سکیں۔	✓	١	✓	١	✓	١
٩۔ تصویر دیکھ کر اس میں موجود اشیا کے نام لکھ سکیں۔	✓	٢	X	---	✓	٢
١٠۔ سادہ الفاظ سن کر لکھ سکیں۔ (املا)	✓	٣	✓	٢	✓	٣

۱۱۔ایک سے دس تک گنتی اردو ہندسوں اور لفظوں میں لکھ سکیں۔	✓	۱	✓	۲	✓	۲
۱۲۔دو سے تین ارکان والے الفاظ استعمال کرتے ہوئے تین سے پانچ آسان جملے لکھ سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۳
۱۳۔متن /تصویر سے متعلق تفہیمی سوالات کے درست جوابات لکھ سکیں۔"(۱۸)	✓	۱	✓	۴	✓	۲
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۱۲/۱۳		۱۲/۱۳		۱۳/۱۳	

نیشنل بک فاؤنڈیشن کی کتاب میں لکھنے کی مہارت کی ذیل میں حوالے سے تیرہ میں سے بارہ حاصلاتِ تعلم موجود ہیں۔ اپنا نام تحریر کرنے کے حوالے سے ساتواں حاصلِ تعلم کتاب میں شامل نہیں کیا گیا۔اس کے علاوہ نصاب میں دیے گئے دسویں حاصلِ تعلم میں الفاظ کی املا کا ذکر ہے مگر درسی کتاب کی نظم 'دیس ہمارا پاکستان' میں املا کے حوالے سے حاصلِ تعلم دیا گیا ہے: "سادہ جملے بنا کر لکھ سکیں۔ املا"(۱۹) پہلی جماعت کے طالبِ علم کے لیے جملوں کا املا مشکل کام ہے اور ان کی عمر سے میل نہیں کھاتا، سو کتاب میں اس حاصلِ تعلم کی تصحیح ضروری ہے۔اوکسفرڈ کی پہلی جماعت کی کتاب میں بھی تیرہ میں سے بارہ حاصلاتِ تعلم شامل ہیں۔ نظر انداز کیا جانے والا حاصلِ تعلم نواں ہے جو اس حوالے سے اہمیت کا حامل ہے کہ اس میں تصویر دیکھ کر اس میں موجود اشیا کا نام لکھنے کا کہا گیا ہے۔آفاق سن سیریز کی کتاب میں تمام تیرہ حاصلاتِ تعلم کی نمائندگی کی گئی ہے۔

v۔جماعت اوّل: مہارت تقریر(Comp: Speach)

زبان کی تدریس کے حوالے سے پانچویں مہارت 'تقریر' ہے۔اس کا مقصد طلبہ کے بولنے کی صلاحیت مزید نکھارنا اور انھیں اس قابل بنانا ہے کہ دوسروں کے سامنے کسی موضوع پر عمدہ طریقے سے چند جملے زبانی ادا کر سکیں۔ اس مہارت کے لیے جماعت اوّل تا پنجم قائم کردہ یکساں معیار: "دیکھ کر یا زبانی کسی موضوع پر چند جملے بولنا یا مربوط اور منظم تقریر"(۲۰) اور حدِ تدریج کی تعداد جماعت اوّل تا سوم ایک ہے۔"کسی عنوان پر چند جملے یا لکھی ہوئی عبارت دیگر افراد کے سامنے ادا کرنا۔"(۲۱) 'تقریر' کے معیار اور حدِ تدریج کے حصول کے لیے مجوزہ تین حاصلاتِ تعلم کی کتب میں شمولیت کے حوالے سے تفصیل نیچے دیے گئے جدول میں درج ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم(SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ موتیا		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
"۱۔ دو تین جملوں میں اپنا تعارف جماعت کے سامنے کرا سکیں (استاد کی راہ نمائی میں)۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۲۔ روزمرہ کی اشیا دیکھ کر ان کا چند جملوں میں تعارف کرا سکیں (استاد کی راہ نمائی میں)۔	X	---	X	---	✓	۱
۳۔ اپنے گھر، اسکول اور ماحول کے بارے میں معلومات جماعت کے سامنے درست لب و لہجے کے ساتھ پیش کر سکیں۔"[۲۲]	✓	۱	✓	۱	✓	۲
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۲/۳		۲/۳		۳/۳	

نیشنل بک فاؤنڈیشن کی کتاب میں تین میں سے دو حاصلاتِ تعلم موجود ہیں۔ اوکسفرڈ کی پہلی جماعت کی کتاب میں بھی تین میں سے دو حاصلاتِ تعلم موجود ہیں۔ دونوں کتب میں دوسرا حاصلِ تعلم شامل نہیں کیا گیا جو کہ ارد گرد کی چیزوں کے بارے میں گفتگو پر مبنی ہے۔ آفاق سن سیریز میں تینوں حاصلاتِ تعلم موجود ہیں۔

vi۔ جماعت اوّل: مہارت تخلیقی لکھائی(Comp: Creative Writing)

زبان کی تدریس کے حوالے سے چھٹی مہارت 'تخلیقی لکھائی' ہے۔ تخلیقی لکھائی سکھانے کا مقصد طالبِ علم کو اس قابل بنانا ہوتا ہے کہ وہ کسی بھی شے یا موضوع کے بارے میں اپنے خیالات آسانی سے تحریر کر سکے۔ اس مہارت کے لیے یکساں قومی نصاب برائے اردو (۲۰۲۰) میں جماعت اوّل تا پنجم ایک ہی معیار "اپنے مشاہدات، خیالات، معلومات، احساسات اور مافی الضمیر کی مربوط، رواں، موزوں انداز میں تحریری پیش کش"[۲۳] دیا گیا ہے۔ اس معیار کے لیے جماعت اوّل تا پنجم ایک ہی حدِ تدریج ترتیب دی گئی ہے "اپنے ماحول سے متعلق کسی عنوان پر اپنے الفاظ میں کم از کم دس جملے لکھنا"[۲۴]، جس کے حصول کے لیے نصاب میں چار حاصلاتِ تعلم دیے گئے ہیں۔ اس مہارت کے حوالے سے تینوں کتب میں مجوزہ حاصلاتِ تعلم کی موجودگی کا جائزہ نیچے دیے گئے جدول میں موجود ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم(SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ موتیا		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
"۱۔استاد کی مدد سے ماحول سے متعلق کسی عنوان پر تین سے پانچ جملے لکھ سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۵
۲۔ماحول سے متعلق کسی عنوان پر خود سے دو سے تین جملے لکھ سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۴
۳۔تصویر/ماڈل/منظر دیکھ کر تین سے پانچ جملوں میں اپنے خیالات کا تحریری اظہار کر سکیں۔" (۲۵)	✓	۱	✓	۲	✓	۱
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۳/۳		۳/۳		۳/۳	

تینوں پبلشرز کی جماعت اوّل کی کتاب میں مہارت تخلیقی لکھائی کے حوالے سے تمام حاصلاتِ تعلم موجود ہیں۔

vii۔جماعت اوّل: مہارت زبان شناسی(Comp: Language Cognition)

یکساں قومی نصاب برائے اردو(۲۰۲۰ء) میں دی گئی ساتویں مہارت 'زبان شناسی' ہے۔زبان شناسی کی مہارت طلبہ کی زبان دانی کی صلاحیت بہتر بنانے میں مدد دیتی ہے۔اس کے ذریعے طلبہ کو اس قابل بنایا جاتا ہے کہ وہ درست اور صحیح زبان لکھ اور بول سکیں۔اس مہارت کے حوالے سے جماعت اوّل تا پنجم ایک ہی معیار "زبان کے تکنیکی پہلوؤں کا ادراک کرتے ہوئے ان پہلوؤں کا عملی زندگی (تحریر و تقریر) میں درست استعمال۔"(۲۶) دیا گیا ہے۔زبان شناسی کے لیے قائم کردہ حدِ تدریج جماعت اوّل تا سوم ایک ہی ہے۔

"سادہ جملے میں قواعد(اسم، فعل اور حرف) کا درست استعمال کرنا۔ جملے میں رموزِ او قاف اور اعراب کا درست استعمال کرنا۔"(۲۷)

پہلی سے تیسری جماعت تک زبان شناسی کو بہتر بنانے کے لیے سادہ جملے کے حصوں، تلفظ اور جملوں میں علاماتِ وقف کے استعمال پر زور دیا گیا ہے۔اس حوالے سے مجوزہ حاصلاتِ تعلم کا جائزہ ذیل میں موجود ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم(SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ موتیا		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
"۱۔حروفِ صحیح(Consonent) اور حروفِ علت (vowel) کی آوازوں میں امتیاز کر سکیں۔	X	---	✓	۱	✓	۱

۲۔ ہلکی اور بھاری آوازوں میں فرق کر سکیں۔ مثلاً 'ب' اور 'بھ' اور 'ت' اور 'تھ'	X	---	✓	۱	X	---
۳۔ ہے، ہوں اور ہیں کا فرق بتا سکیں۔	✓	۱	✓	۲	✓	۲
۴۔ تھا، تھی اور تھے کا فرق کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۲
۵۔ گا، گی اور گے کا فرق کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۲
۶۔ حرفِ اضافت (کا، کی، کے) کی پہچان کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۲
۷۔ واحد اور جمع میں فرق کر سکیں۔	✓	۲	✓	۱	✓	۲
۸۔ مذکر اور مونث میں فرق کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۲
۹۔ ختمہ، سکتہ اور سوالیہ نشان کی پہچان کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۲
۱۰۔ حرکات کی علامات (زبر، زیر، پیش، تنوین، مد، شد وغیرہ) کے درمیان فرق کر سکیں۔	X	---	✓	۱	✓	۱
۱۱۔ ہم آواز الفاظ بنا سکیں۔	✓	۳	✓	۲	✓	۱
۱۲۔ جملے میں اسم، فعل اور حرف کی پہچان کر سکیں۔"(۲۸)	✓	۱	✓	۱	✓	۳
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۹/۱۲		۱۲/۱۲		۱۱/۱۲	

نصاب میں جماعت اوّل کی مہارت زبان شناسی کی ذیل میں بارہ حاصلاتِ تعلم دیے گئے ہیں۔ ان میں نو حاصلاتِ تعلم نیشنل بک فاؤنڈیشن کی کتاب میں موجود ہیں اور تین حاصلاتِ تعلم (۱۰،۲،۱) جو حروفِ صحیح اور حروفِ علت، ہلکی اور بھاری آوازوں کے فرق اور علاماتِ حرکات کے فرق کے بارے میں ہیں، کتاب کا حصہ نہیں ہیں۔ نصاب میں دیا گیا نواں حاصلِ تعلم، 'ختمہ، سکتہ اور سوالیہ کی پہچان' کے بارے میں ہے مگر کتاب میں دیے گئے حاصلِ تعلم میں 'سکتہ' کے استعمال کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ اسی طرح حاصلِ تعلم نمبر بارہ 'جملے میں اسم، فعل اور حرف کی پہچان' ہے مگر کتاب میں 'حرف کی پہچان' کا حصہ نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اوکسفرڈ کی جماعت اوّل کی کتاب میں تمام بارہ حاصلاتِ تعلم شامل ہیں۔ آفاق سن سیریز کی پہلی جماعت کی کتاب میں گیارہ حاصلاتِ تعلم کو جگہ دی گئی ہے اور ایک حاصلِ تعلم کتاب میں موجود نہیں ہے۔

viii۔ جماعت اوّل: مہارت استحسان اور تنقید (Comp: Appreciation and Criticism)

ہر فرد کسی بھی شے، واقعے اور تحریر کے بارے میں اپنی ذاتی رائے اور پسند، ناپسند رکھتا ہے۔ مہارت

'استحسان اور تنقید' طلبہ کی اس صلاحیت کو جِلا دینے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔اس کی مدد سے انھیں اس قابل بنایا جاتا ہے کہ وہ کسی بھی تحریر، واقعے یا معمولاتِ زندگی کے بارے میں مناسب طریقے سے اپنی پسند ناپسند کا اظہار کر سکیں۔اس حوالے سے یکساں قومی نصاب برائے اُردو میں جماعت اوّل تا پنجم ایک ہی معیار قائم ہے : "عبارت (نظم و نثر) کے محاسن و معائب کا ادراک"[۲۹] اس کے ساتھ قائم کردہ حدِ تدریج کی تعداد تین ہے۔

> "اپنی پسند و ناپسند کا موزوں تحریری و زبانی اظہار کرنا۔ سادہ عبارت (کہانی، نظم، پہیلی، لطیفہ) پڑھ کر یا سن کر اپنی رائے کا اظہار کرنا۔ اپنے تجربے اور مشاہدے میں آنے والے روزمرہ زندگی کے واقعات پر اپنے ردِ عمل کا اظہار کرنا۔"[۳۰]

مہارت 'استحسان اور تنقید' کے حاصلاتِ تعلم کی درسی کتب میں موجودگی کا جائزہ ذیل میں دیا گیا ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم (SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ موتیا		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
"۱۔ آہنگ اور لے کے حوالے سے سادہ مصرعے ،اشعار اور نظمیں سن کر پسند کا اظہار کر سکیں۔	✓	۳	X	---	✓	۱
۲۔ مختصر نظمیں انفرادی طور پر اور مل کر ترنم سے پڑھ سکیں۔	✓	۴	✓	۳	✓	۲
۳۔ نظم، کہانی، لطیفہ یا پہیلی پڑھ / سن کر پسند کا اظہار کر سکیں۔	✓	۱	✓	۲	X	---
۴۔ کسی تصویر / منظر کو دیکھ کر اپنی پسند یا ناپسند کا اظہار کر سکیں۔"[۳۱]	✓	۱	✓	۱	✓	۲
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۴/۴		۳/۴		۳/۴	

استحسان اور تنقید مہارت کے فروغ اور پختگی کے لیے نصاب میں چار حاصلاتِ تعلم دیے گئے ہیں۔ تینوں پبلشرز کی جماعت اوّل کی کتاب کے جائزے سے پتا چلتا ہے کہ نیشنل بک فاؤنڈیشن کی جماعت اوّل کی کتاب میں چاروں حاصلاتِ تعلم موجود ہیں، جب کہ اوکسفرڈ اور آفاق سن سیریز کی پہلی جماعت کی کتاب میں چار میں سے تین حاصلاتِ تعلم شامل کیے گئے ہیں۔

ix۔ جماعت اوّل: مہارت روزمرہ زندگی کی مہارتیں(Comp: Life Skills)

معاشرے میں رہنے، اس کا مؤثر اور کارآمد حصہ بننے اور روزمرہ مسائل اور معاملات دانش مندی سے حل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ بچپن سے ہی فرد کی تربیت کی جائے۔ اسے روزمرہ زندگی کی مہارتیں سکھائی جائیں تاکہ اسے بدلتے ہوئے حالات کے ساتھ جینا آئے اور وہ سماجی زندگی میں فعال اور مؤثر انداز میں حصہ لے سکے۔ اس مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے یکساں قومی نصاب برائے اردو (۲۰۲۰ء) کے پرائمری کے نصاب میں روزمرہ زندگی کی مہارتوں(Life Skills) کو نمایاں جگہ دی گئی ہے۔ اس مہارت کے لیے پہلی جماعت سے پانچویں تک ایک ہی معیار دیا گیا ہے۔

"ذاتی اور اجتماعی زندگی کے مختلف سماجی اور معاشرتی پہلوؤں اور معاملات میں مؤثر اور مثبت شرکت اور ان مسائل و معاملات پر مناسب انداز میں پیش رفت۔"[۳۲]

جب کہ حدِ تدریج کے لیے تین نکات دیے گئے ہیں۔

"کہانیاں، واقعات، پہلیاں اور لطیفے پڑھ یا سن کر اور محررہ نشانات، سنگ میل یا سائن بورڈ وغیرہ پڑھ کر یا دیکھ کر اپنی رائے کا اظہار کرنا۔ کتاب سے لگاؤ پیدا کرنا۔ روزمرہ مسائل کے حل میں اردو کو استعمال کرنا۔"[۳۳]

اس معیار اور حدِ تدریج کی مدد سے یکساں قومی نصاب برائے اردو (۲۰۲۰ء) میں روزمرہ زندگی کی مہارتوں کے لیے مجوزہ حاصلاتِ تعلم اور درسی کتب میں موجود حاصلاتِ تعلم کا جائزہ جدوّل میں دیا گیا ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم(SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ موتیا		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
"۱۔ چھپائی کے بنیادی تصورات کی درست نشان دہی کر سکیں۔ (کتاب کا سرِ ورق، پسِ ورق) پڑھنے کے لیے کتاب کا درست طریقے سے پکڑنا، ایک صفحے پر صحیح سمت سے پڑھنا (دائیں سے بائیں) وغیرہ۔	X	---	X	---	✓	۱
۲۔ پنسل، کاپی، سلیٹ یا تختی اور کتاب وغیرہ کو درست طریقے سے پکڑ سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱

۳۔ محررہ نشانات، سنگ میل اور سائن بورڈ دیکھ کر سمجھ اور بتا سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۴۔ بول چال میں آدابِ گفتگو کا خیال رکھ سکیں۔ (السلام علیکم، وعلیکم السلام، شکریہ، مہربانی، معاف کیجیے وغیرہ)۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۵۔ گروہی کاموں میں شمولیت اختیار کر سکیں (ہفتہ صفائی، گروہی کھیل وغیرہ)۔	✓	۳	✓	۲	✓	۶
۶۔ کمرۂ جماعت کے کاموں میں نظم و ضبط کا مظاہرہ کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۷۔ گھر اور اسکول میں اپنے استعمال کی چیزوں (کتابیں اور کھلونے وغیرہ) کو سنبھال کر رکھ سکیں اور اہمیت بتا سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۸۔ اسکول میں بورڈ، فرنیچر اور پودوں وغیرہ کا خیال رکھ سکیں اور اہمیت کے بارے میں اظہار کر سکیں۔	X	---	✓	۱	✓	۱
۹۔ کسی بھی شخص کی غیر اخلاقی حرکات و اشارات کے بارے میں والدین یا اساتذہ کو بتا سکیں۔	✓	۲	X	---	✓	۱
۱۰۔ نشت و برخاست (گھر، اسکول، حجرہ، مسجد/عبادت گاہ) کے آداب کا خیال رکھ سکیں اور اہمیت کے بارے میں اظہار کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۲
۱۱۔ اپنے اور اپنے گردو پیش (گھر، اسکول، محلہ) سے متعلق روزمرہ امور کے بارے میں پوچھے گئے سوالات کے جوابات دے سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۱۲۔ سادہ واقعات، ہدایات اور اعلانات سن کر دوسروں کو آگاہ کر سکیں۔"[۳۴]	X	---	X	---	✓	۱
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۹/۱۲		۹/۱۲		۱۲/۱۲	

اردو کے ۲۰۲۰ء کے نصاب میں روز مرہ زندگی کی مہارتوں کے حوالے سے بارہ حاصلاتِ تعلم بیان کیے گئے ہیں۔ان میں سے نیشنل بک فاؤنڈیشن اور اوکسفرڈ کی کتاب میں نو، نو اور آفاق سن سیریز کی کتاب میں تمام بارہ حاصلاتِ تعلم موجود ہیں۔ نیشنل بک فاؤنڈیشن کی جماعت اوّل کی کتاب میں تین حاصلاتِ تعلم (۸،۱۱اور ۱۲) جب کہ اوکسفرڈ کی پہلی جماعت کی کتاب میں (۱،۹اور ۱۲) شامل نہیں کیے گئے۔

ب۔ مجوزہ حاصلاتِ تعلم اور جماعت دوم کی درسی کتب میں موجود حاصلاتِ تعلم کا جائزہ

یکساں قومی نصاب برائے اردو (۲۰۲۰ء) میں جماعت دوم کے لیے مختص مہارتوں کی تعداد بھی نو ہے۔اس حوالے سے ہر مہارت کے لیے اس کی مناسبت سے جماعت اوّل تا پنجم یکساں معیار (Standard) قائم کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ہی جماعت اوّل تا سوم ہر مہارت کے لیے یکساں حدِ تدریج (Benchmark) واضح کی گئی ہے۔ جن کا ذکر جماعت اوّل کی مہارتوں میں کر دیا گیا ہے۔اس معیار اور حدِ تدریج کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہر مہارت کے لیے حاصلاتِ تعلم مقرر کیے گئے ہیں تاکہ متعلقہ مہارت عمدگی کے ساتھ طلبہ کو سکھائی جا سکے۔ان حاصلاتِ تعلم کے تناظر میں کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم کا جائزہ لیا گیا ہے۔

i۔ جماعت دوم: مہارت سننا (Comp: Listening)

جماعت دوم کے نصاب میں موجود 'سننا' مہارت کے حاصلاتِ تعلم جماعت اوّل کی سننا مہارت کا تسلسل ہیں۔ مجوزہ حاصلاتِ تعلم کی تینوں کتب میں موجودگی کے حوالے سے جائزہ جدول میں دیا گیا ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم (SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ گیندا		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
"۱۔ انفرادی آوازیں سن کر آوازوں کو درست طریقے سے ملا کر لفظ بنا سکیں۔ مثلاً 'ن+ا+ن' سنیں تو انھیں ملا کر لفظ 'نان' بنا سکیں۔(توڑ سے جوڑ)	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۲۔ سن کر دو یا زائد ارکان والے الفاظ کو درست ارکان میں توڑ سکیں۔ مثلاً باجا میں 'با' اور 'جا'۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۳۔ایک لفظ کی ابتدائی آواز تبدیل ہونے پر نئے الفاظ کو درست طریقے سے سن اور بنا سکیں۔ مثلاً 'تالا' سے /ت/ ہٹا کر /ج/ لگا کر 'جالا'۔	✓	۱	✓	۱	✓	۳

۴۔الفاظ سن کر اُردو کے حروف/ارکان کی آوازوں اور تلفظ کا صحیح ادراک کر کے بتا سکیں۔	✓	۱	✓	۲	✓	۱
۵۔ سن کر کم از کم ڈیڑھ ہزار بنیادی الفاظ کے معنی کا ادراک کر کے روزمرہ بول چال میں درست استعمال کر سکیں۔	X	---	✓	۲	X	---
۶۔ ہم آواز الفاظ کی درست نشان دہی کر سکیں۔ جیسے رات، بات۔	✓	۲	✓	۲	✓	۲
۷۔امر و نہی کے جملے سن کر عمل کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۲
۸۔ نسبتاً طویل گفتگو سن کر اس کا باہمی ربط سمجھ سکیں۔	✓	۱	X	---	✓	۱
۹۔ سُن کر ہدایات پر عمل کر سکیں۔	✓	۱	✓	۲	✓	۷
۱۰۔ بول چال میں جملوں کے تسلسل کو مربوط کر کے معنی اخذ اور واقعے یا کہانی کو سمجھ کر بتا سکیں۔	✓	۱	X	---	✓	۱
۱۱۔ واقعات یا کہانیاں سن کر مخصوص ردِ عمل کا اظہار کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۱۲۔ مختصر کہانی سُن کر اس کے خاص خاص نکات زبانی سنا سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۲
۱۳۔آہنگ اور لے کے حوالے سے سادہ مصرعے، اشعار اور نظمیں سن کر پسند کا اظہار کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۴
۱۴۔ لطیفوں سے محظوظ ہو سکیں اور پہلیاں بوجھ سکیں۔	✓	۱	✓	۲	✓	۲
۱۵۔ قومی زبان میں سادہ کہانی سن کر تفہیمی سوالات کے درست جوابات دے سکیں۔"(۳۵)	✓	۱	✓	۲	✓	۲
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۱۴/۱۵		۱۳/۱۵		۱۴/۱۵	

جماعت دوم، یکساں قومی نصاب برائے اردو (۲۰۲۰ء) میں مہارت 'سننا' کے لیے پندرہ حاصلاتِ تعلم بیان کیے گئے ہیں۔ دوسری جماعت کی درسی کتب کے جائزے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نیشنل بک فاؤنڈیشن کی کتاب میں پندرہ میں سے چودہ حاصلاتِ تعلم کے حصول کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے اور پانچویں حاصلِ

تعلم کو کسی یونٹ کا حصہ نہیں بنایا گیا۔ اسی طرح اوکسفرڈ کی کتاب میں بھی تیرہ حاصلاتِ تعلم درسی اسباق کا حصہ بنے ہیں اور دو حاصلاتِ تعلم کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ آفاق سن سیریز کی درسی کتاب میں بھی چودہ حاصلاتِ تعلم اسباق کا حصہ بنے ہیں اور پانچواں حاصلِ تعلم کتاب کا حصہ نہیں بنایا گیا۔

ii۔ جماعت دوم: مہارت بولنا (Comp: Speaking)

جماعت دوم کے نصاب میں دوسری مہارت 'بولنا' کے حوالے سے تجویز کردہ حاصلاتِ تعلم، طلبہ میں بولنے کی صلاحیت بڑھانے اور درست بول چال میں مدد دینے کے لیے ترتیب دیے گئے ہیں۔ مجوزہ حاصلاتِ تعلم کی درسی کتب میں موجودگی کے حوالے سے جائزہ نیچے دیے گئے جدول میں موجود ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم (SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ گیندا		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
"۱۔ دو یا زائد ارکان والے الفاظ کو درست ارکان میں توڑ سکیں۔ مثلاً 'پانی' میں 'پا' اور 'نی'۔	✓	۱	X	---	✓	۱
۲۔ انفرادی آوازیں سن کر ان آوازوں کو درست طریقے سے ملا کر لفظ ادا کر سکیں۔ مثلاً 'ع+و+ر+ت' سنیں تو انھیں ملا کر لفظ 'عورت' بنا سکیں۔ (توڑ سے جوڑ)	✓	۱	✓	۱	✓	۲
۳۔ الفاظ کی ابتدائی آواز تبدیل کر کے درست طریقے سے نئے الفاظ بنا سکیں۔ مثلاً 'راگ' سے /ر/ ہٹا کر /س/ لگا کر 'ساگ'۔	✓	۲	X	---	✓	۱
۴۔ کم از کم ڈیڑھ ہزار بنیادی الفاظ کی درست ادائی کر سکیں۔	X	---	✓	۱	X	---
۵۔ الفاظ اور سادہ جملے درست آواز اور تلفظ کے ساتھ ادا کر سکیں۔	✓	۱	✓	۵	X	---
۶۔ سن کر ساتھ ساتھ کہانی یا عبارت کو بلند آواز میں بول سکیں یا دہرا سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۷۔ سوال سمجھ کر اس کا جواب دے سکیں۔	✓	۲	✓	۲	✓	۸
۸۔ امر و نہی کے جملے ادا کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱

۹۔ بول چال میں جملوں کے تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے مختصر واقعے یا کہانی کو اپنے الفاظ میں بیان کر سکیں۔	✓	۱	✓	۲	✓	۴
۱۰۔ واقعات، کہانیاں یا ہدایات سن کر اپنے ردِ عمل کا زبانی اظہار کر سکیں۔	✓	۲	✓	۱	✓	۲
۱۱۔ ذرا طویل گفتگو یا بات سن کر اور اس کے باہمی ربط کو سمجھ کر اپنے ذاتی ردِ عمل کا اظہار کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۱۲۔ تصویری کہانی پر گفتگو کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۳
۱۳۔ اپنی ذات، گھر، علاقے اور ارد گرد کے بارے میں بات کر سکیں۔	✓	۱	✓	۲	✓	۲
۱۴۔ پہلیاں۔ لطیفے اور اشعار سنا سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۳
۱۵۔ کہانی کا عنوان دیکھ کر آنے والے واقعات کی پیش گوئی کر سکیں۔"(۳۶)	✓	۱	✓	۱	X	---
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۱۴/۱۵		۱۳/۱۵		۱۲/۱۵	

دوسری جماعت کے لیے یکساں قومی نصاب برائے اردو (۲۰۲۰ء) میں مقرر کردہ حاصلاتِ تعلم کی تعداد پندرہ ہے۔ نیشنل بک فاؤنڈیشن کی درسی کتاب میں پندرہ میں سے چودہ حاصلاتِ تعلم کو جگہ دی گئی ہے اور چوتھے حاصلِ تعلم کو کسی درسی سبق کا حصہ نہیں بنایا گیا۔ اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کی جماعت دوم کی کتاب گیندا کے مطالعے سے علم ہوتا ہے کہ اس میں پندرہ میں سے تیرہ حاصلاتِ تعلم شامل کیے گئے ہیں اور دو حاصلاتِ تعلم (۱ اور ۳) کتاب میں شامل نہیں ہیں۔ اسی طرح آفاق سن سیریز کی درسی کتاب میں پندرہ میں سے بارہ حاصلاتِ تعلم شامل ہیں اور تین حاصلاتِ تعلم (۵، ۱۴ اور ۱۵) کتاب میں موجود نہیں ہیں۔

iii۔ جماعت دوم: مہارت پڑھنا (Comp: Reading)

جماعت دوم میں آنے کے بعد بچہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ تھوڑی سی کوشش سے مختلف تحریریں پڑھ کر اپنے علم کو جِلا بخش سکے۔ 'پڑھنا' مہارت کی اہمیت کے تناظر میں اس کی ترقی کے تسلسل کو برقرار رکھنے اور اس کی پختگی کو فروغ دینے کے لیے جماعت دوم کے اُردو کے نصاب (۲۰۲۰ء) میں حاصلاتِ تعلم مقرر کیے

ہیں۔ مجوزہ حاصلاتِ تعلم کی روشنی میں درسی کتب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم کا جائزہ ذیل میں دیا گیا ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم (SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ گیندا		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
"۱۔ ایک منٹ میں کم از کم ۷۰ کثیر الاستعمال ارکان درستی کے ساتھ پڑھ سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۲۔ ایک منٹ میں کم از کم ۵۰ کثیر الاستعمال الفاظ درست طریقے سے پڑھ سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۳
۳۔ ایک منٹ میں کم از کم ۴۰ا اختراعی ہجوں والے یا بے معنی الفاظ پڑھ سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۴۔ اپنی جماعت کے معیار کے مطابق کم از کم ۶۰ا الفاظ پر مشتمل عبارت ایک منٹ میں روانی سے پڑھ سکیں۔	✓	۳	✓	۴	✓	۴
۵۔ کتاب، کیلنڈر، جدول، ریل گاڑی، بس وغیرہ میں لکھے ہوئے سادہ پیغامات/ہدایات/اشتہارات پڑھ اور سمجھ سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۶۔ سادہ نظم پارے اور نثر پارے میں امتیاز کر کے اور سمجھ کر درست تلفظ کے ساتھ پڑھ سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۷۔ نظم و نثر کو پڑھ کر سوالات کے جواب زبانی دے سکیں۔	✓	۴	✓	۵	✓	۸
۸۔ کہانی، مکالمے اور ڈرامے کو سمجھ کر پڑھ سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۹۔ متن کو فہم سے پڑھ سکیں۔	✓	۱	✓	۴	✓	۳
۱۰۔ اپنے درجے کے مطابق سادہ کہانی (بلند خوانی / خاموش مطالعہ) پڑھ کر تفہیمی سوالات کے درست جوابات دے سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۳
۱۱۔ ٹی وی، موبائل اور کمپیوٹر وغیرہ پر سادہ جملے پڑھ سکیں۔"(۳۷)	✓	۱	✓	۱	✓	۱

کتاب میں موجود حاصلاتِ تعلم	۱۱/۱۱	۱۱/۱۱	۱۱/۱۱

یکساں قومی نصاب برائے اردو (۲۰۲۰ء) میں جماعت دوم کی لسانی استعداد 'پڑھنا' کے لیے گیارہ حاصلاتِ تعلم مقرر کیے گئے ہیں۔تینوں پبلشرز کی جماعت دوم کی درسی کتب کے مطالعے سے یہ علم میں آتا ہے کہ تینوں کتب میں تمام گیارہ کے گیارہ حاصلاتِ تعلم کا احاطہ کیا گیا ہے۔علاوہ ازیں مجوزہ حاصلِ تعلم نمبر چودہ میں پہلیاں، لطیفے اور اشعار سنانے کا کہا گیا ہے۔مگر اوکسفرڈ کی کتاب میں دیے گئے حاصلِ تعلم میں اشعار کا حصہ شامل نہیں کیا گیا۔اسی طرح مجوزہ حاصلِ تعلم نمبر تین 'کم از کم ۱۴۰ اختراعی ہجوں یا بے معنی الفاظ کی پڑھائی' کے حوالے سے ہے اور آفاق سن سیریز کی کتاب میں صرف ۲۰ اختراعی ہجوں کی پڑھائی کو شامل کیا گیا ہے۔

iv۔جماعت دوم: مہارت لکھنا(Comp: Writing)

سننا، بولنا اور پڑھنا مہارت کے تسلسل کی چوتھی مہارت 'لکھنا' ہے۔لکھنا سکھانے کے عمل میں بہت سارے پہلو مدِ نظر رکھے جاتے ہیں۔خاص طور پر ابتدائی جماعتوں میں، طلبہ کی عمر اور ذہنی سطح کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایسے اہداف و مقاصد کا تعین کیا جاتا ہے کہ طلبہ آسانی سے لکھنے کی طرف راغب ہو سکیں۔'مہارت 'لکھنا کے لیے مجوزہ حاصلاتِ تعلم اور درسی کتب میں ان کی موجودگی کا جائزہ ذیل میں درج ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم(SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ گیندا		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
"۱۔ مخصوص ذخیرۂ الفاظ کی زبانی املا لکھ سکیں۔	✓	۱	✓	۴	✓	۲
۲۔ایک سے تیس تک گنتی اُردو ہندسوں اور لفظوں میں لکھ سکیں۔	✓	۳	✓	۳	✓	۲
۳۔ایک سے بیس تک درست عددی ترتیب لکھ سکیں۔	✓	۲	✓	۴	✓	۲
۴۔جملوں کو رموزِ اوقاف کے ساتھ خوش خط نقل کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۵۔اپنے گھر اور اسکول کا پتہ لکھ سکیں۔	✓	۲	✓	۱	✓	۱
۶۔تصویر دیکھ کر اشیا کے نام لکھ سکیں۔	X	---	✓	۱	✓	۲
۷۔ نظم، کہانی یا واقعہ پڑھ کر مختصر سوالات کے جوابات لکھ سکیں۔	✓	۱	✓	۲	✓	۵

۸۔اپنے گھر، اسکول اور ارد گرد کے ماحول کے بارے میں پانچ سے سات سادہ جملے تحریر کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۹۔پانچ سے سات سادہ جملوں پر مشتمل مربوط عبارت لکھ سکیں۔"(۳۸)	✓	۲	✓	۳	✓	۶
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۸/۹		۹/۹		۹/۹	

یکساں قومی نصاب برائے اردو(۲۰۲۰ء) میں جماعت دوم کے لیے مختص کیے گئے حاصلاتِ تعلم کی تعداد نو ہے۔ نیشنل بک فاؤنڈیشن کی درسی کتاب میں نو میں سے آٹھ حاصلاتِ تعلم شامل کیے گئے ہیں اور چھٹا حاصلِ تعلم کسی یونٹ میں شامل نہیں کیا گیا۔اوکسفرڈ اور آفاق سن سیریز کی کتاب میں تمام نو کے نو حاصلاتِ تعلم موجود ہیں۔

iv۔جماعت دوم: مہارت تقریر(Comp: Speech)

اکتسابی عمل میں بولنے کی مہارت کا تعلق 'تقریر' سے ہوتا ہے۔یعنی بولنا سکھانے کے علاوہ بچے کو اس اہل بھی بنایا جائے کہ وہ دوسروں کے سامنے موزوں اور عمدہ طریقے سے کسی بھی موضوع کے حوالے سے اپنا نقطہ نظر بیان کر سکے۔اس حوالے سے بچے کی تربیت سکول کے ابتدائی ایام سے ہی شروع کر دی جاتی ہے۔اس مہارت کی نشوونما کے لیے جماعت دوم کے اردو کے نصاب(۲۰۲۰ء) میں جو حاصلاتِ تعلم دیے گئے ہیں، ان کی روشنی میں درسی کتب میں موجود حاصلاتِ تعلم کا جائزہ لیا گیا ہے۔

حاصلاتِ تعلم(SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ گیندا		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	تعداد	موجود
"''۱۔اپنے گھر، اسکول اور ماحول کے بارے میں کم از کم چار سے پانچ جملے بول سکیں۔	✓	۱	✓	۲	✓	۱
۲۔تقریر میں جملوں کی ادائی، تلفظ، روانی اور لب و لہجے کا خیال رکھ سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۲
۳۔کسی دیے گئے موضوع پر اپنا مافی الضمیر پانچ سے سات جملوں میں سامعین کے سامنے پیش کر سکیں۔"(۳۹)	✓	۱	✓	۲	✓	۲
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۳/۳		۳/۳		۳/۳	

دوسری جماعت کے یکساں قومی نصاب برائے اردو(۲۰۲۰ء) میں ،مہارت 'تقریر' میں طلبہ کو طاق کرنے کے لیے تین حاصلاتِ تعلم دیے گئے ہیں۔ نیشنل بک فاؤنڈیشن ،اوکسفرڈ اور آفاق سن سیریز کی درسی کتب کے درسی یونٹوں میں تمام حاصلاتِ تعلم موجود ہیں۔

vi۔جماعت دوم: مہارت تخلیقی لکھائی(Comp: Creative Writing)

ابتدائی جماعتوں میں دیکھ کر لکھنا سکھانے کے بعد طلبہ کو اس قابل بنانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ وہ کسی بھی موضوع پر اپنی ذہنی سطح اور عمر کے مطابق، خود سے چند جملے تحریر کر سکیں۔ 'تخلیقی لکھائی' کی یہ مہارت وقت کے ساتھ ساتھ ارتقا کی منازل طے کرتی ہے اور اس میں پختگی اور بہتری آتی ہے۔یکساں قومی نصاب برائے اُردو ۲۰۲۰ء میں جماعت دوم کی سطح پر اس مہارت کے قائم کردہ معیار اور حدِ تدریج کو حاصل کرنے کے لیے کچھ حاصلاتِ تعلم تشکیل دیے گئے ہیں اور کوشش کی گئی ہے کہ درسی کتب کی مدد سے اس مہارت کے حصول کو یقینی بنایا جاسکے۔اس حوالے سے مجوزہ حاصلاتِ تعلم اور درسی کتب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم کا جائزہ دیے گئے جدول میں موجود ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم(SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ گیندا		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	موجود	تعداد	موجود
"۱۔تصویر یا خاکہ دیکھ کر کم از کم پانچ جملے لکھ سکیں۔	✓	۴	✓	۱	✓	۳
۲۔ماحول سے متعلق کسی موضوع پر خود سے پانچ سے سات جملے لکھ سکیں۔	X	---	✓	۳	✓	۱۲
۳۔سماجی ضروریات کے مطابق مختصر ہدایات تحریر کر سکیں۔مثلاً کوڑا کرکٹ یہاں نہ پھینکیں۔"(۴۰)	✓	۱	✓	۱	✓	۲
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۲/۳		۳/۳		۳/۳	

دوسری جماعت میں 'تخلیقی لکھائی' کی مہارت کو بہتر بنانے کے لیے یکساں قومی نصاب برائے اردو(۲۰۲۰ء) میں مقرر کردہ حاصلاتِ تعلم تین ہیں۔اوکسفرڈ اور آفاق سن سیریز کی درسی کتب کے اسباق میں تمام حاصلاتِ تعلم کا احاطہ کیا گیا ہے ۔ نیشنل بک فاؤنڈیشن میں تین میں سے دو حاصلاتِ تعلم موجود ہیں اور حاصلِ تعلم نمبر دو کتاب کا حصہ نہیں ہے۔

vii۔جماعت دوم: مہارت زبان شناسی(Comp:Language Cognition)

تحریر میں زبان دانی کی اغلاط اس کے حسن کو ماند کر دیتی ہیں۔ابتدائی سطح سے ہی زبان دانی کا تعلم زبان کی درستی اور اصلاح میں مددگار ہوتا ہے۔جماعت دوم میں 'زبان شناسی' کی مہارت کے فروغ کے لیے اردو کے نصاب میں حاصلاتِ تعلم کا تعین کیا گیا ہے تاکہ طلبہ کی زبان دانی کی صلاحیت کو بہتر بنایا جا سکے۔اس مہارت کو لے کر جماعت دوم کی درسی کتب میں جو حاصلاتِ تعلم دیے گئے ہیں،ان کا جائزہ ذیل میں موجود ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم(SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ گینڈا		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
"١۔کلمہ اور مہمل میں فرق کر سکیں۔	✓	١	✓	١	✓	٢
٢۔سادہ جملوں کو زمانے کے لحاظ سے تبدیل کر سکیں۔	✓	١	✓	٢	✓	١
٣۔جملے میں فاعل، فعل، مفعول کی پہچان کیجیے۔	✓	٣	✓	١	✓	۴
۴۔بے ترتیب الفاظ کو ترتیب دے کر جملہ مرتب کر سکیں۔	✓	١	✓	١	✓	٢
۵۔مذکر مؤنث اسما کی عام جمع بنا سکیں جیسے گھوڑا سے گھوڑے۔	✓	١	✓	١	✓	١
٦۔حرفِ جار (میں، سے، کو، پر، تک وغیرہ) کو پہچان کر اُن کا صحیح استعمال کر سکیں۔	✓	١	✓	١	✓	٢
٧۔الف بائی ترتیب سے الفاظ کو درج کر سکیں۔	✓	٢	✓	١	✓	٢
٨۔امالہ کو حروف (نے، کو، میں، پر) کے حوالے سے سمجھ کر استعمال کر سکیں۔	✓	١	✓	١	✓	٢
٩۔امر و نہی اور منفی و سوالیہ جملے بنا سکیں۔	✓	٣	X	---	✓	۵
١٠۔جملوں میں رموزِ اوقاف میں سوالیہ، ختمہ، سکتہ، وقفہ، کا درست استعمال کر سکیں۔	✓	٣	✓	٣	✓	۴
١١۔الفاظ کے متضاد بنا سکیں۔	✓	٢	✓	۴	✓	٣
١٢۔واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنا سکیں۔	✓	٢	✓	١	✓	٢

۱۳۔ جملوں میں ماضی، حال اور مستقبل کے لحاظ سے فعل کی پہچان کر کے بتا سکیں۔"(۴۱)	✓	۱	X	---	✓	۴
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۱۳/۱۳		۱۱/۱۳		۱۳/۱۳	

دوسری جماعت میں زبان دانی کی مہارت کو بہتر بنانے کے لیے یکساں قومی نصاب برائے اردو(۲۰۲۰ء) میں مقرر کردہ حاصلاتِ تعلم کی تعداد تیرہ ہے۔ نیشنل بک فاؤنڈیشن اور آفاق سن سیریز کی کتاب میں تمام تیرہ حاصلاتِ تعلم کی مدد سے اس مہارت کے فروغ کو یقینی بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اوکسفرڈ کی دوسری جماعت کی کتاب گیندا میں تیرہ میں سے گیارہ حاصلاتِ تعلم اسباق کا حصہ بن سکے ہیں۔ جن دو حاصلاتِ تعلم کو کتاب میں جگہ نہیں دی گئی ان میں فعل کی اقسام کی پہچان اور فعل امر و نہی اور سوالیہ و منفی جملے شامل ہیں۔ اس کے علاوہ نصاب میں دیے گئے تیسرے حاصلِ تعلم 'جملے میں فعل، فاعل اور مفعول کی پہچان' میں سے فاعل اور مفعول کے حصے کو نظر انداز کرتے ہوئے صرف فعل کی پہچان کتاب میں شامل کی گئی ہے۔

viii۔ جماعت دوم: مہارت استحسان و تنقید (Comp: Appreciation and Criticism)

جب فرد شعور کی منزلیں طے کرتا ہے تو مختلف اشیا اور تحاریر کے بارے میں اس کی رائے وجود میں آتی ہے، اس کی پسند اور ناپسند کے معیار طے ہوتے ہیں اور وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ آزادی کے ساتھ مناسب الفاظ میں تحریری یا زبانی طور پر اپنی رائے کا اظہار کر سکے۔ کسی شے یا تحریر کو سراہے یا اس کے بارے میں ناپسندیدگی کا اظہار کر سکے۔ کسی چیز کو پسند کرنا استحسان اور اس کے نقص کا ادراک تنقید کے زمرے میں آتا ہے۔ یہ بھی ایک مہارت ہے اور اس مہارت میں طاق ہونا طلبہ کی تنقیدی صلاحیتوں کے فروغ کے لیے بہت ضروری ہے۔ چنانچہ اس مہارت کے حوالے سے طلبہ کی تربیت کے لیے ابتدائی جماعتوں سے ہی اس پر کام شروع کر دیا جاتا ہے۔ یکساں قومی نصاب برائے اردو میں اس مہارت کے حوالے سے کچھ حاصلاتِ تعلم مقرر کیے گئے ہیں۔ جنھیں سامنے رکھتے ہوئے درسی کتب میں اس مہارت کے حوالے سے مواد ترتیب دیا گیا ہے۔ مجوزہ حاصلاتِ تعلم اور جماعت دوم کی درسی کتب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم کا جائزہ جدول میں پیش ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم(SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ گیندا		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
"۱۔ نظم، کہانی یا واقعہ پڑھ/سن کر پسند کا اظہار کر سکیں۔	X	---	✓	۱۰	✓	۴

۲۔ذرائع ابلاغ میں بچوں کے پروگرام وغیرہ دیکھ کر سمجھ سکیں اور ذاتی پسند یا ناپسند کا اظہار کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۳۔کسی تصویر/منظر/تقریب کو دیکھ کر اپنی پسند یا ناپسند کا اظہار کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۲
۴۔لائبریری میں اپنی پسند کی کتابیں منتخب کر سکیں۔"[۴۲]	✓	۱	✓	۱	✓	۲
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۳/۴		۴/۴		۴/۴	

یکساں قومی نصاب برائے اردو (۲۰۲۰ء) جماعت دوم میں مہارت 'استحسان اور تنقید' کے حوالے سے چار حاصلاتِ تعلم دیے گئے ہیں۔ نیشنل بک فاؤنڈیشن کی کتاب میں چار میں سے تین حاصلاتِ تعلم کا احاطہ کرتے ہوئے ایک حاصلِ تعلم کو کتاب میں جگہ نہیں دی گئی جب کہ او کسفرڈ اور آفاق سن سیریز کی کتاب میں چاروں حاصلاتِ تعلم مختلف درسی یونٹوں کا حصہ بنائے گئے ہیں۔

ix۔جماعت دوم: مہارت روزمرہ زندگی کی مہارتیں (Comp: Life Skills)

زندگی گزارنے کے لیے روزمرہ کی مہارتوں کا اکتساب نہایت ضروری ہے۔ابتدائی عمر سے ہی طلبہ کو زندگی گزارنے کے طور اطوار سکھانے کے ساتھ ساتھ معاشرے کا کارآمد رکن بننے کی تربیت دی جائے تو بہت سے معاشرتی مسائل سے چھٹکارہ پایا جا سکتا ہے۔'روزمرہ زندگی کی مہارتوں' کے بارے میں طلبہ کو آگاہی دینے اور انھیں زندگی کا حصہ بنانے کے لیے مقرر کردہ حدِ تدریج کے مطابق اردو کے نصاب میں بارہ حاصلاتِ تعلم دیے گئے ہیں۔یہ حاصلاتِ تعلم کس حد تک درسی کتب کا حصہ ہیں اس حوالے سے جائزہ جدول میں پیش ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم(SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ گینڈا		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	تعداد	موجود
"۱۔چھپائی کے مزید پیچیدہ تصورات کی درست نشان دہی کر سکیں (جملے میں پہلا لفظ، جملے کا آخری لفظ، سکتہ یا سوالیہ نشان)۔	✓	۱	✓	۱	✓	۲
۲۔گھر اور اسکول میں پیش آنے والے چھوٹے چھوٹے مسائل کا حل بات چیت /اتفاق رائے سے تلاش کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۲

۳۔روزمرہ معاملات (اسکول، گھر، محلے، کھیل کے میدان)میں رواداری اختیار کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۴۔گفتگو کے آداب کا خیال رکھتے ہوئے روزمرہ اردو بول چال میں حصہ لے سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۵۔اپنی ذات، رشتوں، ماحول، پسند نا پسند اور دل چسپیوں سے متعلق بات چیت کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۶۔گھر اور اسکول میں استعمال کی چیزوں (کتابیں، کھلونے فرنیچر، پودے، بیرونی دیواریں، بجلی کے کھمبوں وغیرہ)کا خیال رکھ سکیں۔	✓	۱	✓	۲	✓	۱
۷۔موقع محل کے مطابق تشکر، تہنیت، انکسار اور تاسف کے کلمات ادا کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۲
۸۔ گروہی کاموں میں شمولیت اختیار کر سکیں اور مجوزہ ذمے داری کو بہتر انداز میں انجام دے سکیں۔	✓	۱	✓	۵	✓	۹
۹۔پڑھی، سنی اور دیکھی گئی معلومات کا عملی زندگی سے ربط قائم کر سکیں۔	✓	۱	✓	۲	✓	۳
۱۰۔روزمرہ زندگی میں بجلی، پانی، گیس اور ذرائع ابلاغ کے درست استعمال سے آگاہی حاصل کر کے بیان کر سکیں۔	X	---	✓	۲	✓	۱
۱۱۔سائن بورڈ، ٹریفک کے اشارے اور ہدایات پر عمل کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۱۲۔ناپسندیدہ واقعہ/حرکت/اشارہ/ترغیب یا لالچ وغیرہ کے بارے میں والدین اور اساتذہ کو بلا جھجک بتا سکیں۔"(۴۳)	X	---	✓	۱	✓	۱
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۱۰/۱۲		۱۲/۱۲		۱۲/۱۲	

جماعت دوم میں لسانی مہارت 'روزمرہ زندگی کی مہارتیں' کے لیے مختص کردہ بارہ حاصلاتِ تعلم میں سے نیشنل فاؤنڈیشن کی کتاب میں دس حاصلاتِ تعلم کا احاطہ کرتے ہوئے دو حاصلاتِ تعلم کو کتاب کا حصہ نہیں

بنایا گیا۔ اوکسفرڈ اور آفاق سن سیریز کی کتاب میں تمام حاصلاتِ تعلم کا احاطہ کیا گیا ہے۔

ج۔ مجوزہ حاصلاتِ تعلم اور جماعت سوم کی درسی کتب میں موجود حاصلاتِ تعلم کا جائزہ

یکساں قومی نصاب برائے اردو (۲۰۲۰ء) میں طلبہ کی لسانی استعدادوں کو بڑھانے کے لیے جماعت سوم میں حسبِ سابق نو مہارتوں کی آموزش پر زور دیا گیا ہے۔ ہر مہارت کے لیے جماعت اوّل تا پنجم یکساں معیار (Standard) اور جماعت اوّل تا سوم یکساں حدِ تدریج (Benchmark) مقرر ہے۔ جس کا ذکر جماعت اوّل کی مہارتوں میں کر دیا گیا ہے۔ اس معیار اور حدِ تدریج کے مطابق ہر مہارت کے لیے حاصلاتِ تعلم مقرر کیے گئے ہیں۔ ان مجوزہ حاصلاتِ تعلم کی روشنی میں درسی کتب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم کا جائزہ لے کر یہ جاننے کی کوشش کی گئی ہے کہ یہ حاصلاتِ تعلم کس حد تک درسی کتب کا حصہ بننے میں کامیاب رہے ہیں۔

i۔ جماعت سوم: مہارت سننا (Comp: Listening)

پچھلی جماعتوں سے ترقی پا کر جماعت سوم میں آنے والے طلبہ کی سننے اور سمجھنے کی صلاحیت کافی پختہ ہو چکی ہوتی ہے اور وہ بغیر کسی مشکل اور دقت کے، کہی جانے والی بات سن اور سمجھ سکتے ہیں۔ جماعت سوم میں 'سننا' مہارت کو مزید بہتر بنانے کے لیے یکساں قومی نصاب برائے اُردو میں کچھ حاصلاتِ تعلم مقرر کیے گئے ہیں۔ مجوزہ حاصلاتِ تعلم کی درسی کتب میں موجودگی کے حوالے سے جائزہ ذیل میں دیا گیا ہے۔

حاصلاتِ تعلم (SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ سدابہار		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	تعداد	موجود
"۱۔ سن کر کم از کم اڑھائی ہزار بنیادی الفاظ کے معنی کا ادراک کر کے روزمرہ بول چال میں درست استعمال کر سکیں۔	X	---	✓	۲	X	---
۲۔ ایک جملے میں ایک سے زائد ہدایات سن کر ان پر عمل کر کے دکھا سکیں۔	✓	۵	✓	۱	✓	۷
۳۔ سنی ہوئی کہانی، قصے یا گفتگو سے متعلق سوالات کے جوابات دے سکیں۔	✓	۲	✓	۱	✓	۳
۴۔ قدرے طویل گفتگو یا تقریر سن کر اس کے اجزا (ابتدا، اہم نکات، نتائج) اخذ کر سکیں۔	✓	۲	✓	۱	✓	۱

۵۔ سادہ اور مرکب جملوں پر مشتمل عبارت (واقعہ، کہانی) سن کر اس کے اجزا (کردار، مقامات، افراد، واقعات وغیرہ) سے متعلق معلومات اخذ کر سکیں۔	✓	۱	✓	۴	✓	۱
۶۔ آہنگ اور لے کے حوالے سے اشعار اور نظمیں سن کر بتا سکیں۔	✓	۷	✓	۴	✓	۷
۷۔ لطیفہ سن کر لطف اُٹھا سکیں اور پہیلی سُن کر بوجھ سکیں۔	✓	۳	✓	۱	✓	۲
۸۔ روزمرہ گفتگو سن کر زبان کے صحیح یا غلط ہونے میں امتیاز کر سکیں۔"[۴۴]	✓	۱	✓	۲	✓	۱
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۷/۸		۸/۸		۷/۸	

یکساں قومی نصاب برائے اُردو (۲۰۲۰ء) میں تیسری جماعت کی مہارت 'سننا' کے فروغ کے لیے آٹھ حاصلاتِ تعلم ترتیب دیے گئے ہیں۔ جن میں سے نیشنل بک فاؤنڈیشن آفاق سن سیریز کی کتاب میں سات، سات جب کہ اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی کتاب میں تمام آٹھ حاصلاتِ تعلم شامل ہیں۔

ii۔ جماعت سوم: مہارت بولنا (Comp: Speaking)

زبان کے تعلم کے سلسلے کی دوسری اہم مہارت 'بولنا' ہے۔ اس حوالے سے مجوزہ حاصلاتِ تعلم اور درسی کتب میں موجود حاصلاتِ تعلم کا جائزہ جدول میں دیا گیا ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم (SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ سدابہار		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
"۱۔ کم از کم اڑھائی ہزار بنیادی الفاظ کی درست ادائی کر سکیں۔	X	---	✓	۳	X	---
۲۔ توجہ سے سن کر اپنے ردِ عمل / خیالات کا اظہار درست تلفظ اور لب و لہجے میں کر سکیں۔	✓	۲	✓	۲	✓	۶
۳۔ کہانی سن کر دوبارہ وہی کہانی خاص خاص نکات سمیت زبانی سنا سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۲

۴۔ کسی کہانی یا عبارت کو اپنے الفاظ میں مناسب لب و لہجے، تلفظ اور آہنگ سے بیان کر سکیں۔	X	---	✓	۱	✓	۱
۵۔ مکالماتی گفتگو میں حصہ لے سکیں۔"(۴۵)	✓	۳	✓	۱	✓	۴
"۶۔ تصاویر دیکھ کر ان سے متعلق سوالات کے جوابات دے سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۷۔ اپنے ارد گرد کے ماحول (اہم عمارات، قدرتی مناظر، تفریحی مقامات وغیرہ) پر بات کر سکیں۔	✓	۲	✓	۲	✓	۳
۸۔ موقعے کی مناسبت سے آدابِ گفتگو (شکریہ، افسوس ، معذرت وغیرہ) کا خیال رکھتے ہوئے مناسب الفاظ بول سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۹۔ اپنے دوستوں اور رشتے داروں کا تعارف کروا سکیں۔"(۴۶)	✓	۱	✓	۱	✓	۱
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۷/۹		۹/۹		۸/۹	

تیسری جماعت میں 'بولنا' مہارت کے تعلم کو یقینی بنانے کے لیے یکساں قومی نصاب برائے اُردو (۲۰۲۰ء) میں نو حاصلاتِ تعلم مقرر کیے گئے ہیں۔ نیشنل بک فاؤنڈیشن کی کتاب میں نو میں سے سات حاصلاتِ تعلم درسی یونٹوں کا حصہ بنے ہیں۔ پہلا اور چوتھا حاصلِ تعلم کتاب میں شامل نہیں ہے۔ اوکسفرڈ کی درسی کتاب میں تمام حاصلاتِ تعلم کی نمائندگی کی گئی ہے۔ نیز نو میں آٹھ سات حاصلاتِ تعلم آفاق سن سیریز کی تیسری جماعت کی کتاب کا حصہ بنے ہیں اور پہلے حاصلِ تعلم کو کتاب میں شامل نہیں کیا گیا۔

iii۔ جماعت سوم: مہارت پڑھنا (Comp: Reading)

زبان کی تدریس کی تیسری اہم مہارت 'پڑھنا' ہے۔ تمام جماعتوں میں اس کا تدریجی ارتقا جاری رہتا ہے۔ اس مہارت کے تعلم اور پختگی کے لیے اردو کے تیسری جماعت کے نصاب میں حاصلاتِ تعلم کا تعین کر دیا گیا ہے۔ مجوزہ حاصلاتِ تعلم کی روشنی میں اردو کی تیسری جماعت کی درسی کتب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم کا جائزہ نیچے دیے گئے جدول میں موجود ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم (SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ سدا بہار		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
"١۔ سو(١٠٠) کثیر الاستعمال ارکان درستی کے ساتھ پڑھ سکیں۔	✓	١	✓	١	✓	١
٢۔ایک منٹ میں کم از کم ساٹھ (٦٠) کثیر الاستعمال الفاظ درست طریقے سے پڑھ سکیں۔	✓	١	✓	١	✓	١
٣۔اپنی جماعت کے معیار کے مطابق کم از کم ستر الفاظ پر مشتمل عبارت ایک منٹ میں روانی سے پڑھ سکیں۔	✓	١	✓	٣	✓	٣
٤۔ ایک منٹ میں کم از کم پچاس (٥٠) اختراعی ہجوں والے یا بے معنی الفاظ پڑھ سکیں۔	✓	١	✓	١	✓	٣
٥۔اُردو میں لکھے ہوئے کسی بھی پیغام ، عبارت یا علامت کو سمجھ کر روانی سے پڑھ سکیں۔	✓	٢	✓	١	✓	١
٦۔ نظم و نثر کو تلفظ، آہنگ ، لے، روانی کے ساتھ پڑھ سکیں۔	✓	٣	✓	٦	✓	٤
٧۔ نظم و نثر کو پڑھ کر سوالات کے درست جوابات دے سکیں۔	✓	٣	✓	٤	✓	٧
٨۔ سادہ اور مرکب جملوں پر مشتمل عبارت سمجھ کر پڑھ سکیں۔	✓	٥	✓	٢	✓	٣
٩۔ کہانی یا عبارت (بلند خوانی/خاموش مطالعہ) پڑھ کر تفہیمی سوالات کے درست جوابات دے سکیں۔	✓	٤	✓	٢	✓	٤
١٠۔ ٹی وی، موبائل اور کمپیوٹر وغیرہ پر سادہ جملے پڑھ سکیں۔	✓	١	✓	١	✓	٢
١١۔اپنی پسند کی کہانیاں، واقعات، ڈرامے اور نظمیں پڑھ کر نتائج اخذ کر سکیں۔"[٤٧]	✓	٢	✓	١	✓	١
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	١١/١١		١١/١١		١١/١١	

تیسری جماعت کے یکساں قومی نصاب برائے اردو (۲۰۲۰ء) میں 'بولنا' مہارت کے تعلم کو یقینی بنانے کے لیے گیارہ حاصلاتِ تعلم مقرر کیے گئے ہیں۔ نیشنل بک فاؤنڈیشن کی کتاب میں تمام گیارہ حاصلاتِ تعلم درسی یونٹوں کا حصہ بنے ہیں۔ اوکسفرڈ کی درسی کتاب اور آفاق سن سیریز میں بھی تمام حاصلاتِ تعلم کی نمائندگی کی گئی ہے۔

iv۔ جماعت سوم: مہارت لکھنا (Comp: Writing)

سننے، بولنے اور پڑھنے کے بعد لکھنے کی مہارت کو زبان کے اکتسابی عمل میں نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ اس مہارت کی تدریس و ترسیل کے لیے یکساں قومی نصاب برائے اردو (۲۰۲۰ء) میں کچھ حاصلاتِ تعلم تجویز کیے گئے ہیں۔ جن کی روشنی میں جماعت سوم کی درسی کتب میں موجود حاصلاتِ تعلم کا جائزہ لیا گیا ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم (SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ سدا بہار		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	تعداد	موجود
"۱۔ ایک سے پچاس تک گنتی اُردو ہندسوں اور لفظوں میں لکھ سکیں۔	✓	۳	✓	۵	✓	۴
۲۔ سبق (نظم و نثر) پڑھ کر اس کے متن سے متعلق سوالات کے جواب لکھ سکیں	✓	۴	✓	۳	✓	۷
۳۔ اپنے اردگرد کے ماحول کے بارے میں کسی موضوع پر کم از کم دس جملوں پر مشتمل مربوط عبارت لکھ سکیں۔	✓	۳	✓	۲	✓	۲
۴۔ اپنی جماعت کے معیار کے مطابق املا لکھ سکیں۔	✓	۳	✓	۲	✓	۴
۵۔ متن میں شامل نئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کر سکیں۔	✓	۳	✓	۳	✓	۱
۶۔ تحریر میں عددی ترتیب (ایک سے تیس تک) کا درست استعمال کر سکیں۔	✓	۴	✓	۶	✓	۳
۷۔ اسمائی، صفاتی اور فعلی الفاظ کو اپنی تحریر میں درست طور پر استعمال کر سکیں۔	✓	۱	✓	۳	✓	۱

۲	✓	۱	✓	۱	✓	۸۔اپنے ہیڈ ماسٹر/ہیڈ مسٹریس کے نام رخصت کی درخواست لکھ سکیں۔"[۴۸]
۸/۸		۸/۸		۸/۸		کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم

تیسری جماعت کے یکساں قومی نصاب برائے اردو (۲۰۲۰ء) میں 'لکھنا' مہارت کے تعلم کے لیے آٹھ حاصلاتِ تعلم ترتیب دیے گئے ہیں۔ درسی کتب کا جائزہ لینے سے یہ بات علم میں آتی ہے کہ تمام حاصلاتِ تعلم نیشنل بک فاؤنڈیشن، اوکسفرڈ اور آفاق سن سیریز کی تیسری جماعت کی کتب کا حصہ ہیں۔

V۔ جماعت سوم: مہارت تقریر (Comp: Speech)

طلبہ کو تقریر کے ہنر سے روشناس کرانے اور اس فن کی ترسیل کے لیے یکساں قومی نصاب برائے اُردو (۲۰۲۰ء) میں تجویز کردہ حاصلاتِ تعلم کے تناظر میں درسی کتب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم کا جائزہ جدول میں دیا گیا ہے۔

آفاق سن سیریز		اوکسفرڈ سدابہار		نیشنل بک فاؤنڈیشن		مجوزہ حاصلاتِ تعلم (SLOs)
تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	
۲	✓	۱	✓	۱	✓	"۱۔اپنے ماحول (تفریحی مقامات، قدرتی مناظر، اہم عمارات، روزمرہ کے مسائل وغیرہ) سے متعلق کسی موضوع پر ایک منٹ تک تقریر کر سکیں۔
۳	✓	۱	✓	۲	✓	۲۔اپنی پسند کے کسی موضوع پر اپنے خیالات اور مشاہدات کو درست لب و لہجے، موقع محل کے مطابق حرکات و سکنات، صحیح تلفظ اور اعتماد کے ساتھ پیش کر سکیں۔
۲	✓	۱	✓	۱	✓	۳۔تقریر کے مراحل (آغاز، عروج، اختتام) کا خیال رکھ کر اظہار کر سکیں۔"[۴۹]
۳/۳		۳/۳		۳/۳		کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم

مہارت 'تقریر' کی آموزش کے لیے یکساں قومی نصاب برائے اردو (۲۰۲۰ء) میں دیے گئے تینوں حاصلاتِ تعلم، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اوکسفرڈ اور آفاق سن سیریز کی جماعت سوم کی کتب کا حصہ ہیں۔

vi۔جماعت سوم: مہارت تخلیقی لکھائی(Comp: Creative Writing)

سننے، بولنے، پڑھنے اور لکھنے کے بعد انتہائی اہم مہارت 'تخلیقی لکھائی' ہے۔اس مہارت کی اہمیت اس لحاظ سے مسلم ہے کہ یہ انسانی خیالات، جذبات واحساسات کی ترسیل میں معاون ہوتی ہے۔اس مہارت میں پختگی طلبہ کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ خود سے کسی عنوان کے بارے میں تحریری اظہارِ خیال کر سکیں۔اس مہارت کی ترسیل کے لیے اردو کے نصاب میں حاصلاتِ تعلم تجویز کیے گئے ہیں، مجوزہ حاصلاتِ تعلم اور کتب میں موجود حاصلاتِ تعلم کا جائزہ ذیل میں دیا گیا ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم(SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ سدابہار		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	موجود	تعداد	موجود
"۱۔کوئی منظر یا منظر کی تصویر دیکھ کر کم از کم دس جملوں پر مشتمل عبارت لکھ سکیں۔	✓	۲	✓	۱	✓	۲
۲۔ماحول سے متعلق کسی موضوع پر خود سے کم از کم دس مربوط جملے لکھ سکیں۔	✓	۴	✓	۱	✓	۷
۳۔اپنی جماعت کے معیار کے مطابق دی گئی کہانی کا اختتام تبدیل کر کے لکھ سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۲
۴۔چھٹی کے دن کی مصروفیات لکھ سکیں۔"(۵۰)	✓	۱	✓	۱	✓	۱
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۴/۴		۴/۴		۴/۴	

مہارت 'تخلیقی لکھائی' کے حوالے سے یکساں قومی نصاب برائے اردو(۲۰۲۰ء) میں دیے گئے تمام حاصلاتِ تعلم نیشنل بک فاؤنڈیشن،اوکسفرڈ اور آفاق سن سیریز کی جماعت سوم کی کتب میں موجود ہیں۔

vii۔جماعت سوم: مہارت زبان شناسی(Comp: Language Cognition)

زبان دانی کی مہارت بولنے اور لکھنے دونوں طرح کی آموزش کو بہتر بنانے میں نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔اس مہارت کی ترسیل وتدریس کے لیے یکساں قومی نصاب برائے اردو(۲۰۲۰ء) میں حاصلاتِ تعلم کا تعین کیا گیا ہے۔ان حاصلاتِ تعلم کو کس حد تک درسی کتب میں جگہ دی گئی ہے اس کا جائزہ جدول میں پیش ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم (SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ سدا بہار		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
"۱۔واحد اور جمع کا فرق جملوں میں واضح کر سکیں۔	✓	۴	✓	۵	✓	۵
۲۔تذکیر و تانیث کا فرق جملوں میں واضح کر سکیں۔	✓	۵	✓	۲	✓	۴
۳۔ معنی کے لحاظ سے متضاد الفاظ کو سمجھ کر بول / لکھ سکیں۔	✓	۴	✓	۴	✓	۶
۴۔ معنی کے لحاظ سے مترادف الفاظ کو سمجھ کر بول /لکھ سکیں۔	✓	۶	✓	۲	✓	۶
۵۔ہم آواز الفاظ بنا سکیں۔	✓	۲	✓	۳	✓	۱
۶۔اسم ضمیر کی نشاندہی کر سکیں۔	✓	۲	✓	۱	✓	۳
۷۔اقراری، انکاری اور استفہامی جملوں میں فرق کر سکیں۔	✓	۲	✓	۱	✓	۱
۸۔استفہامی، اقراری اور انکاری جملوں کو ایک دوسرے میں تبدیل کر سکیں۔	✓	۲	✓	۱	✓	۳
۹۔استعجابیہ جملوں کی نشاندہی کر سکیں۔	✓	۲	✓	۱	✓	۲
۱۰۔جملوں میں ماضی، حال اور مستقبل کے لحاظ سے فعل کی پہچان کر کے بتا سکیں۔	✓	۵	✓	۱	✓	۴
۱۱۔سادہ جملوں کو زمانہ ماضی، حال اور مستقبل کے لحاظ سے تبدیل کر سکیں۔	✓	۵	✓	۱	✓	۴
۱۲۔اسم معرفہ اور اسم نکرہ کی پہچان کر کے بتا سکیں۔"(۵۱)	✓	۳	✓	۱	✓	۴
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۱۲/۱۲		۱۲/۱۲		۱۲/۱۲	

'زبان شناسی' کی مہارت کے حوالے سے مجوزہ حاصلاتِ تعلم کی تعداد بارہ ہے اور یہ تمام حاصلاتِ تعلم نیشنل بک فاؤنڈیشن، اوکسفرڈ اور آفاق سن سیریز کی تیسری جماعت کی کتب کا حصہ ہیں۔

viii۔جماعت سوم: مہارت استحسان اور تنقید(Comp: Appreciation and Criticis)

یکساں قومی نصاب برائے اُردو میں دی گئی آٹھویں مہارت استحسان اور تنقید کی آموزش کے لیے، نصاب میں حدِتدریج کے اندر رہتے ہوئے حاصلاتِ تعلم کا تعین کر دیا گیا ہے۔ان حاصلاتِ تعلم کو سامنے رکھتے ہوئے درسی کتب میں موجود حاصلاتِ تعلم کا جائزہ میں پیش کیا گیا ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم(SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ سدا بہار		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
"۱۔اپنی اور دوسروں کی پسند یا نا پسند اور دل چسپیوں سے متعلق بات چیت کر سکیں۔	✓	۳	✓	۱	✓	۴
۲۔فطرت سے متعلق موضوعات پر دی گئی تحریروں (نظم و نثر) سے لطف اٹھا سکیں۔	✓	۱	✓	۳	✓	۲
۳۔کسی تصویر/منظر/تقریب کو دیکھ کر اپنی پسند یا نا پسند کا اظہار کر سکیں۔	✓	۳	✓	۲	✓	۲
۴۔لطیفے اور پہیلیاں سننے، سنانے اور بوجھنے سے لطف اندوز ہو سکیں۔"(۵۲)	✓	۳	✓	۱	✓	۲
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۴/۴		۴/۴		۴/۴	

اردو کے یکساں قومی نصاب میں 'استحسان اور تنقید' کی مہارت کی ذیل میں مجوزہ حاصلاتِ تعلم کی تعداد چار ہے۔تینوں پبلشرز کی کتب کا جائزہ لینے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ تمام حاصلاتِ تعلم نیشنل بک فاؤنڈیشن،اوکسفرڈ اور آفاق سن سیریز کی تیسری جماعت کی کتب کے درسی یونٹوں میں موجود ہیں۔

ix۔جماعت سوم: مہارت روز مرہ زندگی کی مہارتیں(Comp: Life Skills)

زندگی کی مہارتیں سیکھ کر انھیں روز مرہ معمولات کا حصہ بنانے سے نہ صرف زندگی سہل ہو جاتی ہے بلکہ معاشرے میں امن و سکون بھی پھیلتا ہے۔روز مرہ زندگی کی مہارتوں کو نصاب کا حصہ بنانے کا مقصد طلبہ کو معاشرے میں فعال کردار ادا کرنے کے لیے تیار کرنا ہے۔یکساں قومی نصاب برائے اردو(۲۰۲۰ء) میں روز مرہ زندگی کی مہارتوں کے حوالے سے حاصلاتِ تعلم دیے گئے ہیں۔انھیں سامنے رکھتے ہوئے درسی کتب

میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم کا جائزہ نیچے دیے گئے جدول میں موجود ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم (SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ سدا بہار		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
"١۔ روزمرہ اردو بول چال میں اعتماد سے حصہ لے سکیں۔	✓	٦	✓	٢	✓	٦
٢۔ کہانیاں یا پہیلیاں پڑھ /سُن کر اپنے ساتھیوں کو بھی سنا سکیں۔	✓	٢	✓	١	✓	٣
٣۔ ابلاغ یا دیگر ایسے ہی ذرائع سے نظمیں اور گیت پڑھ /سُن کر دوسروں کو بھی بتا سکیں۔	✓	٥	✓	١	✓	٤
٤۔ روزمرہ زندگی میں بجلی، پانی، گیس اور ذرائع ابلاغ کے درست استعمال سے آگاہی حاصل کر سکیں۔	✓	١	✓	١	✓	١
٥۔ گھر اور اسکول میں پیش آنے والے چھوٹے چھوٹے مسائل کا حل بات چیت /اتفاق رائے سے تلاش کر سکیں۔	✓	٢	✓	١	✓	١
٦۔ روزمرہ معاملات (اسکول، گھر، محلے، کھیل کے میدان) میں رواداری اختیار کر سکیں۔	✓	١	✓	٢	✓	١
٧۔ گھر ، اسکول، محلے، مسجد/عبادت گاہ، پارک ، تفریحی مقامات وغیرہ سے متعلقہ چیزوں کا خیال رکھ سکیں۔	✓	١	✓	١	✓	١
٨۔ اپنے مسائل/گھر، اسکول، محلے وغیرہ میں پیش آنے والے ناپسندیدہ واقعہ /حرکت/ اشارہ/ترغیب یا لالچ وغیرہ کے بارے میں والدین اور اساتذہ کو بلا جھجک بتا سکیں۔	✓	١	✓	١	✓	٢
٩۔ گروہی کاموں میں شمولیت اختیار کر سکیں اور مجوزہ ذمے داری کو بہتر انداز میں انجام دے سکیں۔	✓	٢	✓	٤	✓	٧

۱۰۔ہنگامی صورت حال (حادثہ ، سیلاب ، زلزلہ وغیرہ) میں اپنی حفاظت کے ساتھ دوسروں کی مدد کر سکیں۔ ،،(۵۳)	X	---	✓	۱	✓	۱
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۹/۱۰		۱۰/۱۰		۱۰/۱۰	

اردو کے نصاب میں 'روزمرہ زندگی کی مہارت' کے اکتساب کے لیے تجویز کردہ حاصلاتِ تعلم کی تعداد دس ہے۔اوکسفرڈ اور آفاق سن سیریز کی جماعت سوم کی کتب کے درسی یونٹوں میں تمام دس حاصلاتِ تعلم کا احاطہ کیا گیا ہے، جب کہ نیشنل بک فاؤنڈیشن کی کتاب میں دس میں سے نو حاصلاتِ تعلم کتاب کا حصہ ہیں اور ایک حاصلِ تعلم کو کتاب میں شامل نہیں کیا گیا۔

د۔ مجوزہ حاصلاتِ تعلم اور جماعت چہارم کی درسی کتب میں موجود حاصلاتِ تعلم کا جائزہ

یکساں قومی نصاب برائے اُردو(۲۰۲۰ء) میں طالبِ علم میں زبان کے تعلم اور شعور کے لیے جماعت چہارم میں دی گئی مہارتوں کی تعداد نو ہے ۔ جماعت اوّل تا پنجم ہر مہارت کی ذیل میں یکساں معیار(Standard) قائم کیا گیا ہے، جسے جماعت اوّل کی مہارتوں میں بیان کیا گیا ہے۔جب کہ تمام مہارتوں کے لیے مقرر کردہ حدِ تدریج(Benchmark) جماعت چہارم و پنجم کے لیے یکساں ہے۔اس معیار اور حدِ تدریج کو سامنے رکھتے ہوئے ہر مہارت کی آموزش کے لیے حاصلاتِ تعلم تجویز کیے گیے ہیں۔ مجوزہ حاصلاتِ تعلم کو سامنے رکھ کر کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم کا جائزہ لیا گیا ہے۔

i۔جماعت چہارم: مہارت سننا(Comp: Listening)

جماعت چہارم کی سطح پر طلبہ کی ذہنی استعداد عمدہ ہوتی ہے اور وہ آسانی سے ہر بات سن اور سمجھ سکتے ہیں۔اس عمر کے بچوں کے لیے جماعت چہارم و پنجم کی مہارت 'سننا' کی آموزش کے لیے حدِ تدریج مقرر ہے:

> "سن کر کم از کم پانچ ہزار بنیادی الفاظ کو سمجھنا۔ مرکب جملوں پر مشتمل گفتگو کی تفہیم کرنا۔ کہانیاں ، دل چسپ واقعات، خطبات، اعلانات، ہدایات اور تقاریر سن کر اہم نکات کی نشان دہی کرنا۔"(۵۴)

قائم کردہ معیار اور حدِ تدریج سامنے رکھتے ہوئے، جماعت چہارم کی 'سننا' مہارت کے لیے حاصلاتِ تعلم تشکیل دیے گئے ہیں۔ مجوزہ حاصلاتِ تعلم کی روشنی میں درسی کتب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم کا جائزہ جدول

میں دیا گیا ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم (SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ نرگس		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
"۱۔ گفتگو یا تقریر سن کر ان میں امتیاز کر سکیں۔	X	---	✓	۱	✓	۲
۲۔ سُن کر غلط اور صحیح تلفظ میں فرق کر سکیں۔	✓	۴	✓	۱	✓	۳
۳۔ گفتگو یا بیان سن کر جملوں میں بے ربطی اور عدم تسلسل کا ادراک کر کے بتا سکیں۔	✓	۱	X	---	✓	۵
۴۔ اردو میں سنی گئی گفتگو کا مفہوم سمجھ کر یاد رکھ سکیں اور بیان کر سکیں۔	✓	۴	✓	۱	✓	۳
۵۔ استحسانی اور تنقیدی گفتگو سُن کر بیان کر سکیں۔	✓	۲	✓	۱	✓	۲
۶۔ ہدایات یا اعلانات سن کر ان پر عمل کر سکیں۔	✓	۱	X	---	✓	۱
۷۔ لطیفہ یا پہیلی سُن کر پیغام کو سمجھ کر دُہرا سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۲
۸۔ اُردو گنتی اور عددی ترتیب سن کر اس میں امتیاز کر کے نشاندہی کر سکیں۔"(۵۵)	X	---	✓	۱	✓	۱
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۶/۸		۶/۸		۸/۸	

یکساں قومی نصاب برائے اردو (۲۰۲۰ء) میں چوتھی جماعت کی مہارت 'سننا' کے لیے مقرر کردہ حاصلاتِ تعلم کی تعداد آٹھ ہے۔ نیشنل بک فاؤنڈیشن کی کتاب میں آٹھ میں سے چھے، اوکسفرڈ کی کتاب میں بھی آٹھ میں سے چھے اور آفاق سن سیریز کی چہارم جماعت کی کتاب تمام آٹھ حاصلاتِ تعلم شامل ہیں۔

ii۔ جماعت چہارم: مہارت بولنا (Comp: Speaking)

سننا مہارت کے بعد بولنا مہارت کی ترقی اور نشوونما پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے تاکہ طلبہ احسن طریقے سے بات چیت کرنے کے قابل ہو جائیں۔ اس سطح پر طلبہ میں 'بولنا' مہارت کی تدریس و ترسیل کے لیے مقرر کردہ حدِ تدریج میں تین نکات بیان کیے گئے ہیں:

"کم از کم پانچ ہزار بنیادی الفاظ کی درست ادائی کرنا۔ اُردو زبان میں اپنے خیالات، احساسات اور معلومات کا منطقی انداز میں درست لب و لہجے اور ربط و تسلسل کے ساتھ

اظہار کرنا۔ دیے گئے موضوع اپنا نقطہ نظر بیان کرنا۔"(۵۶)

اس دائرہ کار کو سامنے رکھتے ہوئے جماعت چہارم کی لسانی استعداد 'بولنا' کے لیے حاصلاتِ تعلم مقرر کیے گئے ہیں۔ مجوزہ حاصلاتِ تعلم اور درسی کتب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم کا جائزہ جدول میں موجود ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم(SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ ٹرگس		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
"۱۔ اپنا مافی الضمیر ربط، ترتیب اور درست لب و لہجے سے ادا کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۳
۲۔ کسی نظم، کہانی یا واقعے کو سن کر خاص خاص نکات بیان کر سکیں۔	✓	۵	✓	۲	✓	۴
۳۔ کسی بھی واقعے یا کہانی کو اپنے لفظوں میں بیان کر سکیں۔	✓	۴	✓	۳	✓	۳
۴۔ خطبہ، تقریر، ہدایات وغیرہ پڑھ کر سمجھ سکیں اور پیغام دوسروں تک پہنچا سکیں۔"(۵۷)	✓	۱	✓	۱	✓	۲
"۵۔ کسی بھی موضوع پر اپنے ساتھیوں کے ساتھ اُردو مباحثے میں حصہ لے سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۵
۶۔ اپنے ارد گرد کے ماحول سے متعلق (اہم عمارات، قدرتی مناظر، تفریحی مقامات وغیرہ) پر بات کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۳
۷۔ اُردو میں اشعار اور نظمیں لے کے ساتھ سُنا سکیں۔	✓	۱	✓	۲	✓	۴
۸۔ کسی سرگرمی میں حصہ لینے کے لیے اپنی خواہش کا اظہار کر سکیں۔	X	---	✓	۱	✓	۲
۹۔ مکالماتی طریقہ کار کے مطابق گفتگو کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۴
۱۰۔ اپنی بول چال میں اردو گنتی اور عددی ترتیب کا خیال رکھ سکیں۔"(۵۸)	✓	۱	✓	۱	✓	۱
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۹/۱۰		۱۰/۱۰		۱۰/۱۰	

جماعت چہارم کے نصاب میں 'بولنا' مہارت کے فروغ کے لیے دس حاصلاتِ تعلم تجویز کیے گئے ہیں۔اوکسفرڈ اور آفاق سن سیریز کی جماعت چہارم کی کتاب میں تمام دس حاصلاتِ تعلم شامل ہیں جب کہ نیشنل بک فاؤنڈیشن کی کتاب میں دس میں سے نو حاصلاتِ تعلم درسی یونٹوں کا حصہ ہیں۔

iii۔جماعت چہارم: مہارت پڑھنا(Comp: Reading)

تدریسِ زبان کی تیسری اہم مہارت 'پڑھنا' ہے۔جماعت چہارم کی سطح پر طلبہ کے پاس ذخیرۂ الفاظ زیادہ ہوتا ہے اور وہ اس قابل ہوتے ہیں کہ بتدریج مشکل الفاظ پر مبنی عبارت پڑھ سکیں۔اس مہارت کے بتدریج ارتقا اور استعداد بڑھانے کے لیے یکساں قومی نصاب برائے اُردو میں دو حدِ تدریج مقرر کیے گئے ہیں جو جماعت چہارم اور جماعت پنجم کی بولنا مہارت کے لیے یکساں ہیں۔مقرر کردہ حدِ تدریج درج ذیل ہیں:

> " عبارت کو مناسب رفتار کے ساتھ درستی سے پڑھنا۔خاموش مطالعے کی عادت اپنانا۔جدید ٹیکنالوجی (موبائل فون، ٹیب، کمپیوٹر، لیپ ٹاپ اور انٹرنیٹ وغیرہ) کی مدد سے متن (نظم و نثر) فہم کے ساتھ پڑھنا۔"[۵۹]

اس حدِ تدریج کے مطابق مجوزہ حاصلاتِ تعلم کس حد تک درسی کتب کا حصہ بنے ہیں، اس حوالے سے نشان دہی جدول میں کی گئی ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم(SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ ٹرنگس		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
"۱۔ایک منٹ میں کم از کم اسی (۸۰) الفاظ درست طریقے سے پڑھ سکیں۔	✓	۲	✓	۱	✓	۱
۲۔ متن کو فہم سے پڑھ سکیں۔	✓	۱	✓	۴	✓	۳
۳۔ عبارت کا مقصد سمجھتے ہوئے درست تلفظ کے ساتھ روانی سے پڑھ سکیں۔	✓	۶	✓	۱	✓	۶
۴۔ نظم کا مفہوم سمجھتے ہوئے لے اور آہنگ کے ساتھ پڑھ سکیں۔	✓	۴	✓	۵	✓	۶
۵۔ نظم و نثر (بلند خوانی /خاموش مطالعہ) پڑھ کر سوالات کے جوابات دے سکیں۔	✓	۳	✓	۲	✓	۲

۶۔معلوماتِ عامہ اور فطری موضوعات پر مبنی تحریریں سمجھ کر پڑھ سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۲
۷۔موبائل، لیپ، کمپیوٹر یا انٹرنیٹ وغیرہ کی مدد سے نظم و نثر پڑھ سکیں۔	X	---	✓	۲	✓	۱
۸۔کہانی اور نظم پڑھ کر عنوان، عناصر اور نتائج اخذ کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۴
۹۔عبارت میں موجود جدول، تصاویر اور نقشوں میں دی گئی معلومات پڑھ کر نتائج اخذ کر سکیں۔"(۶۰)	✓	۱	X	---	✓	۱
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۸/۹		۸/۹		۹/۹	

اردو کے نصاب میں 'پڑھنا' مہارت کی ذیل میں دیے گئے نو حاصلاتِ تعلم میں سے نیشنل بک فاؤنڈیشن اور اوکسفرڈ کی کتاب میں آٹھ، آٹھ اور آفاق سن سیریز کی کتاب میں تمام حاصلاتِ تعلم شامل ہیں۔

iv۔جماعت چہارم: مہارت لکھنا(Comp: Writing)

جماعت چہارم کی سطح پر 'لکھنا' مہارت کا دائرہ کار وسیع ہو جاتا ہے اور رسمی اور غیر رسمی تحریروں پر خاص توجہ دی جاتی ہے۔اس حوالے سے قائم کردہ حدِ تدریج میں کہا گیا ہے:

> "ربط و تسلسل کے ساتھ مضمون، درخواست، خط، روزنامچہ، کہانی اور مکالمہ خوش خط لکھنا۔رسمی اور غیر رسمی اندازِ تحریر کے فرق کو مدِ نظر رکھتے ہوئے قواعد اور ذخیرہ الفاظ کا استعمال کرنا۔سو(۱۰۰) تک گنتی اردو ہندسوں اور لفظوں میں لکھنا اور عددی ترتیب کے ساتھ استعمال کرنا۔"(۶۱)

اس حدِ تدریج کو مدِ نظر رکھتے ہوئے قومی نصاب میں مہارت لکھنا کی تدریس کے لیے حاصلاتِ تعلم مقرر کیے گئے ہیں۔ان حاصلاتِ تعلم کی روشنی میں درسی کتب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم کا جائزہ ذیل میں دیا گیا ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم(SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ نرگس		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
"۱۔املا کو صحت کے ساتھ تحریر کر سکیں۔	✓	۴	✓	۴	✓	۱

۲۔ ایک سے اسّی (۸۰) تک گنتی اردو ہندسوں اور لفظوں میں لکھ سکیں۔	✓	۳	✓	۷	✓	۳
۳۔ محاوروں کو جملوں میں استعمال کر سکیں۔	✓	۵	✓	۲	✓	۲
۴۔ عددی ترتیب (تیسرا، چوتھا، انیسواں، وغیرہ) کو جملوں میں استعمال کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۵۔ عددی ترتیب (اٹھارواں، اٹھارویں، انیسواں، انیسویں) کا فرق سمجھ کر لکھ سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۲
۶۔ مرکب جملے بنا سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۲
۷۔ اسکول سے متعلقہ امور کے بارے میں درخواست لکھ سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۳
۸۔ اپنی سرگرمیوں کا روزنامچہ لکھ سکیں۔	X	---	X	---	✓	۱
۹۔ کسی بھی عنوان پر مختصر مضمون ربط و تسلسل کے ساتھ لکھ سکیں۔	✓	۳	✓	۲	✓	۴
۱۰۔ کہانی کے اجزا (آغاز، عروج، اختتام اور نتیجہ) کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کہانی تحریر کر سکیں۔	✓	۳	✓	۲	✓	۲
۱۱۔ خط لکھ سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۲
۱۲۔ عبارت پڑھ کر اس کے خاص نکات تحریر کر سکیں۔	✓	۲	✓	۲	✓	۲
۱۳۔ نظم/اشعار کو نثر میں تبدیل کر کے لکھ سکیں۔	✓	۲	✓	۲	✓	۳
۱۴۔ شعر یا نظم پڑھ کر اس کا مفہوم لکھ سکیں۔"[۶۲]	X	---	✓	۱	X	---
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۱۲/۱۴		۱۳/۱۴		۱۳/۱۴	

یکساں قومی نصاب برائے اردو (۲۰۲۰ء) میں مہارت 'لکھنا' کے لیے ترتیب دیے گئے حاصلاتِ تعلم کی تعداد چودہ ہے۔ جن میں سے نیشنل بک فاؤنڈیشن کی کتاب میں چودہ میں سے بارہ اور اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی کتاب میں تیرہ میں سے چودہ اور آفاق سن سیریز کی کتب میں بھی چودہ میں سے تیرہ حاصلاتِ تعلم شامل ہیں۔

v۔جماعت چہارم: مہارت تقریر(Comp: Speech)

جماعت چہارم میں آکر طلبہ کی بات چیت اور گفتگو کی صلاحیت مزید نکھر جاتی ہے۔اس درجے پر مہارت 'تقریر' کی آموزش کا عمل مزید اہمیت اختیار کرلیتا ہے۔جماعت چہارم اور پنجم دونوں جماعتوں کے لیے اس لسانی استعداد کی ذیل میں یکساں حدِ تدریج قائم کی گئی :" جماعت کے سامنے اپنے خیالات اور مشاہدات تقریر کی شکل میں پیش کرنا۔"(۶۳)

اس حدِ تدریج کو سامنے رکھتے ہوئے اردو کے نصاب میں مہارت تقریر کے اکتساب کے لیے حاصلاتِ تعلم مقرر کیے گئے ہیں۔ان حاصلاتِ تعلم کی روشنی میں، درسی کتب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم کا جائزہ جدول میں دیا گیا ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم(SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ نرگس		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
"۱۔جماعت/اسکول کی اسمبلی، بزمِ ادب یا باہمی گفتگو میں اپنے خیالات کو اعتماد کے ساتھ پیش کر سکیں۔	✓	۱	X	---	✓	۲
۲۔اپنے ماحول سے متعلق کسی موضوع پر دو منٹ کی تقریر کر سکیں۔	✓	۱	X	---	✓	۲
۳۔تقریر کے مراحل (آغاز، عروج، اختتام) کا خیال رکھ کر اظہار کر سکیں۔"(۶۴)	✓	۱	✓	۱	✓	۲
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۳/۳		۱/۳		۳/۳	

مہارت 'تقریر' کے لیے یکساں قومی نصاب برائے اردو(۲۰۲۰ء) میں تجویز کردہ حاصلاتِ تعلم کی تعداد تین ہے۔ نیشنل بک فاؤنڈیشن کی کتاب میں تینوں حاصلاتِ تعلم شامل ہیں۔اوکسفرڈ کی کتاب میں تین میں سے ایک حاصلِ تعلم شامل ہے اور دو حاصلاتِ تعلم کتاب کا حصہ نہیں ہیں۔آفاق سن سیریز کی کتاب میں تینوں حاصلاتِ تعلم شامل ہیں۔

vi۔جماعت چہارم: مہارت تخلیقی لکھائی(Comp: Creative Writing)

جماعت چہارم اور جماعت پنجم میں مہارت 'تخلیقی لکھائی' کے فروغ اور آموزش کے لیے قائم کردہ حدِ

تدریج میں دو نکات شامل ہیں، جو دونوں جماعتوں کے لیے یکساں ہیں۔اس حدِ تدریج میں درج ہے:

"کسی عنوان پر مربوط اور بامقصد مختصر کہانی، مضمون، آپ بیتی، مکالمہ، خط اور درخواست وغیرہ لکھنا۔ تحریر کو صحت اور رفتار کے ساتھ پیش کرنا۔"(۶۵)

اس مہارت کی تدریس کے لیے یکساں قومی نصاب برائے اردو (۲۰۲۰ء) میں حاصلاتِ تعلم تجویز کیے گئے ہیں۔ مجوزہ حاصلاتِ تعلم اور کتب میں موجود حاصلاتِ تعلم کا جائزہ ذیل میں دیا گیا ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم(SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ نرگس		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
"۱۔اپنے مشاہدات اور خیالات کو مربوط، رواں اور موزوں انداز میں لکھ سکیں۔	✓	۶	✓	۲	✓	۷
۲۔عنوان، مشاہدے کا تجزیہ، ترتیب، پیشکش اور اختتامیہ کو استعمال کرتے ہوئے کم از کم دس سے پندرہ جملوں پر مشتمل مضمون لکھ سکیں۔	✓	۲	✓	۳	✓	۶
۳۔خط، درخواست اور مکالمہ لکھ سکیں۔	✓	۲	✓	۲	✓	۳
۴۔روزنامچہ یا ڈائری لکھ سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۳
۵۔اشارات اور تصاویر کی مدد سے کہانی لکھ سکیں۔"(۶۶)	✓	۲	✓	۲	✓	۲
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۵/۵		۵/۵		۵/۵	

یکساں قومی نصاب برائے اُردو (۲۰۲۰ء) میں 'تخلیقی لکھائی' کی مہارت کی آموزش کے لیے پانچ حاصلاتِ تعلم تجویز کیے گئے ہیں۔ جائزے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ تمام حاصلاتِ تعلم نیشنل بک فاؤنڈیشن، اوکسفرڈ اور آفاق سن سیریز کی کتب کا حصہ ہیں۔

vii۔جماعت چہارم: مہارت زبان شناسی(Comp: Language Cognition)

زبان دانی میں مہارت کی مدد سے تحریر اور بول چال میں کی جانے والی غلطیوں پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ جماعت چہارم اور پنجم کی سطح پر زبان دانی کی مہارت کے تعلم کو بہتر بنانے کے لیے یکساں حدِ تدریج مقرر ہے۔اس حدِ تدریج میں واضح کیا گیا ہے کہ ان دونوں درجوں میں زبان شناسی کی مہارت کے اکتساب کے لیے

کس حد تک قواعد کو نصاب کا حصہ بنایا جائے۔اس حدِ تدریج میں واضح طور پر درج ہے:

" تحریر میں زمانہ تلاش کرنا اور اسے دوسرے زمانوں میں تبدیل کرنا۔واحد جمع، متضاد/مترادف الفاظ،تذکیر وتانیث، سابقے لاحقے اور محاورات کا استعمال کرنا۔جملوں کی اقسام (استعجابیہ، استفہامیہ، اقراریہ، انکاریہ، تمنائی اور شکیہ) میں فرق کرنا۔ حروف(حروف جار، حروف عطف، حروف شرط و جزااور حروف ندا)کا استعمال کرنا۔ فعل کو فاعل اور مفعول کی مطابقت سے استعمال کرنا۔رموزِ اوقاف کو پہچان کر درست استعمال کرنا۔"(٦٧)

مہارت 'زبان شناسی' کے لیے اس حدِ تدریج کو مدِ نظر رکھتے ہوئے حاصلاتِ تعلم مقرر کیے گئے ہیں۔ مجوزہ حاصلاتِ تعلم کی روشنی میں،درسی کتب کا جائزہ ذیل میں موجود ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم(SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ نرگس		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
١۔لغت میں الف بائی ترتیب سے الفاظ کے معانی تلاش کر سکیں۔	✓	٢	✓	١	✓	٢
٢۔سابقے اور لاحقے کی مدد سے نئے الفاظ بنا سکیں۔	✓	٣	✓	٢	✓	٣
٣۔تذکیر وتانیث (جاندار اور بے جان) کے مطابق الفاظ کا جملوں میں استعمال کر سکیں۔	✓	٣	✓	١	✓	٣
٤۔ مترادف اور متضاد کے فرق کو سمجھ کر استعمال کر سکیں۔	✓	٤	✓	١	✓	٢
٥۔اسم خاص اور اسم عام میں امتیاز کر سکیں۔	✓	١	✓	١	✓	١
٦۔جمع کو واحد اور واحد کو جمع میں تبدیل کر سکیں۔	✓	١	✓	١	✓	٣
٧۔رموزِ اوقاف (قوسین اور واوین) کا درست استعمال کر سکیں۔	✓	٣	✓	٢	✓	٣
٨۔علامتِ فاعل 'نے' اور علامتِ مفعول 'کو' صحیح استعمال کر سکیں۔	✓	١	✓	١	✓	٢

۹۔ حرفِ جار اور حروفِ عطف کو پہچان کر درست استعمال کر سکیں۔	✓	۲	✓	۳	✓	۳
۱۰۔ سادہ جملوں کو زمانہ ماضی، حال، مستقبل کے لحاظ سے تبدیل کر سکیں۔	✓	۲	✓	۱	✓	۳
۱۱۔ اسم صفت کی پہچان کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۱۲۔ فعل امر اور فعل نہی کو جملوں میں استعمال کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۲
۱۳۔ اسم ضمیر کی حالتیں پہچان کر جملوں میں ان کا درست استعمال کر سکیں۔	✓	۲	✓	۱	✓	۴
۱۴۔ اعراب کی تبدیلی سے الفاظ کے معنی کی تبدیلی کو پہچان سکیں۔"[۶۸]	✓	۱	✓	۱	✓	۲
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۱۴/۱۴		۱۴/۱۴		۱۴/۱۴	

اردو کے نصاب میں 'زبان شناسی' کی مہارت کی ذیل میں چودہ حاصلاتِ تعلم دیے گئے ہیں۔ تمام حاصلاتِ تعلم، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس اور آفاق سن سیریز کی چہارم جماعت کی کتب کے درسی یونٹوں میں موجود ہیں۔

viii۔ جماعت چہارم: مہارت استحسان اور تنقید (Comp: Appreciation and Criticism)

استحسان اور تنقید کی مہارت کے تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے اسے چوتھی جماعت میں بھی شامل کیا گیا ہے۔ اس مہارت کے لیے جماعت چہارم و پنجم کے لیے یکساں حدِ تدریج مقرر ہے۔ حدِ تدریج میں درج ہے:

"فطرت سے متعلق موضوعات پر کہانیاں، واقعات اور نظمیں پڑھ کر ان کے کرداروں اور واقعات پر اپنی پسند و ناپسند کا اظہار کرنا۔ پہلیاں اور لطیفے پڑھ کر یا سن کر ان پر اپنی پسند یا ناپسند کا اظہار کرنا۔"[۶۹]

استحسان اور تنقید کی مہارت کے حوالے سے جماعت چہارم کے اردو کے نصاب میں چار حاصلاتِ تعلم مقرر کیے گئے ہیں۔ مجوزہ حاصلاتِ تعلم اور درسی کتب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم کا جائزہ جدول میں پیش کیا گیا ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم (SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ پریس		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
"۱۔ لے اور آہنگ کے حوالے سے نظمیں اور گیت وغیرہ سُن کر پسند کا اظہار کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۳
۲۔ کہانیاں، نظمیں اور لطیفے پڑھ کر یا سن کر اپنے ردِ عمل کا اظہار کر سکیں۔	✓	۲	X	---	✓	۲
۳۔ کہانیوں اور نظموں میں دیے گئے فطری مناظر، کیفیات اور حالات پر اپنے جذبات کا اظہار کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۲
۴۔ کسی تقریب یا نمائش کو دیکھ کر اس کی کسی مخصوص سر گرمی کا ردِ عمل کا اظہار کر سکیں۔"[۷۰]	✓	۱	X	---	✓	۱
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۴/۴		۲/۴		۴/۴	

یکساں قومی زبان برائے اردو (۲۰۲۰ء) میں مہارت 'استحسان اور تنقید' کے اکتساب کے لیے مجوزہ حاصلاتِ تعلم کی تعداد چار ہے۔ نیشنل بک فاؤنڈیشن اور آفاق سن سیریز کی کتب میں تمام چار حاصلاتِ تعلم موجود ہیں۔ اوکسفرڈ کی کتاب میں چار میں سے دو حاصلاتِ تعلم شامل کیے گئے ہیں جب کہ دو حاصلاتِ تعلم (۲ اور ۴) کتاب کا حصہ نہیں ہیں۔

ix۔ جماعت چہارم: مہارت روزمرہ زندگی کی مہارتیں (Comp: Life Skills)

طلبہ میں روزمرہ زندگی کی مہارتوں کے حوالے سے شعور و آگاہی پیدا کرنے کے لیے جماعت چہارم و پنجم میں یکساں حدِ تدریج قائم ہے۔ اس حدِ تدریج کے مطابق طلبہ کو اس قابل بنایا جائے:

> "عام نوعیت کی سادہ تحریر بھیجنا۔ ابلاغ کے لیے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرنا۔ اضافی مطالعے کی عادت اپنانا۔ کسی واقعے یا موضوع پر بات کرنا۔ سماجی، ثقافتی اور اخلاقی اقدار پر گفتگو کرنا۔"[۷۱]

اس حدِ تدریج کے حصول کے لیے اردو کے چہارم جماعت کے نصاب مقرر کردہ میں حاصلاتِ تعلم کے تناظر میں درسی کتب میں موجود حاصلاتِ تعلم کا جائزہ ذیل میں دیا گیا ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم(SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ نرگس		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
"۱۔ ارد گرد کے ماحول سے متعلق بات چیت میں حصہ لے سکیں۔	✓	۲	✓	۲	✓	۳
۲۔ کسی مقام یا سفر وغیرہ کی جزیات بیان کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۳۔ بچوں کے رسائل اور اخبارات سے اپنی پسند کی تحریریں منتخب کر سکیں۔	✓	۲	✓	۱	✓	۱
۴۔ دوستوں کو خط، دعوت نامے اور کارڈ تحریر کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۲
۵۔ بچوں کی تقریبات میں میزبان / کمپیئر کے فرائض انجام دے سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۲
۶۔ اپنے سکول یا محلے کی لائبریری سے اپنی دل چسپی کی کتابیں یا رسائل وغیرہ لے کر ان کا مطالعہ کر سکیں۔	✓	۱	✓	۲	✓	۴
۷۔ جدید ذرائع ابلاغ (موبائل، فون، ٹیبلٹ، کمپیوٹر، لیپ ٹاپ وغیرہ) میں اُردو کا استعمال کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۸۔ روزمرہ زندگی میں بجلی، پانی، گیس کے بلوں کے مندرجات پڑھ سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۹۔ گھر اور اسکول میں پیش آنے والے مسائل کا حل اتفاقِ رائے سے تلاش کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۳
۱۰۔ ذرائع ابلاغ سے نظمیں، گیت اور واقعات وغیرہ سن کر دوسروں کو سنا سکیں۔	✓	۲	✓	۱	✓	۲
۱۱۔ لغت کی مدد سے الفاظ کے معانی تلاش کر سکیں۔	X	---	✓	۱	✓	۱
۱۲۔ اپنے مسائل/گھر، اسکول، محلے وغیرہ میں پیش آنے والے ناپسندیدہ واقعہ / حرکت / اشارہ / ترغیب یا لالچ وغیرہ کے بارے میں والدین اور اساتذہ کو بلا جھجک بتا سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱

۱۳۔ ہنگامی صورت حال (حادثہ ، سیلاب ، زلزلہ وغیرہ) میں اپنی حفاظت کے ساتھ دوسروں کی مدد کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۱۴۔ مختلف قسم کی تحریری اور غیر تحریری ہدایات پر عمل کر سکیں۔	X	---	✓	۱	✓	۲
۱۵۔ مختلف سماجی تقریبات وغیرہ میں اُردو بولنے میں فخر محسوس کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۱۶۔ ڈاک خانہ، بنک، اسپتال اور لاری اڈہ وغیرہ پر تحریر شدہ ہدایات پڑھ سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۱۷۔ معاشرتی مسائل (صحت وصفائی) کے حوالے سے گفتگو کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۱۸۔ خرید و فروخت کے حوالے سے آویزاں فہرستیں پڑھ سکیں۔"(۷۲)	✓	۱	✓	۱	✓	۲
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۱۶/۱۸		۱۸/۱۸		۱۸/۱۸	

جماعت چہارم کے لیے 'روزمرہ زندگی کی مہارتوں' کے حوالے سے تجویز کردہ حاصلاتِ تعلم کی تعداد اٹھارہ ہے۔ نیشنل بک فاؤنڈیشن کی کتاب میں اٹھارہ میں سے سترہ حاصلاتِ تعلم شامل کیے گئے ہیں۔ جب کہ اوکسفرڈ اور آفاق سن سیریز میں تمام اٹھارہ کے اٹھارہ حاصلاتِ تعلم شامل ہیں۔

ہ۔ مجوزہ حاصلاتِ تعلم اور جماعت پنجم کی درسی کتب میں موجود حاصلاتِ تعلم کا جائزہ

i۔ جماعت پنجم: مہارت سننا (Comp: Listening)

پانچویں جماعت میں سننا مہارت کی تدریس و ترسیل کے لیے یکساں قومی نصاب برائے اردو میں تجویز کردہ حاصلاتِ تعلم کی روشنی میں درسی کتب میں درج حاصلاتِ تعلم کا جائزہ جدول میں پیش کیا گیا ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم (SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ گلِ لالہ		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
"۱۔ بے ربط اور مربوط گفتگو میں تمیز کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۲

٢۔ سُنی ہوئی چیزوں کی تفہیم کر کے بتا سکیں۔	✓	٦	✓	٣	✓	٧
٣۔ سُن کر گفتگو کے اہم نکات کو سمجھ کر بتا سکیں۔	✓	٣	✓	١	✓	٤
٤۔ گفتگو، تقریر، ہدایات اور اعلانات سن کر ان میں امتیاز کر کے بتا سکیں۔	✓	١	✓	١	✓	١
٥۔ مرکب جملے سن کر سمجھیں اور دہرا سکیں۔	✓	٣	X	---	✓	٢
٦۔ اردو زبان کے حوالے سے برقی میڈیا سے اپنی پسند کا مواد سن کر سمجھیں اور دہرا سکیں۔ "(٤٣)	✓	٢	✓	١	✓	٢
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	٦/٦		٥/٦		٦/٦	

پانچویں جماعت کے اردو کے نصاب میں 'سننا' مہارت کے لیے چھے حاصلاتِ تعلم تجویز کیے گئے ہیں۔ نیشنل بک فاؤنڈیشن اور آفاق سن سیریز کی کتب میں تمام حاصلاتِ تعلم موجود ہیں جب کہ اوکسفرڈ کی کتاب میں چھے میں سے پانچ حاصلاتِ تعلم شامل کیے گئے ہیں۔

ii۔ جماعت پنجم: مہارت بولنا (Comp: Speaking)

بولنے کی مہارت اس بات کی متقاضی ہوتی ہے کہ طلبہ کی ذہنی صلاحیتوں اور اہلیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے حاصلاتِ تعلم مقرر کیے جائیں تاکہ تدریس اور آموزش کے عمل کو موزوں بنایا جاسکے۔ جماعت پنجم میں بھی طلبہ کی ذہنی عمر کے مطابق مہارت 'بولنا' کے لیے حاصلاتِ تعلم مقرر کیے گئے ہیں۔ مجوزہ حاصلاتِ تعلم کے تناظر میں درسی کتب میں موجود حاصلاتِ تعلم کا جائزہ ذیل میں دیا گیا ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم (SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ گلِ لالہ		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
"١۔ کسی بھی واقعے یا کہانی کو اپنے لفظوں میں درست لب و لہجے کے ساتھ بیان کر سکیں۔	✓	٢	✓	١	✓	٥
٢۔ گفتگو کے دوران مرکب جملوں اور محاورات کا استعمال کر سکیں۔	✓	٢	✓	١	✓	٤
٣۔ حافظے میں موجود نظم اور اشعار لے اور آہنگ سے سنا سکیں۔	✓	٦	✓	١	✓	٤

۴۔ چھوٹے اور بڑے گروہ میں کسی موضوع/صورتِ حال پر دیا گیا کردار ادا کر سکیں۔	✓	۲	✓	۱	✓	۲
۵۔ کسی نظم، کہانی، واقعے، اعلانات اور ہدایات سن کر خاص خاص نکات بیان کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۶۔ استحسانی و تنقیدی گفتگو کر سکیں۔	✓	۲	✓	۱	✓	۴
۷۔ حفظِ مراتب کا خیال رکھتے ہوئے بات چیت میں حصہ لے سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۳
۸۔ اپنی معلومات کو استعمال کرتے ہوئے معاشرتی اور اخلاقی گفتگو کر سکیں۔"[۷۴]	✓	۱	✓	۱	✓	۲
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۸/۸		۸/۸		۸/۸	

جماعت پنجم کے یکساں قومی نصاب برائے اُردو میں، 'بولنا' مہارت کے لیے آٹھ حاصلاتِ تعلم تجویز کیے گئے ہیں۔ تینوں پبلشرز کی درسی کتب میں تمام آٹھ کے آٹھ حاصلاتِ تعلم شامل کیے گئے ہیں۔

iii۔ جماعت پنجم: مہارت پڑھنا (Comp: Reading)

جماعت پنجم میں قائم کردہ معیار اور حدِ تدریج کی مطابقت سے 'پڑھنا' مہارت کے لیے حاصلاتِ تعلم بیان کیے گئے ہیں۔ مجوزہ حاصلاتِ تعلم اور درسی کتب میں موجود حاصلاتِ تعلم کا جائزہ ذیل میں پیش ہے۔

حاصلاتِ تعلم (SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ گلِ لالہ		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
"۱۔ متن کو تفہیم، درست تلفظ اور ادائی سے پڑھ سکیں۔	✓	۳	✓	۴	✓	۵
۲۔ جماعت پنجم کا متن کم از کم اسی (۱۰۰) الفاظ فی منٹ کی شرح سے درستی کے ساتھ پڑھ سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۳
۳۔ نظم و نثر کو فہم کے ساتھ (بلند خوانی/خاموش مطالعہ) پڑھ کر متعلقہ سوالات کے جوابات دے سکیں۔	✓	۵	✓	۲	✓	۴
۴۔ متن کو سمجھ کر معنی اخذ کر سکیں اور غیر ضروری تفصیل کو منہا کر سکیں۔	✓	۳	✓	۱	✓	۴

۵۔ لطائف اور پہیلیوں کو پڑھتے ہوئے ان میں پوشیدہ دانش کو سمجھ کر بتا سکیں	✓	۱	X	---	✓	۱
۶۔ نصاب کے علاوہ بچوں کے اخباری صفحات، رسائل اور جرائد کے مضامین اور کہانیاں سمجھ کر پڑھ سکیں۔	✓	۱	✓	۱	X	---
۷۔اخبارات، رسائل و جرائد میں خبریں، اداریے، رودادیں، اشتہارات اور خطوط بہ نام مدیر وغیرہ روانی سے پڑھ سکیں۔	✓	۱	X	---	✓	۱
۸۔ نظم و نثر پڑھ کر اس کے کرداروں کے بارے میں اپنی رائے قائم کر سکیں۔	✓	۳	✓	۳	✓	۲
۹۔ تصویر دیکھ کر اس کے کرداروں اور مناظر کے بارے میں اپنی رائے قائم کر سکیں۔	X	---	✓	۱	✓	۲
۱۰۔عبارت (نظم و نثر) پڑھ کر اس میں موجود معلومات اور تصورات کو اخذ کر کے بیان کر سکیں۔"(۷۵)	✓	۴	✓	۱	✓	۳
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۹/۱۰		۸/۱۰		۹/۱۰	

جماعت پنجم کے لیے 'پڑھنا' مہارت کے حوالے سے مقرر کردہ دس حاصلاتِ تعلم میں سے نو حاصلاتِ تعلم نیشنل بک فاؤنڈیشن کی کتاب، آٹھ حاصلاتِ تعلم اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس اور نو حاصلاتِ تعلم آفاق سن سیریز کی جماعت پنجم کی کتاب کا حصہ ہیں۔

iv۔جماعت پنجم: مہارت لکھنا(Comp: Writing)

جماعت پنجم میں قائم کردہ معیار اور حدِ تدریج کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مہارت 'پڑھنا' کے لیے مجوزہ حاصلاتِ تعلم اور درسی کتب میں موجود حاصلاتِ تعلم کا جائزہ لیا گیا ہے، جس کے نتائج جدول میں موجود ہیں۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم(SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ گلِ لالہ		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
"۱۔املا کو صحت کے ساتھ تحریر کر سکیں۔	✓	۱	X	---	✓	۲

۲۔ایک سے سو تک گنتی اردو ہندسوں اور لفظوں میں لکھ سکیں۔	✓	۱	✓	۴	✓	۳
۳۔ عددی ترتیب (اٹھارواں ، اٹھارویں ، انیسواں ، انیسویں)جملوں میں استعمال کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۴۔ نظم کو نثر میں تبدیل کر سکیں۔	✓	۳	✓	۲	✓	۳
۵۔شعر یا نظم پڑھ کر اس کا مفہوم لکھ سکیں۔	✓	۲	✓	۱	✓	۳
۶۔ متن (نظم و نثر) پڑھ کر سوالات کے جوابات لکھ سکیں۔	✓	۴	✓	۴	✓	۷
۷۔واقعہ یا ماحول کا مشاہدہ کر کے تحریری اظہار کر سکیں۔	✓	۳	✓	۱	✓	۲
۸۔موقع محل کے مطابق محاورات کو اپنی تحریر میں استعمال کر سکیں۔	✓	۲	✓	۱	✓	۳
۹۔کسی تقریر کو سن کر اہم نکات لکھ سکیں۔	X	---	✓	۱	X	---
۱۰۔لکھتے وقت واقعات کی ترتیب کا خیال رکھ سکیں۔	✓	۱	✓	۲	✓	۲
۱۱۔اسکول اور مختلف مقامی اداروں (کونسلر، یونین کونسل، محکمہ صحت)وغیرہ کو درخواست لکھ سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۲
۱۲۔دوستوں اور رشتہ داروں کے نام مختصر خط لکھ سکیں۔"(۷۶)	✓	۱	✓	۱	✓	۴
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۱۱/۱۲		۱۱/۱۲		۱۱/۱۲	

پنجم جماعت میں لکھنا مہارت کی ذیل میں تجویز کردہ حاصلاتِ تعلم بارہ ہیں جب کہ نیشنل بک فاؤنڈیشن،اوکسفرڈ اور آفاق سن سیریز کی کتب میں گیارہ، گیارہ حاصلاتِ تعلم کی نمائندگی کی گئی ہے۔

V۔جماعت پنجم: مہارت تقریر(Comp: Speech)

جماعت پنجم میں تقریر کے قائم کردہ معیار کو سامنے رکھتے ہوئے چار حاصلاتِ تعلم تجویز کیے گئے ہیں۔ مجوزہ حاصلاتِ تعلم اور کتب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم کا جائزہ ذیل میں دیا گیا ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم(SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ گلِ لالہ		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
"۱۔ پہلے سے دیے گئے موضوع پر کم از کم دو منٹ تک اظہارِ خیال/تقریر کر سکیں۔	✓	۲	✓	۲	✓	۴
۲۔اسکولوں کے مابین تقریری مقابلوں میں حصہ لے سکیں۔	X	---	✓	۱	✓	۱
۳۔عام موضوعات پر دو منٹ تک روانی اور درست لب و لہجے سے تقریر کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۴۔اپنی تقریر کو اشعار اور اقوالِ زریں کے استعمال سے موثر بنا سکیں۔"(۷۷)	✓	۲	✓	۱	✓	۳
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۳/۴		۴/۴		۴/۴	

پانچویں جماعت میں مہارت 'تقریر' کے لیے چار حاصلاتِ پیش کیے گئے ہیں۔اوکسفرڈ اور آفاق سن سیریز میں چاروں حاصلاتِ تعلم شامل ہیں اور تین حاصلاتِ تعلم نیشنل بک فاؤنڈیشن کی کتاب کا حصہ ہیں۔

vi۔جماعت پنجم: مہارت تخلیقی لکھائی(Comp: Creative Writing)

جماعت پنجم میں طلبہ زیادہ بہتر اور مناسب انداز میں اپنی تخلیقی صلاحیتیں اجاگر کر سکتے ہیں۔ تخلیقی صلاحیتوں کے فروغ کے لیے 'تخلیقی لکھائی' کی ذیل میں قومی نصاب برائے اُردو میں جو حاصلاتِ تعلم مقرر کیے گئے ہیں، انھیں سامنے رکھتے ہوئے درسی کتب میں موجود حاصلاتِ تعلم کا جائزہ جدول میں موجود ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم(SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ گلِ لالہ		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
"۱۔ تحریر میں سرخی، شہ سرخی، عنوان، ذیلی عنوان اور لیبل وغیرہ کے لیے جلی اور مخصوص لکھائی کا خیال رکھ سکیں۔	✓	---	✓	۱	✓	۱
۲۔اپنی تحریر کو عنوان، آغاز، پیش کش اور اختتامیہ وغیرہ کے مطابق ترتیب دے سکیں۔	✓	۲	✓	۱	✓	۱

۳۔ کسی عنوان پر دس سے پندرہ جملوں پر مشتمل کہانی یا مضمون لکھ سکیں۔	✓	۹	✓	۱	✓	۸
۴۔ کسی سفر کا مختصر حال لکھ سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۵۔ حسبِ ضرورت خط اور درخواست لکھ سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۲
۶۔ اشارات اور تصاویر کی مدد سے کہانی لکھ سکیں۔	✓	۲	X	---	✓	۳
۷۔ اپنے خیالات، جذبات اور احساسات کا (خط، مضمون ، کہانی ، درخواست کی صورت میں) تحریری اظہار کر سکیں۔"[۷۸]	✓	۴	✓	۱	✓	۶
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۶/۷		۶/۷		۷/۷	

جماعت پنجم کے لیے 'تخلیقی لکھائی' کے لیے پیش کردہ حاصلاتِ تعلم سات ہیں۔ ان میں سے نیشنل بک فاؤنڈیشن اور اوکسفرڈ کی کتب میں چھے، چھے اور آفاق سن سیریز کی کتاب میں تمام حاصلاتِ تعلم موجود ہیں۔

vii۔ جماعت پنجم: مہارت زبان شناسی (Comp: Language Cognition)

جماعت پنجم میں زبان شناسی کی مہارت کی تدریس کے لیے قومی نصاب برائے اُردو میں جو حاصلاتِ تعلم تجویز کیے گئے ہیں، ان کی روشنی میں درسی کتب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم کا جائزہ جدول میں درج ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم (SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ گلِ لالہ		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
"۱۔ جمع کو واحد اور واحد کو جمع میں تبدیل کر سکیں۔	✓	۳	✓	۱	✓	۳
۲۔ مترادف اور متضاد کے فرق کو سمجھ کر بتا/لکھ سکیں۔	✓	۳	✓	۱	✓	۱
۳۔ جملوں کو زمانہ ماضی، حال، مستقبل کے لحاظ سے تبدیل کر کے بیان/لکھ سکیں۔	✓	۲	✓	۱	✓	۲
۴۔ غلط فقرات کو درست کر سکیں۔	✓	۲	✓	۲	✓	۳
۵۔ اسم صفت کو پہچان اور جملوں میں اس کا استعمال کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۳

۶۔ فعل سے فاعل بنا سکیں اور فاعل سے فعل بنا سکیں۔	✓	۱	✓	۱	X	---
۷۔ فعل کو فاعل اور مفعول کی مطابقت سے استعمال کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۳
۸۔ حروفِ ندا، استعجاب، افسوس کا استعمال کر سکیں۔	✓	۲	✓	۲	✓	۲
۹۔ اعراب کے بدلنے سے معنی کی تبدیلی کو سمجھ کر استعمال کر سکیں۔	✓	۳	✓	۱	✓	۲
۱۰۔ رموزِ اوقاف (وقفہ، ختمہ، سکتہ، استفہامیہ، قوسین اور واوین) کا استعمال کر سکیں۔	✓	۱	✓	۲	✓	۲
۱۱۔ لغت میں الف بائی ترتیب سے الفاظ کے معانی تلاش کر سکیں۔	✓	۲	✓	۱	✓	۲
۱۲۔ تمنائی اور شکیہ جملے بنا سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۲
۱۳۔ علامتِ فاعل 'نے' اور علامتِ مفعول 'کو' کا صحیح استعمال کر سکیں۔	✓	۲	✓	۱	✓	۲
۱۴۔ حرفِ جار، حروفِ عطف اور حروفِ شرط و جزا کا درست استعمال کر سکیں۔	✓	۲	✓	۲	✓	۱
۱۵۔ سابقے اور لاحقے کی مدد سے نئے الفاظ بنا سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۳
۱۶۔ تذکیر و تانیث (جاندار اور بے جان) کے مطابق افعال کا جملوں میں استعمال کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۲
۱۷۔ اسم معرفہ اور اسم نکرہ کا درست استعمال کر سکیں۔"(۷۹)	✓	۲	✓	۱	✓	۲
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۱۷/۱۷		۱۷/۱۷		۱۶/۱۷	

زبان شناسی کے حوالے سے یکساں قومی نصاب برائے اردو(۲۰۲۰ء) میں کل سترہ حاصلاتِ تعلم شامل کیے گئے ہیں۔ نیشنل بک فاؤنڈیشن اور اوکسفرڈ کی کتب میں تمام سترہ حاصلاتِ تعلم اسباق کا حصہ ہیں۔اوکسفرڈ کی کتاب میں چھٹے حاصلِ تعلم کے ایک حصے 'فعل سے فاعل بنانا' کو کتاب میں شامل کیا گیا ہے جب کہ دوسرے حصے فاعل سے فعل بنانے کو کتاب میں شامل نہیں کیا گیا۔آفاق سن سیریز میں سترہ میں سے سولہ حاصلاتِ تعلم کتاب کا حصہ ہیں اور فعل سے فاعل اور فاعل سے فعل بنانے کے حوالے سے چھٹا حاصلِ تعلم درسی یونٹوں کا حصہ نہیں ہے۔

viii۔جماعت پنجم: مہارت استحسان اور تنقید(Comp: Appreciation and Criticism)

پانچویں جماعت کے طلبہ اس قابل ہوتے ہیں کہ تحریر پڑھ کر اپنی پسند اور ناپسند کا اظہار کر سکیں اور کسی بھی واقعے کے بارے میں اپنے ردِ عمل کا کھل کر اظہار کر سکیں۔مہارت 'استحسان اور تنقید' کے فروغ ترسیل کے لیے اردو کے نصاب میں حاصلاتِ تعلم مقرر کیے گئے ہیں۔ان حاصلاتِ تعلم کو سامنے رکھتے ہوئے درسی کتب میں موجود حاصلاتِ تعلم کا جائزہ لیا گیا ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم(SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ گلِ لالہ		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
"۱۔ گفتگو، تقریر، ہدایات اور اعلانات سن کر ان کے مثبت اور منفی پہلوؤں کی نشان دہی کر کے بتا سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۲۔ لطائف اور پہیلیوں سے لطف اندوز ہوتے ہوئے ان میں پوشیدہ دانش کو سمجھ کر بتا سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۳۔ مختلف کہانیاں اور واقعات پڑھ کر یا سن کر اپنے ردِ عمل کا اظہار کر سکیں۔	X	---	✓	۱	✓	۲
۴۔ کہانیوں کے کرداروں اور نظموں میں دیے گئے فطری مناظر، کیفیات اور حالات پر اپنے جذبات اور احساسات کا اظہار کر سکیں۔	✓	۲	✓	۱	✓	۱

۵۔ کسی تقریب/ تہوار/ میلے یا نمائش کو دیکھ کر اس کی کسی مخصوص سرگرمی پر اپنے ردِ عمل کا اظہار کر سکیں۔	✓	۲	✓	۱	✓	۲
۶۔ تصاویر، خاکے اور اشکال دیکھ کر کسی منظر، واقعے یا خیال کا درست اظہار کر سکیں۔	✓	۳	✓	۱	✓	۲
۷۔ اپنی جماعت میں لطیفے سننے سنانے اور پہیلیاں بوجھنے سے لطف اندوز ہو کر پسند کا اظہار کر سکیں۔"(۸۰)	✓	۱	✓	۱	✓	۲
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۶/۷		۷/۷		۷/۷	

جماعت پنجم کے طلبہ کے لیے یکساں قومی نصاب برائے اردو (۲۰۲۰ء) میں دیے گئے استحسان اور تنقید کے حاصلاتِ تعلم کی تعداد سات ہے۔ درسی کتب کے جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ اوکسفرڈ اور آفاق سن سیریز کی کتب میں تمام سات حاصلاتِ تعلم شامل ہیں جب کہ نیشنل بک فاؤنڈیشن کی کتاب میں سات میں سے چھے حاصلاتِ تعلم شامل کیے گئے ہیں۔ تیسرا حاصلِ تعلم کتاب کا حصہ نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ساتواں حاصلِ تعلم جو کہ کتاب کا حصہ ہے اس میں صرف پہیلیوں کے حوالے سے پسند کے اظہار کا ذکر ہے اور لطیفوں والے حصے کو نظرانداز کر دیا گیا ہے۔

ix۔ جماعت پنجم: مہارت روزمرہ زندگی کی مہارتیں (Comp: Life Skills)

جماعت پنجم کا درجہ طلبہ کے لیے اس لحاظ سے بہت اہم ہے کہ اس عمر میں وہ انفرادی طور پر اپنی ذہنی سطح کے مطابق زندگی اور معاشرے میں اپنے کردار کے بارے میں غور و فکر کے قابل ہو جاتے ہیں۔ سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیتیں جِلا پا رہی ہوتی ہیں اور زندگی کے مسائل اور حالات و واقعات کے بارے میں ان کے شعور میں کئی سوالات پروان چڑھنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ اس سطح پر روزمرہ زندگی کی مہارتوں کے فروغ کے لیے تعلیم ساز اور نصاب ساز ادارے اپنا کردار بخوبی ادا کریں۔ زندگی کے میدان میں طلبہ کی فعال شمولیت کو یقینی بنانے کے لیے 'روزمرہ زندگی کی مہارتوں' کو لے کر اردو کے نصاب (۲۰۲۰ء) میں حاصلاتِ تعلم کا تعین کیا گیا ہے۔ مجوزہ حاصلاتِ تعلم کو کس حد تک درسی کتب میں شامل کر کے طلبہ کی کرداری صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کی کوشش کی گئی ہے، اس حوالے سے جائزہ ذیل میں پیش کیا گیا ہے۔

مجوزہ حاصلاتِ تعلم (SLOs)	نیشنل بک فاؤنڈیشن		اوکسفرڈ گلِ لالہ		آفاق سن سیریز	
	موجود	تعداد	موجود	تعداد	موجود	تعداد
"ا۔ ماحول اور معاشرے سے متعلق مسائل کے بارے میں اپنا نقطہ نظر پیش کر سکیں۔	✓	۳	✓	۲	✓	۴
۲۔ لغت کی مدد سے الفاظ کے معنی تلاش کر سکیں۔	✓	۴	X	---	✓	۳
۳۔ بچوں کے رسائل اور اخبارات یا سکول میگزین میں اپنی کاوشیں بھیج سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۴۔ دوستوں کو خط، دعوت نامے اور کارڈ تحریر کر سکیں۔	✓	۲	✓	۱	✓	۵
۵۔ اسکول کی تقریبات میں میزبانی کے فرائض انجام دے سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۶۔ اپنے سکول یا محلے کی لائبریری سے اپنی دل چسپی کی کتابیں/رسائل وغیرہ لے کر ان کا مطالعہ کر سکیں۔	✓	۲	✓	۱	✓	۳
۷۔ اردو کے فروغ کے لیے جدید ذرائع ابلاغ (موبائل، فون، ٹیبلٹ، کمپیوٹر، لیپ ٹاپ وغیرہ) کا استعمال کر سکیں۔	✓	۲	✓	۱	✓	۲
۸۔ روزمرہ زندگی میں بجلی، پانی، گیس کے بِلوں کے مندرجات پڑھ سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۹۔ گھر اور اسکول میں پیش آنے والے چھوٹے چھوٹے مسائل کا حل اتفاقِ رائے سے تلاش کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۱۰۔ ذرائع ابلاغ یا دیگر ایسے ہی ذرائع سے نظمیں اور گیت وغیرہ سن کر دوسروں کو سنا سکیں۔	✓	۲	✓	۱	✓	۳
۱۱۔ روزمرہ مشاہدے میں آنے والے مختلف نشانات و علامات کو پہچان سکیں اور ہدایات/تنبیہات کو پڑھ کر عمل کر سکیں۔	✓	۲	✓	۱	X	---

۱۲۔قدرتی آفات اور ہنگامی صورتِ حال میں اپنے اور دوسروں کے بچاؤ کی تدابیر کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۱۳۔گھر اور اسکول، محلے میں پیش آنے والے ناپسندیدہ واقعہ، حرکت، اشارہ، ترغیب یا لالچ وغیرہ کے بارے میں والدین اور اساتذہ کو بلا جھجک بتا سکیں۔	✓	۱	✓	۱	X	---
۱۴۔ مختلف سماجی تقریبات میں اُردو بولنے میں فخر محسوس کر سکیں۔	✓	۱	✓	۱	✓	۱
۱۵۔برقی پیغام (ای میل وغیرہ) پڑھ سکیں اور بھیج سکیں۔	X	---	✓	۱	X	---
۱۶۔داخلہ فارم پُر کر سکیں۔"(۸۱)	✓	۱	✓	۱	✓	۱
کتاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم	۱۵/۱۶		۱۵/۱۶		۱۳/۱۶	

'روزمرہ زندگی کی مہارتوں' کے حوالے سے اردو کے نصاب میں کل سولہ حاصلاتِ تعلم دیے گئے ہیں۔ نیشنل بک فاؤنڈیشن کے جائزے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ کتاب میں سولہ میں سے پندرہ حاصلاتِ تعلم شامل کیے گئے ہیں اور ایک حاصلِ تعلم (۱۵) جو کہ برقی ای میل تحریر کرنے کے بارے میں ہے کتاب میں شامل نہیں کیا گیا۔ اوکسفرڈ کی جماعت پنجم کی کتاب میں بھی سولہ میں سے پندرہ حاصلاتِ تعلم درسی اسباق کا حصہ ہیں اور 'لغت میں الفاظ کے معنی کی تلاش' کے حوالے سے دیا گیا حاصلِ تعلم کسی سبق میں شامل نہیں کیا گیا۔ آفاق سن سیریز کی درسی کتاب میں سولہ میں سے تیرہ حاصلاتِ تعلم کتاب کا حصہ بنائے گئے ہیں اور تین حاصلاتِ تعلم (۱۳، ۱۱ اور ۱۵) کتاب میں موجود نہیں ہیں۔

درسی کتب میں تمام مہارتوں کے مجوزہ حاصلاتِ تعلم کی موجودگی کا جائزہ لینے کے بعد اس بات کا جائزہ بھی لیا گیا ہے کہ منتخب کردہ پبلشرز کی پرائمری جماعت کی کتب میں ہر مہارت پر کس حد تک توجہ دی گئی اور اسے کس تناسب سے درسی کتاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔ کس مہارت کی تدریس کو کتاب میں نمایاں جگہ دی گئی ہے اور کس مہارت کو کتاب میں مناسب جگہ نہیں مل سکی۔ نیز کتب میں مہارتوں کا تناسب متوازن ہے یا نہیں۔

اس سلسلے میں ہر منتخب کردہ پبلشر کی پرائمری جماعت کی کتب کا جدول الگ الگ دیا گیا ہے۔ مہارتوں کی سرخی کے نیچے ان مہارتوں کی درسی کتب میں کل تعداد کا اندراج کیا گیا ہے۔ فیصد کی قطار اس بات کو ظاہر

کرتی ہے کہ مہارت کو کتاب میں کتنے فیصد جگہ دی گئی ہے جب کہ نمبر کی قطار سے اس بات کا علم ہوتا ہے کہ نو مہارتوں میں سے متعلقہ مہارت کو کتاب میں کتنی اہمیت دی گئی ہے اور وہ اعداد و شمار کے لحاظ سے کتاب میں کس نمبر پر موجود ہے۔ مثلاً نیشنل بک فاؤنڈیشن کی کتب میں شامل مہارتوں کے حوالے سے بنائے گئے جدول کی مدد سے ہم جائزہ لے کر بتا سکتے ہیں کہ جماعت اوّل میں نیشنل بک فاؤنڈیشن کی کتاب میں سب سے زیادہ جس مہارت کو اہمیت دی گئی اور اس کی مشق کروائی گئی وہ مہارت 'پڑھنا' ہے۔ دوسرے نمبر پر' بولنا' اور 'لکھنا' مہارت ہیں، تیسرا نمبر 'زبان شناسی' کا ہے۔ چوتھے نمبر پر کتاب میں 'سننا' مہارت کو جگہ ملی ہے۔ پانچواں نمبر 'استحسان و تنقید' کو ملا ہے۔ چھٹے نمبر پر جس مہارت پر توجہ دی گئی ہے وہ 'تخلیقی لکھائی' کی مہارت ہے اور سب سے کم توجہ جس مہارت کے حصے میں آئی ہے وہ 'تقریر' کی مہارت ہے۔

زبان کی تدریس و آموزش کے عمل میں پہلی چار مہارتیں (سننا، بولنا، پڑھنا اور لکھنا) نہایت اہمیت کی حامل ہیں اور پرائمری سطح پر ان کی تدریس پر خصوصی توجہ دینی چاہیے تاکہ طلبہ ان لسانی استعدادوں میں مہارت حاصل کر کے زبان سیکھنے کے عمل میں مرحلہ وار آگے بڑھ سکیں۔ دیگر پانچ مہارتیں بھی اپنی جگہ بہت اہمیت کی حامل ہیں، مگر ان کی تدریس پہلے چار مہارتوں سے مشروط ہے۔ پہلی چار مہارتیں عمدگی سے سیکھنے کے بعد ہی طلبہ باقی مہارتوں پر مکمل عبور حاصل کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ تینوں پبلشرز کی اردو کی کتب میں کس مہارت کو کتنی اہمیت دی گئی ہے اس کا اندازہ نیچے دیے گئے جداول کی مدد سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

نیشنل بک فاؤنڈیشن کی پرائمری جماعت کی درسی کتب میں مہارتوں کی موجودگی کے حوالے سے دیے گئے جدول میں جائزہ لیا گیا ہے۔

نیشنل بک فاؤنڈیشن

جماعت	مہارتیں								
	سننا	بولنا	پڑھنا	لکھنا	تقریر	تخلیقی لکھائی	زبان شناسی	استحسان اور تنقید	روزمرہ زندگی کی مہارتیں
اوّل	۱۱	۱۵	۱۷	۱۵	۲	۳	۱۲	۹	۱۲
فیصد	۱۱.۵	۱۵.۶	۱۷.۷	۱۵.۶	۲.۱	۳.۱	۱۲.۵	۹.۴	۱۲.۵
نمبر	چوتھا	دوسرا	پہلا	دوسرا	ساتواں	چھٹا	تیسرا	پانچواں	تیسرا

دوم	۱۵	۱۷	۱۶	۱۳	۳	۵	۲۲	۳	۱۰
فیصد	۱۴.۴	۱۶.۳	۱۵.۴	۱۲.۵	۲.۹	۴.۸	۲۱.۲	۲.۹	۹.۶
نمبر	چوتھا	دوسرا	تیسرا	پانچواں	آٹھواں	ساتواں	پہلا	آٹھواں	چھٹا
سوم	۲۱	۱۱	۲۴	۲۲	۴	۸	۴۲	۱۰	۲۱
فیصد	۱۲.۹	۶.۷	۱۴.۷	۱۳.۵	۲.۵	۴.۹	۲۵.۸	۶.۱	۱۲.۹
نمبر	چوتھا	پانچواں	دوسرا	تیسرا	آٹھواں	ساتواں	پہلا	چھٹا	چوتھا
چہارم	۱۳	۱۶	۱۹	۲۷	۳	۱۳	۲۷	۵	۱۹
فیصد	۹.۲	۱۱.۳	۱۳.۴	۱۹.۰	۲.۱	۹.۱	۱۹.۰	۳.۵	۱۳.۴
نمبر	چوتھا	تیسرا	دوسرا	پہلا	ساتواں	پانچواں	پہلا	چھٹا	دوسرا
پنجم	۱۶	۱۷	۲۲	۲۰	۵	۱۹	۳۰	۱۰	۲۵
فیصد	۹.۷	۱۰.۳	۱۳.۴	۱۲.۲	۳.۰	۱۱.۶	۱۸.۳	۶.۱	۱۵.۲
نمبر	ساتواں	چھٹا	تیسرا	چوتھا	نواں	پانچواں	پہلا	آٹھواں	دوسرا

نیچے دیے گئے جدول میں اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کی پرائمری جماعت کی درسی کتب (گلدستہ اردو کا) میں دی گئی اردو زبان کی مہارتوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ جدول میں یہ واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ درسی کتب میں کس مہارت پر کتنی توجہ دی گئی ہے۔

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس

جماعت	مہارتیں								
	سننا	بولنا	پڑھنا	لکھنا	تقریر	تخلیقی لکھائی	زبان شناسی	استحسان اور تنقید	روزمرہ زندگی کی مہارتیں
اوّل	۲۰	۱۴	۱۷	۱۷	۲	۴	۱۴	۶	۱۰
فیصد	۱۹.۲	۱۳.۵	۱۶.۳	۱۶.۳	۱.۹	۳.۸	۱۳.۵	۵.۸	۹.۶
نمبر	پہلا	تیسرا	دوسرا	دوسرا	ساتواں	چھٹا	تیسرا	پانچواں	چوتھا

دوم	۱۹	۲۰	۲۱	۲۰	۵	۵	۱۷	۱۳	۱۹
فیصد	۱۳.۷	۱۴.۴	۱۵.۱	۱۴.۴	۳.۶	۳.۶	۱۲.۲	۹.۳	۱۳.۷
نمبر	تیسرا	دوسرا	پہلا	دوسرا	چھٹا	چھٹا	چوتھا	پانچواں	تیسرا
سوم	۱۶	۱۳	۲۳	۲۵	۳	۴	۲۳	۷	۱۵
فیصد	۱۲.۴	۱۰.۱	۱۷.۸	۱۹.۴	۲.۳	۳.۱	۱۷.۸	۵.۴	۱۱.۶
نمبر	تیسرا	پانچواں	دوسرا	پہلا	آٹھواں	ساتواں	دوسرا	چھٹا	چوتھا
چہارم	۶	۱۴	۱۷	۲۷	۱	۱۰	۱۸	۲	۲۰
فیصد	۵.۲	۱۲.۲	۱۴.۸	۲۳.۵	۰.۹	۸.۷	۱۵.۶	۱.۷	۱۷.۴
نمبر	ساتواں	پانچواں	چوتھا	پہلا	نواں	چھٹا	تیسرا	آٹھواں	دوسرا
پنجم	۷	۸	۱۴	۱۹	۵	۶	۲۱	۷	۱۶
فیصد	۶.۸	۷.۸	۱۳.۶	۱۸.۴	۴.۸	۵.۸	۲۰.۴	۶.۸	۱۵.۵
نمبر	ساتواں	پانچواں	چوتھا	دوسرا	نواں	آٹھواں	پہلا	چھٹا	تیسرا

نیچے دیے گئے جدول میں آفاق سن سیریز کی جماعت اوّل تا پنجم درسی کتب میں موجود مہارتوں جائزہ موجود ہے جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ تدریس کے عمل میں متعلقہ مہارتوں کو کس حد تک اہمیت دی گئی ہے۔

آفاق سن سیریز

جماعت	مہارتیں								
	سننا	بولنا	پڑھنا	لکھنا	تقریر	تخلیقی لکھائی	زبان شناسی	استحسان اور تنقید	روزمرہ زندگی کی مہارتیں
اوّل	۳۰	۲۳	۲۶	۲۲	۴	۱۰	۲۰	۵	۱۸
فیصد	۱۹.۰	۱۴.۵	۱۶.۴	۱۳.۹	۲.۵	۶.۳	۱۲.۷	۳.۲	۱۱.۴
نمبر	پہلا	تیسرا	دوسرا	چوتھا	نواں	ساتواں	پانچواں	آٹھواں	چھٹا
دوم	۳۰	۲۹	۲۷	۲۲	۵	۱۷	۳۴	۹	۲۵
فیصد	۱۵.۲	۱۴.۶	۱۳.۶	۱۱.۱	۲.۵	۸.۶	۱۷.۲	۴.۵	۱۲.۶

نمبر	دوسرا	تیسرا	چوتھا	چھٹا	نواں	ساتواں	پہلا	آٹھواں	پانچواں
سوم	۲۲	۱۹	۳۰	۲۴	۷	۱۲	۴۳	۱۰	۲۷
فیصد	۱۱.۳	۹.۸	۱۵.۵	۱۲.۴	۳.۶	۶.۲	۲۲.۲	۵.۱	۱۳.۹
نمبر	پانچواں	چھٹا	دوسرا	چوتھا	نواں	ساتواں	پہلا	آٹھواں	تیسرا
چہارم	۱۹	۳۱	۲۶	۲۸	۶	۲۱	۳۴	۸	۳۰
فیصد	۹.۳	۱۵.۳	۱۲.۸	۱۳.۸	۲.۹	۱۰.۳	۱۶.۸	۳.۹	۱۴.۸
نمبر	ساتواں	دوسرا	پانچواں	چوتھا	نواں	چھٹا	پہلا	آٹھواں	تیسرا
پنجم	۱۸	۲۵	۲۵	۳۲	۹	۲۲	۳۵	۱۱	۲۷
فیصد	۸.۸	۱۲.۲	۱۲.۲	۱۵.۷	۴.۴	۱۰.۸	۱۷.۲	۵.۴	۱۳.۲
نمبر	چھٹا	چوتھا	چوتھا	دوسرا	نواں	پانچواں	پہلا	ساتواں	تیسرا

درسی کتب کی اہمیت سے کسی صورت انکار ممکن نہیں ہے۔ درس وتدریس اور معلومات کی ترسیل کے علاوہ درسی کتب کا ایک بنیادی مقصد ان اہداف و مقاصد کے حصول میں معاونت کرنا ہے جن کا تعین نصاب کی تیاری کے دوران کیا جاتا ہے۔ یہ اہداف و مقاصد معاشرے اور سماج کی ضروریات اور خواہشات کے علاوہ عالمی تعلیمی رجحانات کو مدِ نظر رکھ کر ترتیب دیے جاتے ہیں۔ ان مقاصد واہداف کی روشنی میں حاصلاتِ تعلم مقرر کیے جاتے ہیں۔ سو کہا جا سکتا ہے کہ نصاب میں اہداف و مقاصد کا تعین دراصل ایک منزل کا تعین ہوتا ہے اور حاصلاتِ تعلم وہ رستہ ہوتے ہیں جن پر چل کر اس منزل کا حصول ممکن ہوتا ہے اور اس سارے سلسلے میں درسی کتب وہ گاڑیاں ہوتی ہیں جو مسافر (طالبِ علم) کو منزلِ مقصود تک پہنچاتی ہیں۔ اگر گاڑی کے سب پرزے جگہ پر اور درست حالت میں ہوں تو مسافروں کا منزل تک پہنچنا آسان ہوتا ہے اور کسی نقص یا خامی کی صورت میں منزل تک رسائی میں دشواری پیش آتی ہے۔

اس نظریے کے پیشِ نظر دیکھا جائے تو اس سارے مرحلے میں کتب کی اہمیت سب سے زیادہ ہے اور ضروری ہے کہ مصنفین انھیں نصاب میں مختص کردہ حاصلاتِ کردہ کے مطابق ترتیب دیں تاکہ تمام اہداف و مقاصد بخوبی حاصل کیے جاسکیں۔ مجوزہ حاصلاتِ تعلم کے دائرہ کار کے اندر رہتے ہوئے درسی کتب کی تیاری کا جائزہ یہ جاننے میں مددگار ہوتا ہے کہ آیا مطلوبہ اہداف و مقاصد کے حصول کے لیے درسی کتب اپنا بھرپور کردار

ادا کر پائی ہیں یا نہیں۔تینوں پبلشرز کی پرائمری جماعت کی درسی کتب کے جائزے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ان کتب کو ترتیب دیتے ہوئے مجوزہ حاصلاتِ تعلم کو بڑی حد تک مدِ نظر رکھا گیا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ کچھ حاصلاتِ تعلم نظرانداز بھی کیے گئے ہیں۔ مجوزہ حاصلاتِ تعلم اور کتب میں موجود حاصلاتِ تعلم اور مہارتوں کا جائزہ اس نتیجے پر پہنچنے میں ہماری مدد کرتا ہے کہ درسی کتب تعلم کے عمل میں کس حد تک مددگار اور معاون ہے۔ یہ متعلم کی تمام ضروریات یا زیادہ تر ضروریات کو پورا کرنے کے قابل ہے یا پھر اس میں مزید اصلاح اور بہتری کی گنجائش موجود ہے۔

حوالہ جات

۱۔انعام اللہ خان شروانی، پروفیسر ،تدریسِ زبانِ اردو، ساوتری (آفٹ پرنٹنگ ڈویژن) کلکتہ ۹، ۱۹۸۹، ص ۴۲

۲۔ریاض احمد، ڈاکٹر، اردو تدریس: جدید طریقے اور تقاضے مکتبہ جامعہ نئی دہلی لمیٹڈ، ۲۰۱۳ء، ص ۷۹

۳۔اردو زبان کی تدریس، معین الدین، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی، ۲۰۰۹ء، ص ۱۸

۴۔ یکساں قومی نصاب برائے اردو (۲۰۲۰ء) اوّل تا پنجم، پیش لفظ، قومی نصاب کونسل وزارتِ وفاقی تعلیم و تربیت اسلام آباد حکومتِ پاکستان، ص ۴

۵۔ایضاً، ص ۵۸

۶۔ایضاً، ص ۸

۷۔ایضاً

۸۔ایضاً

۹۔ایضاً، ص ۹

۱۰۔ایضاً

۱۱۔ایضاً

۱۲۔ایضاً، ص ۱۰

۱۳۔ایضاً

۱۴۔ایضاً

۱۵۔آفاق سن سیریز، اُردو اوّل، ۲۰۲۱ء، ص ۱

۱۶۔ایضاً، ص ۱۱

۱۷۔ایضاً

۱۸۔ایضاً

۱۹۔ نیشنل بک فاؤنڈیشن، جماعت اوّل، وفاقی ٹیکسٹ بک بورڈ، اسلام آباد، ۲۰۲۱ء، ص ۱۳۴

۲۰۔ایضاً، ص ۱۲

۲۱۔ایضاً

۲۲۔ایضاً

۲۳۔ایضاً

۲۴۔ایضاً

۲۵۔ایضاً

۲۶۔ایضاً، ص ۱۳

۲۷۔ایضاً

۲۸۔ایضاً

۲۹۔ایضاً

۳۰۔ایضاً

۳۱۔ایضاً

۳۲۔ایضاً، ص ۱۴

۳۳۔ایضاً

۳۴۔ایضاً

۳۵۔ایضاً، ص ۱۶

۳۶۔ایضاً، ص ۱۷

۳۷۔ایضاً، ص ۱۸

۳۸۔ایضاً، ص ۱۹

۳۹۔ایضاً

۴۰۔ایضاً، ص ۲۰

۴۱۔ایضاً

۴۲۔ایضاً، ص ۲۱

۴۳۔ایضاً، ص ۲۲

۴۴۔ایضاً، ص ۲۴

۴۵۔ایضاً

۴۶۔ایضاً، ص ۲۵

۴۷۔ایضاً

۴۸۔ایضاً، ص ۲۶

۴۹۔ایضاً

۵۰۔ایضاً، ص۲۷

۵۱۔ایضاً

۵۲۔ایضاً، ص۲۸

۵۳۔ایضاً

۵۴۔ایضاً، ص۳۰

۵۵۔ایضاً

۵۶۔ایضاً

۵۷۔ایضاً

۵۸۔ایضاً، ص۳۱

۵۹۔ایضاً

۶۰۔ایضاً

۶۱۔ایضاً، ص۳۲

۶۲۔ایضاً

۶۳۔ایضاً، ص۳۳

۶۴۔ایضاً

۶۵۔ایضاً

۶۶۔ایضاً

۶۷۔ایضاً، ص۳۴

۶۸۔ایضاً

۶۹۔ایضاً، ص۳۵

۷۰۔ایضاً

۷۱۔ایضاً، ص۳۶

۷۲۔ایضاً

۷۳۔ایضاً، ص۳۸

۷۴۔ ایضاً

۷۵۔ ایضاً، ص۳۹

۷۶۔ ایضاً، ص۴۰

۷۷۔ ایضاً، ص۴۱

۷۸۔ ایضاً

۷۹۔ ایضاً، ص۴۲

۸۰۔ ایضاً، ص۴۳

۸۱۔ ایضاً، ص۴۴

باب سوم:

یکساں قومی نصاب برائے اُردو ۲۰۲۰ء کے تناظر میں پرائمری کی درسی کتب کا تنقیدی جائزہ

تعلیمی عمل میں نصابی کتابیں اور نصاب باہم منسلک ہیں۔ نصاب ایک تعلیمی پروگرام کے فریم ورک اور مقاصد کا خاکہ پیش کرتا ہے، جس میں تفصیل سے بتایا جاتا ہے کہ طلبہ کو کیا سیکھنے کی ضرورت ہے؟ انھیں کون سی مہارتیں سکھانی چاہییں اور وہ کون سی اقدار ہیں جو انھیں مطالعے کے دوران حاصل کرنی چاہیے۔ نصاب اسباق، جانچ اور تدریسی حکمتِ عملی کی منصوبہ بندی میں اساتذہ کے لیے ایک رہنما کے طور پر کام کرتا ہے۔ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ تدریسی عمل تعلیمی اہداف کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔ دوسری طرف، درسی کتابیں مخصوص تعلیمی وسائل ہیں جو اکثر کسی خاص نصاب کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کے لیے ڈیزائن کیے جاتے ہیں۔ تعلیمی کتب وہ تفصیلی مواد، وضاحتیں، مشقیں اور مثالیں فراہم کرتی ہیں جن کی بدولت طلبہ کو نصاب میں بیان کردہ تصورات کو سمجھنے اور لاگو کرنے میں مدد ملتی ہے۔ نصابی کتابوں اور نصاب کے درمیان تعلق ایک مؤثر تعلیمی ماحول پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے، جہاں دونوں وسائل طالبِ علم کے سیکھنے اور کامیابی کو آسان بنانے کے لیے مل کر کام کرتے ہیں۔

زیرِ تحقیق باب میں یکساں قومی نصاب برائے اُردو ۲۰۲۰ء کے تناظر میں منتخب کردہ پبلشرز کی پرائمری کی درسی کتب کا جائزہ لیتے ہوئے یہ دیکھا گیا ہے کہ نصاب اور درسی کتب آپس میں کس حد تک ہم آہنگ اور تعلیمی مقاصد کے حصول کے لیے کس حد تک معاون ہیں۔

الف۔ مجوزہ موضوعات کا جائزہ

یکساں قومی نصاب برائے اُردو میں پرائمری جماعت کے اسباق اور منظومات کے لیے موضوعات/عنوانات اور تصورات تجویز کیے گئے ہیں نیز کتب کی تقسیم کے حوالے سے سفارشات بھی پیش کی گئی ہیں۔ نصاب میں ہر کتاب کو تین حصوں پہلی سہ ماہی، دوسری سہ ماہی اور تیسری سہ ماہی میں تقسیم کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ ہر سہ ماہی کے لیے اسباق اور منظومات کی تعداد مقرر ہے۔ ہر جماعت کے لحاظ سے نثر اور نظم کے عنوانات/موضوعات بھی تجویز کیے گئے ہیں۔ مجوزہ موضوعات کی تعداد اسباق اور منظومات کی مقرر کردہ

تعداد سے زیادہ ہے۔ مصنف دیے گئے موضوعات/عنوانات اور تصورات میں سے اپنے ذوق اور طلبہ کی دلچسپی کے موضوع کا انتخاب بہ آسانی کر سکتا ہے۔ مجوزہ موضوعات/عنوانات سامنے رکھتے ہوئے اس بات کا جائزہ لیا گیا ہے کہ آیا پرائمری سطح کی درسی کتب مجوزہ موضوعات کا احاطہ کرنے پر قادر ہیں یا کتب کی تیاری میں ان موضوعات کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ یکساں قومی نصاب برائے اُردو میں درسی اسباق کے لیے جماعت اوّل تا پنجم مجوزہ نثری موضوعات/عنوانات نیچے دیے گئے جدول میں درج ہیں۔

جماعت	موضوعات/عنوانات	ص ن
اوّل	پہلی سہ ماہی: حروف کے نام، اشکال اور ان کی اصوات۔ حروفِ تہجی کی ملواں/ مخلوط اشکال۔ حروفِ صحیح کو حروفِ علت (ا، و، ی، ے) کے ساتھ ملا کر ارکان /الفاظ بنانا۔ اعراب، یائے معروف، یائے معدولہ، یائے لین، واؤ معروف، واؤ مجہول، واؤ معدولہ، ''و'' اور ''ی'' بطور حروف صحیح۔ تلفظ کے اعتبار سے تدریج کے ساتھ الفاظ سازی اور چند بصری الفاظ (یہ، وہ، ہم، تم، میں، میرا، ہمارا وغیرہ) کا استعمال۔ ہم آواز الفاظ کی مشق۔ سادہ، جملے پڑھنا اور لکھنا۔ دوسری سہ ماہی: میرا تعارف، میرا گھر، میرا خاندان، میرا اسکول، پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم، مل جل کر رہنا، اقبال کا تعارف، دیانت داری، ذاتی صحت وصفائی گفتگو کے آداب، ایک حمد، ایک نعت۔ تیسری سہ ماہی: موسم، ٹریفک کے اشارے، رواداری اور احترام، سبزیاں اور پھل، پاکستانی لباس، پالتو جانور، بارش اور دھنک، ہار سے جیت، سچائی (کہانی کی صورت میں)	۴۷
دوم	پہلی سہ ماہی: سیرت النبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم (بچوں سے محبت وشفقت)، وقت کی پابندی، ورزش کے فائدے، سیر وسیاحت، پالتو جانور، اپنی حفاظت، قومی پرچم دوسری سہ ماہی: پیشے، اخلاقیات، موسم، کفایت شعاری (بجلی، گیس، پانی وغیرہ) ماحول کی صفائی، آؤ پودے لگائیں، ٹریفک کے مسائل، دوستی، قومی شخصیت (قائدِ اعظم) تیسری سہ ماہی: اقبال (کوشش اور جدوجہد کے حوالے سے) مقامی تہوار، پہیلیاں، آمد و رفت (بس، ویگن یا ریل کا سفر) اچھی عادات، میرا وطن، مقامی کھیل (آنکھ مچولی)، مقامی ثقافت	۴۹-۴۸

۵۰۔۵۱	دوسری سہ ماہی: سیرتِ طیبہ (دیانت داری)، کردار سازی، علاقائی کھیل، انصاف (صورتِ حال کے مطابق درست رویوں کا انتخاب)، موبائل کی کہانی، پیشے (دیہی اور شہری) اسلامی شعار دوسری سہ ماہی: پاکستانی مشاہیر یا راہ نما (علامہ محمد اقبال)، معاشرتی مسائل سے آگاہی، بہادری (کرداری نمونے) اخوت (ملی اور قومی سطح پر) وطن (صوبوں، گلگت بلتستان اور کشمیر کا تعارف)، سائنس (زمین/خلا)، اخلاقیات (رحم دلی)، موسم، مزاحیہ مضمون، مذہبی تہوار۔ تیسری سہ ماہی: قدرتی آفات (زندگی کی مہارتوں کے تناظر میں)، سیر و سیاحت، پہلیاں، اچھی عادات (صحت و صفائی)، ہمسائے، میرا وطن	سوم
۵۲۔۵۳	پہلی سہ ماہی: سیرت طیبہ (بہ طور معلم)، یادگار عمارات (فن تعمیر اور تہذیبی و مقامی لحاظ سے)، مسلم مشاہیر (خاص طور پر جنھیں کرداری نمونہ قرار دیا جا سکتا ہو)، قومی تہوار،، کمپیوٹر کا تعارف (خاص طور پر اردو کے استعمال کا ذکر) دوسری سہ ماہی: حقوق و فرائض، قومی شناخت، دیانت داری، خدمتِ خلق، قدرتی آفات سے بچاؤ، صحت و صفائی، حکایات سعدی، مزاحیہ مضمون، اخلاقیات (ہم دردی)، مقامی مشاہیر (شہدا، سائنس دان، کھلاڑی، طلبہ۔ کسی ایک پر) تیسری سہ ماہی: امدادِ باہمی، جمہوری رویے، عدل و انصاف، لطائف، اچھا شہری، لوک کہانی	چہارم
۵۴۔۵۵	پہلی سہ ماہی: سیرت طیبہ (رحمت اللعالمین، مناظرِ پاکستان (خاص طور پر رپورٹ، سیر و تفریح یا آپ بیتی کے انداز میں)، رہن سہن (مثبت رسوم و رواج کا ذکر، واقعہ نگاری یا فیچر)، یادگار عمارات (فن تعمیر اور تہذیبی لحاظ سے)، طبعی ماحول، اخلاقی کہانی (ایفائے عہد) دوسری سہ ماہی: اسکاؤٹس اور گرلز گائیڈ (تاریخی بیانیہ کے بہ جائے صحافتی یا ادارتی انداز)، قومی ترانہ (تعارف، ترجمہ و تشریح)، اخلاقی کہانی (معاشرتی حوالے سے)، مختلف پیشوں کے بارے میں معلومات (بیانیہ مضمون)، پاکستانی تہوار، خدمتِ خلق (واقعہ نگاری، شخصیت نگاری یا ایسا ہی دیگر انداز) مزاحیہ مضمون، انفارمیشن ٹیکنالوجی کا	پنجم

	مختصر تعارف (خصوصاً اردو ای میل، انٹرنیٹ وغیرہ کا ذکر، خط لکھنے یا رپورٹ کی صورت میں) ماحولیاتی (اداریہ یا کہانی کی صورت میں) تیسری سہ ماہی: نام ور پاکستانی شخصیت (خاص طور پر قومی، تہذیبی، علمی پہلو اجاگر ہوں)، پاکستانی کے کسی تہذیبی ورثے کے بارے میں معلوماتی مضمون (یونیسکو کی سفارشات ملحوظ رکھی جائیں)، کائنات کے سائنسی، طالع پر مبنی مضمون (ادارتی یا بیانیہ مضمون ہو کہانی بھی شامل کی جاسکتی ہے)، حسن سلوک، پہلیاں، اقوالِ زریں)	

یکساں قومی نصاب برائے اُردو میں درسی اسباق کے لیے دیے گئے پرائمری کی سطح کی منظومات کے مجوزہ موضوعات / عنوانات درج ذیل ہیں۔

جماعت	موضوعات	ص ن
اوّل/دوم/سوم	حمد، نعت مناظرِ فطرت، اخلاقیات، ماحول، وطنیت، ثقافت، مقامی و قومی مشاہیر، مزاحیہ نظم	۴۸،۴۷، ۵۱
چہارم/پنجم	ایک حمد (مجرد تصورات کے بجائے کائنات فطرت وغیرہ)، ایک نعت (حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اخلاق: انسانی ہم دردی، شفقت و محبت کا پہلو) تخیلاتی نظم، مناظرِ فطرت، اخلاقیات، ماحول، علامہ اقبال کی نظم، وطنیت، ثقافت اور مزاحیہ نظم	۵۴،۵۲، ۵۵

مجوزہ موضوعات کی روشنی میں تینوں پبلشرز کی کتب کے جائزے کے دوران مشاہدے میں آیا ہے کہ نیشنل بک فاؤنڈیشن کی جماعت اوّل کی کتاب میں قاعدے کے لیے تجویز کردہ موضوعات کے تحت اسباق پیش کیے گئے ہیں۔ دو موضوعات، یائے مجہول اور واؤ مجہول کے اعادے کے لیے، اسباق کتاب میں شامل نہیں ہیں۔ ہم آواز الفاظ کی مشق کے حوالے سے الگ سے عنوان قائم کر کے سبق پیش نہیں کیا گیا۔ ان دو موضوعات کے علاوہ قاعدے کے دیگر مجوزہ موضوعات پہلی سہ ماہی میں شامل ہیں۔ دوسری اور تیسری سہ ماہی نثری اسباق اور منظومات پر مشتمل ہے۔ منظومات اور نثری اسباق مجوزہ موضوعات پر مشتمل ہیں۔

آفاق سن سیریز کی جماعت اوّل کی کتاب میں قاعدے کے لیے تجویز کردہ موضوعات کے تحت اسباق تحریر کیے گئے ہیں۔ یہ اسباق تمام موضوعات کا مختصراً احاطہ کرتے ہیں۔ تاہم ہم آواز الفاظ کی مشق کے تحت الگ سے کوئی سبق شامل نہیں ہے۔ دوسری اور تیسری سہ ماہی میں شامل کردہ اسباق اور درسی منظومات مجوزہ

موضوعات کے مطابق ہیں۔

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کی گلدستہ سیریز کی پہلی جماعت کی کتاب 'موتیا' میں تجویز کردہ موضوعات کو اسباق کی شکل میں پیش نہیں کیا گیا بلکہ ان موضوعات کا احاطہ مختلف سرخیوں کی مدد سے سرگرمیوں کی شکل میں کیا گیا ہے۔ یہ سرگرمیاں بالواسطہ اور بلاواسطہ دونوں طریقوں سے مجوزہ موضوعات کا مکمل طور پر احاطہ نہیں کر پائیں۔ واؤ معروف، واؤ مجہول، واؤ معدولہ، یائے معدولہ اور ہم آواز الفاظ کے حوالے سے سرگرمیاں قاعدے میں شامل نہیں ہیں۔ دوسری اور تیسری سہ ماہی میں شامل کردہ تمام منظومات اور اسباق یکساں قومی نصاب برائے اردو کے مجوزہ موضوعات/عنوانات کے مطابق ہیں۔

جماعت دوم، سوم، چہارم اور پنجم جماعت کی نیشنل بُک فاؤنڈیشن اور آفاق سن سیریز کی کتب میں موجود تمام اسباق اور منظومات یکساں قومی نصاب برائے اُردو ۲۰۲۰ء میں دیے گئے مجوزہ موضوعات/عنوانات کا احاطہ کرتے ہیں۔ اور اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کی گلدستہ سیریز کی کتب میں فہرست میں یکساں قومی نصاب میں عنوانات کے حوالے سے دیے گئے تفہیم کو تحریر کرتے ہوئے اگلے کالم میں منظومات اور نثر کے عنوان (یعنی اسباق اور نظموں نے عنوان) درج کیے گئے ہیں۔ نمونے کے طور پر فہرست کی تصویر دی گئی ہے۔

فہرست

اسباق	موضوعات	عنوانات	حاصلاتِ تعلم (فہرست میں منتخب مہارات کا اندراج کیا گیا ہے)	صفحہ
			پہلی سہ ماہی	
سبق ۱	حمد	حمد (نظم)	آہنگ اور لے کے حوالے سے اشعار اور نظمیں سن کر بتا سکیں۔ نظم و نثر کو تلفظ، آہنگ، لے، روانی کے ساتھ پڑھ سکیں۔ ایک سے دس تک گنتی اُردو ہندسوں اور لفظوں میں لکھ سکیں۔	۱
سبق ۲	نعت	نعت (نظم)	نظم پڑھ کر سوالات کے دُرست جوابات دے سکیں۔ اسمائی الفاظ کو اپنی تحریر میں دُرست طور پر استعمال کر سکیں۔ تحریر میں عددی ترتیب (ایک سے پانچ تک) کا دُرست استعمال کر سکیں۔ گیارہ سے بیس تک گنتی اُردو ہندسوں اور لفظوں میں لکھ سکیں۔	۶
سبق ۳	سیرتِ طیبہ / صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (دیانت داری)	دیانت داری	سادہ اور مرکب جملوں پر مشتمل عبارت سن کر اس کے اجزا سے متعلق معلومات اخذ کر سکیں۔ اپنی جماعت کے معیار کے مطابق املا لکھ سکیں۔ متن میں شامل نئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کر سکیں۔ فعلی الفاظ کو اپنی تحریر میں دُرست طور پر استعمال کر سکیں۔	۱۰
سبق ۴	پیشے (دیہی اور شہری)	میں بھی لوگوں کے کام آؤں گا	سادہ اور مرکب جملوں پر مشتمل عبارت سمجھ کر پڑھ سکیں۔ اپنی جماعت کے معیار کے مطابق املا لکھ سکیں۔ نثر کو پڑھ کر سوالات کے دُرست جوابات دے سکیں۔ متن میں شامل نئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کر سکیں۔ معنی کے لحاظ سے مترادف الفاظ کو سمجھ کر بول/لکھ سکیں۔	۱۹
سبق ۵	علاقائی کھیل	علاقائی کھیل	روزمرہ معاملات میں رواداری اختیار کر سکیں۔ ایک منٹ میں کم از کم پچاس اختراعی ہجوں والے یا غلط املا والے الفاظ پڑھ سکیں۔ جملوں کو زمانہ ماضی، حال اور مستقبل کے لحاظ سے فعل کی پہچان کر کے بتا سکیں۔ سادہ جملوں کو زمانہ ماضی، حال، مستقبل کے لحاظ سے تبدیل کر سکیں۔	۲۶
سبق ۶	اسلامی شعار	السلام علیکم	بنیادی الفاظ کی دُرست ادائی کر سکیں۔ اپنے دوستوں اور رشتے داروں کا تعارف کروا سکیں۔ موقعے کی مناسبت سے آدابِ گفتگو (شکریہ، افسوس، معذرت وغیرہ) کا خیال رکھتے ہوئے مناسب الفاظ بول سکیں۔ اسم معرفہ اور اسم نکرہ کی پہچان کر کے بتا سکیں۔ صفاتی الفاظ کو اپنی تحریر میں دُرست طور پر استعمال کر سکیں۔ گروہی کاموں میں شمولیت اختیار کر سکیں اور مجوزہ ذمے داری کو بہتر انداز میں ادا کر سکیں۔	۳۳
			دوسری سہ ماہی	
سبق ۷	بہادری (کرداری نمونے)	حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ	سو (۱۰۰) کثیر الاستعمال ارکان [illegible] کے ساتھ پڑھ سکیں۔ عبارت (بلند خوانی / خاموش مطالعہ) پڑھ کر تفہیمی سوالات کے دُرست جوابات دے سکیں۔ تحریر میں عددی ترتیب (چھ سے دس تک) کا دُرست استعمال کر سکیں۔ روزمرہ گفتگو سن کر زبان کے صحیح یا غلط ہونے میں امتیاز کر سکیں۔	۳۹
سبق ۸	سائنس (زمین/خلا)	خالی خالی خلا کی باتیں	سبق پڑھ کر اس کے متن سے متعلق سوالات کے جواب لکھ سکیں۔ اقراری، انکاری اور استفہامی جملوں میں فرق کر سکیں۔ اقراری، انکاری اور استفہامی جملوں کو ایک دوسرے میں تبدیل کر سکیں۔ تحریر میں عددی ترتیب (گیارہ سے پندرہ تک) کا دُرست استعمال کر سکیں۔ ٹی وی، موبائل، کمپیوٹر وغیرہ پر مختصر عبارت سمجھ کر پڑھ سکیں۔	۴۳

OXFORD

اس حوالے سے کتب میں دیکھا گیا ہے کہ جماعت دوم کی اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی کتاب کی فہرست میں دیے گئے موضوع 'قومی و مقامی مشاہیر' کے سامنے دیے گئے عنوان میں علامہ اقبال کی نظم 'بچے کی دعا' دی گئی ہے۔ جب کہ قومی نصاب میں قومی و مقامی مشاہیر، نثر کا موضوع ہے۔ چنانچہ 'بچے کی دعا' کے لیے نظم کے کسی موضوع کا انتخاب کیا جانا چاہیے تھا۔ اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی جماعت سوم کی کتاب کی فہرست میں

'اخلاقیات' کے موضوع کے تحت دی گئی نظم 'روٹی کون کھائے گا؟' کا متن موضوع سے مطابقت نہیں رکھتا۔ اسی طرح جماعت چہارم کی اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی کتاب فہرست میں موضوع 'اخلاقیات (ہمدردی)' کے حوالے سے دیے گئے سبق کا عنوان 'محنت کا پھل' موضوع سے مطابقت نہیں رکھتا۔ سبق کا عنوان تبدیل کیا جانا چاہیے۔

ب۔ مجوزہ موضوعات کی ذیل میں پیش کردہ مواد/ متن کا تنقیدی جائزہ

یکساں قومی نصاب برائے اُردو میں پرائمری جماعت کی کتب کے لیے تجویز کردہ موضوعات کے تحت پیش کردہ مواد/ متن کے معیار کا جائزہ لیا گیا ہے ۔ جائزے میں یہ دیکھا گیا ہے کہ دیے گئے مواد کی سبق کے عنوان سے مطابقت ہے یا نہیں، مواد کی پیش کش کا انداز کیسا ہے، متن/ مواد کو طلبہ کی عمر اور ذہنی استعداد کے مطابق ترتیب دیا گیا ہے یا ان کے لیے مشکل ہے، مواد اپنے اندر دلچسپی کا عنصر رکھتا ہے، طلبہ میں مطالعے کا ذوق وشوق پیدا کرنے میں مددگار ہے اور متن/ مواد آسان ہے یا مشکل۔ مواد کے انتخاب کے وقت طلبہ کی دلچسپی اور خیال رکھنا بہت ضروری ہے تاکہ تعلیمی مقاصد کا حصول ممکن ہو سکے۔

نیشنل بُک فاؤنڈیشن کی جماعت اوّل کی پہلی سہ ماہی میں اعادے کے طور پر 'قاعدہ' شامل کیا گیا ہے۔ قاعدے کا پہلا سبق، حروفِ تہجی باتصویر ہے۔اس سبق میں حروفِ تہجی کی مناسبت سے چیزوں کی تصاویر دی گئی ہیں۔ان میں لفظ 'ط' سے 'طباق' (ص ۲) کی تصویر دی گئی ہے۔ یہ لفظ جماعت اوّل کے طلبہ کی عمر کے لحاظ سے تھوڑا مشکل ہے،اس کی جگہ کوئی آسان لفظ شامل کیا جا سکتا ہے جیسا کہ طیارہ، طالبِ علم وغیرہ۔ سبق نمبر ۲۱ جو کہ صفحہ ۴۳ پر دیا گیا ہے،اس سبق میں زیر کا استعمال سکھایا گیا ہے۔ماسوا دو الفاظ، کر اور ہم سب الفاظ اعراب، زیر کے حامل ہیں۔ چونکہ سبق کا عنوان 'زیر' ہے اس لیے اس میں موجود تمام الفاظ اسی حرکت کے حامل ہونے چاہییں۔ سبق کے عنوان اور مواد میں ہم آہنگی سے طلبہ کو تصور سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔

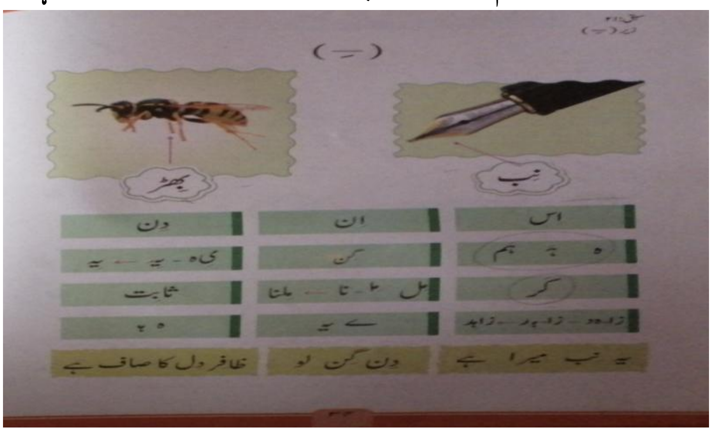

صفحہ ۳٦ پر دیے گئے سبق نمبر ۲۲ میں ، پیش کا استعمال سکھایا گیا ہے۔ دیے گئے الفاظ درج ذیل ہیں۔ 'دُم، اُس، اُڑ، رُک، وُہ، اُٹھ، کُل۔' وہ کا تلفظ دیے گئے تمام الفاظ سے مختلف ہے۔ وہ کو اس فہرست میں شامل کیا جانا چاہیے، نہ ہی اس پر پیش کی علامت کا استعمال کیا جائے۔ طلبہ شروع سے اس لفظ کے تلفظ سے بخوبی واقف ہوتے ہیں۔ اس فہرست میں اس لفظ کی موجودگی طلبہ کو اُلجھن میں مبتلا کر سکتی ہے۔

صفحہ نمبر ۳۸ پر دیے گئے سبق میں 'جزم' کا استعمال سکھایا گیا ہے۔ سہ حرفی الفاظ کی امثلہ میں درمیان میں آنے والے حرف پر جزم موجود ہے، ماسوا نہر کے۔ نہر میں ن پر زبر موجود ہے، جب کہ ہ پر جزم موجود نہیں ہے۔ دی گئی مثالوں کو دیکھتے ہوئے ہ پر جزم لگانی چاہیے۔

صفحہ نمبر ۴۲ پر موجود سبق، 'یائے معروف مخلوط' پر مبنی الفاظ پر مشتمل ہے۔ اس سبق میں ایک لفظ 'کھیتی' ایسا ہے جس میں یائے مجہول اور یائے معروف دونوں موجود ہیں۔ دیگر بارہ الفاظ صرف یائے معروف پر مشتمل ہیں۔ سبق کے تمام الفاظ ایک ہی اصول کے تحت لکھے جائیں تاکہ طلبہ کو یائے معروف کا تصور سمجھنے میں آسانی ہو۔

جماعت اوّل کی کتاب کا دوسرا حصہ درسی اسباق اور نظموں پر مشتمل ہے۔ حمد اور نعت کے علاوہ باغ کی سیر، دیس ہمارا پاکستان اور نیک بنو نیکی پھیلاؤ کے عنوان سے کل پانچ نظمیں کتاب کا حصہ ہیں۔ دس اسباق بعنوان آخری رسول ﷺ، کرن کا گھرانا، بات چیت کے آداب، میرا اسکول، آج کیا پکائیں، چوک میں لگی بتیاں، دھنک اور سنانے کے تین اسباق آؤ مل کر کام کریں، ننھے اقبال اور میں کیا پہنوں؟ درسی کتاب میں شامل ہیں۔ دیے گئے عنوانات کی ذیل میں دیا گیا مواد دلچسپ اور طلبہ کی عمر کے مطابق ہے۔ متن دیے گئے عنوانات کی ترجمانی کر رہا ہے۔ نظموں میں لے، آہنگ اور نغمگی موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا، رسول اکرم ﷺ کی تعریف و توصیف، قدرت کی رنگا رنگی، بڑوں کی عزت اور بھائی چارے کی تلقین، خاتم النبیین ﷺ کی ذات مبارک کا تعارف، اپنی ذات، گھر بار اور رشتے داروں کے بارے میں گفتگو، اسکول اور ماحول کے علاوہ عام بول چال میں آدابِ گفتگو کا خیال رکھنے، علامہ محمد اقبال کی شخصیت کے تعارف، صحت کے لیے متوازن غذا کے استعمال، پاکستان کے صوبوں کی ثقافت اور ٹریفک کے قوانین کی پابندی کے حوالے سے شامل کردہ مواد عام زندگی میں رہنے سہنے کے طریقے سکھانے کے علاوہ طلبہ کی کردار سازی میں بھی معاونت کرتا ہے۔ مواد آسان، سادہ اور دلچسپ ہے۔ نیز طلبہ کی بنیادی مہارتوں کی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔

اوکسفرڈ کی کتاب پہلی جماعت کی کتاب 'موتیا' کے پہلے حصے 'قاعدہ' میں شامل کیے گئے موضوعات

کے ضمن میں پیش کردہ مواد اسباق کے بجائے مختلف سرخیوں کی مدد سے پیش کیا گیا ہے۔اس حوالے سے دیکھا جائے تو صفحہ نمبر ۴ پر 'بصری الفاظ 'کی سرخی کے سامنے بصری الفاظ تحریر کیے گئے ہیں مگر ان کی سرگرمیاں نہیں دی گئیں اور اسی سرخی کے نیچے مصوتے اور مصمتے درج کر دیے گئے ہیں۔اسی طرح صفحہ نمبر ۵ پر بصری الفاظ کی سرخی کے اندر سرگرمیوں کے بجائے 'شرارتی نو' تحریر کیے گیے ہیں۔ گو حاشیے میں ہدایات برائے اساتذہ کرام کے تحت دونوں عنوانات کے حوالے سے الگ الگ ہدایات دی گئی ہیں، مگر مواد کے اعتبار سے دونوں صفحات منفی تاثر دے رہے ہیں۔

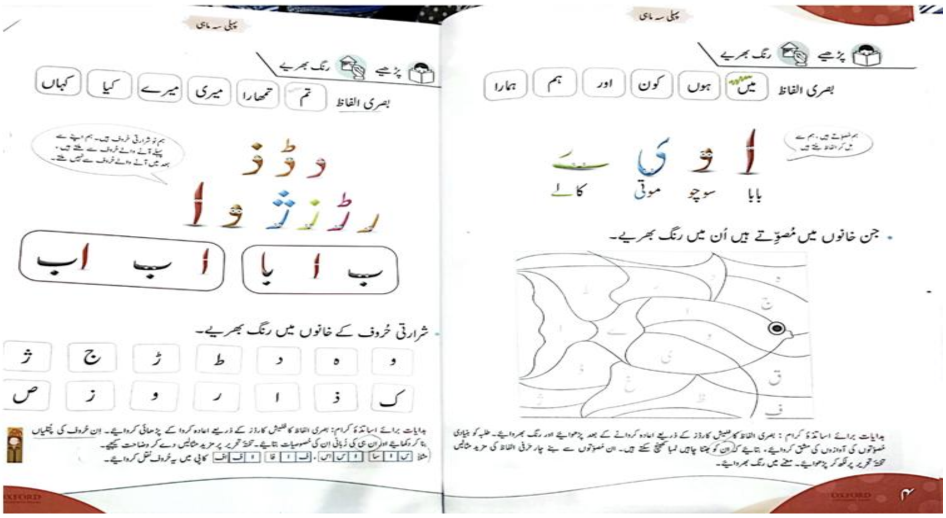

بصری الفاظ، شرارتی نو، مصوتوں اور مصمتوں کے تصورات کی پختگی کے لیے انھیں معلمہ کی صوابدید پر چھوڑنے کے بجائے الگ الگ سرخیوں اور مثالوں کی مدد سے اعادہ کروایا جائے۔پہلی سہ ماہی میں دیے گئے موضوعات کے ضمن میں دیا گیا باقی مواد اختصار کے ساتھ اپنے اپنے موضوع کا احاطہ کرتا ہے۔

درسی کتاب کا دوسرا حصہ پانچ منظومات 'حمد، نعت، مزے کی سیر ،اچھی بات اور دیس ہمارا پاکستان 'پر مشتمل ہے۔دیس ہمارا پاکستان اور نعت کے علاوہ باقی نظموں میں لے اور ترنم کی کمی ہے۔

نظمیں قاری پر اپنا تاثر چھوڑنے میں کامیاب نہیں ہیں۔ زور زبردستی سے اوزان تو پورے کر دیے گئے ہیں مگر شاعری معیاری نہیں ہے۔ نظموں میں بے ساختگی اور برجستگی نہیں ہے۔ ان منظومات پر نظرِ ثانی کی ضرورت ہے۔ ان منظومات کے بجائے مستند شعرا کے کلام کی شمولیت طلبہ کے ذوق کی نمو میں معاون ثابت ہو گی۔ اخلاقیات کے تھیم کے تحت شامل کی گئی نظم 'اچھی بات' اس تھیم کا احاطہ کرنے سے قاصر ہے۔

کتاب کے حصہ نثر میں، میں علی ہوں، میرا گھر، میرا اسکول، ہم تمھیں بیمار کر دیں گے، اچھی باتوں کے پھول، شیر آیا شیر آیا، کیا پالوں ؟، سبزیاں اور پھل، رنگ برنگی تتیاں، بارش اور دھنک کے عنوان سے اسباق شامل ہیں۔ سنانے کے اسباق پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم، اور مُرغی اور چوزے کا فہرست میں اندراج نہیں کیا گیا۔ اسباق میں اپنے تعارف کے ساتھ، اسکول اور گھر بار کے بارے میں معلومات فراہم کرتے ہوئے زندگی میں صحت وصفائی، پھلوں اور سبزیوں کی اہمیت اور بیماریوں میں جراثیموں کے کردار پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ گفتگو کے آداب کا خیال رکھتے ہوئے جھوٹ سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ نیز ٹریفک کے اشاروں کی پاس داری اور بارش اور دھنک کے رنگوں کے بارے میں تصورات دیے گئے ہیں۔ مجموعی طور پر مواد/ متن اسباق کے عنوانات سے مطابقت رکھتا ہے اور طلبہ کی عمر کے مطابق ہے۔ سادہ جملوں کی مدد سے اسے آسان اور دلچسپ بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ طلبہ کی دلچسپی کو سامنے رکھتے ہوئے کچھ اسباق مضمون اور کچھ کہانی کی صورت تحریر کیے گئے ہیں۔ دیا گیا تمام مواد طلبہ میں زبان کی بنیادی مہارتوں کے فروغ کے ساتھ ساتھ اُردو زبان میں دل چسپی پیدا کرنے میں معاون ہے۔

آفاق سن سیریز کی جماعت اوّل کی کتاب کے پہلے حصے 'قاعدہ' میں شامل سبق نمبر ۲: صفحہ ۸ میں 'ا' سے ارکان سازی کی سرخی کے تحت حروفِ علت کی مثالیں دی گئی ہیں۔ ذیلی حاشیے میں حرفِ علت کے علاوہ حرفِ صحیح کے حوالے سے ہدایات دی گئی ہیں۔ اس سبق کا اگلا حصہ 'و' سے ارکان سازی پر مشتمل ہے۔ اس میں 'و' کا استعمال بطور حرفِ علت کیا گیا ہے۔ جب کہ ذیلی حاشیے میں و' بطور حرفِ صحیح کے حوالے سے ہدایات موجود ہیں۔ اسی سبق کے اگلے حصے 'ی' سے ارکان سازی میں حرفِ علت کے حوالے سے مواد شامل ہے جب کہ برائے اساتذہ میں 'ی' بطور حرفِ صحیح کے بارے میں ہدایات دی گئی ہیں۔ تینوں تصورات کی وضاحت اور طلبہ کے فہم کے لیے ضروری ہے کہ اسباق میں 'ا'، 'و' اور 'ی' بطور حرفِ صحیح بطور مواد شامل کیا جائے۔ صفحہ ۴۹ پر دیے گئے سبق نمبر ۶ میں واؤ لین، واؤ معروف، واؤ مجہول اور واؤ معدولہ جب کہ صفحہ نمبر ۵۲ پر موجود سبق ۷ میں یائے لین، یائے معروف، یائے مجہول اور یائے معدولہ کے بارے میں ذیلی سرخیوں کے اندر چند مثالیں

دی گئی ہیں۔ یہ موضوعات مختصراً بیان کیے گئے ہیں۔ دیگر عنوانات کے تحت دیا گیا مواد موزوں اور آسان فہم ہے۔

کتاب کے دوسرے حصے میں پانچ نظمیں 'میرا خدا، نعت، آؤ آؤ سیر کو جائیں، ہمارا دیس، نصیحت' شامل ہیں۔ تمام منظومات دلچسپ، سادہ اور آسان ہیں۔ شاعری میں لے، آہنگ اور نغمگی ہے۔ درسی کتاب میں میرا گھر، پیارے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم، بات کریں ایسے، کیا ملا انعام؟، سبزیاں اور پھل، رکھیں خیال سب کا، پھریوں ہوا، وہ تینوں کیا کہتی ہیں؟، عامر ہوا بیمار، اور پیارے موسم' کے عنوانات سے اسباق موجود ہیں۔ دی گئی تحریریں سادہ، عام فہم اور دلچسپ اندازِ بیان کی حامل ہیں۔ متون عام بول چال سکھانے کے ساتھ ساتھ سبزیوں اور پھلوں کی افادیت، صحت و صفائی اور موسموں کے بارے میں بھی معلومات فراہم کرتے ہیں۔ نیز برداشت، بھائی چارے، ایمان داری، قانون پر عمل درآمد کا درس بھی دیتے ہیں۔

جماعت دوم کی نیشنل بک فاؤنڈیشن کی اردو کی درسی کتاب میں سات نظمیں 'حمد، نعت، تارے، میرا پیارا وطن، ساری دنیا اپنا گھر، صبح کی سیر اور ٹوٹ بٹوٹ کی کار' شامل ہیں۔ 'حمد' میں اللہ تعالی کے خالق و مالک ہونے اور 'نعت' میں حضور پاک ﷺ کی صفات و محبت کے جذبات کا اظہار نہایت عمدہ انداز میں کیا گیا ہے۔ نظمیں 'تارے' اور 'صبح کی سیر' کائنات میں پھیلے حُسن کی خوب صورت انداز میں ترجمانی کرتی ہیں۔ 'میرا پیارا وطن' وطنیت کا جذبہ پروان چڑھاتی ہے۔ 'ساری دنیا اپنا گھر ہے' سے طلبہ کو سادہ اور دل کش انداز میں پیار و محبت سے رہنے کا سبق ملتا ہے۔ 'ٹوٹ بٹوٹ کی موٹر کار' مزاحیہ نظم ہے جس سے طلبہ کی حسِ مزاح حظ اٹھاتی ہے۔ تمام منظومات لے، ترنم اور نغمگی سے بھرپور ہیں اور جماعت دوم کے طلبہ کی ذہنی سطح کے مطابق ہیں۔

کتاب کے اسباق کے طائرانہ جائزے سے پتا چلتا ہے کہ کتاب میں شامل اسباق کا مواد اپنے عنوانات کو سامنے رکھ کر تحریر کیا گیا ہے۔ 'پیارے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم' میں آپ ﷺ کی بچوں سے محبت جیسے روشن پہلو کو بیان کیا گیا ہے۔ 'بانو کا طوطا' میں پالتو پرندوں اور جانوروں کا خیال رکھنے، 'چڑیا اور چوہا' میں لڑائی جھگڑے سے بچنے، 'صفائی کا رکھیں خیال' میں ماحول اور ارد گرد کی صفائی، 'آؤ بجلی بچائیں' میں بجلی بچانے، 'دوستی ہو تو ایسی' میں دوستوں کی مدد کرنے 'آؤ مل کے درخت لگائیں' میں درخت لگانے اور 'سمجھ دار بچہ' میں اجنبی افراد پر اعتبار نہ کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ 'کھیلیں آنکھ مچولی' روایتی کھیل اور 'چلو میلا دیکھیں' ایک مقامی تہوار کا خوب صورت بیان ہے۔ 'سیر ایک شہر کی' سیر و سیاحت سے متعلق سبق ہے جس میں بلوچستان اور زیارت شہر کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ 'ایک سواری بڑی پیاری'، ذرائع آمد و رفت کے حوالے سے ایک

معلوماتی تخلیق ہے۔ سبق 'قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ' زندگی میں محنت کی اہمیت اُجاگر کرتا ہے اور 'علامہ محمد اقبال' سے علامہ کی بچوں کے لیے لکھی جانے والی شاعری اور اس میں موجود پیغام سے آگاہی ملتی ہے۔ سبق 'محنت کرنے والے' پڑھ کر مختلف پیشوں کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ کتاب میں طلبہ کی دلچسپی پیدا کرنے کے لیے موضوع کی مناسبت سے پیش کردہ مواد/ متن کہانیوں یا مضامین کی شکل میں دیا گیا ہے۔ تمام تحاریر عام فہم اور سادہ زبان میں ہیں اور ان میں غور و فکر کا عنصر بھی موجود ہے۔

اوکسفرڈ کی کتاب کے جائزے سے سامنے آتا ہے کہ دوسری جماعت کی کتاب 'گیند' میں سات نظمیں شامل ہیں۔ 'حمد' میں اللہ تعالیٰ کی شان اور 'نعت' میں نبی پاک ﷺ کی سچائی اور سادگی کا بیان ہے۔ نظم حمد کے اوزان پورے ہیں مگر ترنم اور نغمگی کی کمی ہے۔ 'پیاری آپی' اور 'میدُو کا طوطا' دلچسپ اور مزاحیہ نظمیں ہیں۔ 'بچے کی دعا' ہر عمر کے طلبہ کی پسندیدہ نظم ہے جس میں بچہ ساری زندگی شمع کی مانند جل کر انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنے کی خواہش کا اظہار کرتا ہے۔ 'برسات' اور 'سویرے اُٹھنا' میں بارش کے مناظر اور صبح کے حسین اور دل کش نظاروں کا بیان طلبہ کی حسِ لطافت بڑھاتا ہے۔ نثری سبق 'میں اور میرا خاندان' میں، اپنی ذات، رشتوں اور استعمال کی اشیا کی قدر و قیمت سمجھانے کے ساتھ ناپسندیدہ حرکات کے بارے میں والدین کو آگاہ کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ 'باغ کی سیر' میں رنگ برنگ پھول اور نظارے طلبہ کی جمالیات کو بے دار کرنے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ 'عیادت'، پڑوسیوں کی بیمار پُرسی کے اخلاقی فریضے، 'میں خیال رکھتا ہوں'، کفایت شعاری، 'آؤ پودے لگائیں'، پودے لگا کر دنیا کو سرسبز اور خوب صورت بنانے، 'صحت مند کیسے رہوں؟' صحت مند رہنے کے لیے صفائی اور کھیل کوُد، 'صحت و صفائی'، اپنے ماحول کی صفائی ستھرائی، 'وقت کی پابندی'، وقت کی اہمیت اور 'دوستی'، دو سہیلیوں کے پیار اور سچی دوستی کی کہانی ہے۔ 'علی کی حجامت' جیسا سبق مختلف پیشوں کے حوالے سے تصورات اُجاگر کرتے ہوئے طلبہ کو اس قابل بنانے میں معاون ثابت ہوتا ہے کہ وہ تمام پیشوں سے منسلک افراد کی عزت کریں۔ باقی اسباق طلبہ کی اس حوالے سے مدد کرتے ہیں کہ عام بول چال اور زندگی میں نہ صرف ان موضوعات کے بارے میں بات چیت کرنے بلکہ زندگی کی مختلف اقدار کے بارے میں جاننے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ کتاب میں شامل دوسرے اسباق میں سے 'موسم'، میں چاروں موسموں، 'پاکستان ہم سب کا گھر ہے' میں پاکستان کے بارے میں بنیادی معلومات اور 'اب کیا کریں؟ میں' سفر کے زمینی/ برّی طریقوں کے بارے میں سادہ اور دلچسپ انداز میں طلبہ کو آگاہ کیا گیا ہے۔ سبق 'پہیلی بوجھیے' پہیلیوں کی سمجھ بُوجھ اور 'آنکھ مچولی'، بچوں کے روایتی کھیل پر مشتمل دلچسپ اسباق ہیں۔ تمام عنوانات کی ذیل میں دیا گیا

مواد بچوں کے فہم اور نفسیات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تحریر کیا گیا ہے۔ جو طلبہ کی کردار سازی اور شخصیت کی نشو ونما کے لحاظ سے اہمیت کا حامل ہے۔

آفاق سن سیریز کی جماعت دوم کی کتاب میں شامل کردہ نظمیں طلبہ کے ذوقِ طبع کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتی دکھائی دیتی ہیں۔ 'حمد 'اور 'نعت 'ثنائے خدا اور ثنائے محمد ﷺ پر مبنی منظومات ہیں۔ نظم 'تارے 'آسمان پر ٹمٹماتے جلوے بکھیرتے تاروں، 'پڑھ لکھ کر ہم نام کریں گے' پڑھ لکھ کر خیر و بھلائی کے کام کرنے، 'ہمدردی' دوسروں کے کام آنے، 'میرا دیس '،' وطن کی آن، بان اور شان بڑھانے کے مرکزی خیال پر مشتمل نظمیں ہیں، جو طلبہ میں بھلائی اور وطنیت کے جذبے کو پروان چڑھانے میں مدد دیتی ہیں۔ جب کہ 'ٹوٹ بٹوٹ کی موٹر کار' میں مزاح کی چاشنی موجود ہے۔ منظومات میں موسیقیت اور نغمگی موجود ہے۔ خوب صورتی سے تخلیق کی گئی ہیں اور طلبہ کی ذہنی استعداد کے مطابق ہیں۔

نثری اسباق میں سے، 'رہ گئیں خالی ہاتھ' سے پتا چلتا ہے کہ دو کی لڑائی میں تیسرا فائدہ اُٹھاتا ہے۔ 'دشمن کا طوطا' پالتو پرندوں کا خیال رکھنے، 'سب خاص ہیں' مختلف پیشوں سے منسلک افراد کا احترام کرنے، 'وہ محنتی لڑکا کون تھا'، میں قائدِ اعظم کی شخصیت کی مثال سے طلبہ کو محنت کی ترغیب دینے، 'بچت کرنا سیکھیں'، 'فضول خرچی سے بچنے، 'آؤ بچائیں ماحول کو' ماحول کی حفاظت کرنے، 'میں نے ڈھونڈ لیا' مل جل کر کھیلنے، 'پھول میرا وطن' اپنے پاک وطن کی خوب صورتی سراہنے، 'اونچا رہے پرچم ہمارا' میں اپنے جھنڈے کی عزت و حرمت کا درس دینے جیسے خیالات کی اشاعت سے طلبہ کی اخلاقی اور سماجی حوالے سے تربیت کرنے میں مدد ملتی ہے۔ 'پیارے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم' بچوں سے شفقت اور محبت کے واقعات پر مبنی نثر ہے۔ 'یہی ہے دوستی'، کہانی کی شکل میں تحریر کردہ سبق ہے جس سے پتا چلتا ہے کہ اچھا دوست مشکل میں کام آتا ہے۔ 'آئیں مری چلیں'، سیر و سیاحت اور مری کی دل فریب نظاروں کو بیان کرنے والی متاثرکُن تحریر ہے۔ 'درخت ہمارے ساتھی'، شجر کاری اور درختوں کی ہماری زندگی میں اہمیت کے حوالے سے ایک اہم تحریر ہے۔ 'آنکھ کا تارا'، میں طلبہ کو اس حقیقت سے آگاہ کیا جا رہا ہے کہ اچھی عادات ہمیں ہر دل عزیز بناتی ہیں۔ 'ایک سواری بڑی نیاری'، برّی ذریعۂ سفر ریل گاڑی کے بارے میں ایک معلوماتی سبق ہے۔ تمام اسباق میں دیا گیا مواد سہل، آسان اور دلچسپ ہے۔ طلبہ کی شخصیت کی نشو ونما اور کردار سازی میں نمایاں کردار ادا کرنے کے علاوہ زبان کی تدریس کی بنیادی ضرورتوں کو بھی پورا کرتا ہے۔

جماعت سوم کی نیشنل بک فاؤنڈیشن کی اردو کی درسی کتاب میں شامل منظومات 'حمد' اور 'نعت' کا مواد نہایت خوب صورتی سے ان اصناف کی تعریف پر پورا اُترتا ہے۔ نظم 'شام' میں، شام کے سہانے وقت کی تصویر کشی من کو بھاتی ہے۔ 'پاک وطن ہے پاکستان'، میں جذبہ وطنیت اور 'قائد اعظم رحمۃاللہ علیہ' میں قائد کی خدمات اور ان سے محبت کا اظہار خوب صورت انداز میں کیا گیا ہے۔ 'ہم نے دیکھا ایک روبوٹ' ہنسی مزاح سے بھرپور نظم ہے۔ 'بچے کی دعا' بچے کی اللہ تعالیٰ سے اس خواہش کا بیان ہے کہ وہ اس کی زندگی مشعل بنا دے۔ تمام منظومات میں لے، آہنگ اور ترنم موجود ہے۔ شعرا کے تصور واضح اور صاف ہیں۔ طلبہ میں شاعری پڑھنے کا شوق پیدا کرنے میں یہ نظمیں اپنا حصہ بخوبی ڈالیں گی۔

درسی اسباق میں سے 'بے مثل ہے ذات رسولِ کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم' میں نبی پاک ﷺ کی خوبیوں دیانت داری اور امانت داری پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ 'اگر میں نہ ہوں تو!' سائنسی ایجاد موبائل فون کی کہانی اس کی زبانی ہے۔ 'سب ہیں خاص' سے مختلف پیشوں اور ان کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ 'ہم کیوں بھول جاتے ہیں' سے پتا چلتا ہے کہ قانون کا احترام بہت سے حادثوں سے بچاتا ہے۔ سبق 'اللہ تعالیٰ کا انعام' مذہبی تہوار عید الفطر اور سبق 'جس کا خواب تھا دل کش' علامہ محمد اقبال کی زندگی اور تصورِ پاکستان کے حوالے سے معلومات فراہم کرتا ہے۔ 'چار انوکھے دوست' موسموں کی کہانی ان کی زبانی ہے۔ سبق 'حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا' میں اُم المومنین حضرت خدیجہؓ کی زندگی بطور کرداری نمونہ ہمارے سامنے آتی ہے۔ اسی طرح 'وہ کون تھا؟' راشد منہاس شہید کی بہادری اور جرات کی داستان، 'اور صلہ مل گیا' ایک پرندے کی رحم دلی کی کہانی اور 'دل دل پاکستان' پاکستان کے مختلف شہروں اور آزاد کشمیر، کے بارے میں معلوماتی مضمون ہے۔ 'ملکہ کوہسار کی سیر' میں مری کے قدرتی مناظر کی خوب صورتی کو سراہا گیا ہے۔ سنانے کے اسباق چالاک 'لومڑی اور چنٹو مرغا'، 'ہم ایک ہیں' اور 'قدرتی آفات' پڑھائی کے معیار پر پورا اُترتے ہیں۔

اوکسفرڈ کی تیسری جماعت کی کتاب 'سدا بہار' میں دی گئی نظم 'حمد' میں خدا کی بڑھائی اور 'نعت' میں حضور پاک ﷺ کی کبریائی بیان کی گئی ہے۔ نظم 'صبح کی آمد' طلوعِ سحر کے سہانے مناظر، 'ہم دردی' مشکل میں دوسروں کے کام آنے اور 'آؤ آؤ سیر کو جائیں' بچوں کی خواہشات اور جذبات کا خوب صورت پیرائے میں اظہار ہے۔ جب کہ 'روٹی کون کھائے گا' میں گندم کی فصل کی تیاری سے آٹا بننے تک کا عمل سہل انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ 'بلو کا بستہ' بچوں کے لیے ایک مزے کی تفریحی نظم ہے۔ کتاب میں دی گئی نظموں میں موسیقیت، تنوع اور تجسس کے عناصر موجود ہیں۔ نظمیں خوب صورتی سے تحریر کی گئی ہیں۔ نیز طلبہ کی کردار سازی کے علاوہ ان

کے جمالیاتی ذوق کی تسکین کا سامان بھی باہم فراہم کرتی ہیں۔

نثری اسباق میں 'دیانت داری 'حضور پاک ﷺ کے امانت داری کے واقعے، 'میں بھی لوگوں کے کام آؤں گا'خدمتِ خلق کے جذبے اور 'السلام علیکم '، ملاقات کرنے کے اور کسی کے گھر جاکر اندر داخل ہونے کی اجازت دینے کے طریقے سے آگاہ کرتا ہے۔'علاقائی کھیل '، مخصوص علاقوں میں کھیلے جانے والے کھیلوں کے بارے میں مختصر مضمون ہے۔''حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ 'حضرت علیؓ کے تعارف اور ان کی اسلام کے لیے پیش کی جانے والی خدمات پر مبنی سبق اور کرداری نمونہ ہے۔'خالی خالی خلا کی باتیں 'خلا کے بارے میں بنیادی معلومات، 'بہتر ماحول، بہتر زندگی'اچھے اور صاف ستھرے ماحول اور اچھی زندگی کے باہمی تعلق، 'رمضان اور عید الفطر 'روزے داروں کی عبادت کے انعام، 'ہمارے قومی شاعر علامہ اقبال کا تعارف 'اقبال کی شاعری اور نظریات، 'جانوروں سے برتاؤ'، جانوروں کے ساتھ حسنِ سلوک اور 'ہمارا وطن 'میں پاکستان، تمام صوبوں اور آزاد کشمیر کے بارے میں معلومات فراہم کی گئی ہیں۔' گرمی کی چھٹیاں 'سیر و سیاحت کے واقعات پر مشتمل تحریر ہے۔ 'جب عائشہ بیمار ہوئی'، میں اپنی اور ماحول کی صفائی کا خاص خیال رکھنے کی تاکید کی گئی ہے۔ سبق ' پہلیاں، لطائف 'طلبہ میں حسِ لطافت اور تجسس کو فروغ دیتا ہے اور 'سیلاب 'میں سیلاب کی تباہ کاریوں اور اس سے بچاؤ کے بارے میں تحریر کیا گیا ہے۔

دیا گیا مواد معلومات کے حصول کے علاوہ معاشرے میں فعال شمولیت کے لیے طلبہ کو ان کی ذمے داریوں سے آگاہ کرتا ہے، نیز انھیں یہ سکھانے کی کوشش جارہی ہے کہ وہ اپنے گھر، باہر اور ماحول میں کس طرح کا روّیہ روا رکھے۔ کتاب سادہ اور آسان ہے۔ اسے دل چسپ بنانے کے لیے کچھ اسباق کو کہانیوں کی شکل دی گئی ہے۔ دیا گیا مواد طلبہ کی لسانی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔

آفاق سن سیریز کی جماعت سوم کی کتاب میں شامل نظم 'حمد 'میں خدا کی ذات کے جلوے اور 'نعت 'میں نبی ﷺ کی شان بیان کی گئی ہے۔ 'صبح کی سیر 'میں صبح کے وقت کی جانے والی سیر اور اس کے انسانی مزاج پر خوش گوار اثرات بتائے گئے ہیں۔ ' ہم پھول اِک چمن کے 'میں وطن سے محبت اور اس کی سربلندی کے لیے کچھ بھی کرنے کا عزم، 'قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ 'میں قائد کی قیادت میں الگ وطن کے حصول اور 'بچے کی دعا 'میں ایک بچے کی خواہشات کا دعا کی صورت اظہار کیا گیا ہے۔ 'ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی 'ایک مزاح سے پُر نظم ہے۔ منظومات ترنم، لے اور آہنگ سے طلبہ کو متاثر کرتی نظر آتی ہیں۔ زبان کی سادگی اور سلاست نیز موضوعات کی انفرادیت طلبہ کی اس کلام میں دل چسپی کی ایک اہم وجہ ہو سکتی ہے۔

درسی اسباق میں سے 'بے مثل ہے اُن صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ذات' میں آپ ﷺ کی ایمان داری کو موضوع بنایا گیا ہے۔ 'موبائل فون' سے موبائل فون اور اس کے استعمال کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ 'ہمارے مددگار' میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ 'کیوں ضروری ہے؟' میں سکھایا گیا ہے کہ قانون کا احترام حادثوں سے بچنے کے لیے بہت ضروری ہے۔ 'اور رضا نے جان لیا' میں سنتِ ابراہیمی کی یاد میں منائی جانے والی عید، 'تو پھر کیا کریں؟' میں قدرتی آفات اور ان سے بچنے کے لیے حفاظتی اقدامات، 'قوم کا بہادر بیٹا' میں میجر عزیز بھٹی شہید کی بہادری، جذبہ حب الوطنی اور شہادت، 'ٹنکو نے کی توبہ' میں بزرگوں کی اطاعت میں بھلائی اور 'بھائی کی مانند کون؟' میں ہمارے ہمسایہ ممالک اور ان سے تعلقات کا ذکر کیا گیا ہے۔ 'وہ پرندہ کون تھا؟' علامہ اقبال کی ذات اور زندگی کا مختصر تعارف ہے۔ 'ٹہنی کیوں تھی اُداس؟' عمدہ اور دل چسپ انداز میں موسموں کی کہانی ٹہنی کی زبانی ہے۔ 'اُلٹی ہو گئی تدبیر' مزاحیہ تحریر ہے۔ 'پھر یوں ملا صلہ' اخلاقی کہانی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ رحم دلی کا صلہ ضرور ملتا ہے اور اللہ رحم دل لوگوں کو پسند کرتا ہے۔ 'سیر وادیِ کاغان کی' ایک خان دان کی سیر و سیاحت کا دل کش پیرائے میں بیان ہے۔ جب کہ 'ایک انوکھی سیر' میں چاروں صوبوں، گلگت بلتستان اور آزاد کشمیر کے خوب صورت اور دل فریب مناظر کی تصویر کشی کی گئی ہے۔ درسی کتاب میں دیا گیا مواد دل چسپ، آسان اور طلبہ کی ذہنی سطح نیز طلبہ کی عمر، مزاج، عادات اور نفسیات کے مطابق ہے۔ بچوں کے لیے سوچنے سمجھنے کے در وا کرتا ہے اور ان کی شخصیت کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

نیشنل بک فاؤنڈیشن کی جماعت چہارم کی کتاب میں نظم 'حمد' اور 'نعت' شامل ہیں۔ دیگر منظومات میں 'ہم پاکستانی بچے ہیں' اس مرکزی خیال پر مشتمل ہے کہ بچے قوم کا سرمایہ ہیں۔ 'پہاڑ اور گلہری' سے سبق ملتا ہے کہ دنیا کے کارخانے میں کوئی بڑا چھوٹا نہیں ہے۔ 'میں کیا بنوں گا' ایک بچے کے زندگی کے بارے میں عزم و ارادوں کا بیان ہے۔ 'صبح کی آمد' طلوعِ آفتاب کے ساتھ سحر کی آمد کا اعلان ہے۔ 'گرمی' میں گرمی سے بچنے کی احتیاطی تدابیر بتائی گئی ہیں اور 'یہ بات سمجھ میں آئی نہیں' ایک ہلکی پھلکی نظم ہے جو طلبہ کے چہروں پر مسکراہٹ بکھیر دیتی ہے۔

نثری اسباق میں 'مثالی معلم' میں آپ ﷺ کی تعلیمات اور زندگی گزارنے کے طور طریقوں کا تذکرہ ہے۔ 'ہم بنیں گے اچھے شہری' میں اچھے شہری کی خوبیوں، 'صحت و صفائی' میں جراثیم سے بچاؤ اور صفائی کا خیال رکھنے، 'آتے ہیں جو کام دوسروں کے' میں خدمتِ خلق کے کام کرنے، 'نیا کمپیوٹر' میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی

ذیل میں کمپیوٹر کے بارے میں معلومات نیز 'زیبا کے پڑوسی' میں پڑوسیوں کے حقوق اور ان کے ساتھ نیک سلوک کا تذکرہ ہے۔ 'جب ہر چیز سونے کی بن گئی' ایک سبق آموز کہانی ہے جس سے پتا چلتا ہے کہ لالچ اور ہوس بُری بلا ہے۔ 'حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنھا'، میں آپؓ کی زندگی بطور کرداری نمونہ پیش کی گئی ہے۔ 'باتیں دانائی کی' میں حکایتِ سعدی کے ذریعے اخلاقی تربیت کرنے ،'رائے کا احترام' میں برداشت اور دوسروں کی رائے کا احترام کرنے اور 'تاریخی عمارتیں' میں قدیم طرزِ تعمیر اور ثقافت کو عمدگی سے بیان کیا گیا ہے۔ برائے مطالعہ اسباق میں 'ننھا ہاتھی' ہنسی مزاح سے پُر کہانی ہے۔ 'گل دستہ' میں سندھی، بلوچی، پنجابی، پشتو، کشمیری اور شنا زبان کے شعرا اور ان کے کلام کا تعارف کروایا گیا ہے۔ 'شان دار فیصلے' سبق، حضرت عمر کے دورِ خلافت کے عدل و انصاف پر مبنی سچا واقعہ ہے۔

مجوزہ عنوانات کی ذیل میں دیا گیا مواد آسان فہم اور طلبہ کی اخلاقی اور جذباتی نشو و نما میں مددگار ہے۔ نیز زبان کی تدریس کی ضرورتوں کو پورا کرتے ہوئے طلبہ کو معاشرے اور سماج کا مؤثر اور کارآمد رُکن بننے کے طریقے بھی سکھاتا ہے۔ 'گل دستہ' گو مطالعے کا سبق ہے مگر اس طرح کہ معلومات کو جماعت ششم سے نصاب کا حصہ بنانا چاہیے۔ جماعت چہارم کے بچوں کی ذہنی سطح سے یہ معلومات مطابقت نہیں رکھتی ہیں۔

اوکسفرڈ کی چوتھی جماعت کی کتاب 'نرگس' میں پہلی دو نظمیں حمد اور نعت ہیں، جن میں مالکِ کائنات اور نبی پاک ﷺ کی تعریف و توصیف کی گئی ہے۔ نظم 'پہاڑ اور گلہری' سے سبق ملتا ہے کہ دنیا میں کوئی چیز بے کار نہیں ہے۔ 'جوتے میں کیل'، ایک سکول جاتے بچے کے جوتے میں کیل لگنے کی کہانی ہے۔ 'برسات' میں بارش سے ہر شے کے جل تھل ہو جانے اور 'چاند اور ستارہ' میں تخیلاتی انداز میں چاند اور تارے کی زمین کی سیر کو دل کش پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔ 'جل ککڑ'، چاروں موسموں کے ستائے ہوئے ایک شخص کی کتھا ہے۔ جب کہ 'ایک کتا اور اس کی پرچھائیں' سکھاتی ہے کہ لالچ کرنے والے کا دامن ہمیشہ خالی رہ جاتا ہے۔

دی گئی نظموں میں لے اور آہنگ موجود ہے۔ دلچسپ اور عام فہم انداز میں طلبہ کو شاعری کی جمالیات سے متعارف کروانے کی کوشش کی گئی ہے۔ شاعری کی زبان سادہ اور آسان ہے اور مواد طلبہ کی اخلاقی تربیت کے علاوہ ان کی حسِ مزاح کی تربیت میں بھی اپنا کردار ادا کرتا ہے۔

نثری سبق 'معلمِ اعظم' سے علم ہوتا ہے کہ نبی پاک ﷺ کی سیرت تمام انسانیت کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ 'قائدِ اعظم ہاؤس میوزیم' تاریخی عمارت اور فنِ تعمیر کے لحاظ سے بھی اہم ہے۔ 'کمپیوٹر اور اُردو کا تعارف' میں کمپیوٹر اور اس میں اردو کی لکھائی اور 'ہماری قومی زبان اُردو' میں زبان بطور قومی شناخت اور اتحاد کی علامت

کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ 'خدمتِ خلق' میں دوسروں کی مدد اور 'اُف میرے دانت!' میں ذاتی صفائی کی تلقین کی گئی ہے۔ 'حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا' میں حضرت رابعہ بصری کی ذات کو ایک کرداری نمونے کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ 'راشد منہاس شہید' میں راشد منہاس کی وطن کی خاطر جان کی قربانی اور 'محنت کا پھل' میں ابو نصر فارابی کی محنت و علم سے محبت کا ذکر ہے۔ 'حکایاتِ سعدی رحمۃ اللہ علیہ' شیخ سعدی کی دلچسپ اور سبق آموز حکایات ہیں جو طلبہ کو مخلوقِ خدا سے محبت اور خدا کی ذات پر محکم ایمان کا درس دیتی ہیں۔ 'ملا نصیر الدین کا تعارف' ملا نصیر الدین سے منسوب طنز و مزاح سے بھرپور حکایات ہیں۔ 'حضرت داؤد علیہ السلام' میں آپؑ کے عدل و انصاف کا لازوال قصہ بیان کیا گیا ہے۔ 'میں اچھا شہری ہوں' میں بحیثیت طالبِ علم اور شہری جو فرائض ہیں ان کے بارے میں طلبہ کو آگاہ کیا گیا ہے۔ 'بولنے والی مچھلی' سبق آموز لوک کہانی ہے اور 'قاضی جی کا اچار' سے ایک دوسرے کی مدد کا سبق ملتا ہے۔ اسباق کی ذیل میں دیا گیا مواد زبان کی تدریس کے تقاضوں کے مطابق ہے۔ بیان کردہ تصورات آسانی سے سمجھ آنے والے ہیں۔ زبان آسان اور سادہ ہے۔

آفاق سن سیریز جماعت چہارم کی کتاب میں شامل نظموں میں 'حمد' اور 'نعت' اپنے اپنے دائرہ کار کی ترجمانی کرتی ہیں۔ نظم 'صبح کی سیر' میں سویرے کی جانے والی سیر کو تن درستی کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ 'ہم پاکستانی بچے ہیں' میں پاکستانی بچوں کی خوبیاں اور 'میں کیا بنوں گا' میں ایک بچے کے اپنے مستقبل کے بارے میں اعلیٰ اور مصمم ارادوں کا بیان ہے۔ 'ایک گائے اور بکری' میں سکھایا گیا ہے کہ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہیے اور کسی کا گلہ نہیں کرنا چاہیے۔ 'یہ بات سمجھ میں آئی نہیں' ایک مزاحیہ تحریر ہے جو بچوں کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھیر دیتی ہے۔ نیز 'بچوں کا سبق' ایک اخلاقی نظم ہے جس میں بُری باتوں سے دور رہنے کی تاکید کی گئی ہے۔

درسی اسباق میں 'تحفہ میٹھے پانی کا' ایک دل چسپ تحریری کہانی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ دوسروں کے تحفے کی قدر کرنی چاہیے اور انھیں شرمندہ نہیں کرنا چاہیے۔ 'آج کے دن آزاد ہوئے ہم' یومِ آزادی کی اہمیت اور آزادی کی قدر کا سبق دیتا ہے۔ 'اچھا شہری' میں اچھے شہری کے ذمے فرائض اور ان کی ادائی کا ذکر ہے، 'بہترین معلم' میں بتایا گیا ہے کہ آپ ﷺ تمام انسانوں کے لیے معلم بن کر آئے اور مثالی معاشرہ قائم کیا۔ 'پھر یوں ہوا' ایک نوجوان کی دیانت داری کی کہانی ہے۔ 'ہماری پہچان ہیں یہ' سے علم ہوتا ہے کہ ہماری قومی شناخت کن کن چیزوں کی بدولت ہوتی ہے، 'راز سچی خوشی کا' خدمتِ خلق سے ملنے والی سچی خوشی کی کہانی اور 'کارگل کا شیر' کرنل شیر خان شہید کی بہادری اور وطن کی خاطر جان قربان کرنے کا قصہ ہے۔ 'یادگار عمارتیں' تاریخی اور

فنِ تعمیر کا شاہ کار عمارتوں کے بارے میں معلوماتی تحریر ہے۔ 'حکایاتِ سعدی رحمۃ اللہ علیہ' طلبہ کے کردار و اخلاق کی تعمیر میں حصہ ڈالنے والے اہم قصے کہانیاں ہیں۔ 'شوربے کی کہانی' ایک پُرمزاح اور دلچسپ کہانی ہے۔ 'بزمِ ادب کا الیکشن' دوسروں کی رائے کا احترام اور برداشت سے کام لینا سکھاتا ہے۔ 'چڑیوں بچائی جان' سے اتفاق میں برکت ہے کا سبق ملتا ہے۔ 'جادوئی ڈبا' کمپیوٹر کے بارے میں معلومات پر مشتمل سبق ہے اور 'انصاف ہو تو ایسا' قاضی کی عدالت میں کیے جانے والے عدل و احسان کا واقعہ ہے۔

نیشنل بک فاؤنڈیشن کی جماعت پنجم کی کتاب میں شامل نظموں میں 'حمد'، اللہ تعالیٰ کی قدرت اور 'نعت'، ہادئ اعظم کی عظمت کا بیان ہے۔ 'ہوا چلی'، میں بادِ صبا کے چلنے کا مسحور کُن منظر پیش کیا گیا ہے 'ایک گائے اور بکری' میں اللہ کی نعمتوں اور احسانات کا شکر ادا کرنا، 'ہم پھول اِک چمن کے' میں وطن سے جان سے زیادہ پیار کرنا، 'نیک بنو، نیکی پھیلاؤ'، میں اچھی عادات اپنانا اور دوسروں کو اچھائی کی طرف بلانا سکھایا جا رہا ہے۔ یہ اخلاقی نظمیں ہیں جن کی مدد سے بچوں کی عادات سنواری جاسکتی ہیں۔ 'کہا اقبال نے' میں، اقبال کے تصورِ پاکستان اور مسلمانوں کے لیے خدمات کا ذکر ہے، جب کہ 'ٹوٹ بٹوٹ کے مرغے' میں مزاحیہ انداز میں طلبہ کو تفریح فراہم کی گئی ہے۔ منظومات لے اور ترنم کی حامل ہیں اور طلبہ میں شاعری کا شوق پیدا کرنے کے علاوہ اخلاقی تربیت میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

نثری اسباق 'رحمتِ عالم ﷺ' میں سادہ اور خوب صورت انداز میں بتایا گیا ہے کہ آپ ﷺ تمام جہانوں کے لیے رحمت بن کر آئے۔ 'اے وطن! تو سلامت رہے' آپ بیتی کے انداز میں لکھی گئی تحریر ہے جس میں پاکستان کے تفریحی اور تاریخی مقامات کا ذکر ہے۔ 'جو وعدہ کرو سو پُورا کرو' ایفائے عہد کی کہانی ہے، جس میں طلبہ کو وعدے کی پابندی کی تاکید کی گئی ہے۔ 'میری پہچان تُو' میں پاکستان کے قومی ترانے کی اہمیت اور مفہوم، 'حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ' میں آپؓ کی سخاوت اور دریا دلی کے واقعات، 'رکھیں میرا خیال' میں طبعی ماحول کی حفاظت اور زمین کو آلودگی سے بچانے اور 'حسنِ سلوک' میں اچھے رویے اور برتاؤ سے دوسروں کی زندگیاں بدلنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ 'ہمارے پیشے' میں مختلف پیشوں سے منسلک افراد اور معاشرے میں ان کے کردار کے حوالے سے بیانیہ مضمون کی صورت میں معلومات دی گئی ہیں۔ 'دنیا آپ کی مٹھی میں' موبائل فون اور انٹرنیٹ کی اہمیت سے آگاہ کیا گیا ہے۔ 'آئیں! مدد کریں' میں اسکاؤٹس اور گرلز گائیڈ کی صورت میں دوسروں کے کام آنے کا جذبہ بیدار کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ 'ایک قدیم شہر' تہذیبی ورثے موئن جودڑو اور ہڑپہ اور 'بے مثل ہے نظام تیرا' کائنات کے سائنسی مطالعے کے بارے میں معلوماتی مضمون

ہے۔ برائے مطالعہ اسباق 'قومی تہوار' میں قومی تہواروں یومِ آزادی، یومِ پاکستان، یومِ قائدِ اعظم، یومِ دفاع، ، یومِ اقبال سے آگاہی ملتی ہے۔ آؤ بچو! سنو کہانی 'ایک اخلاقی کہانی ہے، جو ایک بادشاہ کی دانائی اور انصاف پسندی کو بیان کرتی ہے۔ جب کہ 'اقوالِ زریں' سے بچے ان سنہری باتوں کو سیکھتے ہیں جن پر عمل کر کے وہ دانائی اور دانش مندی حاصل کرتے ہیں۔ دیے گئے اسباق میں موجود مواد آسان اور عام فہم ہے۔ طلبہ کے ادراک و شعور کو بیدار کرتے ہوئے، ان میں غور و فکر کی صلاحیت کی نشو و نما کرتا ہے۔ ذہن کو پختگی عطا کرتا ہے اور نصاب میں دیے گئے مقاصد اور مہارتوں کے حصول میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کی پانچویں جماعت کی کتاب گلِ لالہ، میں نظم 'حمد' میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور 'نعت' میں نبی پاک ﷺ کی عظمت کا بیان ہے۔ 'ایک مکڑا اور مکھی' میں خوشامد کے نقصان اور اس سے بچنے کی تعلیم دی جارہی ہے۔ 'پرندے کی فریاد' سے آزادی کی قدر و قیمت کا اندازہ ہوتا ہے۔ 'کرکٹ نامہ' ایک مزاحیہ نظم اور 'مری پیاری اماں' ماں کی محبت کا منظوم اور دل کش بیان ہے۔ 'مستقبل ہمارا ہے' میں یہ بتایا جارہا ہے کہ نوجوان اور بچے ملک کا مستقبل ہیں۔ 'پیار کی خوش بُو' سے زندگی اور دنیا کو پیار و محبت کا گہوارہ بنانے کا درس ملتا ہے۔ تمام نظمیں ترنم، نغمگی اور آہنگ کی بدولت طلبہ کے دل پر گہرے نقش چھوڑتی ہیں۔ تمام نظمیں عمدگی سے تحریر کی گئی ہیں۔ طلبہ کی ذہنی صلاحیتوں سے مطابقت رکھتی ہیں اور انھیں سوچنے پر مجبور کرتی ہیں۔

درسی اسباق میں 'سیرتِ طیبہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم' میں نبی پاک ﷺ کے اُسوۂ حسنہ اور تعلیمات سے آگاہی ملتی ہے۔ 'شاہی قلعہ' اپنی تاریخ اور عہدِ فنِ تعمیر سے آگاہ کرتا ہے۔ 'اہلِ زمین عدالتِ عالیہ میں' آلودگی اور انسانی سرگرمیوں کی وجہ سے زمین کو ہونے والے نقصانات اور 'میرا پاکستان' میں پاکستان کے لوگوں کے رہن سہن اور ثقافت کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ 'بوائے اسکاؤٹس اور گرلز گائیڈز' کی مدد سے طلبہ میں انسانیت کی خدمت کا جذبہ اُبھارنے کی کوشش کی گئی ہے۔ 'ہمارے پڑوسی' میں پڑوسیوں کا خیال رکھنے کی تاکید کی گئی ہے۔ 'ڈاکٹر رُوتھ فاؤ' انسانیت کی فلاح کے لیے زندگی تیاگنے والی خاتون کی خوب صورت داستان ہے۔ 'کمپیوٹر کا سفر' کمپیوٹر کی ایجاد سے اب تک کا سفر اور اس کی اہمیت اور 'پیشے' مختلف شعبہ ہائے زندگی سے وابستہ لوگوں کے بارے میں لکھا گیا مضمون ہے۔ 'پاکستان کا قومی ترانہ' ترانے کی اہمیت، احترام اور اس کے معنی سے آگاہ کرتا ہے۔ 'درختوں کے فوائد' سے طلبہ کو علم ہوتا ہے کہ انسان اور ماحول کے لیے درخت کتنے ضروری ہیں۔ 'پہلیاں اور لطائف' طلبہ کی حسِ مزاح اور تجسس کو بڑھانے اور ان میں پوشیدہ دانش سمجھنے کے لیے کتاب میں ایک اچھا اضافہ ہے۔ 'ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی' ایک معلوماتی سبق ہے جو ان کے مثالی

کردار اور ملک و قوم کے لیے ان کی خدمات کو طلبہ کے سامنے لاتا ہے۔ 'پیاری کائنات' میں کائنات کی سائنسی تفہیم اور نظامِ شمسی و اجرامِ فلکی کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ نیز 'عظیم ماؤں کے عظیم بیٹے' میں طلبہ کو یہ تعلیم دی جا رہی ہے کہ ماں کی اچھی تربیت اور ماں کی خدمت اولاد کو سونا بنا دیتی ہے۔ سبق 'اجنبی پر بھروسا' اس پہلو سے آگاہ کرتا ہے کہ کسی انجان شخص پر بھروسا نہیں کرنا چاہیے۔ سبق 'حضرت عمر فاروقؓ' ایک کرداری نمونہ ہے، اور 'ایک کوڑے دان کی آپ بیتی' میں کوڑے دان نے غلط طریقے سے کیے جانے والے اپنے استعمال کو دکھ بھرے انداز میں بیان کیا ہے۔ کتاب میں موجود متن جامع اور آسان فہم ہے۔ زبان میں سادگی، روانی اور سلاست ہے۔ مواد طلبہ کی لسانی ضرورتوں کو پورا کرتے ہوئے اخلاقی تربیت اور جذباتی نشو و نما کے علاوہ طلبہ میں زبان و ادب سے لگاؤ اور علم کی ترقی میں بھی معاون ہو گا۔

آفاق سن سیریز کی جماعت پنجم کی کتاب میں شامل کردہ نظموں میں 'حمد' اللہ تعالیٰ کی توصیف و تسبیح اور 'نعت' مدحتِ مصطفٰی پر مبنی نظم ہے۔ 'دھنک' میں بارش اور دھنک کے رنگ قاری کے جمالیاتی ذوق کو بڑھاتے ہیں۔ 'ایک پہاڑ اور گلہری' سے سبق ملتا ہے کہ کسی کو کم تر نہیں سمجھنا چاہیے۔ 'ترانہ' وطن کی سلامتی کی دعا ہے۔ 'نیک بنو، نیکی پھیلاؤ' سے ہمیشہ نیکی کے رستے پر چلنے کا پیغام ملتا ہے۔ نظم 'خضر کا کام کروں' ضرورت مندوں کے کام آنے کا درس دیتی ہے اور 'ٹوٹ بٹوٹ کے مہمان' مزاح کی چاشنی لیے طلبہ کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر دیتی ہے۔ نظمیں نغمگی اور آہنگ کی حامل ہیں اور بچوں کی عادات اور نفسیات کی عکاسی کرتی ہیں۔

نثری اسباق میں سے شامل سبق 'ہمارے ہادی ہمارے رہبر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم' میں بتایا گیا ہے کہ حضور پاک ﷺ کی تعلیمات زندگی گزارنے کا بہترین نمونہ ہیں۔ 'سیر جنت نظیر کی' میں آزاد کشمیر کے دل فریب مناظر کو بیان کیا گیا ہے۔ 'جو وعدہ کرو، اُسے پورا کرو' میں وعدہ پورا کرنے، 'بنٹی نے کی توبہ' میں دوسروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور ان کا مذاق نہ اُڑانے، 'آئیں کریں مدد' میں بچوں کو مخلوق کی خدمت کرنے اور 'کوئی تو بچائے ہمیں' میں آلودگی سے بچنے لیے درخت لگانے کی تلقین کی گئی ہے۔ 'شیخ چلی نے انگریزی سیکھی' مزاح کے پردے میں حکمت سے پُر تحریر ہے۔ 'تُو ہے میری پہچان' میں قومی ترانے اور اس کے مفہوم و اہمیت کی بات کی گئی ہے۔ 'بنا آپ کے ہم کچھ نہیں' میں مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والوں کی اہمیت، 'قائدِ ملت لیاقت علی خان' میں تحریکِ پاکستان میں آپ کی نمایاں خدمات، 'جادو کی پٹاری' میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی ذیل میں کمپیوٹر اور انٹرنیٹ، جب کہ 'کہانی شاہی اینٹ کی' میں یادگار عمارت شاہی قلعے کی تاریخی اور تہذیبی

اہمیت بتائی گئی ہے۔ 'سینڈی بنا مسافر ہوا کا' بارش کے ایک قطرے کی کہانی ہے جسے دوسروں کی مدد سے سچی خوشی ملتی ہے۔ 'بے مثل ہے جس کی قدرت 'کائنات کے سائنسی مطالعے اور 'سنہری باتیں 'حکمت سے بھرپور باتوں پر مشتمل تحریر ہے۔ مجوزہ عنوانات کی ذیل میں دیا گیا مواد رواں، سہل اور جامع ہے۔ یہ مواد زندگی کے مختلف مواقع پر زبان کی مہارتوں کا استعمال سکھاتا ہے۔ دلچسپ تحاریر طلبہ میں غور وفکر کی عادت پیدا کرتی ہیں۔

مجوزہ موضوعات کی ذیل میں دیا گیا تینوں پبلشرز کی کتب کا مواد طلبہ کی ذہنی سطح کے مطابق ہے۔ مواد دلچسپ اور عام فہم ہے۔ اسباق نصیحت آموز ہیں اور ان میں تفریح کا سامان بھی ہے۔ کتب کا متن غور وفکر کی دعوت دیتا ہے۔ مواد میں قومی اور ثقافتی اقدار کا اظہار ہے۔ کردار سازی کی نشوونما کے لیے کرداری نمونے بھی موجود ہیں۔ اخلاق و شائستگی کا درس بھی مل رہا ہے اور فرحت، سکون اور اطمینان کا سامان بھی بہم پہنچ رہا ہے۔ طلبہ کی فہم کی صلاحیتوں کی ترقی اور جِلا کے لیے یہ مواد مددگار ہے۔ تمام مواد طلبہ کے ذہن کی پختگی اور تصورات کو تقویت پہنچاتے ہوئے کتاب پڑھنے کا شوق پیدا کرنے میں اپنا کردار بخوبی ادا کرنے کے قابل ہے۔ دیا گیا مواد طلبہ کے مزاج، جذبات، خیالات، خواہشات اور نفسیات کی ترجمانی کرتا ہے۔ طلبہ میں زبان و ادب کے لگاؤ، علم کی ترقی اور زبان کی تدریس کی ضرورتوں کو دیے گئے متون بخوبی پورا کر رہے ہیں۔

ج۔ مجوزہ حاصلاتِ تعلم اور لسانی استعدادوں کا جائزہ

یکساں قومی نصاب برائے اُردو ۲۰۲۰ء میں مختلف لسانی استعدادوں کے حصول کے لیے مقرر کردہ حاصلاتِ تعلم درسی کتب کے اسباق کے شروع میں چوکھٹے کی صورت درج کرنے کی سفارش پیش کی گئی ہے۔ ہر سبق کے شروع میں چوکھٹے کی صورت انھیں درج کرنے کا مقصد ان کے مطابق سرگرمیاں ترتیب دے کر مجوزہ مہارتوں کا حصول ممکن بنانا ہے۔ باب سوم کے اس ذیلی عنوان کے تحت منتخب کردہ پبلشرز کی کتب میں اس بات کا جائزہ لیا گیا ہے کہ ہر سبق کے شروع میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم اور اس سبق کی مشق میں موجود لسانی استعدادیں ایک دوسرے سے کس حد تک مطابقت رکھتی ہیں؟ درج شدہ حاصلاتِ تعلم کا حصول مشق میں دی گئی سرگرمیوں کی مدد سے ممکن ہے یا نہیں۔ نیز حاصلاتِ تعلم کے حصول کے لیے سنجیدگی سے کوشش کی گئی ہے یا محض خانہ پُری سے کام لیا گیا ہے۔

اس حوالے سے نیشنل بُک فاؤنڈیشن کی کتب کے جائزے سے سامنے آتا ہے کہ جماعت اوّل کی کتاب میں شامل نظم 'حمد' میں 'مل کر کریں بات' کی ذیل میں دی گئی سرگرمی نمبر ۵ اور ۶ '' دی ہوئی تصویریں دیکھ کر

بتائیں کہ ہم اِن سے کیا کام لیتے ہیں؟ "اگر بارش نہ ہوتی تو کیا ہوتا؟"[1] کے لیے سبق کے شروع میں حاصلِ تعلم درج نہیں کیا گیا۔ اسی طرح صفحہ نمبر ۹۷ پر پڑھنا استعداد کے لیے ۱۳۲الفاظ دیے گئے ہیں جب کہ سبق کے شروع میں اس مہارت کے لیے حاصلِ تعلم درج نہیں ہے۔

سبق آخری رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم 'کی مشق میں 'نیا لکھیں' کی سرخی کے تحت دی گئی تخلیقی لکھائی کی سرگرمی "آپ کون کون سے اچھے کام کرتے ہیں؟"[2] کے لیے کوئی حاصلِ تعلم درج نہیں ہے۔ اسی طرح سبق 'کرن کا گھرانا' کی مشق میں دی گئی سرگرمی، "اپنے بارے میں تین جملے لکھیں۔ ہو سکے تو دیے گئے خانے میں اپنی تصویر چسپاں کریں۔"[3] کے لیے سبق کے شروع میں کوئی حاصلِ تعلم موجود نہیں ہے۔ سبق 'میرا اسکول' کے شروع میں حاصلِ تعلم دیا گیا ہے: "اپنے گھر، اسکول اور ماحول کے بارے میں معلومات، جماعت کے سامنے درست لب و لہجے اور اعتماد سے پیش کر سکیں۔"[4] حاصلِ تعلم کے مطابق تقریری سرگرمی مشق میں شامل کی جانے چاہیے تھی مگر مشق میں تحریری سرگرمی دی گئی ہے۔۔ علاوہ ازیں اسی سبق کے صفحہ ۱۰۹ پر دی گئی تخلیقی لکھائی کی سرگرمی کے لیے سبق کے شروع میں حاصلِ تعلم نہیں دیا گیا۔ سبق 'بات چیت کے آداب' صفحہ ۱۱۰، کی مشق میں املا اور عبارت کو درست تلفظ اور روانی سے پڑھنے کے لیے دی گئی سرگرمی کے لیے سبق کے شروع میں حاصلِ تعلم درج نہیں ہے۔ نظم 'باغ کی سیر' صفحہ نمبر ۱۲۱ کی مشق میں موجود سرگرمی نمبر ۷، ہم آواز الفاظ اور سرگرمی ۱۰ تصاویر کے بارے میں جملے لکھیے، کے حوالے سے حاصلِ تعلم سبق کے شروع میں درج نہیں ہے۔ سبق آج کیا پکائیں؟' کے شروع میں چوکھٹے دیے گئے حاصلِ تعلم "اپنی پسند ناپسند کا مناسب الفاظ میں اظہار کر سکیں۔"[5] کے حصول کے لیے سبق میں کسی قسم کی سرگرمی اور ہدایات درج نہیں ہیں۔ نظم 'دیس ہمارا پاکستان' کی مشق میں صفحہ ۱۳۹ پر قواعد کی ذیل میں اسم اور فعل اخذ کروانے کی سرگرمیاں دی گئی ہیں مگر قواعد کے حوالے سے چوکھٹے میں حاصلِ تعلم موجود نہیں ہے۔ نظم 'نیک بنو، نیکی پھیلاؤ' میں دیے گئے حاصلِ تعلم، "کسی شخص کی غیر اخلاقی حرکات واشارات کے بارے میں والدین یا اساتذہ کو بتانا"[6] کے حوالے سے کوئی سرگرمی یا کسی قسم کی ہدایات مشق کا حصہ نہیں ہیں۔ اسی سبق کی مشق میں صفحہ ۱۶۳ پر دی گئی پڑھائی کی سرگرمی کے لیے حاصلِ تعلم درج نہیں ہے۔

نیشنل بک فاؤنڈیشن کی جماعت دوم کی کتاب میں نظم 'حمد' کے حاصلاتِ تعلم میں درج ہے: "تصویر یا خاکہ دیکھ کر کم از کم پانچ جملے لکھ سکیں۔"[7] مگر حمد کی مشق میں صفحہ ۸ پر دی گئی سرگرمی میں تصویر کے بارے میں تین جملے لکھنے کا کہا گیا ہے۔ سرگرمی میں حاصلِ تعلم سے ہٹ کر ہدایات دی گئی ہیں اور تین جملے تحریر

کرنے کے لیے کہا گیا ہے۔ نظم نعت کے ص ۹ پر، تخلیقی لکھائی کی ذیل میں آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے متعلق پانچ جملے لکھنے کی سر گرمی دی گئی ہے جب کہ سبق کے شروع تخلیقی لکھائی کے حوالے سے حاصلِ تعلم موجود نہیں ہے۔ سبق، 'قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ' میں، تخلیقی لکھائی کی ذیل میں "قائدِ اعظم سے ملاقات ہو تو آپ ان سے کون سے پانچ سوال کریں گے؟"[۸] کی سر گرمی دی گئی ہے مگر سبق کے شروع میں حاصلِ تعلم موجود نہیں ہے۔ سبق 'کھیلیں آنکھ مچولی' کی مشق میں 'کچھ نیا لکھیں' کی سرخی کے تحت سر گرمی دی گئی ہے: "پانچ ایسے جملے لکھیں جن میں کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جا رہا ہو۔"[۹] اس سر گرمی کے لیے سبق کے شروع میں حاصلِ تعلم درج نہیں ہے۔ نظم 'صبح کی سیر' میں بولنے کی سر گرمی "صبح کی سیر کو اپنے لفظوں میں کہانی کی صورت میں سنائیں۔"[۱۰] دی گئی ہے جب کہ سبق میں بولنا مہارت کے لیے کوئی حاصلِ تعلم موجود نہیں ہے۔ سبق 'ٹوٹ بٹوٹ کی موٹر کار' میں 'کچھ نیا لکھیں' کی ذیل میں دی گئی سر گرمی "دی ہوئی تصویر پر پانچ جملے لکھیں۔"[۱۱] کے لیے کوئی حاصلِ تعلم موجود نہیں ہے۔

جماعت سوم کی نیشنل بک فاؤنڈیشن کی کتاب میں نظم، 'نعت' میں حاصلِ تعلم دیا گیا ہے "معنی کے لحاظ سے مترادف الفاظ کو سمجھ کر بول/لکھ سکیں۔"[۱۲] حاصلِ تعلم مترادف کے حوالے سے ہے مگر مشق میں متضاد الفاظ کی سر گرمیاں دی گئی ہیں۔ سبق، 'بے مثل ہے ذات رسولِ کریم کی' میں 'کچھ نیا لکھیں' کی ذیل میں سر گرمی دی گئی ہے "دیانت داری سے کیا مراد ہے اور بحیثیت طالب علم آپ کن کن معاملات میں دیانت داری کا مظاہرہ کر سکتے ہیں؟ چند جملوں میں لکھ کر بتائیں۔"[۱۳] مگر تخلیقی لکھائی کے لیے سبق کے شروع میں حاصلِ تعلم نہیں دیا گیا۔ سبق، 'اگر میں نہ ہوں تو!' کی مشق میں صفحہ ۲۹ پر 'کچھ نیا لکھیں' کی سرخی کے تحت لکھائی کی دو سر گرمیاں دی گئی ہیں، مگر حاصلاتِ تعلم درج نہیں ہے۔ سبق 'سب ہیں خاص' کی مشق میں صفحہ ۳۹ پر پڑھائی کے حوالے سے دی گئی سر گرمی کے لیے سبق کے شروع میں کوئی حاصلِ تعلم موجود نہیں ہے۔ نظم، 'شام' کی مشق میں بھی تخلیقی لکھائی کی ذیل میں دی گئی سر گرمی، "دی ہوئی تصاویر غور سے دیکھیں اور چند جملوں میں لکھ کر بتائیں کہ آپ ان اوقات میں کون کون سے کام کرتے ہیں؟"[۱۴] کے لیے حاصلِ تعلم درج نہیں کیا گیا۔ نظم، 'پاک وطن ہے پاکستان' میں بھی تخلیقی لکھائی کی سر گرمی، "دیے ہوئے اشاروں کی مدد سے پاکستان کے قومی پرچم کے بارے میں دس مربوط جملے لکھیں۔"[۱۵] کے لیے کوئی حاصلِ تعلم درج نہیں ہے۔ 'حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا' کی مشق میں بھی تخلیقی لکھائی کے حوالے سے سر گرمی درج ہے: "حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے بارے میں دس ایسے جملے لکھیں، جن کے درمیان ربط موجود ہو۔"[۱۶] مگر اس مہارت کے حصول

کے لیے سبق کے شروع میں کوئی حاصلِ تعلم مقرر نہیں کیا گیا۔ سبق، 'ہم نے دیکھا ایک روبوٹ'، کی مشق میں سر گرمی دی گئی ہے:

"فرض کریں کہ اگر آپ کو ایک روبوٹ مل جائے تو آپ اس سے کیا کام لینا چاہیں گے اور کیوں؟ چند جملوں میں لکھ کر بتائیں۔"(۱۷)

اس مہارت کے حصول کے لیے سبق کے شروع میں کوئی حاصلِ تعلم درج نہیں ہے۔ سبق، 'بچے کی دعا' میں بھی 'کچھ نیا لکھیں' کی ذیل میں دی گئی سر گرمی:

"اچھے انسان میں کون کون سی عادتیں پائی جاتی ہیں؟ ذیل میں دیے ہوئے الفاظ کو دیکھتے ہوئے ایک پیرا گراف لکھیں۔"(۱۸)

کے لیے سبق کے شروع میں کوئی حاصلِ تعلم موجود نہیں ہے۔

نیشنل بک فاؤنڈیشن کی جماعت چہارم کی کتاب میں نظم 'حمد'، میں 'کچھ نیا لکھیں' کے تحت دی گئی سر گرمی "درج ذیل تصویروں کے بارے میں دو، دو جملے لکھیں۔"(۱۹) کے لیے حاصلِ تعلم موجود نہیں ہے۔ نظم 'ہم پاکستانی بچے ہیں' جو صفحہ ۴۰ پر ہے کی مشق میں علامتِ فاعل اور مفعول، اور مترادف الفاظ کے حوالے سے سر گرمیاں دی گئی ہیں مگر حاصلِ تعلم موجود نہیں ہے۔ سبق آتے ہیں جو کام دوسروں کے' کی مشق میں، صفحہ ۷۵ پر پڑھنا مہارت کے حصول کے لیے دی گئی سر گرمی کے حوالے سے سبق میں کوئی حاصلِ تعلم موجود نہیں ہے۔ نظم "میں کیا بنوں گا" کے چوکھٹے میں دیے گئے حاصلِ تعلم، "اشعار کو نثر میں تبدیل کر سکیں۔"(۲۰) کے حوالے سے مشق میں سر گرمی موجود نہیں ہے۔ علاوہ ازیں مشق میں مترادف الفاظ کے حوالے سے سر گرمی دی گئی ہے اور حاصلِ تعلم موجود نہیں ہے۔ سبق، 'زیبا کے پڑوسی'، صفحہ نمبر ۸۰ پر موجود حاصلِ تعلم میں کسی بھی ربط و تسلسل کے ساتھ مضمون لکھنے کا کہا گیا ہے مگر مشق میں سر گرمی موجود نہیں ہے۔ سبق، 'جب ہر چیز سونے کی بن گئی' میں حاصلِ تعلم دیا گیا ہے: "عبارت کے خاص خاص نکات تحریر کر سکیں۔ مرکب جملے بنا سکیں۔"(۲۱) اس کے حوالے سے مشق میں سر گرمی موجود نہیں ہے۔ سبق، 'صبح کی آمد' میں 'کچھ نیا لکھیں' کے تحت دی ہوئی سر گرمی، "دیے ہوئے منظر پر ایک مربوط پیرا گراف لکھیں۔"(۲۲) کے حوالے سے حاصلِ تعلم موجود نہیں ہے۔ اسی طرح سبق 'حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا' کی مشق میں بات چیت کے حوالے سے دی گئی سر گرمی "کسی اور صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی کے بارے میں

پڑھیں اور مل کر تبادلۂ خیال کریں۔"[۲۳] اور اسی صفحے پر دی گئی الفاظ کے متضاد کی سر گرمی کے حوالے سے سبق میں حاصلِ تعلم موجود نہیں ہیں۔اسی سبق کے حاصلاتِ تعلم میں سے ایک حاصلِ تعلم میں عبارت پڑھ کر اس کے خاص خاص نکات تحریر کرنے کا کہا گیا ہے مگر اس کے لیے مشق میں کوئی سر گرمی نہیں دی گئی۔ نظم، 'گرمی' کی مشق کے صفحہ نمبر ۱۱۳ اور ۱۱۴ پر دی گئی بات چیت کی سر گرمی، چاروں موسموں کی خصوصیات پر آپس میں بات چیت اور الفاظ متضاد کے حوالے سے سبق کے شروع میں کوئی حاصلِ تعلم نہیں دیا گیا۔ سبق 'باتیں دانائی کی' صفحہ ۱۱۶ پر، دیے گئے حاصلِ تعلم، جمع کی واحد میں تبدیلی کے حصول کے لیے مشق میں سر گرمی نہیں دی گئی۔اسی مشق میں پڑھائی کے لیے دی گئی پیرا گراف پڑنے کی سر گرمی دی گئی ہے مگر سبق کے شروع میں پڑھائی کے لیے حاصلِ تعلم موجود نہیں ہے۔ سبق 'رائے کا احترام' صفحہ ۱۲۵، حاصلِ تعلم میں ہدایات یا اعلانات سن کر ان پر عمل کرنے کا کہا گیا ہے مگر اس کے حصول کے لیے مشق میں کوئی سر گرمی نہیں دی گئی ہے۔اسی طرح سبق 'یہ بات سمجھ میں آئی نہیں' کی مشق میں دیے گئے حاصلِ تعلم " سادہ جملوں کو زمانہ ماضی، حال، مستقبل کے لحاظ سے تبدیل کر سکیں۔"[۲۴] کے لیے مشق میں سر گرمی موجود نہیں ہے۔

جماعت پنجم کی نیشنل بک فاؤنڈیشن کی کتاب میں نظم 'حمد'، صفحہ ۱، نظم کے شروع میں دیے گئے حاصلِ تعلم میں شعر کا مفہوم لکھنے کا کہا گیا ہے مگر اس حوالے سے مشق میں کوئی سر گرمی موجود نہیں ہے۔ نظم 'نعت'، ص ۷، کے شروع میں دیے گئے حاصلِ تعلم میں نظم کو نثر میں تبدیل کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں مگر مشق میں ایسی کوئی سر گرمی موجود نہیں ہے۔اسی نظم کی مشق میں صفحہ ۱۱ پر 'مل کر کریں بات' کی سرخی کے تحت دی گئی، بات چیت کی دو سر گرمیوں اور ہم آواز الفاظ کے حوالے سے سبق کے شروع میں حاصلاتِ تعلم درج نہیں ہیں۔ نظم 'اے وطن تو سلامت رہے' سبق کے صفحہ ۲۱ پر دیے گئے حاصلاتِ تعلم جن میں سے ایک میلے یا نمائش کو دیکھ کر اس کی کسی مخصوص سر گرمی پر اپنے ردِ عمل کا اظہار ہے، اس بارے میں سر گرمی مشق کا حصہ نہیں ہے۔ جب کہ اسی سبق کے دوسرے حاصلِ تعلم میں کسی عنوان پر دس سے پندرہ جملوں پر مضمون لکھنے کا کہا گیا ہے، مگر مشق میں مضمون کے بجائے معلوماتی پیرا گراف تحریر کرنے کی سر گرمی دی گئی ہے۔ مضمون کے حوالے سے کوئی ہدایت نہیں دی گئی۔ نظم 'ایک گائے اور بکری' کی مشق میں صفحہ ۷۵ پر اور سبق 'ہمارے پیشے' کی مشق میں صفحہ ۸۲ پر پڑھائی کے حوالے سے سر گرمی دی گئی ہے مگر اس حوالے سے دونوں اسباق میں کوئی حاصلِ تعلم نہیں دیا گیا۔ سبق 'دنیا آپ کی مٹھی میں' صفحہ ۸۴ پر دیے گئے حاصلاتِ تعلم میں سے ایک حاصلِ تعلم میں کسی عنوان پر دس سے پندرہ جملوں پر مشتمل کہانی یا مضمون لکھنے کی ہدایت دی گئی

ہے۔اس حاصلِ تعلم کے حصول کے لیے مشق میں دو پیرا گراف لکھنے کی سر گرمی موجود ہے۔ کہانی یا مضمون کے حوالے سے سر گرمی میں کوئی ہدایت نہیں دی گئی۔ نظم 'ہم پھول اک چمن کے' کی مشق میں صفحہ ۹۶ پر ہندسوں کو عددی ترتیب میں بدلنے کے حوالے سے سر گرمی دی گئی ہے مگر حاصلِ تعلم نہیں دیا گیا۔ سبق 'آئیں! مدد کریں' میں دیا گیا حاصلِ تعلم "قدرتی آفات اور ہنگامی صورتِ حال میں اپنے اور دوسروں کے بچاؤ کی تدابیر کر سکیں۔"[۲۵] کے حوالے سے سر گرمی یا ہدایات موجود نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ مشق میں پڑھائی کے حوالے سے دی گئی سر گرمی اور پوچھے گئے سوالات کے زبانی جوابات کے حوالے سے کوئی حاصلِ تعلم نہیں دیا گیا۔ سبق 'بے مثل ہے نظام تیرا' کے حاصلِ تعلم "کسی عنوان پر دو سے تین مربوط اور بامقصد پیرا گراف پر مشتمل مختصر مضمون لکھ سکیں۔"[۲۶] درج ہے جب کہ مشق میں لکھائی کی سر گرمی میں چند جملے تحریر کرنے کے لیے کہا گیا ہے۔ نظم، ٹوٹ بٹوٹ کے مرغے، میں صفحہ ۱۵۶ پر دی گئی پڑھائی کی سر گرمی کے حوالے سے نظم میں کوئی حاصلِ تعلم نہیں دیا گیا۔

اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی کتب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم اور لسانی استعدادوں کی مطابقت اور عدم مطابقت کے جائزے سے سامنے آتا ہے کہ پہلی جماعت کی کتاب کے صفحہ ۴۰ پر موجود نظم 'حمد' کے حاصلاتِ تعلم اور اسباق کی سر گرمیوں میں توازن نہیں ہے۔ نظم کی مشق میں کل نو سر گرمیاں دی گئی ہیں جب کہ حاصلاتِ تعلم کی تعداد تین ہے۔ جن میں سے ایک حاصلِ تعلم حاصل کرنے کے لیے سر گرمی دی گئی ہے اور دو حاصلاتِ تعلم حاشیے میں موجود اساتذہ کی ہدایات کے ذریعے سے حاصل کیے گئے ہیں۔اسی نظم کی مشق میں صفحہ ۴۳ پر قواعد کی ذیل میں ہم آواز الفاظ دیے گئے ہیں مگر اس حوالے سے حاصلِ تعلم موجود نہیں ہے۔ سبق 'میرا گھر' کے حاصلِ تعلم "اپنی پسند ناپسند کا مناسب الفاظ میں اظہار کر سکیں۔"[۲۷] کے حوالے سے مشق میں کسی بھی قسم کی کوئی سر گرمی یا ہدایت نہیں دی گئی۔ سبق 'میرا اسکول' میں دی گئی ہدایات برائے اساتذہ کرام میں درج ہے کہ "طلبہ کو اعتماد دلایئے کہ اگر کسی کی کوئی بات یا حرکت آپ کو پریشان کر دے تو اس کے پاس سے ہٹ جائیں۔ اس بارے میں اپنے والدین کو ضرور بتائیں۔"[۲۸] مگر اس حوالے سے حاصلِ تعلم نہیں دیا گیا۔ سبق 'ہم تمھیں بیمار کر دیں گے' کے صفحہ نمبر ۶۹ کے حاصلاتِ تعلم میں امر و نہی کے سادہ جملوں کی ادائی کے بارے کہا گیا ہے۔ مگر مشق میں اس حوالے سے کوئی سر گرمی موجود نہیں ہے۔اسی سبق میں دیے گئے پانچ حاصلاتِ تعلم میں سے تین کے حوالے سے سر گرمیاں موجود ہیں جب کہ باقی دو حاصلاتِ تعلم ہدایات برائے اساتذہ کی مدد سے حاصل کروائے گئے ہیں۔ مناسب تھا کہ مشق میں اس حوالے سے سر گرمیاں دی جاتیں۔

اسی طرح سبق 'اچھی باتوں کے پھول' میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم

"متن / تصویر سے متعلق تفہیمی سوالات کے درست جوابات لکھ سکیں۔ نشست و برخاست (گھر، اسکول، حجرہ۔ مسجد / عبادت گاہ) کے آداب کا خیال رکھ سکیں اور اہمیت کے بارے میں اظہار کر سکیں۔"(۲۹)

کے حصول کے لیے کسی طرح کی سرگرمی مشق میں نہیں دی گئی۔ اور نہ ہی ہدایات برائے اساتذہ کرام میں اس حوالے سے کوئی ہدایت درج ہے۔ سبق 'اچھی باتوں کے پھول' کی مشق کے صفحہ ۷۸ پر قواعد کی سرخی کے اندر گنتی کی سرگرمی کروائی گئی ہے مگر حاصلاتِ تعلم میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔۔ نظم 'اچھی بات' میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم "نظم، کہانی یا پہیلی پڑھ / سن کر پسند کا اظہار کر سکیں۔"(۳۰) کے حوالے سے مشق میں کوئی سرگرمی یا ہدایات موجود نہیں ہیں۔ اسی نظم کے حاصلِ تعلم میں دو سے تین ارکان والے الفاظ کی مدد سے تین سے پانچ آسان جملے تحریر کرنے کا کہا گیا ہے مگر حاصلِ تعلم کے حصول کے لیے دی گئی سرگرمی اور ہدایات برائے اساتذہ میں ارکان کی تعداد کے مطابق الفاظ کے استعمال کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ اسی سبق کے صفحہ ۸۵ پر قواعد کی سرخی کے تحت دی گئی سرگرمی کے لیے حاصلِ تعلم سبق کے شروع میں نہیں دیا گیا۔ سبق 'شیر آیا!، شیر آیا!'، صفحہ ۸۷، پر دیے گئے پسند ناپسند کے اظہار کے حاصلِ تعلم کے حوالے سے سبق کی مشق میں کوئی سرگرمی موجود نہیں ہے۔ صفحہ نمبر ۹۴ پر دی گئی نظم 'مزے کی سیر' کی مشق میں صفحہ ۹۴ پر دی گئی ہم آواز الفاظ کی سرگرمی کے لیے سبق کے شروع میں کوئی حاصلِ تعلم درج نہیں ہے۔ صفحہ ۱۰۳ پر موجود سبق: 'سبزیاں اور پھل' کے شروع میں تین حاصلاتِ تعلم دیے گئے ہیں اور سرگرمیوں کی تعداد سات ہے۔ مشق میں گنتی، اور جملے لکھوانے کے حوالے سے دی گئی سرگرمیوں کے حاصلاتِ تعلم موجود نہیں ہیں۔ سبق 'بارش اور دھنک' کے شروع میں چار حاصلاتِ تعلم دیے گئے ہیں۔ جن میں سے دو حاصلاتِ تعلم:

"گھر میں استعمال کی اشیا وغیرہ کے نام سن کر پہچان کر کے بتا سکیں اور ماحول سے متعلق کسی عنوان پر خود سے دو سے تین جملے لکھ سکیں۔"(۳۱)

کے حصول کے لیے کسی قسم کی سرگرمی موجود نہیں ہے۔ نظم "دیس ہمارا پاکستان' کے صفحہ ۱۱۹ پر پسند کے اظہار کے بارے میں دیے گئے حاصلِ تعلم کے حوالے سے کوئی ہدایت یا سرگرمی مشق کا حصہ نہیں ہے۔

اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی جماعت دوم کی کتاب میں نظم 'نعت' میں دیے گئے حاصلِ تعلم "اپنی جماعت کے معیار کے مطابق کم از کم ۶۰ الفاظ پر مشتمل عبارت ایک منٹ میں روانی سے پڑھ سکیں۔"(۳۲) کے

حصول کے لیے مشق میں کسی قسم کی ہدایات یا سر گرمی نہیں دی گئی۔ سبق 'میں اور میرا خاندان' کی مشق میں صفحہ نمبر ۱۶ پر مذکر مؤنث کی سر گرمی دی گئی ہے مگر اس حوالے سے حاصلِ تعلم سبق کا حصہ نہیں ہے۔ سبق 'صحت مند کیسے رہوں؟' کے شروع میں 'دیے گئے حاصلِ تعلم "الفاظ سن کر اُردو کے حروف/ارکان کی آوازوں اور تلفظ کا صحیح ادراک کر سکیں۔"(۳۳) کے حوالے سے مشق میں کسی قسم کی کوئی ہدایت یا سر گرمی موجود نہیں ہے۔ سبق 'وقت کی پابندی' میں دیے گئے حاصلِ تعلم "بول چال میں جملوں کے تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے مختصر واقعے یا کہانی کو اپنے الفاظ میں بیان کر سکیں۔"(۳۴) کے حصول کے لیے سبق میں کوئی سر گرمی یا ہدایت موجود نہیں ہے۔ علاوہ ازیں سبق کی مشق میں املا کے بارے میں سر گرمی موجود ہے مگر حاصلِ تعلم نہیں دیا گیا۔ اسی کتاب کے سبق 'دوستی' کے صفحہ ۳۹ پر بے جان اشیا کے مذکر مؤنث اور نظم 'پیاری آپی' کی مشق میں صفحہ ۴۶ پر قواعد کی ذیل میں اسم کی سر گرمیاں دی گئی ہیں جب کہ دونوں اسباق میں اس حوالے سے حاصلِ تعلم نہیں دیا گیا۔ سبق 'علی کی حجامت' کے ۵۴ پر حاصلاتِ تعلم میں ایک حاصلِ تعلم ہم آواز الفاظ کے بارے میں ہے مگر اس حوالے سے مشق میں کوئی سر گرمی موجود نہیں ہے۔ اسی طرح مشق میں متشابہ الفاظ کے بارے میں سر گرمی دی گئی ہے مگر حاصلِ تعلم نہیں دیا گیا۔ سبق 'عیادت' کی مشق میں صفحہ ۳۷ پر 'اسم' کے حوالے سے سر گرمی دی گئی ہے مگر حاصلِ تعلم درج نہیں ہے۔ سبق 'آؤ پودے لگائیں' کے شروع میں دیے گئے حاصلِ تعلم "چھپائی کے پیچیدہ تصورات کی درست نشان دہی کر سکیں (جملے میں پہلا لفظ، جملے کا آخری لفظ، سکتہ یا سوالیہ)"(۳۵) کے حوالے سے کوئی سر گرمی یا ہدایت مشق کا حصہ نہیں ہے۔ صفحہ ۸۹ پر 'باغ کی سیر' کے عنوان کے تحت سوالات دیے گئے ہیں اور ان سوالات کے جوابات کو ترتیب دیتے ہوئے طلبہ پیرا گراف تحریر کریں گے۔ عنوان سے پہلے دیے گئے حاصلاتِ تعلم میں سے ایک حاصلِ تعلم ہے: "اپنے درجے کے مطابق سادہ کہانی (بلند خوانی/خاموش مطالعہ) پڑھ کر تفہیمی سوالات کے درست جوابات دے سکیں۔"(۳۶) جب کہ ایسی کوئی عبارت یا کہانی موجود نہیں ہے جسے پڑھ کر جوابات تحریر کیے جا سکیں۔ 'پاکستان ہم سب کا ہے' سبق کے شروع میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم:

> "مختصر کہانی سن کر اس کے خاص خاص نکات زبانی سنا سکیں۔ بول چال میں جملوں کے تسلسل کو مربوط کر کے معنی اخذ کر سکیں اور واقعے یا کہانی کو سمجھ کر بتا سکیں۔
> سن کر ہدایات پر عمل کر سکیں۔"(۳۷)

ان تینوں حاصلاتِ تعلم کے حصول کے لیے کسی قسم کی کوئی ہدایت نہیں دی گئی۔

جماعت سوم کی اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی کتاب میں صفحہ ۵ پر دی گئی نظم 'حمد' کے شروع میں دو حاصلاتِ تعلم دیے گئے ہیں۔ جن میں سے ایک پڑھائی اور دوسرا گنتی کے بارے میں ہے۔ اس سبق کے حاصلاتِ تعلم اور سرگرمیوں کے جائزے سے سامنے آتا ہے کہ مشق میں رموزِ اوقاف (ختمہ، سوالیہ)، خوش خطی، املا نیز فطری مناظر کی تصویر کشی اور ان کے بارے میں چند جملے لکھنے کے بارے میں بھی سرگرمیاں موجود ہیں۔ مگر ان سرگرمیوں کے لیے حاصلِ تعلم چوکھٹے میں درج نہیں ہیں۔ سبق 'میں بھی لوگوں کے کام آؤں گا' کی مشق میں لکھنے کی دو سرگرمیاں دی گئی ہیں:

"آگ لگ جانے یا سیلاب آنے کی صورت میں اپنے بچاؤ کے تین طریقے لکھیے۔ فائر اسٹیشن کے معلوماتی دورے کے بارے میں دس جملے تحریر کیجیے۔"[۳۸]

مگر ان کے حوالے سے کوئی حاصلِ تعلم موجود نہیں ہے۔ سبق 'رمضان اور عید الفطر' سبق کی مشق میں صفحہ ۶۷ پر رموزِ اوقاف اور صفحہ ۶۸ پر کارڈ بنانے کے حوالے سے سرگرمیاں ہیں جب کہ سبق کے شروع میں اس حوالے سے حاصلاتِ تعلم نہیں دیے گئے۔ نظم 'بلو کا بستہ' کے حاصلِ تعلم "اپنی اور دوسروں کی پسند یا ناپسند اور دل چسپیوں سے متعلق بات چیت کر سکیں۔"[۳۹] کے حوالے سے مشق میں کوئی سرگرمی یا ہدایت موجود نہیں ہے۔ اسی طرح سبق 'جب عائشہ بیمار ہوئی' میں دیے گئے حاصلِ تعلم "ماحول سے متعلق کسی موضوع پر خود سے کم از کم دس مربوط جملے لکھ سکیں۔"[۴۰] کے حوالے سے کوئی بھی سرگرمی سبق کا حصہ نہیں ہے۔

اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی جماعت چہارم کی کتاب کے اسباق اور لسانی استعدادوں کے جائزے سے سامنا آتا ہے کہ نظم 'حمد' میں دیے گئے حاصلِ تعلم "شعر یا نظم پڑھ کر اس کا مفہوم لکھ سکیں۔"[۴۱] کے حصول کے لیے مشق میں کوئی سرگرمی نہیں دی گئی۔ اسی نظم کی مشق میں ہم آواز الفاظ کی سرگرمی دی گئی ہے۔ مگر اس کے لیے حاصلِ تعلم نہیں دیا گیا۔ نظم، 'نعت' کی مشق میں صفحہ ۷ پر واحد جمع کی سرگرمی دی گئی ہے۔ سبق 'معلمِ اعظم' کی مشق میں صفحہ ۱۴ پر متضاد کی اور سبق 'قائدِ اعظم ہاؤس میوزیم' کی مشق میں ص ۲۲ پر مذکر، مؤنث کے حوالے سے سرگرمی موجود ہے مگر ان تمام سرگرمیوں کے حصول کے لیے اسباق کے شروع میں کسی حاصلِ تعلم کا ذکر نہیں ہے۔ اسی طرح باقی اسباق کے جائزے سے بھی سامنے آتا ہے کہ سبق 'کمپیوٹر اور اُردو کی دوستی' کے صفحہ ۳۰ پر واحد جمع کی سرگرمی، سبق 'حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا' کی مشق کے صفحہ نمبر ۳۷ پر مذکر مؤنث کی سرگرمی، سبق 'ہماری قومی زبان اُردو' کے صفحہ ۴۲، ۴۳ پر منفی اور سوالیہ جملوں اور مترادف کی سرگرمی، نظم 'پہاڑ اور گلہری' کے صفحہ ۴۹ پر اسم ضمیر کی سرگرمی، نظم 'جوتے میں کیل' کے صفحہ ۶۳ پر

استفہامیہ الفاظ کی سر گرمی اور نظم 'برسات' کے صفحہ ۶۷ پر تذکیر وتانیث کی سر گرمی دی گئی ہے جب کہ ان تمام سر گرمیوں کے لیے اسباق کے شروع میں حاصلاتِ تعلم درج نہیں ہیں۔ سبق ملا نصیر الدین سبق 'ملا نصیر الدین' میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم:

"عبارت پڑھ کر اس کے خاص خاص نکات تحریر کر سکیں۔ کہانیوں اور نظموں میں دیے گئے فطری مناظر، کیفیات اور حالات پر اپنے جذبات کا اظہار کر سکیں۔"(۴۲)

کے حصول کے لیے مشق میں کوئی سر گرمی یا ہدایت موجود نہیں ہے۔ سبق 'راشد منہاس شہید' میں دیے گئے حاصلِ تعلم "عبارت پڑھ کر اس کے خاص خاص نکات تحریر کر سکیں۔"(۴۳) کے حوالے سے مشق میں کوئی سر گرمی موجود نہیں ہے۔ نظم 'چاند اور ستارا' کی مشق میں صفحہ ۸۹ پر ہم آواز الفاظ اور متضاد کی سر گرمیاں اور سبق 'حکایاتِ سعدی رحمۃ اللہ علیہ' کی مشق میں صفحہ نمبر ۱۰۳ پر مترادف الفاظ کی سر گرمی دی گئی ہے مگر ان کے حوالے سے کوئی حاصلِ تعلم موجود نہیں ہے۔ اسی سبق میں "کہانی کے اجزا (آغاز، عروج، اختتام اور نتیجہ) کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کہانی تحریر کریں۔"(۴۴) حاصلِ تعلم دیا گیا ہے مگر سر گرمی موجود نہیں ہے۔ نظم 'جل ککڑ' کے صفحے ۱۲۰ پر مترادف الفاظ کی سر گرمی اور نظم، 'ایک کتا اور اُس کی پر چھائیں' کے صفحہ ۱۲۹ پر، مشق میں سابقے اور کہ اور کے کی سر گرمی دی گئی ہے جب کہ دونوں اسباق میں ان سر گرمیوں کے حوالے سے حاصلِ تعلم موجود نہیں ہے۔

اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی جماعت پنجم کی کتاب میں نظم 'حمد' کے حاصلِ تعلم میں درج ہے: "رموزِ اوقاف (وقفہ، ختمہ، سکتہ) کا استعمال کر سکیں۔"(۴۵) مگر مشق میں صفحہ ۵ پر اس حوالے سے جو سر گرمیاں دی گئی ہیں ان میں وقفے کے بجائے سوالیہ کی سر گرمیاں اور وضاحت شامل ہے۔ نظم 'نعت' کے صفحہ نمبر ۹ پر دی گئی متضاد الفاظ کی سر گرمی، سبق 'شاہی قلعہ' کی مشق کے صفحہ ۱۸ پر دی گئی واحد جمع کی سر گرمی، سبق 'اہلِ زمین عدالتِ عالیہ میں' کے صفحہ نمبر ۲۸ پر دی گئی دوسرے سیارے کی مخلوق کو خط لکھ کر زمین کی سیر کی دعوت دینے کی سر گرمی، سبق 'میرا پاکستان' کے صفحہ نمبر ۳۶ پر دی گئی تذکیر وتانیث کی سر گرمی، سبق 'بوائے اسکاؤٹس اور گرلز گائیڈز' کی صفحہ نمبر ۵۱ پر مترادف الفاظ کی سر گرمی اور سبق 'ہمارے پڑوسی' کے صفحہ ۶۳ پر دی گئی گنتی لکھیے اور سیکھیے کی سر گرمی کے حوالے سے کوئی حاصلِ تعلم اسباق میں درج نہیں ہے۔ نظم 'پرندے کی فریاد' میں دیے گئے حاصلِ تعلم میں درج ہے: "حروفِ ندا، استعجاب اور افسوس کا استعمال کریں"(۴۶) مگر مشق میں صرف حروفِ تاسف کی سر گرمیاں دی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں مشق میں

استفہامیہ جملے اور خط لکھنے کے حوالے سے بھی سر گرمیاں دی گئی ہیں مگر ان سر گرمیوں کے لیے حاصلِ تعلم نہیں دیے گئے۔ سبق 'ڈاکٹر رُوتھ فاؤ' کی مشق میں صفحہ ۷۱ پر ، متضاد الفاظ کے حوالے سے سر گرمی دی گئی ہے جب کہ حاصلِ تعلم موجود نہیں ہے۔اسی طرح سبق 'کمپیوٹر کا سفر' کے ص۷۶ پر گنتی، واحد جمع اور لغت کی مدد سے معانی دیکھنا، کے حوالے سے سر گرمیاں تو دی گئی ہیں مگر حاصلِ تعلم موجود نہیں ہے۔اسی سبق میں دیے گئے حاصلِ تعلم " متن کو سمجھ کر معنی اخذ کر سکیں اور غیر ضروری تفصیل کو منہا کر سکیں۔"(۴۷) کے حصول کے لیے مشق میں کوئی سر گرمی یا ہدایت موجود نہیں ہے۔ سبق 'پیشے' کے صفحہ نمبر ۸۵ پر منفی اور استفہامیہ جملوں کی سر گرمی دی گئی ہے مگر حاصلِ تعلم موجود نہیں ہے۔

نظم 'کرکٹ نامہ' کے صفحہ ۹۴ پر، اپنے پسندیدہ کھیل کے بارے میں نظم لکھنے اور کھیل کی اہمیت کے بارے میں پانچ نکات تحریر کرنے کے حوالے سے سر گرمی دی گئی ہے مگر حاصلِ تعلم موجود نہیں ہے۔ سبق 'پہلیاں اور لطائف' کی مشق میں، صفحہ ۱۱۱ پر مذکر، مؤنث کی سر گرمی دی گئی ہے، سبق 'عظیم ماؤں کے عظیم بیٹے' کی مشق میں صفحہ ۱۲۶ پر واوین اور املا کی سر گرمی دی گئی ہے مگر ان دونوں سر گرمیوں کے حوالے سے حاصلِ تعلم موجود نہیں ہے۔ کتاب کے صفحہ ۱۲۸ پر مضمون نویسی کی ذیل ایک حاصلِ تعلم دیا گیا ہے کہ تحریر میں سُرخی، شہ سُرخی، عنوان، ذیلی عنوان اور لیبل وغیرہ کے لیے جلی اور مخصوص لکھائی کا خیال رکھ سکیں۔ اس حاصلِ تعلم کے حصول کے لیے مضمون نویسی کی سر گرمی دی گئی ہے۔ مضمون میں عنوان کی سرخی کے علاوہ کسی قسم کی سرخی نہیں ہوتی اور مضمون پیرا گراف کی شکل میں تحریر کیا جاتا ہے۔اس سر گرمی کے لیے اگر اخبار یا کسی اور تحریر کی مدد سے طلبہ کو یہ سب سمجھایا جاتا تو زیادہ بہتر اور دل چسپ انداز میں طلبہ یہ تصورات سیکھنے کے قابل ہو جاتے۔

آفاق سن سیریز کی پرائمری جماعت کی کتب کا بھی حاصلاتِ تعلم اور لسانی استعدادوں کے حوالے سے مطالعہ کیا گیا ہے۔اس جائزے میں سامنے آنے والی معلومات کا کتب وار جائزہ ذیل میں دیا گیا ہے۔جماعت اوّل کی کتاب میں نظم 'حمد' میں دیے گئے حاصلِ تعلم میں درج ہے " تصویر دیکھ کر اس میں موجود اشیا کے نام لکھ سکیں۔"(۴۸) مگر مشقی سر گرمی میں اس کے برعکس تصویریں غور سے دیکھنے اور ان سے کیا کام لیتے ہیں، کے بارے میں بتانے کا کہا گیا ہے۔ صفحہ نمبر ۴۷ پر دیے گئے سبق 'پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم' میں موجود دو حاصلاتِ تعلم گروہی کاموں میں شمولیت اور سادہ الفاظ سن کر لکھنا، کے حوالے سے مشق میں کوئی سر گرمی نہیں دی گئی۔ سبق 'کیا ملا انعام میں' میں دی گئی تخلیقی لکھائی کی سر گرمی "آپ کا ہم جماعت اپنا پنسل کا

ڈبا آپ کے ڈیسک پر بھول گیا۔ تین جملوں میں لکھ کر بتائیں کہ آپ کیا کریں گے؟"(۴۹) کے حوالے سے سبق کے شروع میں حاصلِ تعلم نہیں دیا گیا۔ نظم 'آؤ آؤ سیر کو جائیں' جو صفحہ نمبر ۷۹ پر درج ہے، کے گروہی کاموں میں شمولیت کے حوالے سے دیے گئے حاصلِ تعلم کے حصول کے لیے مشق میں کوئی سرگرمی موجود نہیں ہے۔ سبق 'سبزیاں اور پھل' شروع میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم

"گھر اور اسکول میں استعمال ہونے والی چیزوں کے نام درست طریقے سے ادا کر سکیں۔

روزمرہ کی اشیا دیکھ کر چند جملوں میں ان کا تعارف کرا سکیں (استاد کی رہ نمائی میں)"(۵۰)

کے حوالے سے مشق میں سرگرمی موجود نہیں ہے۔ سبق 'رکھیں سب کا خیال' میں، صفحہ ۱۱۹ پر تخلیقی لکھائی کے حوالے سے دو سرگرمیاں دی گئی ہیں مگر سبق کے شروع میں لکھائی کے حوالے سے کوئی حاصلِ تعلم نہیں دیا گیا۔ سبق 'پھر یوں ہوا' میں ص ۱۲۹ پر دی ہوئی سرگرمی نمبر ۵ کے حوالے سے کوئی حاصلِ تعلم درج نہیں ہے۔ سبق 'وہ تینوں کیا کہتی ہیں' میں صفحہ ۱۳۵ پر دی گئی بات چیت کی سرگرمی نمبر ۵ اور صفحہ ۱۳۸ پر دی گئی سرگرمی نمبر ۱۲ جس میں تصویری وضاحت ہے کے لیے سبق کے شروع میں کوئی حاصلِ تعلم نہیں دیا گیا۔ سبق 'پیارے موسم' میں، صفحہ ۱۴۶ پر دیے گئے پسند/ناپسند کے حاصلِ تعلم کے حصول کے لیے مشق میں سرگرمی نہیں دی گئی۔ نظم 'نصیحت' کے شروع میں ص ۱۵۲، پر دیے گئے حاصلِ تعلم نشست و برخاست کے آداب کے خیال اور اہمیت کے اظہار کے بارے میں مشق میں کوئی سرگرمی نہیں دی گئی۔اس کے علاوہ اسی سبق کے صفحہ ۱۵۵ پر دی گئی سرگرمی نمبر ۶ آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ مل جل کر کام کرنے کے کیا فائدے ہیں؟' کے حوالے سے سبق کے شروع میں کوئی حاصلِ تعلم نہیں دیا گیا۔

آفاق سن سیریز کی جماعت دوم کی کتاب میں نظم 'حمد' کی مشق میں، صفحہ ۵ پر دی گئی پڑھائی کی سرگرمی کے لیے کوئی حاصلِ تعلم موجود نہیں ہے۔ سبق 'سب خاص ہیں' کے صفحہ ۳۰ اور سبق 'یہی تو دوستی ہے' کے صفحہ ۶۲، میں دیے گئے گروہی کاموں میں شمولیت اور اور مجوزہ ذمے داری کی بہتر طریقے سے انجام دہی کے حاصلِ تعلم کے حوالے سے دونوں اسباق میں کسی قسم کی کوئی سرگرمی یا ہدایات نہیں دی گئیں۔ نظم 'تارے' میں دیے گئے حاصلِ تعلم " پہیلیاں، لطیفے اور اشعار سنا سکیں۔"(۵۱) کے حوالے سے مشق میں کوئی سرگرمی موجود نہیں ہے۔ سبق 'بچت کرنا سیکھیں' کی بولنے کی سرگرمی "آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ آپ پیسوں کے علاوہ اور کن کن چیزوں میں بچت کر سکتے ہیں؟"(۵۲) اور اسی سبق کی مشق میں تخلیقی لکھائی کی ذیل میں دی گئی سرگرمی کے حوالے سے کوئی حاصلِ تعلم سبق کا حصہ نہیں بنایا گیا۔ سبق 'پھول میرا وطن' کے صفحہ

۱۱۵، آئیں مری چلیں' کے صفحہ ۱۲۶ اور نظم 'میرا دیس' کے صفحہ ۱۳۵ پر پڑھائی، کے حوالے سے عبارت دی گئی ہے مگر حاصلِ تعلم موجود نہیں ہے۔ سبق 'میرا دیس' میں، صفحہ ۱۳۳ پر دیے گئے حاصلِ تعلم میں پہلیاں، لطیفے اور اشعار سنانے کا کہا گیا ہے مگر سبق میں اس حوالے سے سرگرمی موجود نہیں ہے۔اسی سبق میں، صفحہ ۱۳۸ پر پاکستانی پرچم کے بارے میں پانچ جملے لکھنے کی سرگرمی دی گئی ہے مگر حاصلِ تعلم سے نہیں دیا گیا۔ سبق 'درخت ہمارے ساتھی' میں، دیے گئے حاصلاتِ تعلم

" گروہی کاموں میں شمولیت اختیار کر سکیں اور مجوزہ ذمے داری کو بہتر انداز میں انجام دے سکیں۔ کسی دیے ہوئے موضوع پر اپنا مافی الضمیر پانچ سے سات جملوں میں سامعین کے سامنے پیش کر سکیں۔ تقریر میں جملوں کی ادائی، تلفظ، روانی اور لب و لہجے کا خیال رکھیں۔ "(۵۳)

اس حوالے سے کوئی سرگرمی مشق میں شامل نہیں کی گئی۔

جماعت سوم کی آفاق سن سیریز کی کتاب کو دیکھا جائے تو نظم 'نعت' میں بولنا کی ذیل میں صفحہ ۱۱ پر بات چیت کی دو سرگرمیاں اور صفحہ ۱۴ پر مہارت پڑھنا کے لیے اشعار بھی دیے گئے ہیں مگر ان کے حوالے سے حاصلِ تعلم نہیں دیا گیا۔ سبق 'موبائل فون' کے ص ۲۲ اور 'سبق ٹہنی کیوں تھی اُداس؟' کے ص ۲۷ پر املا کے حوالے سے دیے گئے حاصلِ تعلم کے حوالے سے سرگرمی سبق میں شامل نہیں ہے۔ نظم 'صبح کی سیر' کے صفحہ ۴۸ اور سبق 'پھریوں ملا صلہ' کی مشق میں دی گئی سرگرمی نمبر ۵ "دیا ہوا پیرا گراف غور سے پڑھیں اور آخر میں سوالوں کے زبانی جواب دیں۔ "(۵۴) کے حوالے سے حاصلِ تعلم نہیں دیا گیا۔ سبق 'اور رضا نے جان لیا' کے صفحہ نمبر ۵۵ ، 'تو پھر کیا کریں ؟' کے صفحہ ۸۷ اور 'قوم کا بہادر بیٹا' کے صفحہ ۱۰۵ پر تخلیقی لکھائی کے لیے سرگرمیاں دی گئی ہیں مگر ان سرگرمیوں کے لیے کوئی حاصلِ تعلم نہیں دیا گیا۔اسی طرح سبق 'وہ پرندہ کون تھا؟' کے صفحہ ۶۵ اور نظم 'ہم پھول اِک چمن کے' صفحہ ۸۱ پر پڑھنا مہارت کے لیے نظم دی گئی ہے مگر اس حوالے سے سبق کے شروع میں کوئی حاصلِ تعلم نہیں دیا گیا۔ نظم 'ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی' کے حاصلِ تعلم "اپنی جماعت کے معیار کے مطابق املا لکھ سکیں "(۵۵) کے حصول کے لیے مشق میں سرگرمی نہیں ہے۔اسی مشق میں تخلیقی لکھائی کی سرگرمیاں دی گئی ہیں مگر حاصلاتِ تعلم موجود نہیں ہے۔ سبق 'بھائی کی مانند کون؟' میں حاصلِ تعلم دیا گیا ہے : 'تذکیر و تانیث کا فرق جملوں میں واضح کر سکیں۔ "(۵۶) اس حوالے سے مشق میں سرگرمی موجود نہیں ہے۔ سبق 'بچے کی دعا' میں حاصلاتِ تعلم دیے گئے ہیں:

"مکالماتی گفتگو میں حصہ لے سکیں۔ واحد اور جمع کا فرق جملوں میں واضح کر سکیں۔ اپنی اور دوسروں کی پسند ناپسند اور دل چسپیوں سے متعلق بات چیت کر سکیں۔"(۵۷)

مگر ان کے حصول کے لیے مشق میں سرگرمیاں موجود نہیں ہیں۔

جماعت چہارم کی آفاق سن سیریز کی کتاب میں سبق 'بہترین معلم' کی مشق میں، صفحہ ۴۵ پر اسم صفت کی سرگرمیاں دی گئی ہیں مگر حاصلِ تعلم سبق کا حصہ نہیں ہے۔ نظم 'ہم پاکستانی بچے ہیں' کی مشق میں "دی ہوئی عبارت توجہ سے سنیں اور آخر میں سوالوں کے زبانی جواب دیں۔"(۵۸) اور ہم آواز الفاظ کے حوالے سے سرگرمیاں دی گئی ہیں، مگر حاصلِ تعلم نہیں دیا گیا۔ سبق، 'پھریوں ہوا' کے شروع میں، صفحہ ۵۵ پر دیا گیا حاصلِ تعلم اُردو میں اشعار اور نظمیں سنانے کے بارے میں ہے۔ یہ غیر متعلقہ حاصلِ تعلم ہے۔ سبق نثری ہے جب کہ حاصلِ تعلم نظم کے بارے میں دیا گیا ہے۔ مزید برآں مشق میں بھی کوئی ایسی سرگرمی موجود نہیں ہے جس کی مدد سے اس کا حصول ممکن ہو سکے۔ سبق 'حکایاتِ سعدی رحمۃاللہ علیہ' کے صفحہ ۱۱۹ پر دی گئی سرگرمی نمبر ۹، الفاظ پر اعراب لگائیں اور ان کے معانی لغت میں تلاش کر کے لکھیں، کے حوالے سے سبق میں کوئی حاصلِ تعلم نہیں دیا گیا۔ سبق، 'بزمِ ادب کا الیکشن' کے شروع میں "مرکب جملے بنا سکیں۔ روزمرہ کی زندگی میں بجلی، پانی، گیس کے بلوں کے مندرجات پڑھ سکیں۔"(۵۹) حاصلاتِ تعلم موجود ہیں مگر سرگرمیاں موجود نہیں ہیں۔ سبق، 'پھریوں بچائی جان' میں صفحہ ۱۵۰ پر دی گئی سرگرمی مضمون لکھنے سے متعلق ہے مگر سبق میں کوئی حاصلِ تعلم نہیں دیا گیا۔ نظم 'یہ بات سمجھ میں آئی نہیں' میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم:

"کسی بھی عنوان پر مختصر مضمون ربط و تسلسل کے ساتھ لکھ سکیں۔ اپنے ارد گرد کے ماحول سے متعلق (اہم عمارات، قدرتی مناظر، تفریحی مقامات وغیرہ) پر بات کر سکیں۔ املا کو صحت کے ساتھ لکھ سکیں۔ اپنے ماحول سے متعلق کسی موضوع پر دو منٹ کی تقریر کر سکیں۔ اردو گرد کے ماحول سے متعلق بات چیت میں حصہ لے سکیں۔"(۶۰)

کے حصول کے لیے مشق میں کوئی سرگرمی نہیں دی گئی۔ سبق 'جادوئی ڈبا' کے شروع میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم:

"سن کر غلط اور صحیح تلفظ میں فرق کر سکیں۔ عنوان، مشاہدے کا تجزیہ، ترتیب، پیشکش اور اختتامیہ کو استعمال کرتے ہوئے دس سے پندرہ جملوں پر مشتمل مضمون لکھ سکیں۔"(۶۱)

کے حوالے سے مشق میں کوئی سر گرمی نہیں دی گئی۔

آفاق سن سیریز کی جماعت پنجم کی کتاب میں شامل سبق 'ہمارے ہادی ہمارے رہبر ﷺ' کی مشق میں صفحہ ۲۱اور ۲۲پر فعل سے فاعل بنانے اور املا کی اغلاط کی اصلاح کے حوالے سے سر گرمیاں دی گئی ہیں مگر سبق کے شروع میں کوئی حاصلِ تعلم درج نہیں ہے۔ سبق، 'جو وعدہ کرو، اُسے پورا کرو' کے صفحہ ۳۳پر دیے گئے حاصلِ تعلم میں دوستوں کو خط تحریر کرنے کا کہا گیا ہے مگر مشق میں اس کے لیے کوئی سر گرمی نہیں دی گئی۔ بلکہ مشق میں مکالمہ تحریر کرنے کا کہا گیا ہے۔ سبق، 'تُو ہے میری پہچان، کے ص۱۰۸پر 'حاصلِ تعلم'' واقعے یا ماحول کا مشاہدہ کر کے تحریری اظہار کر سکیں۔'' درج ہے مگر مشق میں سر گرمی نہیں دی گئی۔ نظم 'ایک پہاڑ اور گلہری' کے صفحہ ۷۶اور سبق آئیں مدد کریں' کے صفحہ ۱۱۸، پر غلط فقرات کی درستی کے حوالے سے دیے گئے حاصلِ تعلم کے حصول کے لیے مشق میں سر گرمی نہیں دی گئی۔ سبق، 'قائدِ ملت لیاقت علی خان' کی مشق میں، پسندیدہ شخصیت پر دس سے پندرہ جملوں پر مشتمل مضمون لکھنے کا کہا گیا ہے مگر حاصلِ تعلم نہیں دیا گیا۔ سبق، جادو کی پٹاری، میں دی گئی سر گرمی،

''دی ہوئی عبارت درست تلفظ اور روانی سے پڑھیں۔آخر میں سوالوں کے زبانی جواب دیں۔اپنے پسندیدہ ذرائع ابلاغ سے متعلق دس جملے لکھیں۔''(۶۲)

کے حصول کے لیے سبق کے شروع میں حاصلِ تعلم نہیں دیا گیا۔ نظم 'ترانہ' کے شروع میں دیے جانے والے دو حاصلاتِ تعلم درج ذیل ہیں:

'' حافظے میں موجود نظم اور اشعار لے اور آہنگ سے سنا سکیں۔ ذرائع ابلاغ یا دیگر ایسے ہی ذرائع سے نظمیں اور گیت وغیرہ سن کر دوسروں کو سنا سکیں۔''(۶۳)

ان کے حوالے سے مشق میں سر گرمیاں موجود نہیں ہیں۔ سبق آئیں مدد کریں' میں صفحہ نمبر ۱۲۶ میں دی گئی پڑھائی کی سر گرمی کے حوالے سے حاصلِ تعلم موجود نہیں ہے۔ سبق 'نیک بنو، نیکی پھیلاؤ کے صفحے ۱۳۶ میں دیے گئے حاصلِ تعلم، اسم صفت کی پہچان اور جملوں میں استعمال کے حوالے مشق میں کوئی سر گرمی شامل نہیں ہے۔ علاوہ ازیں مشق میں موجود بات چیت کی دو سر گرمیوں اور تخلیقی لکھائی میں مضمون نویسی کے حوالے سے دی گئی سر گرمی کے لیے سبق کے شروع میں حاصلِ تعلم درج نہیں ہے۔

سبق 'کہانی شاہی اینٹ کی' میں صفحہ ۱۴۸پر، پرانی ویگن کی آپ بیتی تحریر کرنے کے لیے سر گرمی دی گئی ہے مگر اس حوالے سے حاصلِ تعلم موجود نہیں ہے۔ سبق 'سینڈی بنا مسافر ہوا کا' کے صفحے ۱۵۰پر دیے گئے

حاصلاتِ تعلم میں سے مرکب جملے سن کر سمجھیں اور دہرا سکیں کے لیے، مشق میں سر گرمی درج نہیں ہے، جب کہ اسی مشق میں موجود تخلیقی لکھائی کے حوالے سے حاصلِ تعلم سبق کا حصہ نہیں ہے۔ نظم 'خضر کا کام کروں' کی مشق میں صفحہ ۱۶۵ پر دی گئی پڑھائی کی سر گرمی اور صفحہ ۱۶۶ پر دی گئی پسندیدہ اشعار کا مفہوم تحریر کرنے کی سر گرمی کے حوالے سے سبق کے شروع میں حاصلاتِ تعلم موجود نہیں ہیں۔ سبق 'بے مثل ہے جس کی قدرت' صفحہ ۱۶۷، شروع میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم میں سے 'حروفِ جار اور حروفِ عطف کا درست استعمال کے حصول کے لیے سر گرمی درج نہیں ہے۔ نیز سبق 'سنہری باتیں' کی مشق میں صفحہ ۱۸۱ میں دی گئی تشابہ الفاظ کی سر گرمی کے حوالے سے سبق کے شروع میں کوئی حاصلِ تعلم نہیں دیا گیا۔

منتخب کردہ تینوں کتب کے پبلشرز نے کوشش کی ہے کہ سبق کے شروع میں مقرر کردہ حاصلاتِ تعلم کی روشنی میں سر گرمیاں ترتیب دی جائیں مگر اس حوالے سے تھوڑی بہت کمی رہ گئی ہے۔ ضروری ہے کہ اس حوالے سے کتب کا از سرِ نو جائزہ لیا جائے اور حاصلاتِ تعلم اور لسانی مہارتوں میں مکمل طور پر ہم آہنگی پیدا کی جائے۔ اسباق کی مشقی سر گرمیاں ترتیب دیتے ہوئے اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ جو حاصلاتِ تعلم درج ہیں سر گرمیاں ان کے حصول میں معاون ثابت ہوں۔ حاصلاتِ تعلم اور سر گرمیاں باہمی مطابقت رکھتی ہوں۔ نیز مشقی سر گرمیاں لسانی استعدادوں کے حصول کے لیے مددگار ہوں اور بنیادی لسانی ضرورتوں کو پورا کر سکیں۔

د۔ مجوزہ طریقہ ہائے تدریس اور حکمتِ عملیاں

مقاصد اور اہداف کی روشنی میں حاصلاتِ تعلم مقرر کرنے کے بعد ان کے حصول کے لیے طریقہ ہائے تدریس کا انتخاب اور حکمتِ عملیوں کا تعین ایک اہم اور نازک مرحلہ ہے۔ حاصلاتِ تعلم چاہے مخصوص، حقیقت پسندانہ اور قابلِ حصول ہوں مگر ان کے حصول کے لیے مناسب حکمتِ عملی اور طریقہ تدریس نہ اپنایا جائے تو مطلوبہ نتائج حاصل نہیں کیے جا سکتے۔ اس سلسلے میں یکساں قومی نصاب برائے اُردو میں کچھ طریقہ ہائے تدریس اور حکمتِ عملیاں تجویز کی گئی ہیں، مثلاً گفت و شنید، الفاظ کے کھیل، سوالات پوچھنا/کرنا، فکری تحرک (Brain Storming)، ذہنی نقشہ کشی (Concept/Mind Mapping)، پیش گوئی، جماعتی مباحثہ (Whole class Discussiom)، انفرادی کام، گروہی کام، تصویری خاکہ (Picture illustration)، شراکت میں لکھائی، مطالعاتی دورہ (Field Trip)، مساحت،

مصاحبہ یا مواجہہ (Interview) اور راہ نمائی کے ساتھ پڑھائی وغیرہ۔ نصاب میں ان طریقوں اور حکمتِ عملیوں کی شمولیت کا مقصد مصنفین کرام کو راہ نمائی فراہم کرنا ہے کہ وہ ان تمام تجاویز کو سامنے رکھتے ہوئے ایسی سرگرمیاں اور سوالات ترتیب دیں جن کی مدد سے طلبہ کی سوچ کے معیار اور تخیل کی نشوونما کے ساتھ ساتھ ان کے علم اور تنقیدی و تخلیقی صلاحیتوں کو جِلا بخشی جا سکے۔ ان نکات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے درسی کتب میں موجود طریقہ تدریس اور سرگرمیوں کی نوعیت کا جائزہ لیا گیا ہے۔

نیشنل بُک فاؤنڈیشن کی جماعت اوّل تا پنجم اُردو کی کتب میں اختیار کیے جانے والے طریقہ ہائے تدریس اور حکمتِ عملیوں میں سرِ فہرست گفت و شنید اور بات چیت کا طریقہ ہے۔ پرائمری سطح کی پانچوں کتب کے ہر سبق میں اس حوالے سے مختلف نوعیت کی سرگرمیاں شامل کی گئی ہیں۔ جن میں انفرادی، گروہی یا جوڑی کی صورت، اساتذہ کرام کی زیرِ نگرانی، طلبہ دیے گئے مختلف موضوعات پر آپس میں گفتگو کرتے، مختلف سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہوئے اپنی رائے یا خیالات کا اظہار کرتے، واقعات سناتے، کسی کہانی یا واقعے کے اہم نکات بیان کرتے یا دیے گئے سوالات کے زُبانی جوابات دیتے ہیں۔ 'مل کر کریں بات' کے عنوان سے قائم اس طریقہ تدریس اور اس میں اختیار کی جانے والی مختلف حکمتِ عملیوں کا مقصد طلبہ کے فہم کی صلاحیت کی آبیاری کے ساتھ ساتھ انھیں اس قابل بنانا ہے کہ وہ 'بولنے اور سننے' کی مہارت کو بہتر بنا سکیں۔ روزمرہ معاملات کے حوالے سے گفتگو کر سکیں۔ تنازعات کا حل تلاش کرنا سیکھ سکیں۔ اپنے خیالات کا مناسب الفاظ میں اظہار کر سکیں۔ مختلف مسائل کا حل تلاش کر سکیں۔ نیز ربط و تسلسل سے گفتگو کر سکیں۔ اس کے بعد جس طریقہ ہائے تدریس کو پرائمری جماعت کی کتب میں نمایاں جگہ ملی ہے وہ 'لفظوں کا کھیل' ہے۔ اس کے عنوان سے تمام کتب کے ہر سبق میں الفاظ سازی کے مختلف طریقے اپنائے گئے ہیں۔ مثلاً لفظ کے پہلے اور آخری حرف کی تبدیلی سے نئے الفاظ بنانا، مختلف نوعیت کے معمے حل کرنا، فلیش کارڈز کی مدد سے مختلف قسم کی سرگرمیوں کا حصہ بننا وغیرہ۔ جماعت کی سطح کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تصویری تفہیم کے حوالے سے مختلف سرگرمیوں کو کتاب کو حصہ بنایا گیا ہے۔ جماعت اوّل میں چونکہ طلبہ اس قسم کی سرگرمیوں میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں اس لیے اس سطح پر زیادہ تر اسباق میں تصویری تفہم کے ذریعے طلبہ کو مختلف تصورات سکھانے کی سعی کی گئی ہے، جیسا کہ تصویر دیکھ کر جملے اخذ کرنا، تصویر کشی، تصویر کی مختلف جزئیات کی وضاحت، مناظر کی تفہیم اور تصویری کہانی وغیرہ۔ ان تمام طریقہ ہائے تدریس کے علاوہ پرائمری سطح کی اُردو کی کتب میں ہر سبق میں حاصلاتِ تعلم کے لحاظ سے خالی جگہ، درست غلط، قواعد، پڑھائی، کے علاوہ سوالات کے جوابات تحریر کرنا اور تخلیقی لکھائی کی ذیل میں کچھ نیا

لکھیں وغیرہ کے عنوان سے سر گرمیاں ہر سبق کا حصہ ہیں۔ جو مختلف مہارتوں کی ترسیل اور اہداف کے حصول میں نمایاں اہمیت رکھتی ہیں۔ 'آؤ مل کر کریں کام' کے عنوان سے ہر سبق میں طرح طرح کی سر گرمیاں شامل کی گئی ہیں۔ ان کا مقصد طلبہ کو سکھانا ہے کہ کیسے انفرادی اور گروہی صورت میں وہ عملی طور پر سکول اور معاشرے میں فعال کردار ادا کر سکتے ہیں اور مختلف مہارتیں سیکھ سکتے ہیں۔ رول پلے کے حوالے سے کتب میں دی گئی سر گرمیوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے۔ جماعت دوم کی کتاب میں دو رول پلے جب کہ جماعت چہارم کی کتاب میں ایک رول پلے شامل ہے۔

آفاق پبلیشرز کی سن سیریز کی جماعت اوّل تا جماعت پنجم کتب میں سر گرمیوں کے تفہیم کے لیے مناسب انداز اور طریقہ ہائے تدریس اختیار کیے گئے ہیں 'بات سے نکلے بات' کے عنوان سے اپنایا گیا طریقہ تدریس، جو تمام پانچ کتب کے ہر سبق کا حصہ ہے، گفتگو میں ربط پیدا کرنے، گفتگو کے آداب سکھانے، بحث و مباحثے میں حصہ لینے، دوسروں کی رائے کے احترام اور فہم اور ابلاغ کی صلاحیتوں کے فروغ کے لیے اہمیت کا حامل ہے۔ انفرادی اور گروہی انداز میں کی جانے والی بات چیت اور گفتگو برداشت اور فہم کی نشوونما کرتے ہوئے بولنے کی مہارت کو بہتر بناتی اور لسانی پیش رفت میں مدد دیتی ہے۔ طلبہ کو الفاظ سازی کا علم سکھانے کے لیے ایک دلچسپ طریقہ ہائے تدریس 'لفظوں کا کھیل' ہے۔ چیزوں کے نام بوجھنے، معمے سے الفاظ تلاش کرنے، درست تلفظ، نئے الفاظ بنانے، تصویر کا نام مکمل کرنا، حروف الگ کرنا، لفظی زنجیر وغیرہ جیسی سر گرمیاں سیکھنے کے عمل کو مؤثر اور دلچسپ بناتی ہیں اور طلبہ ذوق و شوق سے ان سر گرمیوں میں حصہ لیتے ہیں۔ آفاق سن سیریز کی پرائمری جماعت کی تمام کتب کے ہر سبق میں اس طریقہ تدریس کے تحت مختلف نوعیت کی دلچسپ سر گرمیاں دی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ تمام کتب میں جماعت کی سطح کے لحاظ سے تصویری سر گرمیاں بھی شامل کی گئی ہیں۔ تصویریں دیکھ کر نام لکھنا، ان سے متعلق مختلف سوالات کے جوابات دینا، ان کی وضاحت کرنا، ان کے متعلق بات چیت کرنا، جملے لکھنا، تصویر دیکھ کر کہانی بنانا اور پھر تحریر کرنا وغیرہ، اس طرح کی سر گرمیاں طلبہ کے مشاہدے اور تخیل کو مضبوط بنانے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ 'ہمارے کرنے کے کام' کی سرخی کے تحت تمام کتب کے ہر سبق میں سر گرمیاں شامل کی گئی ہیں اور ان سر گرمیوں کے حل کے لیے مختلف طریقہ ہائے تدریس اختیار کیے گئے ہیں۔ مثلاً منصوبی، تمثیلی، گروہی، انفرادی طریقہ کار اور انٹرویو وغیرہ۔ ان سر گرمیوں کا مقصد روزمرہ کی مہارتوں کی ترسیل کے ساتھ طلبہ کی مثبت عادات اور کردار کو پروان چڑھانا ہے تاکہ طلبہ معاشرے کی ضروریات اور اپنے کردار کو اچھی طرح سمجھ کر فائدہ مند، باسمجھ اور باشعور انسان اور

شہری بن سکیں۔ان مخصوص سر گرمیوں اور طریقہ تدریس کے علاوہ آفاق سن سیریز کی جماعت اوّل تا پنجم کی کتب کے ہر سبق میں اہم الفاظ کے معنی کے علاوہ ، 'میرے کرنے کے کام' کے عنوان کے تحت خالی جگہ ،درست اور غلط جواب کے انتخاب اور درست جواب کے گرد دائرہ لگائیے (کوئی سے دو) وغیرہ جیسے معروضی سوالات دیے گئے ہیں۔ سبق کی تفہیم کی جانچ اور لکھنے کی مہارت کی ترسیل کے لیے سوالات کے جوابات تحریر کرنا،ہر مشق کی لازمی سر گرمی ہے۔اس کے علاوہ ،' قواعد '، 'پڑھنا سیکھیں' اور 'کچھ نیا لکھیں ' سر گرمیاں بھی ہر سبق کا حصہ ہیں۔ 'قواعد ' کے تحت اُردو زبان کے اصول و قواعد، 'پڑھنا سیکھیں' کے تحت، پڑھائی کی مہارت کی ترسیل جب کہ 'کچھ نیا لکھیں ' کے تحت طلبہ کی تخلیقی اور تخیلاتی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کی کوشش کی گئی ہے۔

اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی گلدستہ سیریز کی پرائمری سطح کی کتب میں مدِ نظر رکھے جانے والے طریقہ ہائے تدریس کے حوالے سے کتب کا مطالعہ کرنے سے سامنے آتا ہے کہ نیشنل بک فاؤنڈیشن اور آفاق پبلشرز کی پرائمری جماعت کی کتب کی طرح اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی کتب میں سر گرمیوں اور مہارتوں کی تخصیص واضح انداز میں نہیں کی گئی۔ اوکسفرڈ پریس کی جماعت اوّل تا چہارم کتب کے تقریباً ہر سبق میں 'خوش خطی' اور 'صوتیات 'عنوان کی ذیل میں سر گرمیاں شامل کی گئی ہیں۔جماعت پنجم میں خوش خطی کے حوالے سے سر گرمی ہر سبق کا حصہ ہے مگر صوتیات کے حوالے سے سر گرمی کتاب کا حصہ نہیں بنائی گئی۔ کتب میں شامل کیے گئے طریقہ تدریس اور حکمتِ عملیوں کا جائزہ لیا جائے تو پتا چلتا ہے کہ جماعت اوّل کی کتاب 'موتیا' میں اِکا دکا اسباق میں لفظوں کے کھیل کے حوالے سے سر گرمیاں کتاب میں شامل کی گئی ہیں۔ کچھ اسباق کی پڑھائی فلیش کارڈز کی مدد سے کروانے کے لیے ہدایات دی گئی ہیں۔ گروہی صورت میں تمثیل پیش کرنے کے لیے تین اسباق 'اچھی باتوں کے پھول'، 'شیر آیا، شیر آیا' اور 'ہم تمھیں بیمار کر دیں گے ' میں سر گرمیاں موجود ہیں۔ جب کہ انٹر ویو کا طریقہ کار سبق 'میرا اسکول' کی ایک سر گرمی میں اختیار کیا گیا ہے۔علاوہ ازیں جماعت اوّل تا چہارم اُردو کی تمام کتب کے ہر سبق میں درست جواب کے دائرے کو پنسل سے بھریئے اور خالی جگہ میں لکھیے ، خالی جگہ پُر کیجیے ، سوالوں کے جواب دیجیے ، جملے بنائیے اور قواعد ، یہ پانچ سر گرمیاں تقریباً کمی بیشی کے ساتھ موجود ہیں۔ان کے علاوہ گنتی یا لکھائی کے بارے میں ایک آدھ مزید سر گرمی ہر سبق کا حصہ بنائی گئی ہے۔ ہر سبق کے آخر میں دی گئی سر گرمی روز مرہ مہارتوں کے حصول کے بارے میں ہے جس میں انفرادی اور گروہی انداز میں کتابچے بنانا، نمائش کرنا، کہانی پر تبصرہ کرنا، انٹر نیٹ اور کتب کے ذریعے معلومات جمع کرنا،

پوسٹر بنانا، رپورٹ لکھنا اور مختلف موضوعات کے بارے میں گفت و شنید شامل ہے۔ دوسری جماعت کی کتاب 'گیندا' میں آخری سرگرمی کے حوالے سے جو طریقۂ تدریس اپنایا گیا ہے اس میں گروہی انداز میں تبادلۂ خیال کے علاوہ تمثیل کاری شامل ہے۔ جماعت سوم کی کتاب میں گروہی صورت میں انٹرویو اور ٹیبلو/ڈرامے کی مدد سے طلبہ میں اسباق کے حوالے سے دلچسپی پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جماعت چہارم میں بھی زیادہ تر گروہی انداز میں کتابچے بنانے، معلومات اکٹھا کرنے، انٹرویو کرنے، مباحثے، گفت و شنید اور ڈرامے جیسے طریقہ ہائے تدریس ملتے ہیں۔ جماعت پنجم کی کتاب کی ہر مشق میں درست جواب کے دائرے کو پنسل سے بھریئے اور خالی جگہ میں لکھیے، خالی جگہ پُر کیجیے، سوالوں کے جواب دیجیے، جملے بنایئے اور قواعد کی سرگرمیاں معمولی ردو بدل کے ساتھ موجود ہیں۔ اس کے علاوہ اکادکا گنتی، محاورے، عددی ترتیب وغیرہ کے حوالے سے سرگرمیاں دی گئی ہیں۔ کتاب میں موجود طریقۂ تدریس میں روزمرہ مہارتوں کے حصول کے لیے تمثیلی انداز، گروہی انداز میں انٹرویو اور مختلف موضوعات کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنا شامل ہیں۔

ہ۔ زبان شناسی کے مسائل

درسی کتب طلبہ کے لیے ایک نمونے اور راہ نما کی حیثیت رکھتی ہیں اور تدریسی عمل میں نمایاں اور فعال کردار ادا کرتی ہیں۔ طلبہ جب تدریسی عمل کا حصہ بنتے ہیں تو اساتذہ اور کتب کی مدد سے سیکھتے اور آگے بڑھتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ اساتذہ کو زبان پر دسترس حاصل ہو اور نصابی کتب اغلاط سے پاک ہوں تاکہ طلبہ کی آموزش کا عمل بغیر کسی رکاوٹ کے جاری و ساری رہ سکے۔ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ کتب کی تیاری کے دوران زبان شناسی کے معاملے میں احتیاط نہیں برتی جاتی جس کی وجہ سے کتب میں املا، اعراب، جملوں کی ساخت جیسے زبان شناسی کے مسائل دیکھنے کو ملتے ہیں۔ طلبہ کتب میں موجود تحاریر اور اپنے استاد کو حرفِ آخر سمجھتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ کتاب ہر قسم کی اغلاط سے پاک ہو تاکہ طلبہ کسی قسم کے ابہام کا شکار نہ ہوں۔ یکساں قومی نصاب میں کتب کی تیاری کے دوران اغلاط سے پاک کتب کی فراہمی پر زور دیا گیا ہے۔ زبان شناسی کے حوالے سے منتخب کردہ تینوں پبلشرز کی کتب کے مطالعے سے سامنے آیا ہے کہ کتب میں کسی نہ کسی حوالے سے زبان کے مسائل موجود ہیں، جنھیں حل کیا جانا ضروری ہے تاکہ طلبہ تک اغلاط سے پاک ایک مستند کتاب پہنچ سکے۔ کتب میں موجود چیدہ چیدہ مسائل کی نشان دہی ذیل میں کی گئی ہے۔ مثلاً املا کے مسائل، تلفظ / اعراب کے مسائل، حرفِ اضافت کے مسائل، جملوں کی ساخت اور بناوٹ کے مسائل، رموزِ اوقاف کے مسائل

وغیرہ۔ کتب کے جائزے سے سامنے آنے والے زبان شناسی کے مسائل کا درج ذیل ہیں۔

- املا کے مسائل
- تلفظ/اعراب کے مسائل
- حرفِ اضافت کے استعمال کے مسائل
- جملوں کی ساخت اور بناوٹ کے مسائل
- رموزِ اوقاف کے مسائل
- امالہ کے مسائل
- متفرق مسائل

i۔ نیشنل بُک فاؤنڈیشن کی کتب اور زبان شناسی کے مسائل

نیشنل بک فاؤنڈیشن کی کتب میں پائے جانے والے زبان کے چیدہ چیدہ مسائل درج ذیل ہیں۔

ا۔ املا کے مسائل

درسی کتب میں صحتِ زبان کو مدِ نظر رکھنا بہت ضروری ہے تاکہ طلبہ الفاظ کے درست املا سے واقف ہو سکیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ زبان کئی تبدیلیوں سے گزرتی ہے۔ یہ تبدیلیاں الفاظ کے املا پر بھی اثرانداز ہوتی ہیں۔ ماہرینِ لسانیات نے اس حوالے سے کچھ اُصول وضوابط وضع کیے ہیں۔ درسی کتب تحریر کرتے ہوئے ان کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ درسی کتب میں موجود املا کے مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ 'ہائے مختفی' کا استعمال ہے۔ یورپی، ترکی اور ہندی زبان کے الفاظ جن اختتام پر ہائے مختفی 'ہ' آتی ہے، ان کے آخر میں الف لکھا جاتا ہے۔ جب کہ عربی اور فارسی زبان کے الفاظ کے آخر میں 'ہ' ہائے مختفی تحریر کی جاتی ہے۔ اسے الف میں نہیں بدلا جاتا ہے۔ اس حوالے سے اعجاز راہی کہتے ہیں:

> "عربی اور فارسی کے ماسوا اُردو میں مروج دیگر زبانوں کے ایسے الفاظ جن کے آخر میں الف کی آواز آتی ہے، ان کے آخر میں الف ہی لکھا جاتا جائے۔"[۶۴]

اسی طرح لفظ گزشتہ کی املا کے حوالے سے رسالے زبان وادب میں درج ہے:

> "اسی طرح گذشتہ کی املا کے حوالے سے ۲۰۲۰ء کے نصاب کی ذیل میں پیش کردہ املا کی سفارشات میں بھی اسی املا اتفاق کیا گیا ہے، گذاردن، گذشتن اور گذاشتن سے بننے

والے الفاظ میں 'ذال' لکھا جاتا ہے۔"(۶۵)

علاوہ ازیں درسی کتب میں ہمزہ کے استعمال کے حوالے سے ابہام پایا جاتا ہے۔اس حوالے سے ڈاکٹر آفتاب احمد اپنی کتاب میں کہتے ہیں:

"جن الفاظ کے تلفظ میں 'ا' یا 'ء' کی آواز موجود ہے وہاں ہمزہ لکھا چاہیے، خاص طور پر جرأت، مؤنث، برأت وغیرہ الفاظ پر غور کیجیے 'جرأت' کو اگر جرات لکھیں گے تو یہ 'جراب' کے وزن پر پڑھا جائے گا۔ الف ہمیشہ جب لفظ کے درمیان ہوتا ہے تو پہلے حرف سے مل کر آواز دیتا ہے۔اگلے حرف سے نہیں ملتا۔۔۔یہی صورت مؤنث کی ہے۔یہاں 'و' کی آواز ایک ہے پہلی آواز 'مو' یعنی م سے نکل کر بنتی ہے مگر دوسری آواز 'وو' نہیں ہے بلکہ 'ء' ہے ، لہٰذا مؤنث میں اصلاً 'ء' موجود ہے۔اسی طرح مؤثر، مؤلف، مؤجل وغیرہ میں ہمزہ موجود ہے۔ہمزہ کے بغیر لفظ کا درست تلفظ ادا نہیں ہو سکتا۔"(۶۶)

اس حوالے سے دیکھا جائے تو نیشنل بُک فاؤنڈیشن کی جماعت اوّل کی کتاب میں املا کے درج ذیل مسائل سامنے آئے ہیں۔

کتابی املا	صفحہ نمبر	درست املا	کتابی املا	صفحہ نمبر	درست املا
گزشتہ	۱۵	گذشتہ	مونث	۱۱۴	مؤنث
کمرہ	۹۸	کمرا	مزہ	۱۴۹	مزا

جماعت دوم کی کتاب میں بھی جن الفاظ کا املا غلط تحریر کیا گیا ہے ان میں کمرا اور مزا شامل ہیں۔اس کے علاوہ جس لفظ کا املا غلط تحریر کیا گیا ہے وہ ہے، 'تئیں' ہے جو کہ ص ۱۱۱ درست املا تئیں ہے۔جماعت سوم کی کتاب میں بھی مزا اور کمرا کا املا، ہائے مختفی سے دیا گیا ہے۔جماعت چہارم میں کمرا کے علاوہ درج ذیل الفاظ کا املا غلط تحریر کیا گیا ہے۔

کتابی املا	صفحہ نمبر	درست املا	کتابی املا	صفحہ نمبر	درست املا
موثر	۱۴	مؤثر	مثلا	۱۱۴	مثلاً
ستارا	۱۴۹	ستارہ			

جماعت پنجم میں بھی لفظ 'مزا' کا املا غلط دیا گیا ہے اور اس کے علاوہ کتاب کے صفحہ ۱۵ پر دیے گئے لفظ

'بہیقی' کا املا درست نہیں ہے۔اس لفظ کا درست املا 'بیہقی' ہے۔ صفحہ نمبر ۹۲ پر دیے گئے لفظ 'ستارا' کا املا بھی غلط ہے۔ اصل املا ستارہ ہے۔ ستارہ فارسی زبان کا لفظ ہے اور اس کے آخر میں موجود ہائے مختفی کو الف سے نہیں بدلا جاسکتا۔ صفحہ نمبر ۱۲۳ پر موجود 'علیحدہ' کا درست املا 'علیٰحدہ' ہے۔ ل پر کھڑی زبر کا استعمال ہو گا۔

۲۔ تلفظ/اعراب کے مسائل

نیشنل بُک فاؤنڈیشن کی کتب میں درج ذیل الفاظ کا غلط تلفظ دیا گیا ہے۔ درست تلفظ ساتھ ہی درج کیا گیا ہے۔

جماعت	غلط اعراب	ص ن	درست اعراب	غلط اعراب	ص ن	درست اعراب
اوّل	قُلم	۳۸	قَلَم	بھُلائی	٦٦	بھَلائی
چہارم	شَعُور	۵۹	شُعُور	سَلُوک	۸۱	سُلُوک
پنجم	مُشَقَّت	۱۴	مَشَقَّت			

دیے گئے اعراب کی اصلاح، فرہنگِ تلفظ، مرتبہ شان الحق حقی، مقتدرہ قومی زبان اُردو کے مطابق کی گئی ہے۔

۳۔ حرفِ اضافت کا استعمال

حرفِ اضافت، زیر کی شکل میں اُردو زبان میں مستعمل ہے اور مختلف مرکبات اور تراکیب میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ کتب کے جائزے کے دوران سامنے آیا ہے کہ درسی کتب میں کہیں کہیں اس کا استعمال نظر انداز کیا گیا ہے اور کہیں اس کا بے جا استعمال کیا گیا ہے۔ اس حوالے سے نیشنل بک فاؤنڈیشن کی کتب کے مطالعے سے سامنے آیا ہے کہ جماعت اوّل کی کتاب میں دیے گئے کچھ مرکبات/تراکیب میں حرفِ اضافت کا استعمال نظر انداز کیا گیا ہے جب کہ ان مرکبات و تراکیب میں ان کا استعمال لازمی طور پر کیا جاتا ہے۔

الفاظ/تراکیب	صفحہ نمبر	اصلاح	الفاظ/تراکیب	صفحہ نمبر	اصلاح
دوران تدریس	۴	دورانِ تدریس	حروف تہجی	۴	حروفِ تہجی
طالب علم	۵	طالبِ علم	حرف علت	۹	حرفِ علت
حسب سابق	۲۷	حسبِ سابق	حروف صحیح	۳۹	حروفِ صحیح
علامت جزم	۳۹	علامتِ جزم	آداب گفتگو	۱۱۰	آدابِ گفتگو

جماعت دوم کی کتاب میں بھی 'طالبِ علم' اور 'حسبِ سابق' کے ساتھ حرفِ اضافت کا استعمال نہیں کیا گیا۔ جماعت سوم کتاب میں 'طالبِ علم' کے ساتھ حرفِ اضافت کا استعمال نہیں کیا گیا۔ جماعت چہارم کی

کتاب میں 'حروفِ تہجی' کے ساتھ حرفِ اضافت کا استعمال نہیں کیا گیا۔

جماعت اوّل میں صفحہ ۸۷ پر دیے گئے مرکب فعلِ امر و نہی میں حرفِ اضافت کا استعمال اضافی ہے۔

جماعت دوم نیشنل بُک فاؤنڈیشن کی کتاب میں دیے گئے درج ذیل مرکبات و تراکیب کے ساتھ حرفِ اضافت استعمال نہیں کیا گیا۔

الفاظ/تراکیب	صفحہ نمبر	اصلاح	الفاظ/تراکیب	صفحہ نمبر	اصلاح
حروف جار	۵۷	حروفِ جار	رد عمل	۶۱	ردِ عمل
حاصلات تعلم	۶۱	حاصلاتِ تعلم	رموزاوقاف	۹۱	رموزِاوقاف

جماعت چہارم کی کتاب میں دیے گئے مرکبات و تراکیب کے ساتھ حرفِ اضافت کا استعمال نظر انداز کیا گیا۔

الفاظ/تراکیب	صفحہ نمبر	اصلاح	الفاظ/تراکیب	صفحہ نمبر	اصلاح
باب خیبر	۱۸	بابِ خیبر	اہل زبان	۲۶	اہلِ زبان
صورت حال	۳۹	صورتِ حال	علامت فاعل	۴۵	علامتِ فاعل
علامت مفعول	۴۵	علامتِ مفعول	حالت فاعلی	۵۱	حالتِ فاعلی
قیام پاکستان	۶۴	قیامِ پاکستان	حروف عطف	۷۱	حروفِ عطف
خواب غفلت	۸۶	خوابِ غفلت	حصول علم	۱۱۹	حصولِ علم
حکایات سعدی	۱۲۰	حکایاتِ سعدی	اظہار خیال	۱۲۰	اظہارِ خیال
رد عمل	۱۲۵	ردِ عمل	قابل ذکر	۱۴۸	قابلِ ذکر
قرارداد پاکستان	۱۵۲	قراردادِ پاکستان			

جماعت چہارم کی کتاب میں دیے گئے مرکبات و تراکیب کے ساتھ اضافت کا استعمال اضافی ہے۔

الفاظ/تراکیب	صفحہ نمبر	اصلاح	الفاظ/تراکیب	صفحہ نمبر	اصلاح
اسمِ عام	۱۸	اسم عام	اسمِ نکرہ	۱۸	اسم نکرہ
اسمِ خاص	۱۸	اسم خاص	اسمِ معرفہ	۱۸	اسم معرفہ
فعلِ امر	۷۸	فعل امر	اسمِ ضمیر	۸۰	اسم ضمیر
اسمِ صفت	۱۲۰	اسم صفت			

جماعت پنجم کی کتاب میں بھی اسم معرفہ، اسم نکرہ، اسم عام اور اسم خاص کے ساتھ حرفِ اضافت کا غیر ضروری استعمال کیا گیا ہے۔

جماعت پنجم کی کتاب میں دیے گئے مرکبات وتراکیب کے ساتھ حرفِ اضافت کا استعمال کیا جانا چاہیے۔

الفاظ/تراکیب	صفحہ نمبر	اصلاح	الفاظ/تراکیب	صفحہ نمبر	اصلاح
اظہار خیال	۱۷	اظہارِ خیال	ساحل سمندر	۲۲	ساحلِ سمندر
حروف جار	۲۹	حروفِ جار	نا قابل برداشت	۳۰	نا قابلِ برداشت
علامت واوین	۳۸	علامتِ واوین	مد نظر	۵۵	مدِ نظر
یوم مزدور	۵۸	یومِ مزدور	قابل احترام	۶۰	قابلِ احترام
حروف ندا	۱۰۷	حروفِ ندا	حفظ مراتب	۱۰۹	حفظِ مراتب
حروف شرط و جزا	۱۳۵	حروفِ شرط و جزا	تلاوت کلام پاک	۱۵۷	تلاوتِ کلام پاک

۴۔ جملوں کی ساخت اور بناوٹ کے مسائل

ہر زبان میں جملوں کی بناوٹ کا ایک بنیادی ڈھانچہ ہوتا ہے اور جملہ تحریر کرتے ہوئے اس کا خیال رکھنا بہت ضروری ہوتا ہے۔ اگر جملے کی تشکیل کے دوران اس کا بنیادی ڈھانچہ نظر انداز کر دیا جائے تو ساخت اور بناوٹ کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ اردو زبان میں بھی جملے بنانے کے لیے ایک بنیادی ڈھانچہ موجود ہے۔ جس کی پاس داری بہت ضروری ہے۔ تاکہ ساخت اور بناوٹ کے مسائل سے بچا جا سکے۔ جماعت اوّل کی نیشنل بک فاؤنڈیشن کی کتاب میں ایسے جملوں کی نشان دہی کی گئی ہے جو بناوٹ اور ساخت کے مسائل کا شکار ہیں۔

☆'دی گئی دوپٹیاں طلبہ پڑھوائیے۔' (ص ۱۹)

دی گئی دوپٹیاں طلبہ سے پڑھوائیے۔

☆'یہیں کہیں ہو گا گھر میں۔' (ص ۶۴)

یہیں کہیں گھر میں ہو گا۔

☆'اوپر دی گئی مثالوں کے مطابق مذکر کی مؤنث لکھیں۔' (ص ۱۱۴)

اوپر دی گئی مثالوں کے مطابق مذکر کے مؤنث لکھیں۔

☆دونوں باغ میں پہنچے۔ اور لوگ بھی باغ میں آئے ہوئے تھے۔ (ص ۱۵۴)

دونوں باغ میں پہنچے۔ باغ میں اور لوگ بھی آئے ہوئے تھے۔
نیشنل بُک فاؤنڈیشن کی جماعت دوم کی کتاب میں جملوں کی ساخت اور بناوٹ کے مسائل درج ذیل ہیں۔
☆'ہم روز مرہ کی زندگی میں رواداری سے کام لیتے ہیں۔' (ص ۱۱۶)
ہم روز مرہ زندگی میں رواداری سے کام لیتے ہیں۔
☆'تاکہ وہ روز مرہ کی گفتگو میں ان کا بہتر استعمال کر سکیں۔' (ص ۱۲۹)
تاکہ وہ روز مرہ گفتگو میں ان کا بہتر استعمال کر سکیں۔
☆'وہ جگہ جہاں بھوسے میں سے گندم وغیرہ کر الگ کرتے ہیں۔' (ص ۱۲۹)
وہ جگہ جہاں بھوسے میں سے گندم وغیرہ الگ کرتے ہیں۔
جماعت چہارم کی کتاب میں درج ذیل جملوں کی ساخت اور بناوٹ پر توجہ کی ضرورت ہے۔
☆'باغ میں رنگ برنگ کی تتلیاں اڑ رہی تھیں۔' (ص ۱۱)
باغ میں رنگ برنگ تتلیاں اڑ رہی تھیں۔
☆'آپ نے وعدہ کیا تھا کہ اگر میں جماعت میں اوّل آجاؤں تو مجھے تحفہ دیں گے۔' (ص ۲۰)
آپ نے وعدہ کیا تھا کہ اگر میں جماعت میں اوّل آیا تو مجھے تحفہ دیں گے۔
☆'کسی حد تک ٹھیک کہا تم نے' (ص ۲۲)
تم نے کسی حد تک ٹھیک کہا۔
☆'ہمیں گھر کا کوڑا کرکٹ گلی میں یا باہر کھلی جگہ پر پھینکنے کی بجائے کوڑے دان میں ڈالنا چاہیے۔' (ص ۲۳)
ہمیں گھر کا کوڑا کرکٹ گلی میں یا باہر کھلی جگہ پر پھینکنے کے بجائے کوڑے دان میں ڈالنا چاہیے۔
☆'کوڑے کو کوڑے دان میں ڈالیں۔' (ص ۲۷)
کوڑا کوڑے دان میں ڈالیں۔
☆'جائزے میں دی ہوئیں سننے، بولنے اور پڑھنے کی سرگرمیاں کروائیں۔' (ص ۲۹)
جائزے میں دی ہوئی سننے، بولنے اور پڑھنے کی سرگرمیاں کروائیں۔
☆'جب تم اس طرح کی آلودہ چیزیں کھاؤ گے تو تمھارے پیٹ میں درد کیوں نہ ہو۔' (ص ۳۴)
جب تم اس طرح کی آلودہ چیزیں کھاؤ گے تو تمھارے پیٹ میں درد ہوگا۔
☆'وہ کلمہ جو کسی لفظ کے شروع میں لگانے سے نیا لفظ بنا دے اور اس کے معنی میں تبدیلی آجائے۔' (ص ۳۸)

وہ کلمہ جو کسی لفظ کے شروع میں لگانے سے نیا لفظ بن جائے اور اس کے معنی میں تبدیلی آجائے۔

☆'وہ کلمہ جو کسی لفظ کے آخر میں لگانے سے نیا لفظ بنادے اور اس کے معنی میں تبدیلی آجائے۔'(ص۳۸)

وہ کلمہ جو کسی لفظ کے آخر میں لگانے سے نیا لفظ بن جائے اور اس کے معنی میں تبدیلی آجائے

☆'خدا کی شان ہے ناچیز، چیز بن بیٹھی' (ص۶۰)

خدا کی شان ہے ناچیز، چیز بن بیٹھیں۔(نظم کے حوالے سے)

☆'جائزے میں دی گئیں سننے، بولنے اور پڑھنے کی سرگرمیاں کروائیں۔' (ص۶۵)

جائزے میں دی گئی سننے، بولنے اور پڑھنے کی سرگرمیاں کروائیں۔

☆'مگر یہ تکلیفیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی ایمان کو کمزور نہ کر سکیں۔' (ص۱۰۸)

مگر یہ تکلیفیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے ایمان کو کمزور نہ کر سکیں۔

نیشنل بُک فاؤنڈیشن کی جماعت پنجم کی کتاب میں دے گئے ساخت اور بناوٹ کے مسائل ذیل میں درج ہیں۔

☆'آپ رضی اللہ تعالیٰ نے ۱۷ رمضان المبارک میں وفات پائی۔'(ص۶۰)

آپ رضی اللہ تعالیٰ نے ۱۷/رمضان المبارک کو وفات پائی۔

☆'ہمارے ملک کی مثال ایک خوب صورت گل دستے کی مانند ہے۔'(ص۳۹)

ہمارے ملک کی مثال ایک خوب صورت گل دستے کے مانند ہے۔

☆'جملوں کو زمانہ ماضی، حال اور مستقبل کے لحاظ سے تبدیل کر کے بیان کر لکھ سکیں۔'(ص۷۶)

جملوں کو زمانہ ماضی، حال اور مستقبل کے لحاظ سے تبدیل کر کے لکھ سکیں۔/بیان کر سکیں۔

☆'خوش حال تھے لیکن اپنا مال دل کھول کر نیکی کے کاموں میں خرچ کرتے رہتے تھے۔'(ص۸۲)

خوش حال تھے اور اپنا مال دل کھول کر نیکی کے کاموں میں خرچ کرتے رہتے تھے۔

۵۔رموزِ اوقاف کا استعمال

عبارت کی خوب صورتی رموزِ اوقاف کے مرہونِ منت ہے۔ رموزِ اوقاف کی مدد سے طلبہ کو متن پڑھنے میں آسانی ہوتی ہے اور وہ آسانی سے عبارت سمجھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ نیشنل بُک فاؤنڈیشن کی کتب کا جائزہ لینے سے علم ہوتا ہے کہ کتب میں رموزِ اوقاف کے کافی مسائل موجود ہیں۔ جماعت اوّل کی کتاب کے مطالعے سے سامنے آتا ہے کہ کتاب کے حصہ اوّل 'قاعدہ' میں رموزِ اوقاف کے استعمال کو مکمل طور پر نظر انداز کیا گیا ہے۔ گنے چنے چند جملوں کو چھوڑ کر کسی بھی جملے کے اختتام پر رموزِ اوقاف کا استعمال نہیں کیا گیا۔ جملے نیچے

دیے گئے جدول میں درج ہیں۔

جملے	ص	جملے	ص	جملے	ص
تالا کالا تھا	۱۷	طوطا چھوٹا تھا	۱۸	روٹی باسی ہے	۲۱
یہ میری ایڑی ہے	۲۴	ایک روٹی لے آ	۲۴	یہ یویو ہے	۲۶
وہ یویو ہیں	۲۶	یہ یاک ہے	۲۶	وہ یاک ہیں	۲۶
شان سویا ہے	۲۷	آشا نے ہار کھویا طوطا پایا	۲۷	جامی نے کھانا کھالیا	۲۷
لیٹے لیٹے سو جاؤ	۳۰	ہاتھ دھو لو	۳۰	کھانا کھالو	۳۰
تم ایک ہو	۳۰	ہم دو ہیں	۳۰	میری پروانہ کر	۳۲
ہر دم رب رب کر	۳۲	فر فر پڑھ	۳۲	یہ نب میرا ہے	۳۴
دن گن لو	۳۴	ظافر دل کا صاف ہے	۳۴	زاہد دل کا صاف ہے	۳۵
یہ بھڑ کاٹ لے گی	۳۵	اس نے مڑ مڑ کے دیکھا	۳۶	ہدہد ٹک ٹک کرتا ہے	۳۶
وہ مرغی کڑ کڑ کرتی ہے	۳۶	باہر سردی ہے	۳۸	وقت کم ہے	۳۸
مرچ سرخ ہے	۳۸	گرما گرم چائے پی لو	۳۸	سعد کے ہاتھ نرم ہیں	۳۸
یہ سوکھا درخت ہے	۳۸	یہ نہر چھوٹی ہے	۳۸	یہ آم کا پیڑ ہے	۴۰
اس کے بُور کی بُو تیز ہے	۴۰	بادل جھوم جھوم آیا بارش لایا	۴۰	آم کے پیڑ کا بُور تیز بُو دیتا ہے	۴۱
ریل سستی ہے	۴۲	صادق نے بازی جیتی	۴۲	چیل نے تیر کھایا	۴۲
تیر غازی نے مارا تھا	۴۲	حاطب کھیتی باڑی کرتا ہے	۴۲	میری بات پر اور غور کر	۴۷
خوف مت کھا لوٹ آ	۴۷	جوہر سو روپے کا سودا لایا	۴۷	شوکت شوق سے ایک پودا لایا	۴۷
کوثر حوض تک دوڑ کر آئی	۴۷	وہ دوڑا / گوشی دوڑی	۴۸	تم دوڑے / میں دوڑا	۴۸
ہم دوڑے / وہ آیا / وہ آئی	۴۸	تُو آیا / تم آئے / میں آیا	۴۸	ہم آئے / وہ لایا	۴۸
حارث کا پیر چوڑا ہے	۴۹	تھیلا میلا ہے دھو لے	۴۹	نوکر کو گھور کر نہ دیکھو	۵۱
ریل کا دھاگا نیلا ہے	۵۱	حوض پر جاؤ اور آڑو دھو لاؤ	۵۱	سیر کے بعد اپنے پیر دھو لینا	۵۱
چولھا جلتا ہے	۵۱	طوطا کہتا ہے آجا	۵۱	برکھا رت آئی رم جھم لائی	۵۱
کھانا پکتا ہے	۵۱	ٹیم نے میچ جیتا	۵۱	کُوکُو کس کی آواز ہے کویل کی	۵۱
پھر جیت کے گانے گائے	۵۱	حیدر خیر سے گھر لوٹ آیا ہے	۵۱	علم حاصل کرنا فرض ہے	۵۱

خط لکھ دو	۵۱	آج ژالہ باری ہوئی	۵۱	یوسف کا ایک بھائی یونس ہے	۵۱
ذاکر سیر کا عادی ہے	۵۲	بوڑھا بیٹھا ہے	۵۲	گوہر دور ہے	۵۲
کیل گاڑ دو	۵۲	برتن دھو کر رکھنا	۵۲	ساگ سبز ہے	۵۲
گوشت تازہ ہے	۵۲	ہر بات غور سے سن	۵۲	دن گن رکھ	۵۲
لو اور سنو	۵۲	بستر پر لیٹ جا	۵۲	دھوپ تیز ہے	۵۲
دکھ سکھ ساتھ ساتھ ہیں	۵۲	بری بھلی بیت جائے گی	۵۳	خدا سب کی دعا سنتا ہے	۵۳
آج پھل خوب بکے	۵۳	دری بچھی/لا پانی پلا	۵۳	پری اُڑی/ پھلی گری	۵۳
ہم جھکے نہ رُکے	۵۳	مجھے جانے دو/خوب پڑھو	۵۳	آگے بڑھو/ہر گز نہ ہلو	۵۳
دولھا خوب سجا ہے	۵۳	جہاز پہاڑ پر اُڑ رہا ہے	۵۶	سُنار اور کمہار دونوں کاری گر لوگ ہیں	۵۶
عاشی کا دماغ تیز ہے	۵۶	اُسے پوری کتاب یاد ہے	۵۶	آج کل گلاب کی بہار ہے	۵۶
گلاس صاف ہے	۵۶	وقت پر پڑھنا اور وقت پر کھیلنا چاہیے	۵۹	وقت پر پڑھو اور وقت پر کھیلو	۶۰
ماں جی میں یہاں ہوں	۶۱	چاند خوب صورت ہے	۶۱	جو یہاں ہے وہی خدا وہاں ہے	۶۱
دانت صاف رکھ	۶۱	بطخ قیں قیں کرتی ہے	۶۱	میں یہاں ہوں	۶۲
میمنے میں میں کرتے ہیں	۶۴	چوزے چوں چوں کرتے ہیں	۶۴	بطخیں قیں قیں کرتی ہیں	۶۵
عون اپنا خواب سناؤ	۶۶	صابر اپنی کوئی خواہش بتاؤ	۶۶	خیر خواہ وہ جو ہر ایک کی بھلائی چاہے	۶۶
زارا خوش خط ہے	۶۶	اپنے کام خود کرو	۶۶	مجھے آپ سے مل کر خوشی ہوئی	۶۶
ننھی دودھ پیتی ہے	۶۸	ڈبے میں دلیا ہے	۶۸	ننھا دلیا کھاتا ہے	۶۸
سچ میں عزت ہے	۶۸	ابا جی کھیت میں کام کرتے ہیں	۶۸	امی جان سکول میں پڑھاتی ہیں	۶۸
کوا کائیں کائیں کرتا ہے	۶۸	پھل خریدو تو کچا پکا خرید لو	۶۸	لکھنے سے پہلے قلم پکڑنا سیکھو	۷۰
بڑوں کا ادب کرو	۷۰	تجھے کمر کا درد لے بیٹھا	۷۰	اس قاعدے کا ورق ورق خوب ہے	۷۰
آنکھ سے آنسو ڈھلک آیا	۷۰	کوثر کی نظر کمزور ہے	۷۰	شاباش! بیٹے اور خوش خط بنو	۷۰
پانی اُبل رہا ہے	۷۰	ابھی دیا جلنے دو	۷۱	ذرا سانس لے لو پھر پانی پیو	۷۱

یہ اس کا قلم ہے	۷۲	یہ تمھارا قلم ہے	۷۲	یہ تیرا قلم ہے	۷۲
یہ ہمارا قلم ہے	۷۲	میں نے دکان سے قاعدہ لیا	۷۳	ظافر نے مجھے دیر بعد دیکھا پھر بھی فوراً پہچان لیا	۷۳
آناًفاناً کا مطلب ہے بہت جلدی	۷۳	حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں۔	۷۴	گتے کا ایک خالی ڈبا لیں	۱۰۹
کاٹ کر اُس پر رنگین کاغذ چڑھائیں	۱۰۹	اسے مناسب جگہ پر آویزاں کریں	۱۰۹	اس میں کتابیں رکھیں	۱۰۹

سبق میں بعض ایسے جملے ہیں جن کے اختتام پر سوالیہ نشان لگانا چاہیے تھا مگر کتاب میں اس بات کا خیال نہیں رکھا گیا اور ان جملوں کے اختتام پر سوالیہ علامت نہیں لگائی گئی۔

جملے	ص	جملے	ص	جملے	ص
بازی کس نے جیتی	۴۲	جوہر کے پاس کون کون بیٹھا ہے	۵۲	باہر کون آیا ہے	۵۲
کیا عاطف چلا گیا	۵۲	امی اور ابو تم سے کیا چاہتے ہیں	۶۰	آج اولے کہاں کہاں پڑے	۶۱
آپ کہاں گئے تھے	۶۲	باجی بولی آپ کا بستہ کہاں ہے	۶۴	کیا حاطب چلا گیا	۶۴
کیا تمھیں خواب آتے ہیں	۶۶	یہ کس مرض کی دوا ہے	۷۰	کیا لیے جا رہے ہو	۷۱

کتاب میں بعض جگہ ایسے سوالیہ جملے بھی موجود ہیں جن کے ان کے آخر میں ختمے کی علامت لگائی گئی ہے:

☆ بازی کس نے جیتی۔(ص۴۳)

☆ بچوں سے اس موضوع پر بھی تفصیلی بات چیت کیجیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کو کیوں بھیجا۔(ص۸۷)

☆ غور کریں کہ اوپر دیے گئے جملوں میں "ہے، ہیں، ہوں" کہاں استعمال ہوئے ہیں۔(ص۱۰۱)

☆ سبق کے آغاز سے قبل ان سے تاثرات لیجیے کہ انھیں اپنا سکول کیسا لگا۔(ص۱۰۳)

☆ جاننے کی کوشش کیجیے کہ طلبہ گفتگو کے کون کون سے آداب سے واقف ہیں۔(ص۱۱۰)

☆ بچوں سے پوچھیے کہ نظم کا عنوان دیکھ کر آپ کے ذہن میں کیا آیا۔(ص۱۲۰)

☆ سبق کی باقاعدہ تدریس سے قبل بچوں سے پوچھا جائے کہ انھوں نے پہلی بار کب کسی چوراہے پر لگے اشارے دیکھے۔ (ص۱۴۵)

☆بچوں سے پوچھیے کہ وہ اپنے آس پاس کوئی نئی چیز دیکھتے ہیں تو ان کے ذہنوں میں کون کون سے سوالات پیدا ہوتے ہیں۔(ص۱۴۶)

☆بتائیں کہ کس طرف کی سواریوں کو آگے بڑھنا چاہیے۔(ص۱۴۷)

☆بچوں سے پوچھیے کہ انھیں کیا نظر آرہا ہے۔(ص۱۵۳)

☆بچوں سے پوچھیے کہ ان کے خیال میں اس عنوان کا کیا مطلب ہے۔(ص۱۵۸)

نیشنل بُک فاؤنڈیشن کی جماعت دوم کی کتاب میں رموزِ اوقاف کے درج ذیل مسائل موجود ہیں۔کتاب میں دیے گئے جملے کے بعد ختمے کی علامت نہیں لگائی گئی۔

☆ قائدِاعظمؒ کی تصویر دکھا کر پوچھیں (ص۵۱)

دیے گئے جملوں کے بعد ختمے کی علامت کا استعمال کیا گیا ہے جب کہ یہ استفہامیہ جملے ہیں یہاں سوالیہ علامت کا استعمال ہو گا۔

☆اگر قائدِاعظم سے آپ کی ملاقات ہو تو آپ ان سے کون سے پانچ سوال کریں گے۔(ص۵۸)

☆آپ کو موقع ملے تو آپ کس طرح تقریب منائیں گے۔(ص۷۶)

☆انھوں نے اس واقعے سے کیا نتیجہ اخذ کیا۔(ص۹۰)

☆ سننے سے پہلے بتائیں کہ اچھے بچے کے بارے میں کیا باتیں بتائی گئی ہوں گی۔(ص۹۸)

☆اگر آپ کو جماعت میں نظم وضبط قائم کرنے کے لیے ہدایات لکھنی ہوں تو آپ کون کون سی ہدایات لکھیں گے۔(ص۱۳۳)

دیے ہوئے جملے کے آخر میں سوالیہ کی علامت لگائی گئی ہے، جملے کے اختتام پر ختمے کی علامت آئے گی۔

☆دی ہوئی کہانی سنیں اور آخر میں کہانی درست تلفظ کے ساتھ بلند آواز سے دہرائیں؟(ص۱۰۹)

جماعت سوم کی نیشنل بک فاؤنڈیشن کی کتاب میں دیے گئے رموزِ اوقاف کے مسائل کی نشان دہی ذیل میں کی گئی ہے۔نیچے درج جملوں میں سوالیہ نشان کے استعمال کے بجائے علامتِ ختمہ کا استعمال کیا گیا ہے۔

☆بچوں سے پوچھیں کہ وہ کون سے کام شوق سے کرتے ہیں اور کون سے کام کرنا انھیں ناپسند ہے۔(ص۵)

☆بچوں سے پوچھیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر کیسے ادا کرتے ہیں۔(ص۵)

☆وہ کن کن معاملات میں دیانت داری کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔(۱۷)

نیشنل بُک فاؤنڈیشن کی جماعت چہارم کی کتاب میں رموزِ اوقاف کے درج ذیل مسائل موجود ہیں۔

دیے گئے پیرا گراف میں جملوں کے درمیان رموزِ اوقاف کا استعمال نہیں کیا گیا۔

☆وہ راستے کے دونوں طرف کھڑے ہوگئے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہ وسلم ادھر سے گزرنے لگے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہ وسلم پر پتھر برسانے لگے جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہ وسلم کے پاؤں لہولہان ہو گئے۔(ص۱۲)

دیے گئے سوالیہ جملوں کے آخر میں ختمے کی علامت استعمال کی گئی ہے۔

☆ایک بار ایک صحابی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہ وسلم سے پوچھا کہ میرے لیے کون سی چیز سب سے زیادہ خطرناک ہے۔(ص۱۵)

☆پہلے بند میں پاکستانی بچوں کی کیا خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔(ص۴۳)

☆اگر آپ کے پاس اضافی پیسے ہوں تو کن کاموں پر خرچ کرنا پسند کریں گے۔(ص۹۴)

☆آپ کو اسکول سے گھر جاتے ہوئے راستے میں ایک کتاب ملی ہے۔آپ اس کا کیا کریں گے۔ (ص۱۲۳)

دیے گئے جملے میں سکتہ کے بجائے اور کا استعمال ہوگا۔

☆انھوں نے اپنی جائیدادیں، کاروبار پاکستان کی خاطر چھوڑے۔(ص۶۴)

کتاب کے ص ۱۴۱ پر ایک پیرا گراف دیا گیا ہے اور اس میں موجود تمام مکالمے واوین میں درج نہیں ہیں۔

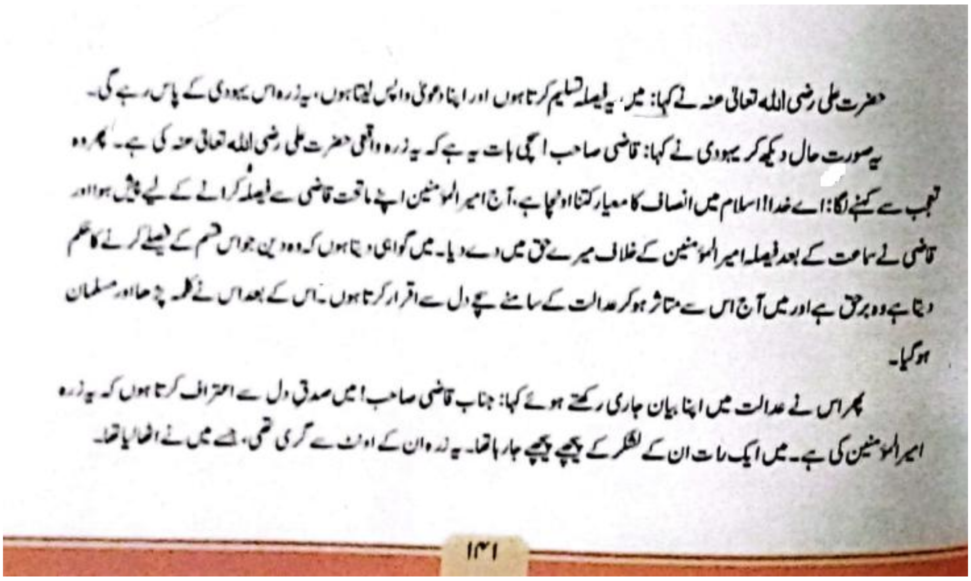

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں یہ فیصلہ تسلیم کرتا ہوں اور اپنا دعویٰ واپس لیتا ہوں، یہ زرہ اس یہودی کے پاس رہے گی۔

یہ صورت حال دیکھ کر یہودی نے کہا: قاضی صاحب! اصل بات یہ ہے کہ یہ زرہ واقعی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے۔ پھر وہ تعجب سے کہنے لگا: اے خدا! اسلام میں انصاف کا معیار کتنا اونچا ہے۔ آج امیر المومنین اپنے ماتحت قاضی سے فیصلہ کرانے کے لیے پیش ہوا اور قاضی نے سماعت کے بعد فیصلہ امیر المومنین کے خلاف میرے حق میں دے دیا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ دین جو اس قسم کے فیصلے کرنے کا حکم دیتا ہے وہ برحق ہے اور میں آج اس سے متاثر ہو کر عدالت کے سامنے سچے دل سے اقرار کرتا ہوں۔ اس کے بعد اس نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔

پھر اس نے عدالت میں اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا: جناب قاضی صاحب! میں صدقِ دل سے اعتراف کرتا ہوں کہ یہ زرہ امیر المومنین کی ہے۔ میں ایک رات ان کے لشکر کے پیچھے پیچھے جا رہا تھا۔ یہ زرہ ان کے اونٹ سے گری تھی، جسے میں نے اٹھا لیا تھا۔

۱۴۱

جماعت پنجم کی کتاب میں رموزِ اوقاف کے حوالے سے درج ذیل جملوں میں مسئلہ ہے۔

دیے گئے جملے کے آخر میں ختمے کی علامت آئے گی۔

☆اچھے بچے جھوٹ نہیں بولتے، (ص۳۸)

ان جملوں کے اختتام پر سوالیہ نشان آئے گا مگر کتاب میں ختمے کی علامت کا استعمال کیا گیا ہے۔

☆بعدازاں بتائیں کہ ان اشعار میں کیا نصیحت کی گئی ہے۔(ص۷۵)

☆بچوں سے پوچھیں کہ وہ کون سے الفاظ کب استعمال کرتے ہیں یا کریں گے۔(ص۱۱۳)

☆کچی آبادی کے بچوں کے پاس نہ کھلونے ہوئے، اور نہ صاف ستھرے کپڑے۔(ص۱۳۰)

☆علامہ محمد اقبالؒ کی نظم 'بچے کی دعا' پڑھیں۔آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ اس میں کیا دعا مانگی گئی ہے۔(ص۱۴۱)

۶۔امالہ کے مسائل

ایسے الفاظ جن کے آخر میں 'الف' یا 'ہ' آتا ہے، مگر وہ آخری آواز الف کی دیتے ہیں، ان کا الف یا ہ، ے کے ساتھ بدل دیا جاتا ہے، اسے امالہ کہا جاتا ہے۔ تحریر میں امالہ کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ درسی کتب میں کسی کسی جگہ امالہ کے مسائل بھی ملتے ہیں۔ نیشنل بک فاؤنڈیشن کی کتب میں موجود امالہ کے مسائل کی نشان دہی ذیل میں کی گئی ہے۔

جماعت اوّل کی کتاب میں دیے گئے امالہ کے مسائل درج ذیل ہیں۔

☆مناسب مقامات پر وقفہ اور الفاظ کی تاکید کے ذریعے سے کہانی میں دلچسپی پیدا کیجیے۔(ص۹۳)

☆انھیں تصویر میں کرن کے کون کون سے رشتہ دار نظر آ رہے ہیں؟(ص۹۷)

دیے گئے جملوں میں لفظ وقفہ اور رشتہ دار میں امالہ لگنے سے یہ وقفے اور رشتے دار میں بدل جائیں گے۔

جماعت دوم کی کتاب میں امالہ کے مسائل درج ذیل ہیں۔

☆مجوزہ ذمہ داری کو بہتر انداز سے انجام دے سکیں۔(ص۸۶)

جملے کی مناسبت سے لفظ ذمہ داری، 'ذمے داری' میں تبدیل ہو گا۔

جماعت سوم کی کتاب میں، ان جملوں میں امالہ کا خیال نہیں رکھا گیا۔

☆امانتوں کی حفاظت کرنا، لوگوں کے حقوق ادا کرنا، کسی کے راز کی حفاظت کرنا، اپنی ذمہ داریاں ادا کرنا، مال میں ملاوٹ نہ کرنا وغیرہ دیانت ہی کی صورتیں ہیں۔(ص۱۵)

☆ایسی تحریر جس میں کوئی شخص اپنی ضرورت یا مقصد کسی ذمہ دار شخص سے بیان کر کے مدد کے لیے کہتا ہے۔(ص۵۰)

ان دو جملوں میں بھی 'ذمہ داری' لفظ ذمے داری میں بدل جائے گا۔

جماعت چہارم کی کتاب میں بھی امالہ کے مسائل موجود ہیں۔

☆کیا خدمتِ خلق کی تنظیمیں صرف وبا کے موقع پر کام کرتی ہیں؟ (ص ۵۳)

☆اس کے ذریعے آپ دور بیٹھے رشتہ داروں اور دوستوں سے بات کر سکتے ہیں۔(ص ۷۲)

☆ایسی تحریر جس میں کوئی شخص اپنی ضرورت یا مقصد کسی ذمہ دار شخص سے بیان کر کے مدد کے لیے کہتا ہے، درخواست کہلاتی ہے۔(ص ۷۳)

☆ہر مسلمان کی یہ ذمہ داری ہے۔(ص ۸۲)

دیے گئے جملوں میں موقع، رشتہ داروں اور ذمہ دار میں امالہ کا استعمال نظر انداز کیا گیا ہے۔

جماعت پنجم کی کتاب میں دیے گئے جملوں میں امالہ کا خیال نہیں رکھا گیا۔

☆ہم ذمہ داری کا مظاہرہ کر کے کرۂ ارض کو پُر سکون اور محفوظ بنا سکتے ہیں۔ (ص ۳۰)

☆وہ اس غلے کو خریدنا چاہتے تھے تاکہ موقع سے فائدہ اٹھا کر زیادہ قیمت پر فروخت کر سکیں۔(ص ۷۶)

☆ مدینہ کے تاجروں کو پتا چلا۔(ص ۷۷)

دیے گئے جملوں میں ذمہ داری، موقع اور مدینہ کے ساتھ امالہ کا ستعمال ہو گا۔

۷۔ متفرق مسائل

نیشنل بک فاؤنڈیشن کی پرائمری جماعت کی کتب میں متفرق چیدہ چیدہ مسائل موجود ہیں۔ مثلاً کتب میں تابع فعل بجائے اور مانند سے پہلے کی کا استعمال کیا گیا ہے جو کہ غلط ہے۔ تابع فعل سے پہلے ہمیشہ 'کے 'کا استعمال کیا جاتا ہے۔ 'کی بجائے 'اور 'کی مانند 'کا استعمال غلط ہے اور اس کی جگہ تحریر میں 'کے بجائے 'اور کی مانند کا استعمال کیا جانا چاہیے۔ اس حوالے سے کتب پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔

نیشنل بک فاؤنڈیشن کی پرائمری جماعت کی تمام کتب میں 'کمرہ جماعت' کی ترکیب کا استعمال کیا گیا ہے۔ یہ ترکیب بھی غلط ہے۔ ترکیب بنانے کے لیے ضروری ہے کہ عربی اور فارسی الفاظ کے ساتھ ہندی یا مقامی الفاظ کا استعمال نہ کیا جائے۔ ورنہ ترکیب غلط ہو گی۔ تراکیب فارسی فارسی کے ساتھ، یا عربی فارسی کے ساتھ مل کر بنتی ہیں۔ مقامی اور ہندی یا کسی دوسری زبان کے ساتھ بنائی گئی ترکیب غلط ہو گی۔ کمرہ جماعت میں کمرا ترکی زبان کا لفظ ہے اور جماعت عربی زبان کا لفظ ہے، اس لیے کمرہ جماعت کے بجائے 'جماعت کا کمرا' کہا اور لکھا جائے گا۔

جب بھی تاریخ لکھی جاتی ہے، تاریخ اور مہینے کے درمیان علامت (/) کا استعمال کیا جاتا ہے۔ نیشنل بک

فاؤنڈیشن کی کتاب میں کسی جگہ علامت کا استعمال نہیں کیا گیا اور کسی جگہ غلط استعمال کیا گیا ہے۔

جماعت	تاریخ	صفحہ نمبر	اصلاح
دوم	۹نومبر	۱۰۳	۹/نومبر
سوم	۹۔نومبر ۱۸۷۷ء، ۱۴۔اگست ۱۹۴۷ء	۱۴۷، ۱۳۶	۹/نومبر ۱۸۷۷ء، ۱۴/اگست ۱۹۴۷ء
چہارم	۶ستمبر ۱۹۶۵ء، ۱۲ستمبر	۱۳۰	۶/ستمبر ۱۹۶۵ء، ۱۲/ستمبر
چہارم	۲۳مارچ		۲۳/مارچ
پنجم	۵جون، ۹۔نومبر	۱۳۸، ۱۰۹	۵/جون، ۹/نومبر

مرکب شور و غل جو کہ جماعت پنجم کی کتاب کے صفحہ ۱۱ پر دیا گیا ہے، اس میں دو لفظوں شور اور غل کے درمیان 'و' کا استعمال غلط ہے۔ درست مرکب 'شور غل' ہے۔

نیشنل بک فاؤنڈیشن کی پرائمری جماعت کی کتب میں دیے گئے درج ذیل الفاظ کے معنی پر نظرثانی کی ضرورت ہے۔

جماعت	الفاظ معانی	ص ن	اصلاح
اوّل	سردے/سردا کی جمع، ایک پھل کا نام	۷۷	سردا کی جمع قوسین میں درج ہونا چاہیے۔
	پیغام/خبر، جو کچھ کہلوا کر، لکھ کر بھیجا جائے، یہاں اس کا مطلب ہے وہ باتیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے ذریعے سے ہم تک پہنچائیں	۸۳	مرادی معنی قوسین میں درج کیا جائے۔
	سیدھا رستہ/یہاں اس کا مطلب ہے اسلام کا راستہ جو جنت کی جانب لے کر جاتا ہے۔	۸۳	سیدھا رستہ سے مراد نیکی کا رستہ، بھلائی کا رستہ ہے، لفظی معنی تحریر کرتے ہوئے مرادی معنی قوسین میں لکھے جائیں۔
	نبی: خبر پہنچانے والا، یعنی اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں کو بتانے والا	۸۹	دونوں معنی درست ہیں۔ دوسرے معنی سے پہلے یعنی نہیں آئے گا، اسے معنی سے حذف کر دینا چاہیے۔
	آداب/ادب کی جمع، کسی کام کو کرنے کا طریقہ	۱۱۲	ادب کی جمع کو قوسین میں درج کیا جائے۔

	کلیاں/کلی کی جمع، پھول جو ابھی کھلنے والے ہوں	۱۱۲	کلی کی جمع کو قوسین میں درج کیا جائے۔
	تولنا/وزن کرنا، یہاں یہ لفظ سوچنے سمجھنے کے لیے استعمال ہوا ہے	۱۶۰	معنی کی وضاحت قوسین میں درج ہونی چاہیے۔
دوم	ہشیار/چالاک۔ ہوشیار	۱۳۰	دونوں الفاظ کے درمیان سکتہ کی علامت آئے گی۔اس ہوشیار، ہشیار کا معنی نہیں ہے بلکہ اس لفظ کا دوسرا املا ہے اسے الفاظ کے خانے میں اصل لفظ ہشیار کے ساتھ قوسین میں تحریر کیا جاتا تو بچے بہتر انداز میں سمجھ سکتے تھے۔
سوم	وحدت/ اللہ تعالیٰ کا ایک ہونا	۴	وحدت کا لفظی معنی ایک ہونا ہے۔ مرادی معنی اللہ تعالیٰ کا ایک ہونا ہے۔ مرادی معنی قوسین اور اور لفظی معنی لفظ کے سامنے درج ہونا چاہیے۔
چہارم	نادر/نایاب	۳	آسان معنی دیا جا سکتا تھا مثلاً قیمتی، بہترین، عمدہ
	اسرار/سِر کی جمع، پوشیدہ باتیں	۳۷	سر کی جمع قوسین میں درج ہونا چاہیے۔
	حکمت/دانائی، مراد حدیثِ رسول	۱۶	مرادی معنی قوسین میں درج ہونا چاہیے۔
	آیات/آیت کی جمع، نشانی، قرآنی جملے	۱۶	آیت کی جمع قوسین میں درج ہونا چاہیے۔
	اعداد/عدد کی جمع، ہندسے، گنتی	۶۹	عدد کی جمع قوسین میں درج ہونا چاہیے۔
	کرن/روشنی کی شعاع	۹۱	کرن کا مطلب شعاع ہے۔ شعاع کا مطلب بھی روشنی ہے، معنی کی درستی ہونی چاہیے۔
	جینا/زندگی	۱۱۲	جینا کا معنی زندگی گزارنا دیا جانا چاہیے، اکیلا معنی زندگی، لفظ کا معنی واضح نہیں کر پاتا۔

	رحمت/ مہربانی، بخشش، عنایات	۱۱۲	عنایات کے بجائے عنایت ہونا چاہیے۔لفظ واحد ہے تو معنی بھی واحد میں ہونا چاہیے۔
پنجم	چراگہ/جانوروں کے چرنے کی جگہ ،چراگاہ	۷۲	چراگاہ، لفظ چراگہ کی دوسری املا ہے، معنی نہیں
	حادثات /حادثہ کی جمع، واقعہ	۴۵	حادثہ کی جمع کو قوسین میں درج کیا جائے۔
	قوانین/ قانون کی جمع،اصل و قواعد	۴۵	قانون کی جمع قوسین میں درج کیا جائے۔

ii۔اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس اور زبان شناسی کے مسائل

اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی پرائمری جماعت کی کتب (گلدستہ اُردو کا) کے مطالعے سے سامنے آنے والے زبان شناسی کے مسائل کا جائزہ ذیل میں پیش ہے۔

ا۔املا کے مسائل

جماعت اوّل 'موتیا' کی کتاب میں املا کے مسائل کی نشان دہی نیچے دیے گئے جدول میں کی گئی ہے۔

کتابی املا	صفحہ نمبر	درست املا	کتابی املا	صفحہ نمبر	درست املا
نشونما	۱	نشوونما	مونث	۶۱	مؤنث
چاہئیں	۷۶	چاہییں	کہہ	۷۰	کہ
دوپٹہ	۱۱۴	دوپٹا			

جماعت دوم اور سوم کی کتب میں بھی 'کہ 'کا املا غلط ہے۔دوم اور چہارم کی کتاب میں 'چاہییں 'کا املا درست نہیں ہے۔ مؤنث کا املا پرائمری جماعت کی تمام کتب میں غلط ہے اور 'و'پر ہمزہ کا استعمال نہیں کیا گیا۔اس کے علاوہ جماعت دوم میں املا کی اغلاط درج ذیل ہیں۔

کتابی املا	صفحہ نمبر	درست املا	کتابی املا	صفحہ نمبر	درست املا
پتہ	۱۲	پتا	گزشتہ	۸۹	گذشتہ

اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی جماعت سوم کی کتاب میں املا کے حوالے سے درج ذیل مسائل موجود ہیں۔

کتابی املا	صفحہ نمبر	درست املا	کتابی املا	صفحہ نمبر	درست املا
قصائی	۲۱	قسائی	مہینہ	۴۳	مہینا

رنگ برنگے	۶۴	رنگ برنگ	چاہئیں	۷۵	چاہییں
بہہ	۸۱	بہ	علیہم	۸۵	علیھم

جماعت چہارم کی کتاب میں دیے گئے الفاظ کے املا پر نظرِ ثانی کی ضرورت ہے۔

کتابی املا	صفحہ نمبر	درست املا	کتابی املا	صفحہ نمبر	درست املا
علیہا	۳۲	علیھا	کہہ	۳۲	کہ
گزشتہ	۴۵	گذشتہ	پتہ	۴۶	پتا
انچاس	۵۶	انچاس	ستارا	۸۷	ستارہ
بے چارا	۱۰۰	بے چارہ	برائے مہربانی	۱۱۷	براہِ مہربانی
اڈہ	۱۱۷	اڈا	پسینہ	۱۱۹	پسینا
تہہ	۱۲۷	تہ	بھروسہ	۱۳۸	بھروسا

ہائے مختفی کے اصول کے تحت کتاب میں دیا گیا پتہ، ستارا، بے چارا، اڈہ، پسینہ، بھروسہ کا املا درست نہیں ہے۔اسی طرح کہہ اور تہہ میں ت اور ک کے ساتھ ہائے ملفوظِ متصل کی ایک آواز ہے جب کہ لکھنے میں دو ہائے ملفوظِ متصل لکھی گئی ہیں۔چونکہ ہائے ملفوظِ متصل کی آواز ایک ہے تو تحریر میں ہی ایک ہی ہ کا استعمال ہو گا۔ ان الفاظ کی درست املا کہ اور تہ ہے۔

سبق لوک کہانی، بولنے والی مچھلی کے صفحہ ۱۲۲ میں مرکب غیظ و غضب تحریر کیا ہے۔فرہنگ میں اس مرکب لفظ کا املا سبق کے املا سے مختلف ہے۔ سبق میں 'غیظ' ظ کے ساتھ اور فرہنگ کے صفحہ ۱۴۰ میں یہی لفظ ض کے ساتھ درج ہے۔

جماعت پنجم کی اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی کتاب میں املا کے مسائل درج ذیل ہیں۔

گذشتہ ،چاہییں ، کہ ،مؤنث ،پتا، ستارہ، شورغل کا املا جماعت پنجم کی کتاب میں بھی درست نہیں ہے۔ان الفاظ کے علاوہ، باقی الفاظ جن کے املا میں مسائل ہیں، نیچے دیے گئے جدول میں درج ہیں۔

کتابی املا	صفحہ نمبر	درست املا	کتابی املا	صفحہ نمبر	درست املا
ٹھیرو	۳۸	ٹھہرو	نقشہ	۵۷	نقشا
آشیانا	۶۳	آشیانہ	سایا	۱۱۶	سایہ

روپیہ پیسہ	۱۲۴	روپیاپیسا	دوپٹہ	۱۳۳	دوپٹا
تارہ	۱۳۶	تارا			

۲۔ تلفظ/اعراب کے مسائل

جماعت اوّل کی کتاب میں صفحہ ۱۲۹ پر دیے گئے لفظ، باشَعور کے اعراب درست نہیں ہیں، درست اعراب میں ش پر پیش کی علامت ہے اور درست اعراب شُعُور کے ہیں۔ درست اعراب کے لیے شان الحق حقی کی فرہنگِ تلفظ سے مدد لی گئی ہے۔

۳۔ حرفِ اضافت کا استعمال

جماعت سوم کی اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی کتاب میں دی گئی ترکیب میں حرفِ اضافت کا استعمال ضروری ہے۔

الفاظ/تراکیب	صفحہ نمبر	اصلاح
براہ راست	۲۶	براہِ راست

جماعت سوم کی کتاب میں موجود دی گئی تراکیب و مرکبات میں حرفِ اضافت کا استعمال غلط ہے۔

الفاظ/تراکیب	صفحہ نمبر	اصلاح	الفاظ/تراکیب	صفحہ نمبر	اصلاح
اسمِ معرفہ	۳۴	اسم معرفہ	اسمِ نکرہ	۳۴	اسم معرفہ
فعلِ ماضی	۳۰	فعل ماضی	فعلِ حال	۳۰	فعل ماضی
فعلِ مستقبل	۳۰	فعل مستقبل	اسمِ ضمیر	۷۴	فعل مستقبل

جماعت چہارم کی کتاب میں درج ذیل مرکبات/تراکیب کے ساتھ حرفِ اضافت کا استعمال غیر ضروری ہے۔

الفاظ/تراکیب	صفحہ نمبر	اصلاح	الفاظ/تراکیب	صفحہ نمبر	اصلاح
کمالِ مہربانی	۱۶	کمال مہربانی	فعلِ حال	۲۱	فعل حال
فعلِ ماضی	۲۱	فعل ماضی	فعلِ مستقبل	۲۱	فعل مستقبل
فعلِ امر	۳۶	فعل امر	فعلِ نہی	۳۶	فعل نہی
اسمِ ضمیر	۴۹	اسم ضمیر	اسمِ عام	۸۱	اسم عام
اسمِ خاص	۸۱	اسم خاص	اسمِ معرفہ	۸۶	اسم معرفہ

اسمِ نکرہ	۸۶	اسم نکرہ	اسمِ صفت	۸۹	اسم صفت

دیے گئے مرکبات/تراکیب کے ساتھ حرفِ اضافت کا استعمال نہیں کیا گیا جو کہ کیا جانا چاہیے تھا۔

الفاظ/تراکیب	صفحہ نمبر	اصلاح	الفاظ/تراکیب	صفحہ نمبر	اصلاح
حروف جار	۲۵	حروفِ جار	خلد بریں	۸۳	خلدِ بریں
دوران جنگ	۸۳	دورانِ جنگ	رموزاو قاف	۹۱	رموزِاو قاف
مد نظر	۱۰۴	مدِ نظر			

جماعت پنجم کی اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی کتاب میں دی گئی تراکیب/مرکبات میں حرفِ اضافت کا استعمال کیا جانا چاہیے۔

الفاظ/تراکیب	صفحہ نمبر	اصلاح	الفاظ/تراکیب	صفحہ نمبر	اصلاح
گل لالہ	۲	گلِ لالہ	جناب صدر	۶	جنابِ صدر
تلاش گمشدہ	۶	تلاشِ گمشدہ	سیرت طیبہ	۱۲	سیرتِ طیبہ
اہل زمین	۲۴	اہلِ زمین	رد عمل	۴۵	ردِ عمل
دین اسلام	۵۲	دینِ اسلام	حسب ضرورت	۵۵	حسبِ ضرورت
رموزاو قاف	۵۷	رموزِاو قاف	وزیر اعلیٰ	۶۸	وزیرِ اعلیٰ
ارض پاکستان	۸۶	ارضِ پاکستان	دور حکومت	۹۵	دورِ حکومت
علم کیمیا	۱۱۴	علمِ کیمیا	نظام شمسی	۱۲۲	نظامِ شمسی

جماعت چہارم کی طرح جماعت پنجم میں بھی اسمِ معرفہ، اسمِ نکرہ اور اسمِ صفت کے ساتھ حرفِ اضافت کا غیر ضروری استعمال کیا گیا ہے۔

۴۔ جملوں کی ساخت/بناوٹ کے مسائل

جماعت اوّل کی اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی کتاب میں جملوں کی ساخت اور بناوٹ کے مسائل درج ذیل ہیں۔

☆ان ہی کی زبانی ان کی خصوصیات بتائیے۔ (ص ۵)

انھی کی زبانی ان کی خصوصیات بتائیے۔

☆چار پائی پر سونے میں مجھے مزا آتا ہے۔ (ص۵۸)

مجھے چار پائی پر سونے میں مزا آتا ہے۔

☆زارا اور علی کا ننھا بھائی ہوا تھا۔ (ص۶۰)

زارا اور علی کا ننھا بھائی پیدا ہوا تھا۔

جماعت دوم کی کتاب میں موجود ساخت وبناوٹ کے مسائل ذیل میں پیش کیے گئے ہیں۔

☆برسات کا موسم تھا۔ ہلکی بارش ہو رہی تھی۔(ص۶۷)

برسات کا موسم تھا۔ ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی۔

☆وہ کون سی چیز جس کے چار پاؤں ہوتے ہیں؟ (ص۱۰۱)

وہ کون سی چیز ہے جس کے چار پاؤں ہوتے ہیں؟

جماعت سوم کی کتاب میں ساخت وبناوٹ کے درج ذیل مسائل موجود ہیں۔

☆جس وقت حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ علیٰ آلہٖ وَاَصحابہٖ وسلم کی جان کو خطرہ تھا اُس وقت بھی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ علیٰ آلہٖ وَاَصحابہٖ وسلم کی امانت اور دیانت میں فرق نہیں آیا اور اپنے جانی دشمنوں کی امانتیں واپس کرنے کا انتظام کر کے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔(ص۱۱)

جس وقت حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ علیٰ آلہٖ وَاَصحابہٖ وسلم کی جان کو خطرہ تھا اُس وقت بھی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ علیٰ آلہٖ وَاَصحابہٖ وسلم کی امانت اور دیانت میں فرق نہیں آیا اور آپ ﷺ نے اپنے جانی دشمنوں کی امانتیں واپس کرنے کا انتظام کر کے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔

☆اسی طرح آکسیجن ماسک، سلنڈر، رسے اور دیگر سامان بھی انھوں نے دکھایا۔(ص۱۷)

اسی طرح انھوں نے آکسیجن ماسک، سلنڈر، رسے اور دیگر سامان بھی دکھایا۔

☆طلبہ مختلف سر گرمیاں اسکول اور اسکول سے باہر کر رہے تھے۔(ص۵۱)

طلبہ اسکول اور اسکول سے باہر مختلف سر گرمیاں کر رہے تھے۔

☆ان ہی سر گرمیوں میں سے ایک تقریری مقابلہ بھی تھا۔ (ص۵۱)

انھی سر گرمیوں میں سے ایک تقریری مقابلہ بھی تھا۔

☆اسی طرح دلوں کا ایک دوسرے سے صاف ہونا بھی بہت ضروری ہے۔ (ص۵۲)

اسی طرح دلوں کا ایک دوسرے کے لیے صاف ہونا بھی بہت ضروری ہے۔

☆ کچھ کھیل صرف کچھ علاقوں میں کھیلے جاتے ہیں، انھیں علاقائی کھیل کہا جاتا ہے۔ (ص ۲۶)

کچھ کھیل صرف مخصوص علاقوں میں کھیلے جاتے ہیں، انھیں علاقائی کھیل کہا جاتا ہے۔

جماعت چہارم کی کتاب میں دیے گئے جملوں میں ساخت اور بناوٹ کا مسئلہ موجود ہے۔

☆ یہ موسیٰ سوماک نے بنائی تو سب سے پہلے تو یہ ان کے ذاتی استعمال میں رہی۔ (ص ۱۷)

یہ موسیٰ سوماک نے بنائی تو سب سے پہلے یہ ان کے ذاتی استعمال میں رہی۔

☆ وہ الفاظ جو کسی کے کی صفات مثلاً: اچھائی، برائی، خوبی یا خامی بیان کریں، 'اسم صفت' کہلاتے ہیں۔ (ص ۸۹)

وہ الفاظ جو کسی کی صفات مثلاً: اچھائی، برائی، خوبی یا خامی بیان کریں، 'اسم صفت' کہلاتے ہیں۔

جماعت پنجم کی کتاب میں دیے گئے جملوں میں ساخت اور بناوٹ کا مسئلہ موجود ہے۔

☆ یہاں تک کے میرے جوتے خون سے بھر گئے۔ (ص ۱۳)

یہاں تک کہ میرے جوتے خون سے بھر گئے۔

☆ فرض کیجیے کہ آپ کسی پروگرام مثلاً: کوئی تقریری پروگرام، ادبی مباحثہ کے میزبان ہیں۔ (ص ۲۰)

فرض کیجیے کہ آپ کسی پروگرام مثلاً: کسی تقریری پروگرام یا ادبی مباحثہ کے میزبان ہیں۔

☆ پاکستان کے اور علاقوں کی طرح یہاں کے لوگ بھی سادہ دل، مخلص اور مہمان نواز ہوتے ہیں۔ (ص ۳۲)

پاکستان کے دیگر علاقوں کی طرح یہاں کے لوگ بھی سادہ دل، مخلص اور مہمان نواز ہوتے ہیں۔

☆ اس سارے ہنگامے سے یہ فائدے ہوتا ہے۔ (ص ۵۸)

اس سارے ہنگامے سے یہ فائدہ ہوتا ہے

☆ کلینک کی جگہ خریدی گئی، میری ایلیڈ لیپر وسی سینٹر نام رکھا گیا۔ (ص ۶۸)

کلینک کی جگہ خریدی گئی اور کلینک بنا کر میری ایلیڈ لیپر وسی سینٹر نام رکھا گیا۔

☆ کمپیوٹر کی چند ایک خاص زبانیں بنائی گئی تھی۔ (ص ۴۷)

کمپیوٹر کی چند ایک خاص زبانیں بنائی گئی تھیں۔

☆ یہ علامت کسی جملے کے درمیان میں کسی وضاحت، یاددہانی یا تشریح کے لیے لگائی جاتی ہیں۔ (ص ۶۱)

یہ علامت کسی جملے کے درمیان میں کسی وضاحت، یاددہانی یا تشریح کے لیے لگائی جاتی ہے۔

☆ اس کی ضرورتیں بہت تھوڑی سی تھی۔ (ص ۸۲)

اس کی ضرورتیں بہت تھوڑی سی تھیں۔

☆ یہ ہمارے گھر جو کام کرنے لوگ آتے ہیں مثلاً صفائی کرنے والے، ڈرائیور، دھوبی وغیرہ (ص۸۳)

یہ لوگ جو ہمارے گھر کام کرنے آتے ہیں مثلاً صفائی کرنے والے، ڈرائیور، دھوبی وغیرہ

☆ان ہی کی دعاؤں کی برکت سے انھیں بڑا رُتبہ ملا۔ (ص۱۲۳)

انھی کی دعاؤں کی برکت سے انھیں بڑا رُتبہ ملا۔

۵۔ رموزِ اوقاف کا استعمال

جماعت اوّل کی کتاب میں دیے گئے درج ذیل جملوں کے آخر میں ختمے کا نشان موجود نہیں ہے۔

جملے	صفحہ نمبر	جملے	صفحہ نمبر
ہم مصوتے ہیں، ہم سے مل کر الفاظ بنتے ہیں	۴	ارکان بنایئے	۶
حروف الگ کیجیے	۱۳،۱۰،۸،۷،۶	ارکان ملایئے	۷
حروف ملایئے	۱۴	رنگ بھریئے	۱۶
ارکان الگ کیجیے	۱۴،۱۱،۹،۳۹،۷	باجا بجاؤ باجامت بجاؤ	۳۸
پڑھیے لکھیے	۱۶	ہم مصوتے ہیں	۳۶
ارکان بنایئے	۱۰،۱۸،۱۹،۸	تیز نہیں بھاگو	۳۸
ارکان ملایئے	۱۱،۱۳،۱۸،۱۹،۹	گاڑی مت چلاؤ گاڑی چلاؤ	۳۸
پودے مت لگاؤ پودے لگاؤ تیز بھاگو	۳۸	ہم مصمتے ہیں	۳۶
الفاظ بنایئے	۳۰،۲۹،۳۹	حروف الگ کیجیے	۳۰،۲۹
یہ میری پسند کا رنگ ہے	۶۵	(اس جملے میں عالی کھیل رہا تھا)	۱۰۰

اوکسفرڈ کی جماعت دوم کی کتاب گیندا' میں دیے گئے جملوں کے آخر میں سکتے کے بجائے ختمے کی علامت آئے گی۔

☆طلبہ سے زبانی گفتگو کیجیے، اپنی توقعات مشفقانہ انداز میں بتایئے، (ص۱۱)

☆ تیز بخار میں مریض کو زیادہ کپڑوں میں نہ لپیٹیں، گیلے کپڑے کی پٹیاں ماتھے، ہاتھ اور پیروں پر رکھیں تاکہ بخار کم ہو جائے۔ (ص۷۰)

درج ذیل جملوں کے بعد ختمے کی علامت آئے گی۔

☆ان سوالوں کے جواب الگ الگ پیرا گراف کی شکل میں کاپی میں خوش خط لکھیے (ص۸۹)

☆ یاد رکھیے! سوائے جمعرات کے تمام دنوں کے نام مذکر ہیں (ص۱۰۲)

جماعت سوم کی کتاب میں اس جملے کے بعد ختمے کے بجا سوالیہ کی علامت آئے گی۔

اگر کوئی ہمارے پاس اپنی کوئی چیز رکھوائے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ (ص۱۰)

جماعت چہارم کی کتاب میں دیے گئے جملوں کے آخر میں ختمے کی علامت نہیں دی گئی۔

جملے	صفحہ نمبر	جملے	صفحہ نمبر
(نگران کے تعریفی کلمات سن کر صادق مسکرایا)۔	۱۷	امر کے معنی حکم کے ہیں	۳۶
نہی کے معنی روکنا یا منع کرنے کے ہیں	۳۶	ہر ایک کو بولنے کا موقع دیجیے	۵۰
"ایک سے زیادہ زبانیں سیکھنا نقصان دہ ہے"	۴۴	ذمے داریاں بانٹیے	۵۰
اجازت لے کر کام کیجیے	۱۱۲	کام وقت پر کیجیے	۱۱۲
باری کا انتظار کیجیے	۱۱۲	دوسروں کا خیال رکھیے	۱۱۲

جماعت چہارم کی کتاب میں دیے گئے جملوں کے آخر میں ختمے کی علامت نہیں دی گئی۔

جملے	صفحہ نمبر	جملے	صفحہ نمبر
چوب دار آہستہ آواز میں اپنا جملہ دہراتا ہے	۲۴	وقاص کھڑا ہوتا ہے	۲۶
جج صاحب فائل پر دستخط کر کے پیش کار کو دے دیتے ہیں	۲۶	اگر کھانے پینے کی جگہ ہے	۵۴
آگے سڑک پر کام ہو رہا ہے	۵۴	یہ بیت الخلا مردوں کے لیے ہے	۵۴
کوڑے دان میں کوڑا ڈالیے 'سینیٹائزر لگائیے	۵۴	یہ راستہ دو طرفہ ہے	۵۴
آگے پیٹرول پمپ ہے	۵۴	پانی ضائع مت کیجیے	۵۴
قطار بنائیے	۵۴	پھول مت توڑیے	۵۴

دیے گئے مرکب جملوں میں غلطی کی ہے، کے بعد سکتے کے بجائے ختمے کی علامت آئے گی۔

☆ یہ سوچتے ہوئے فہد موٹر سائیکل پر اُس شخص کے ساتھ چل پڑا، مگر یہ کیا! جلد ہی فہد کو احساس ہو گیا کہ اُس نے غلطی کی ہے، وہ شخص تیزی سے کسی اور طرف جا رہا تھا۔ (ص۴۶)

۶۔اما لہ کے مسائل

او کسفرڈ یونی ور سٹی پریس کی جماعت دوم کی کتاب میں دیے گئے جملے میں امالہ کا استعمال نہیں کیا گیا۔

☆ان جملوں میں کلمہ پر سبز دائرہ اور مہمل الفاظ پر سرخ دائرہ بنائیے۔(ص ۵۲)

ان جملوں میں کلمے پر سبز دائرہ اور مہمل الفاظ پر سرخ دائرہ بنائیے۔

سوم جماعت کی کتاب میں بھی امالہ کے استعمال کو نظر انداز کیا گیا ہے۔

☆روزہ داروں کے لیے شربت بہت فرحت بخش تھا۔ (ص ۶۳)

روزے داروں کے لیے شربت بہت فرحت بخش تھا۔

چہارم جماعت کی کتاب میں سامنے آنے والے امالہ کے مسائل درج ذیل ہیں۔

☆کسی بھی واقعہ یا کہانی کو اپنے الفاظ میں بیان کر سکیں۔ (ص ۱۰۶)

☆ڈاک خانہ، بینک، اسپتال اور لاری اڈہ وغیرہ پر تحریر شدہ ہدایات پڑھ سکیں۔ (ص ۱۱۷)

دیے گئے جملوں میں واقعہ اور اڈا میں امالہ کو نظر انداز کیا گیا ہے۔

جماعت پنجم کی کتاب میں درج ذیل جملوں میں امالہ کا استعمال نہیں کیا گیا۔

☆واقعہ یا ماحول کا مشاہدہ کر کے تحریری اظہار کر سکیں۔ (ص ۷)

☆اس واقعہ سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے۔ (ص ۱۴)

☆اس واقعہ کو اپنے الفاظ میں تحریر کیجیے۔ (ص ۴۲)

☆رشتہ داروں کے نام (ص ۱۹)

☆اپنے گھر، اسکول، محلے وغیرہ میں پیش آنے والے ناپسندیدہ واقعہ، حرکت، اشارہ، ترغیب یا لالچ وغیرہ کے بارے میں والدین اور اساتذہ کو بلا جھجک بتا سکیں۔ (ص ۴۵)

☆دوستوں اور رشتہ داروں کے نام مختصر خط لکھیں۔ (ص ۵۵)

☆قومی ترانہ کی دھن احمد جی چھاگلہ نے ترتیب دی۔(ص ۸۹)

☆نظم کو نثر میں تبدیل کر کے کہانی یا واقعہ کے انداز میں لکھیے۔ (ص ۹۳)

☆ہم مطالعہ کی عادت اپنائیں۔(ص ۱۳۲)

دیے گئے جملوں میں واقعہ، رشتہ داروں، ترانہ اور مطالعہ میں امالہ کا استعمال کیا جانا ضروری ہے۔

۷۔ متفرق مسائل

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کی اوّل جماعت کی کتاب میں 'کمرۂ جماعت' کی ترکیب کا استعمال کیا گیا ہے جو کہ غلط ہے۔اس کی وضاحت پہلے کی جا چکی ہے۔ کمرہ جماعت کے بجائے 'جماعت کا کمرا' لکھا جائے گا۔
اسی کتاب کی صفحہ نمبر ۱۹ پر جملہ درج ہے 'سارا کھیلنے چلی گئی۔'سارا نام ہائے مختفی سے لکھا جاتا ہے۔ نام کا املا 'سارہ' ہو گا۔

جماعت	الفاظ معانی	ص ن	اصلاح
اوّل	نیند: سو جانا	۱۲۴	فرہنگ میں نیند کے معنی سو جانا ہیں درج ہیں۔ جب کہ نیند کا معنی سونے کی حالت ہے۔ نیند آنا کے معنی سو جانا ہوں گے۔
	چیخا (چیخنا): زور سے بولا	۱۲۴	چیخا لفظ کے ساتھ قوسین میں چیخنا درج ہے۔ جو کہ درج نہیں ہونا چاہیے۔ لفظ میں اگر مصدر کی علامت ہے تو معنی میں بھی مصدر کی علامت آئے گی۔ چیخنا کا معنی زور سے بولنا ہو گا۔
دوم	غروب: سورج کا ڈوبنا	۱۲۶	غروب کا معنی ڈوبنا ہے۔ سو معنی میں صرف ڈوبنا تحریر کیا جائے، سورج کا ڈوبنا نہیں۔
	شرمندہ: نادم	۱۲۶	لفظ آسان اور معنی مشکل ہے۔
	حجام: حجامت بنانے والا	۱۲۷	حجام کا معنی بال کاٹنے والا درج کیا جانا چاہیے۔ طلبہ کے لیے سمجھنا آسان ہو گا۔
چہارم	حقوق: حق کی جمع، ذمے داری	۱۴۰	حق کی جمع کو قوسین میں درج کیا جائے کیوں کہ یہ لفظ کا معنی نہیں ہے۔

تاریخ لکھتے ہوئے تاریخ اور مہینے کے درمیان علامت (/) کا استعمال کیا جاتا ہے۔اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی کتاب میں اس حوالے سے اغماض برتا گیا ہے اور تاریخ درج کرتے ہوئے علامت کا استعمال نہیں کیا گیا۔

جماعت	تاریخ	صفحہ نمبر	اصلاح
سوم	۹ نومبر ۱۸۷۷ء، ۲۱ اپریل ۱۹۳۷ء	۷۱، ۶۹	

چہارم	۱۲نومبر ۱۸۴۴ء، ۲۵فروری ۲۰۲۰ء ۲۱مارچ ۱۹۴۸ء، ۱۴اگست ۱۹۴۷ء ۲۰اگست ۱۹۷۱ء	۳۱،۱ ۴۹،۴۰ ۸۱	ان تمام تواریخ میں تاریخ اور مہینے کے نام کے درمیان '/' کی علامت آئے گی۔ مثلاً ۱۲/نومبر وغیرہ
پنجم	۹نومبر ۱۸۷۷ء، ۲اپریل ۲۰۲۰ء ۲۸اگست ۲۰۲۰ء، ۱۰اگست ۲۰۱۷ء ۹ستمبر ۱۹۲۹ء، ۱۳اگست ۱۹۵۴ء ۱۶جون ۲۰۱۹ء، ۱۹اکتوبر، ۱۴اپریل، ۲۰جولائی	۵۶،۴۰ ۶۶،۶۸ ۶۷، ۱۱۳،۱۱۲ ۱۲۰	

iii۔آفاق سن سیریز میں زبان شناسی کے مسائل

آفاق سن سیریز کی کتب کے دوران سامنے آنے والے زبان شناسی کے مسائل درج ذیل ہیں۔

ا۔املا کے مسائل

آفاق سن سیریز کی جماعت اوّل کی کتاب میں درج ذیل الفاظ کا املا غلط درج ہے۔

کتابی املا	صفحہ نمبر	درست املا	کتابی املا	صفحہ نمبر	درست املا
لکریں	۵	لکیریں	مزہ	۱۰۷	مزا

پرائمری جماعت کی پانچوں کتب میں لفظ مزا کا غلط املا درج ہے۔ اس کے علاوہ جماعت دوم سے چہارم تک کی اردو کی کتب میں دیے گئے الفاظ کا املا درست نہیں ہے۔

جماعت	غلط املا	ص ن	درست املا
دوم	گیارویں	۱۵۳	گیارھویں
سوم	ستارا	۸۱	ستارہ
چہارم	آویزں	۱۶	آویزاں
	ستارا	۴۸	ستارہ
	ذائع ابلاغ	۹۴	ذرائع ابلاغ
پنجم	اکٹرا	۱۵۸	اکڑا

۲۔ تلفظ/اعراب کے مسائل

آفاق سن سیریز کی کتب میں دیے گئے اعراب کے مسائل کی نشان دہی ایک جدول کی مدد سے کی گئی ہے۔اعراب کی درستی کے لیے شان الحق حقی کی مرتبہ فرہنگ تلفظ کی مدد لی گئی ہے۔

جماعت	غلط اعراب	ص ن	درست اعراب
اوّل	دَرُست	۵۹	دُرُست
	بُلَند	۱۲۷	بَلَند ،اس لفظ کا تلفظ دوم تا پنجم تمام کتب میں غلط دیا گیا ہے۔
دوم	وَصُول	۹۲	وُصُول
چہارم	پُرسَکون	۳۴	پُرسُکون

۳۔ حرفِ اضافت کے مسائل

جماعت اوّل کی کتاب میں درج ان مرکبات/تراکیب میں حرفِ اضافت کا استعمال نہیں ہوگا۔

الفاظ/تراکیب	صفحہ نمبر	اصلاح	الفاظ/تراکیب	صفحہ نمبر	اصلاح
فعلِ مستقبل	۱۰۹	فعل مستقبل	فعلِ امر	۱۱۶	فعل امر
فعلِ نہی	۱۱۶	فعل نہی			

جماعت دوم کے ان مرکبات/تراکیب میں حرفِ اضافت کا استعمال غیر ضروری ہے۔

الفاظ/تراکیب	صفحہ نمبر	اصلاح	الفاظ/تراکیب	صفحہ نمبر	اصلاح
فعلِ امر	۴۰	فعل امر	فعلِ نہی	۴۰	فعل نہی
فعلِ ماضی	۹۹	فعل ماضی	فعلِ مستقبل	۱۴۴	فعل مستقبل
فعلِ حال	۱۴۵	فعل حال			

جماعت سوم، چہارم اور پنجم کی کتب میں فعل حال، فعل ماضی، فعل مستقبل، اسم نکرہ، اسم معرفہ ، فعل نہی، فعل امر ،اسم ضمیر ،اسم صفت اور جنت نظیر کے ساتھ حرفِ اضافت کا غیر ضروری استعمال کیا گیا ہے۔

جماعت پنجم کی کتاب میں دیے گئے مرکبات/تراکیب میں حرفِ اضافت کا استعمال ضروری ہے۔ جسے نظر انداز کیا گیا ہے۔

الفاظ/تراکیب	صفحہ نمبر	اصلاح	الفاظ/تراکیب	صفحہ نمبر	اصلاح
عید میلادالنبی	۲۳	عیدِ میلادالنبی	حروف جار	۲۹	حروفِ جار
طالب علم	۱۲۱	طالبِ علم			

۴۔ جملوں کی ساخت اور بناوٹ کے مسائل

آفاق سن سیریز کی پرائمری جماعت کی کتب میں جملوں کی ساخت اور بناوٹ کے مسائل نہ ہونے کے برابر ہیں۔

جماعت اوّل کی کتاب میں دیے گئے جملوں کی ساخت اور بناوٹ کے مسائل درج ذیل ہیں۔

جملے	صفحہ نمبر	اصلاح
رنگ برنگ کے پھول کھلے ہوئے تھے۔	۱۲۷	رنگ برنگ پھول کھلے ہوئے تھے۔
آپ ہمت نہ ہارو۔ دوبارہ کوشش کرو۔	۱۲۷	آپ ہمت نہ ہاریں۔ دوبارہ کوشش کریں۔

جماعت چہارم کی آفاق سن سیریز کی کتاب میں ساخت اور بناوٹ کے لحاظ سے اس جملے میں مسئلہ ہے۔

☆اس بے چارے دکان دار کو معاف کردے۔ (ص ۱۱۳)

اس بے چارے دکان دار کو معاف کر دو۔/معاف کر دیں۔

جماعت پنجم میں جملوں کی ساخت اور بناوٹ کے مسائل درج ذیل ہیں۔

جملے	ص ن	اصلاح
اُردو کی پانچویں کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔	پیش لفظ	اُردو کی پانچویں جماعت کی کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔
بعدازاں جملوں میں سکتہ لگوا کر جملے دوبار لکھنے کی سرگرمی کروائیں۔	ص ۶	بعدازاں جملوں میں سکتہ لگوا کر جملے دوبارہ لکھنے کی سرگرمی کروائیں۔ (سرگرمی کی مناسبت سے جملے دو بار نہیں دوبارہ لکھنے ہیں۔)
ان ہی کی وجہ سے زندگی کی گاڑی رواں دواں ہے۔	۶۸	انھی کی وجہ سے زندگی کی گاڑی رواں دواں ہے۔
احمد صاحب اپنے ہمسائیوں کا بہت خیال رکھتے ہیں۔	۱۷۴	احمد صاحب اپنے ہمسایوں کا بہت خیال رکھتے ہیں۔

۵۔رموزِاوقاف کے مسائل

آفاق سن سیریز کی جماعت اوّل کی کتاب کے پہلے حصے میں رموزِاوقاف کے استعمال کو بہت حد تک نظرانداز کیا گیاہے۔اس حوالے سے دیے گئے جدول میں نشان دہی کی گئی ہے۔

جملے	صفحہ نمبر	جملے	صفحہ نمبر	جملے	صفحہ نمبر
باباآیا	۱۱	کھانالایا	۱۱	تایامالالایا	۱۱
باباجاگو	۱۶	چورکوروکو	۱۶	ہاتھ دھولو	۱۶
باجی آئی	۲۱	ٹافی لائی	۲۱	نانی جاگی	۲۱
تایاآئےآم لائے	۲۵	چاچابولے ہاتھ دھولے	۲۵	باباآیا	۳۰
طوطے بولے	۳۰	مورناچے	۳۰	گھوڑابھاگا	۳۰
گاڑی موڑو	۳۰	رب سے ڈر	۳۶	پھل کارس پی	۳۶
ضدنہ کر	۳۷	نب سے لکھ	۳۷	وقت پرمسجد جا	۴۱
علم حاصل کر	۴۱	بڑوں کاادب کر	۴۲	سبق یاد کر	۴۲
رضااچھابچہ ہے	۴۳	امی ابو کی عزت کر	۴۳	سودالےآ	۴۹
توبہ کرلے	۴۹	جھوٹ مت بول	۴۹	خربوزہ کھالے	۴۹
سوچ کربول	۴۹	شورمت کر	۴۹	دسترخوان بچھادو	۴۹
اپناکام خودکرو	۴۹	سیرکوجا	۵۲	بیل کوچاراڈال	۵۲
تین تک گن	۵۲	کھیر میٹھی ہے	۵۲	کیک مزےدارہے	۵۲
پیسے جیب میں رکھ	۵۲	سب کاخیال رکھ	۵۲	پیارسے بات کر	۵۲

دیے گئے جملے کے آخر میں سوالیہ کے بجائے ختمے کی علامت دی گئی ہے۔

☆ ٹیں ٹیں کس پرندے کی آواز ہے۔ (ص ۳۰)

دیے گئے جملوں میں سوالیہ علامت کے بجائے ختمے کی علامت کااستعمال کیاگیاہے حالاں کہ جملے سوالیہ ہیں۔

☆آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ آپ اس کی مدد کرنے کے لیے کون سی چیزیں کہاں رکھیں گے۔(ص ۷۲)

☆آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ طالبِ علم کی حیثیت سے آپ کن کن معاملات میں دیانت داری کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔(ص۹۳)

☆دی ہوئی تصویروں سے متعلق آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ ہمیں ان جگہوں پر کن کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔(ص۱۰۸)

☆ہوئی تصویر پر بات چیت کیجیے اور بتائیں کہ یہ کس تقریب کی تصویر ہے۔ (ص۱۲۳)

☆ان میں سے کون سا ایک کام ایسا ہے جو آپ بہت خوشی سے کرتے ہیں۔(ص۱۴۴)

☆اپنے ساتھیوں کو بتائیں کہ آپ کو کون سا موسم پسند ہے اور کیوں۔(ص۱۵۰)

جماعت دوم کی کتاب میں دیے گئے درج ذیل جملوں کے آخر میں سوالیہ نشان آئے گا مگر کتاب میں ختمے کی علامت لگائی گئی ہے۔

☆ذیل میں نبی کریم ﷺ کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ ان میں سے کون کون سی خوبیاں آپ میں موجود ہیں اور کون کون سی خوبیاں آپ نے ابھی اپنانی ہیں۔(ص۱۰)

☆استاد کی مدد سے چارٹ کے چار پھول بنائیں۔اُن پر شکریہ، مہربانی، معاف کیجیے گا اور خوش آمدید لکھیں۔بعد ازاں ہر لفظ کے بارے میں دو دو جملے ادا کریں کہ وہ کن موقعوں پر بولے جاتے ہیں۔(ص۲۹)

☆دی ہوئی تصویریں غور سے دیکھیں اور ان سے متعلق دو دو جملے بول کر بتائیں کہ یہ ہماری خدمت کیسے کرتے ہیں۔(ص۵۱)

☆شکریہ، معاف کیجیے، آہ اور شاباش کا استعمال کرتے ہوئے ہر تصویر سے متعلق ایک ایک جملہ بول کر بتائیں کہ کن موقعوں پر کون سے الفاظ بولے جاتے ہیں۔ (ص۷۳)

☆سوال نمبر ۶ کی سر گرمی سے قبل بچوں سے پوچھیں کہ انھوں نے گذشتہ دن کون کون سے کام کیے۔ (ص۸۱)

☆چار جملوں میں بتائیں کہ مل جل کر کام کرنے کے کیا فائدے ہیں۔ (ص۸۴)

☆آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ آپ پیسوں کے علاوہ اور کن کن چیزوں میں بچت کر سکتے ہیں۔(ص۹۰)

☆آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ ہمیں ہنسی مذاق کرتے وقت کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔(ص۱۰۷)

☆دیا ہوا پیراگراف غور سے سنیں اور بتائیں کہ اس پیراگراف میں کن کن اچھی عادتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔(ص۱۱۶)

☆دیے ہوئے جملے غور سے سنیں اور بتائیں کہ ان میں سے کون کون سے کام کرنے چاہییں اور کون سے نہیں۔ (ص۱۴۷)

☆دی ہوئی باتیں غور سے سنیں ۔ بتائیں ان میں سے کن باتوں پر عمل کرنا چاہیےاور کن سے بچنا چاہیے۔(ص۱۵۲)

جماعت سوم کی کتاب میں بھی دیے گئے جملوں کے آخر میں ختمے کی علامت کا استعمال کیا گیا ہے، حالاں کہ جملے سوالیہ ہیں۔

☆آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی چھے ایسی کون سی نعمتیں ہیں، جن کے لیے آپ اُس کے بے حد شکر گزار ہیں۔(ص۴)

☆دی ہوئی تصویر غور سے دیکھیں۔اس میں دکھائی گئی اللہ تعالیٰ کی کوئی سی تین نعمتوں سے متعلق تین تین جملے لکھ کر بتائیں کہ ان نعمتوں سے ہمیں کیا کیا فائدے حاصل ہوتے ہیں۔(ص۷)

☆آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا اظہار کیسے کر سکتے ہیں۔(ص۱۱)

☆آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ موبائل فون کا ضرورت سے زیادہ استعمال کیوں نہیں کرنا چاہیے۔(ص۲۶)

☆انٹرنیٹ/بچوں کے کسی رسالے کی مدد سے "محنت کی عظمت" کے موضوع پر کوئی کہانی پڑھیں اور جماعت میں ساتھیوں کو سنائیں۔یہ بھی بتائیں کہ آپ کو اس کہانی کا کون سا کردار زیادہ پسند آیا۔(ص۳۵)

☆اُس نے گھر والوں سے پوچھا کہ سفر سے واپسی پر اُن کے لیے کیا لائے۔(ص۳۷)

☆دی ہوئی تصویریں غور سے دیکھیں اور بتائیں کہ ان میں کیا بات کہی گئی ہے۔(ص۴۳)

☆دی ہوئی تصویریں غور سے دیکھیں اور چند جملوں میں لکھ کر بتائیں کہ اس حادثے کی کیا وجوہات تھیں۔(ص۴۶)

☆ہر تصویر سے متعلق پانچ پانچ جملے لکھیں کہ ہمیں اِن جگہوں پر کن کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔(ص۶۱)

☆دیے ہوئے ٹریفک کے نشانات / اشارے غور سے دیکھیں اور ان کے بارے میں بتائیں کہ یہ کس لیے استعمال ہوتے ہیں۔(ص۶۲)

☆دیے ہوئے الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے ایک ایک جملہ بولیں۔ نیز بتائیں کہ یہ الفاظ کن موقعوں پر بولے جاتے ہیں۔(ص ۹۲)

☆آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ کیا آپ نے کبھی گھر کے باورچی خانے میں کسی کی مدد کی ہے۔(ص ۱۲۴)

☆آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ آپ کے خیال میں ہمیں کون کون سے ایسے کام کرنے چاہییں، جن کی بدولت ہمارا وطن ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکے۔(ص ۱۳۸)

☆آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ اپنے بزرگوں کا کہنا نہ مان کر چیکو اور ٹنکو کو کیا پریشانی اُٹھانی پڑی۔ (ص ۱۵۶)

جماعت چہارم کی کتاب میں دیے گئے جملوں میں ختمے کے بجائے سوالیہ نشان کا استعمال کیا جائے گا۔

☆بچوں سے پوچھیں کہ انھیں اللہ تعالیٰ کی کون کون سی نعمتیں میسر ہیں۔(ص ۲)

☆یہ بھی بتائیں کہ آپ کو یہ نعت کیوں پسند ہے۔ (ص ۱۴)

☆خلیفہ نے اسے اپنے پاس بلوایا اور دریافت کیا کہ کہاں سے آئے ہو۔(ص ۱۷)

☆آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ اگر اعرابی خلیفہ سے انعام لینے کے بعد آگے چلا جاتا تو کیا ہوتا۔(ص ۲۰)

☆آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ آپ جشنِ آزادی کس طرح مناتے ہیں اور اس دن کیا خاص اہتمام کرتے ہیں۔(ص ۲۷)

☆سبق کے مطابق لکھ کر بتائیے کہ یہ جملے کس نے کہے تھے۔(ص ۳۷)

☆آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ کسی ملک کی ترقی اور تنزل میں ایک شہری کا کیا کردار ہوتا ہے۔ (ص ۳۷)

☆دی ہوئی عبارت تلفظ اور روانی سے پڑھیں اور بتائیں کہ اگر آپ حامد کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے اور کیوں۔ (ص ۶۱)

☆آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ پاکستان کے چاروں صوبوں اور علاقوں کے رہن سہن، لباس اور زبانوں میں کیا فرق ہے۔(ص ۶۶)

☆آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ صبح کی سیر صحت مند زندگی کے لیے کیوں ضروری ہے۔(ص ۷۵)

☆بچوں سے پوچھیں کہ کیا کبھی انھوں نے کسی کی مدد کی ہے۔(ص۸٦)

☆دیے ہوئے مقامات کے بارے میں آپس میں بات چیت کریں اور کمرا جماعت میں ساتھیوں کو بتائیں کہ آپ کو ان میں سے کس جگہ جانا پسند ہے اور کیوں۔(ص١٠٦)

☆دیے گئے اشاروں کی مدد سے بُوجھیں کہ یہ کس مشہور عمارت کے بارے میں ہیں۔(ص١٠٩)

☆آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ ہنگامی صورتِ حال (سیلاب، زلزلہ، حادثہ وغیرہ) میں اپنے ساتھ ساتھ دوسروں کے بچاؤ کے لیے کیا تدابیر کرنی چاہییں۔(١٢٤)

☆دی ہوئی کہانی درست تلفظ اور روانی سے پڑھیں اور بتائیں کہ اگر آپ اس بچے کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے۔ (ص١٢٦)

☆ نظم 'ایک گائے اور بکری' میں دیے ہوئے کرداروں سے متعلق آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ آپ کو ان میں سے کس کا کردار زیادہ پسند آیا اور کیوں۔ (ص١٣١)

☆آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ ایک اچھے لیڈر میں کیا خوبیاں ہونی چاہییں۔(ص١٣٩)

☆درج ذیل واقعہ توجہ سے سنیں اور بتائیں کہ اگر آپ دانیال کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے۔(ص١٨٠)

جماعت پنجم کی آفاق سن سیریز کی کتاب میں دیے گئے جملوں کے آخر میں سوالیہ نشان آنا چاہیے مگر کتاب میں ختمے کی علامت استعمال کی گئی ہے۔

☆آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی کون سی پانچ ایسی نعمتیں ہیں، جن کے لیے آپ اُس کے بے حد شکر گزار ہیں۔(ص۴)

☆آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کون کون سی نعمتیں دی ہیں اور ہم ان سے کیا کیا فائدے حاصل کرتے ہیں۔(ص۵)

☆ نیز بچوں سے پوچھیں کہ انھیں اس تقریب کی کون سی بات خاص لگی اور کیوں۔(ص٢٣)

☆اکثر لوگ تفریحی مقامات پر جگہ جگہ کچرا پھینک دیتے ہیں۔آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ اپنے وطن کی خوب صورتی کو برقرار رکھنے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے۔(٢٨)

☆دی ہوئی تصویر غور سے دیکھیں اور پہچانیں کہ یہ کس موسم کی تصویر ہے۔(ص۵٢)

☆آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ کسی قوم کی شناخت کن باتوں سے ہوتی ہے۔(ص٦٢)

☆اپنے والد کے نام خط لکھیں اور انھیں بتائیں کہ آپ بڑے ہو کر کون سا پیشہ اختیار کرنا چاہتے ہیں۔(ص٤٧)

☆ دیا ہوا واقعہ درست تلفظ اور روانی سے پڑھیں اور بتائیں کہ آپ نے اس سے کیا سبق سیکھا۔(ص ۸۳)
☆آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ اگر پُرانے وقتوں کا کوئی آدمی موجودہ زمانے میں آجائے تو جدید ذرائع ابلاغ کو دیکھ کر کن خیالات کا اظہار کرے گا۔(ص ۹۷)
☆آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ وطن پر آنے والی مشکلات پر کیسے قابو پایا جاسکتا ہے۔(ص ۱۰۴)
☆آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ آپ کو اپنے وطن کی کون سی بات خاص لگتی ہے۔(ص ۱۰۴)
☆آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ ہمدردی اور مساوات جیسی صفات انسانی زندگی پر کیسے اثرات مرتب کرتی ہیں۔(ص ۱۱۲)
☆آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ قدرتی آفات اور ہنگامی صورتِ حال (سیلاب، زلزلہ، حادثہ) میں اپنے اور دوسروں کے بچاؤ کے لیے کا کیا حفاظتی انتظامات کرنے چاہییں۔(ص ۱۲۳)
☆اپنے دوست / سہیلی کے نام خط لکھیں اور اسے بتائیں کہ آپ اسکاؤٹ یا گرل گائیڈ کیوں بننا چاہتے ہیں۔(ص ۱۲۶)
☆دی ہوئی تصویروں سے متعلق بات چیت کریں اور بتائیں کہ آپ ان جگھوں کو صاف ستھرا رکھنے کے لیے کیا کر سکتے ہیں۔(ص ۱۳۲)
☆آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ ایک اچھے اور کامیاب انسان میں کیا خصوصیات ہونی چاہییں۔ (ص ۱۳۹)
☆آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ دوسروں کے ساتھ میل جول بڑھانے کے لیے آپ کن اچھی عادات کو اپنانا چاہیں گے اور کن عادات کو چھوڑنا چاہیں گے۔(ص ۱۳۹)
☆آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ دوسروں کی مدد کن کن طریقوں سے کی جاسکتی ہے۔(ص ۱۵۴)
☆اپنے والدین کے بارے میں نیک تمناؤں کا اظہار کریں اور چند جملوں میں لکھ کر بتائیں کہ آپ ان کے لیے ان دعاؤں کی قبولیت کیوں چاہتے ہیں۔(ص ۱۶۶)
☆سات سے دس جملوں میں لکھ کر بتائیں کہ مختلف مسائل اور مشکلات کے شکار لوگوں کی آپ کیسے مدد کر سکتے ہیں۔(ص ۱۶۶)
☆آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ شمسی توانائی کا استعمال کن کن مقاصد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔(ص ۱۷۳)
☆آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ آپ کون سی اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں اور کن باتوں پر آئندہ عمل

کرناچاہیں گے۔(ص ۱۸۰)

۶۔امالہ کے استعمال کے مسائل

آفاق سن سیریز کی کتب میں امالے کے درج ذیل مسائل پائے گئے ہیں۔

☆ پاکستان بننے کے بعد اب ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں؟ جماعت چہارم (ص ۲۵)

☆ یہ نہ صرف دور بیٹھے رشتہ داروں کو آپس میں ملاتی ہے بل کہ پیغام رسانی کا بہترین ذریعہ بھی ہے۔
جماعت پنجم (ص ۹۳)

پہلے جملے میں ذمہ داریاں اور دوسرے جملے میں رشتہ داروں میں امالہ کا اصول نظر انداز کیا گیا ہے۔

۷۔ متفرق مسائل

آفاق سن سیریز کی کتب میں الفاظ و تراکیب کے جو مسائل سامنے آئے ہیں وہ پہلے دوسرے پبلشرز کے ہاں بھی بیان کیے جا چکے ہیں۔آفاق سن سیریز کی تمام پانچوں کتب میں استعمال کی جانے والی 'کمرا جماعت' کی ترکیب غلط ہے اس کے بجائے جماعت کا کمرا کہا اور لکھا جائے گا۔

تابع فعل کے ساتھ کی کا استعمال نہیں کیا جاتا بلکہ اس سے پہلے کے کا استعمال ہوتا ہے،اس لیے 'کی مانند' اور 'کی بجائے' کی درستی کرتے ہوئے 'کے بجائے' اور 'کے مانند' تحریر کیا جانا چاہیے۔

مرکب 'شور و غل' (جماعت چہارم، ص ۱۳۶) میں و کا استعمال اضافی ہے، درست مرکب 'شور غل' ہے۔

آفاق سن سیریز کی پرائمری جماعت کی کتب میں الفاظ معانی کے حوالے سے سامنے آنے والے مسائل نیچے دیے گئے جدول میں درج ہیں۔

جماعت	الفاظ معانی	ص ن	اصلاح
اوّل	رنگ برنگ کے: کئی رنگ کے	۱۲۸	الفاظ میں رنگ برنگ تحریر کیا جائے،اس کے ساتھ کے نہیں آئے گا۔
دوم	ابو ہریرہ: بلیوں والا	۱۳	کنیت ہے جس کا مطلب ہے بلیوں کا باپ
	عمارتیں: عمارت کی جمع	۱۱۲	عمارت کی جمع، عمارتیں کا مطلب نہیں ہے بلکہ واحد ہے، عمارتیں کا معنی درج کیا جانا چاہیے۔
سوم	کوشش کرنا: دوڑ دھوپ کرنا	۴۲	معنی، لفظ سے زیادہ مشکل ہے۔

چہارم	دَل: گروہ، یہاں مراد بادلوں کا تہ در تہ اکٹھا ہونا	۳	مرادی معنی قوسین میں درج کیا جانا چاہیے۔
	چراگہ: جان وروں کے چرنے کی جگہ، چراگاہ	۱۳۰	چراگاہ، چراگہ کا معنی نہیں بلکہ اس کا دوسرا املا ہے اسے قوسین میں درج ہونا چاہیے۔
پنجم	قبائل: قبیلہ کی جمع، گروہ، خان دان	۱۰	قبیلہ کی جمع قوسین میں ہونی چاہیے، کیوں کہ یہ معنی نہیں ہے۔
	مناظر، منظر کی جمع، نظارے حادثات : حادثہ کی جمع،آفات، مصائب	۲۷ ۱۲۲	منظر کی جمع، حادثہ کی جمع یہ دیے گئے الفاظ کی جمع ہے، معنی نہیں ہے اس لیے انھیں قوسین میں درج کیا جانا چاہیے۔ کیوں کہ طلبہ انھیں معنی سمجھنے کی غلطی کرتے ہیں۔

درسی کتاب طلبہ کے لیے علم کے حصول کا سب سے اہم ذریعہ ہوتی ہے۔ یہ زبان دانی کے ایک نمونے کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس میں لکھی تحریر پر وہ سب سے زیادہ بھروسا کرتے ہیں۔اگر کتاب اغلاط سے پُر اور غیر معیاری ہو تو نہ صرف طلبہ کے پاس پہنچنے والا علم غیر معیاری اور ناقابل بھروسا ہو گا بلکہ طلبہ کی زبان دانی کی مہارتوں کے حصول میں بھی مشکل پیش آئے گی۔ منتخب کردہ پبلشرز کی کتب کے جائزے سے سامنے آتا ہے کہ تینوں پبلشرز کی کتب میں زبان شناسی اور صحتِ زبان کے حوالے سے مختلف نوعیت کے مسائل موجود ہیں۔ مجموعی طور پر دیکھا جائے تو کوئی بھی کتاب غلطیوں سے پاک نہیں ہے۔اس صورتِ حال کو دیکھتے ہوئے ضروری ہے کہ کتب کی تیاری کے دوران مصنفین صحتِ زبان کا خاص خیال رکھیں۔ کتاب ہر طرح کی غلطی سے پاک ہو اور زبان دانی کے حوالے سے مستند ہو۔ کتاب کی تیاری کے بعد اس کی پروف ریڈنگ پر خاص توجہ دی جائے، پیش کردہ مواد کا بغور جائزہ لیا جائے اور کسی بھی قسم کی غلطی کی گنجائش نہ چھوڑی جائے تاکہ طلبہ کے لیے غلطیوں سے پاک کتاب کا حصول ممکن ہو سکے۔

حوالہ جات

۱۔اردو، جماعت اوّل، نیشنل بُک فاؤنڈیشن، بطور وفاقی ٹیکسٹ بُک بورڈ،اسلام آباد،۲۰۲۱ء، ص۸۷

۲۔ایضاً، ص ۹۲

۳۔ایضاً، ص ۱۰۲

۴۔ایضاً، ص ۱۰۳

۵۔ایضاً، ص ۱۲۷

۶۔ایضاً، ص ۱۵۸

۷۔اردو، جماعت دوم، نیشنل بُک فاؤنڈیشن، بطور وفاقی ٹیکسٹ بُک بورڈ،اسلام آباد،۲۰۲۱ء، ص ۱

۸۔ایضاً، ص ۵۸

۹۔ایضاً، ص ۱۱۱

۱۰۔ایضاً، ص ۱۲۳

۱۱۔ایضاً، ص ۱۴۲

۱۲۔اردو، جماعت سوم، نیشنل بُک فاؤنڈیشن، بطور وفاقی ٹیکسٹ بُک بورڈ،اسلام آباد،۲۰۲۱ء، ص ۸

۱۳۔ایضاً، ص ۲۱

۱۴۔ایضاً، ص ۵۷

۱۵۔ایضاً، ص ۹۲

۱۶۔ایضاً، ص ۱۰۴

۱۷۔ایضاً، ص ۱۲۴

۱۸۔ایضاً، ص ۱۵۷

۱۹۔اردو، جماعت چہارم، نیشنل بُک فاؤنڈیشن، بطور وفاقی ٹیکسٹ بُک بورڈ،اسلام آباد،۲۰۲۱ء، ص ۶

۲۰۔ایضاً، ص ۴۷

۲۱۔ایضاً، ص ۸۷

۲۲۔ایضاً، ص ۱۰۲

۲۳۔ایضاً، ص ۱۰۷

۲۴۔ایضاً، ص ۱۳۴

۲۵۔اردو، جماعت پنجم، نیشنل بُک فاؤنڈیشن، بطور وفاقی ٹیکسٹ بُک بورڈ، اسلام آباد، ۲۰۲۱ء، ص ۱۰۲

۲۶۔ایضاً، ص ۱۴۴

۲۷۔موتیا، پہلی جماعت کے لیے، اوکسفرڈیونیورسٹی پریس، ۲۰۲۱ء، ص ۵۷

۲۸۔ایضاً، ص ۶۸

۲۹۔ایضاً، ص ۴۷

۳۰۔ایضاً، ص ۸۲

۳۱۔ایضاً، ص ۱۱۳

۳۲۔گیندا، دوسری جماعت کے لیے، اوکسفرڈیونیورسٹی پریس، ۲۰۲۱ء، ص ۵

۳۳۔ایضاً، ص ۲۴

۳۴۔ایضاً، ص ۳۰

۳۵۔ایضاً، ص ۸۳

۳۶۔ایضاً، ص ۸۹

۳۷۔ایضاً، ص ۱۱۵

۳۸۔سدابہار، تیسری جماعت کے لیے، اوکسفرڈیونیورسٹی پریس، ۲۰۲۱ء، ص ۲۲

۳۹۔ایضاً، ص ۸۸

۴۰۔ایضاً، ص ۱۱۱

۴۱۔نرگس، چوتھی جماعت کے لیے، اوکسفرڈیونیورسٹی پریس، ۲۰۲۱ء، ص ۱

۴۲۔ایضاً، ص ۷۷

۴۳۔ایضاً، ص ۸۱

۴۴۔ایضاً، ص ۹۸

۴۵۔گلِ لالہ، پانچویں جماعت کے لیے، اوکسفرڈیونیورسٹی پریس، ۲۰۲۱ء، ص ۱

۴۶۔ایضاً، ص ۶۳

۴۷۔ایضاً،ص۴۳

۴۸۔اُردو،اوّل،آفاق سن سیریز،آفاق پبلشرز،۲۰۲۱ء،ص۵۷

۴۹۔ایضاً،ص۹۶

۵۰۔ایضاً،ص۱۰۵

۵۱۔اُردو،دوم،آفاق سن سیریز،آفاق پبلشرز،۲۰۲۱ء،ص۳۷

۵۲۔ایضاً،ص۹۰

۵۳۔ایضاً،ص۱۳۹

۵۴۔اُردو،سوم،آفاق سن سیریز،آفاق پبلشرز،۲۰۲۱ء،ص۱۱۶

۵۵۔ایضاً،ص۱۲۰

۵۶۔ایضاً،ص۱۵۹

۵۷۔ایضاً،ص۱۶۷

۵۸۔اُردو،چہارم،آفاق سن سیریز،آفاق پبلشرز،۲۰۲۱ء،ص۵۰

۵۹۔ایضاً،ص۱۳۵

۶۰۔ایضاً،ص۱۵۳

۶۱۔ایضاً،ص۱۶۱

۶۲۔اُردو،پنجم،آفاق سن سیریز،آفاق پبلشرز،۲۰۲۱ء،ص۵۱

۶۳۔ایضاًص۱۰۰۔۹۹

۶۴۔اعجاز راہی،املااور رموزِاوقاف،اسلام آباد مقتدرہ قومی زبان،۱۹۸۶،ص۱۳

۶۵۔شیما سعدیہ،ڈاکٹر فوزیہ اسلم،یکساں قومی نصاب ۲۰۲۰ءکے تحت تحریر کردہ اردو کی نصابی کتب اور زبان شناسی کے مسائل،زبان وادب(۳۱) Vol.15 No.2(2022) ISSN 1991-3674 (online)ص۸

۶۶۔محمد آفتاب احمد ثاقب،ڈاکٹر،اُردو قواعد واملا کے بنیادی اصول(خصوصی مطالعہ)،پرنٹ لائن راولپنڈی،۲۰۱۳ء،ص۵۹۔۵۸

باب چہارم:

یکساں قومی نصاب برائے اُردو ۲۰۲۰ء کے تناظر میں پرائمری درسی کتب کی تیاری کا تنقیدی جائزہ

مؤثر تدریس و آموزش کے لیے مؤثر درسی کتاب کا ہونا اشد ضروری ہے۔ایک موزوں، مناسب اور مؤثر درسی کتاب کی تیاری اسی صورت ممکن ہے جب اس میں شامل مواد، متن اور سرگرمیوں سے لے کر اس کی ترتیب و تنظیم، بصری تاثر اور رنگوں کے استعمال جیسی جزئیات کا خیال رکھا جائے۔ایک دل چسپ اور دیدہ زیب کتاب طلبہ میں آموزش کی لگن اُبھارنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ مؤثر آموزش کے لیے کتاب کی جمالیات کے علاوہ اندرونی ترتیب اور پڑھنے کی قابلیت بھی ضروری ہے۔اچھی طرح سے منظم مواد، بشمول واضح عنوانات ، اسباق کی منطقی تقسیم اور پڑھنے کے قابل متن ، اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ قارئین مواد کو مؤثر طریقے سے پڑھ اور سمجھ سکیں۔بصری عناصر جیسے تصاویر اور جدول وغیرہ سیکھنے کے عمل کو زیادہ دلچسپ بنا کر تفہیم میں اضافہ کرتے ہیں۔ایک درسی کتاب جو پڑھنے میں آسان اور منظم ہو طلبہ کو بہتر طریقے سے معلومات جذب کرنے اور تفہیم میں مدد دیتی ہے۔درسی کتاب کی ظاہری حالت اور شکل و صورت بھی نہایت اہمیت کی حامل ہوتی ہے کیوں کہ بصری تاثر براہِ راست طلبہ کے اذہان کو متاثر کرتا ہے۔کتاب دیدہ زیب اور دل کش ہو تو طلبہ اسے دیکھنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں اور اسے پڑھنے میں دل چسپی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔اس کے برعکس کتاب دیکھنے میں پُرکشش اور جاذبِ نظر نہیں ہے تو طلبہ کو اس میں قطعاً دل چسپی محسوس نہیں ہو گی۔کتاب کے ڈیزائن کی پائیداری اور عملی پہلو اس کے طویل مدتی استعمال پر اثر انداز ہوتے ہیں۔اعلیٰ معیار کی جلد اور کاغذ درسی کتاب کی لمبی عمر میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔مزید برآں، سائز اور وزن جیسے معاملات درسی کتاب لے جانے کی سہولت کو متاثر کرتے ہیں۔ایک پائیدار درسی کتاب نہ صرف پیسے کی قدر فراہم کرتی ہے بلکہ بہتر طور پر سیکھنے کے تجربے کی بھی حمایت کرتی ہے۔چنانچہ درسی و نصابی کتب کی تیاری کے دوران اس بات کا خیال رکھا جانا نہایت ضروری ہے کہ کتب پُرکشش اور دیدہ زیب ہو،اسباق کی منطقی ترتیب ہو، متون دل چسپ اور مشقیں متنوع سرگرمیوں پر مشتمل ہوں تاکہ طلبہ میں حصولِ علم کا شوق پیدا ہو۔نیز قیمت بھی مناسب ہو۔اس حوالے سے یکساں قومی نصاب برائے اُردو ۲۰۲۰ء میں مصنفین اور پبلشرز کے لیے

سفارشات پیش کی گئی ہیں تاکہ تمام پبلشرز درسی کتب کی تیاری کے دوران انھیں مدِ نظر رکھیں۔اس باب میں ان سفارشات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے منتخب کردہ پبلشرز کی درسی کتب کی تیاری کا جائزہ لیا گیا ہے تاکہ ان میں موجود کسی قسم کی کمی بیشی کو سامنے لا کر کتب کو مزید بہتر اور طلبہ کے لیے دل چسپ بنایا جاسکے۔

درسی کتاب کے حوالے سے بات کی جائے تو سب سے پہلی چیز جو طلبہ کی توجہ اپنی طرف کھینچتی ہے وہ کتاب کا سرورق ہے۔کتاب کا سرورق طلبہ کی عمر، دلچسپی اور کتاب کے عنوان کی مناسبت سے ہو تو طلبہ فی الفور اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اس کتاب کو پکڑنے، چھونے، دیکھنے اور پڑھنے کی خواہش ان کے دل میں سر اُٹھاتی ہے۔کتاب دیکھنے کے بعد دوسری چیز جو طلبہ کو، اسے پڑھنے پر مجبور کرتی ہے وہ فونٹ سائز ہے۔کتاب کی تیاری میں اس کی اہمیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔درسی کتاب میں فونٹ سائز پڑھنے کی قابلیت، تفہیم اور مجموعی طور پر سیکھنے کے تجربے کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔فونٹ سائز کا بنیادی کام اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ متن پڑھنے میں آسان لگے۔بہت چھوٹا فونٹ سائز طلبہ کی آنکھوں پر دباؤ ڈال سکتا ہے جس سے پڑھنے میں مشکل پیش آتی ہے۔اس کے برعکس، بڑا فونٹ سائز، زیادہ جگہ گھیرتا ہے اور آنکھوں کو بھلا محسوس نہیں ہوتا۔مناسب طور پر منتخب کردہ فونٹ سائز اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ طلبہ آنکھوں کے تناؤ کو کم کرتے ہوئے آرام اور توجہ سے پڑھ سکیں۔ صحیح فونٹ سائز مواد کی بہتر تفہیم میں حصہ ڈالتا ہے۔آسانی سے پڑھا جانے والا متن معلومات کو زیادہ مؤثر طریقے سے جذب کرنے اور برقرار رکھنے میں طلبہ کی مدد کرتا ہے۔بڑے فونٹ سائز کو عنوانات اور اہم حصوں جب کہ چھوٹے فونٹ کو اضافی تفصیلات کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے، جس سے ایک واضح درجہ بندی پیدا ہوتی ہے جو مواد کی تفہیم میں مدد کرتی ہے۔متن کی تیاری کے دوران فونٹ سائز کے علاوہ اس بات کا خیال رکھنا بھی اہم ہے کہ اس میں استعمال کی جانے والی زبان معیاری، شائستہ،آسان فہم اور قواعد کے اصول وضوابط کی پابند ہو۔سبقی یونٹ کی پیش کش کا انداز ایک جیسا ہو تاکہ کتاب پڑھتے ہوئے طلبہ کے اذہان کسی قسم کی بوکھلاہٹ کا شکار نہ ہوں اور وہ آسانی سے کتاب میں دی گئی معلومات کو سمجھ سکیں۔کتب کے فونٹ، زبان، اسباق کی پیش کش اور سرورق کے حوالے سے پیش کردہ سفارشات نیچے دی گئی ہیں:

> ”متن کا فونٹ سائز پرائمری میں ۱۶ سے کم نہ ہو۔مشقوں میں ہدایات کا فونٹ سائز کم از کم دو پوائنٹ کم ہو۔کتابیں خطِ نستعلیق میں چھاپی جائیں نیز معیاری زبان استعمال کی جائے اور الفاظ کا باہمی فاصلہ یکساں رکھا جائے۔کوشش کی جائے کہ ہر سبقی یونٹ دائیں ہاتھ کے کھلتے صفحے سے شروع ہو اور مشقوں سمیت بائیں ہاتھ کے صفحے پر ختم

ہو۔بیرونی سرورق رنگین ہو اور کسی موزوں تہذیبی یا ثقافتی تصویر، نقشے یا خاکے سے مزین ہو۔''[1]

اوپر دی گئی سفارشات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے دیکھا گیا ہے کہ منتخب کردہ تینوں پبلشرز کی پرائمری جماعت کی کتب کا فونٹ سائز مناسب ہے۔ مشقوں میں اساتذہ کے لیے دی جانے والی ہدایات کا فونٹ سائز اسباق میں موجود متن اور مشق کے فونٹ سائز سے کم رکھا گیا ہے۔کتابیں خطِ نستعلیق میں چھاپی گئی ہیں۔کتب میں استعمال ہونے والی زبان شائستہ اور معیاری ہے۔الفاظ کا باہمی فاصلہ مناسب اور یکساں ہے۔طلبہ آسانی سے قرأت کر سکتے ہیں اور متن کو سمجھ سکتے ہیں۔ گو تینوں پبلشرز کے ہاں اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ سبقی یونٹ کے حوالے سے پیش کردہ سفارش کے مطابق اسباق دائیں ہاتھ کی طرف سے کھلیں اور بائیں ہاتھ والے صفحے کی طرف ختم ہوں مگر مکمل طور ایسا کرنا ممکن نہیں ہے کیوں کہ اسباق میں متن کی طوالت اور مشقی سوالات کی تعداد مختلف ہو سکتی ہے۔

بیرونی سرورق کے حوالے سے دیکھا جائے تو عمدہ ڈیزائن کے ساتھ بصری طور پر پُرکشش بیرونی سرورق طلبہ کی توجہ حاصل کرتا ہے۔یہ پہلا تاثر اس بات کا تعین کرتا ہے کہ طلبہ مواد کو کس طرح دیکھتے ہیں؟ نیز انھیں مواد کو مزید تلاش کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔ مؤثر ڈیزائن میں اکثر واضح، متعلقہ تصاویر اور پیشہ ورانہ شکل شامل ہوتی ہے جو موضوع کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے، جس سے درسی کتاب زیادہ پرکشش اور قابلِ اعتماد ہو جاتی ہے۔بیرونی سرورق کے حوالے سے پیش کردہ تجویز کو ملحوظ رکھتے ہوئے منتخب کردہ تینوں پبلشرز نے پرائمری جماعت کی اُردو کی کتب کا بیرونی سرورق تیار کیا ہے۔ جو کہ رنگین ہے اور موزوں خاکوں اور نقشوں سے مزین ہے۔ کتب کے سرورق کی تصاویر:

درسی کتب کی تیاری کے دوران کتاب میں شامل اسباق کے حوالے سے کس طرح کی ترتیب کا خیال رکھنا ضروری ہے اور صفحے کا سائز کیا ہونا چاہیے۔ اس سلسلے میں یکساں قومی نصاب برائے اُردو میں درج ذیل سفارشات پیش کی گئی ہیں۔

> "ترتیب کے لحاظ سے درسی کتاب کا آغاز حمدِ باری تعالیٰ اور نعتِ رسول مقبول حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے کیا جائے یعنی کتاب کا پہلا سبق یا یونٹ "حمد" اور دوسرا سبق یا یونٹ "نعت" پر مبنی ہو۔ پرائمری سطح پر صفحے کا سائز ۲۳×۸/۳۶ ہو سکتا ہے۔"[۲]

منتخب کردہ تینوں پبلشرز کی پرائمری جماعت کی اُردو کی کتب میں، ان سفارشات کے اطلاق کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ ترتیب کے لحاظ سے ہر درجے کی کتاب میں پہلا سبق حمد اور دوسرا سبق نعت ہے۔ نیز صفحے کا سائز بھی مجوزہ سائز کے مطابق ہے۔

کتاب کی ضخامت کے بارے میں دی گئی سفارش کے مطابق "پرائمری سطح پر ایک سو سے ڈیڑھ سو صفحات تک ضخامت رکھی جاسکتی ہے۔"[۳] دی گئی سفارش کے مطابق کتابوں کے صفحات کا جائزہ لینے سے درج ذیل صورتِ حال سامنے آتی ہے۔

نیشنل بک فاؤنڈیشن

جماعت	اوّل	دوم	سوم	چہارم	پنجم
صفحات	۱۷۰	۱۴۴	۱۶۰	۱۵۲	۱۶۰

اوکسفرڈیونی ورسٹی پریس

جماعت	اوّل	دوم	سوم	چہارم	پنجم
صفحات	۱۲۴	۱۲۸	۱۳۶	۱۴۰	۱۳۶

آفاق یونی ورسٹی پریس

جماعت	اوّل	دوم	سوم	چہارم	پنجم
صفحات	۱۵۸	۱۷۰	۱۷۴	۱۸۰	۱۹۰

مجوزہ صفحات کی تعداد ایک سو سے ڈیڑھ سو تک ہے۔ مگر کتب کے جائزے سے پتا چلتا ہے کہ اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی کتب میں صفحات کی مجوزہ تعداد کا خیال رکھا گیا ہے۔ نیشنل بک فاؤنڈیشن کی کتب کے صفحات کی تعداد مجوزہ صفحات کی تعداد سے زیادہ ہے۔جب کہ آفاق سن سیریز کی کتب میں یہ فرق بہت نمایاں ہے اور صفحات کی تعداد مجوزہ صفحات کی تعداد سے کہیں زیادہ ہے۔

کتاب کی شروعات اللہ تبارک و تعالیٰ کے نام سے کی جانی چاہیے۔اس حوالے سے یکساں قومی نصاب برائے اُردو میں درج ذیل سفارش پیش کی گئی ہے۔"کتاب کے پہلے صفحے (فہرست والا) پر تسمیہ مع ترجمہ ضرور درج ہو۔"[۴] اس حوالے سے کتب کا جائزہ لینے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ منتخب کردہ تینوں پبلشرز کی پرائمری جماعت کی کتب میں اس بات کا خیال نہیں رکھا گیا اور کسی بھی کتاب میں فہرست والے صفحے پر تسمیہ مع ترجمہ تحریر نہیں ہے۔(تصاویر میں دیکھا جاسکتا ہے۔)

نیشنل بُک فاؤنڈیشن کی جماعت اوّل تا پنجم تمام کتب میں تسمیہ مع ترجمہ کا اندراج فہرست سے پہلے کے دو صفحات سرورق اور پیش لفظ پر کیا گیا ہے۔اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی پرائمری جماعت کی کتابوں میں تسمیہ

مع ترجمہ فہرست سے پچھلے صفحے پر درج ہے۔اس صفحے پر 'تعارف' کی سرخی کے ساتھ کتب کی چیدہ چیدہ خصوصیات درج کی گئی ہیں۔آفاق سن سیریز کی پرائمری سطح کی کتب میں بھی تسمیہ مع ترجمہ اندرونی سرورق پر درج ہے۔ ان دو پبلشرز (اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس اور آفاق سن سیریز) کی کتب میں فہرست کے صفحے پر تسمیہ تحریر نہیں کی گئی۔

کتاب کی ابتدا کے بارے میں پیش کردہ سفارشات کی روشنی میں ، منتخب کردہ پبلشرز کی پرائمری جماعت کی اُردو کی کتب میں ترتیب کے لحاظ سے درسی کتب کا آغاز حمد، نعت اور نبی پاک ﷺ کے بارے میں سبق سے کیا گیا ہے۔کتب کے صفحات کے حوالے سے آفاق سن سیریز کی کتب ضخامت کی حامل ہیں اور اس کے صفحات کی تعداد ڈیڑھ سو سے زیادہ ہے۔بیرونی سرورق، پیش کش، لے آؤٹ، فونٹ، متن کی زبان وغیرہ کے حوالے سے سفارشات کی پاس داری کی گئی ہے۔جب کہ تسمیہ کے حوالے سے کسی بھی کتاب میں سفارش پر عمل درآمد نظر نہیں آیا۔ مجموعی طور پر منتخب کردہ مصنفین اور پبلشرز کے ہاں اپنے اپنے طور پر سفارشات کے مطابق کتب کا خاکہ تیار کرنے کی کوشش ملتی ہے۔

الف۔درسی اسباق سے متعلق سفارشات کا درسی کتب کے حوالے سے جائزہ

زبان کی درسی کتب کے اسباق کی تیاری مؤثر زبان سیکھنے کے لیے بہت اہم ہے۔عمدہ طریقے سے تیار کردہ اسباق لسانی مہارتوں بشمول قواعد، ذخیرۂ الفاظ، پڑھنے کی تفہیم اور لکھنا وغیرہ سکھانے کے لیے ایک منظم نقطۂ نظر فراہم کرتے ہیں۔معیاری درسی کتاب میں اسباق آسان سے مشکل کی طرف ترتیب دیے جاتے ہیں تاکہ طلبہ قدم بہ قدم اپنے علم کی تعمیر کر سکیں۔ یہ محتاط پیش رفت اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ سیکھنے والے زیادہ پیچیدہ موضوعات پر جانے سے پہلے بنیادی تصورات سمجھ لیں، جو کسی زبان میں مہارت حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے۔مزید برآں، سوچ سمجھ کر تیار کردہ اسباق میں مختلف نوعیت کی مشقیں اور سرگرمیاں شامل کی جاسکتی ہیں جو سیکھنے کے مختلف انداز کو پورا کرتی ہیں اور زبان کا حصول زیادہ دلچسپ اور مؤثر ہو جاتا ہے۔درسی اسباق کے تدریجی ارتقا کے بارے میں قومی نصاب برائے اردو میں درج ذیل سفارش پیش کی گئی ہے: "کتابوں میں اسباق کا تدریجی ارتقا موجود ہو۔ایسا نہ ہو کہ پہلا سبق مشکل اور آخری آسان ہو۔"[۵] اس حوالے سے دیکھا جائے تو کتاب میں اسباق کی شمولیت کے وقت اس بات کا دھیان رکھنا ضروری ہے کہ پہلے آسان اسباق اور سرگرمیاں کروائی جائیں اور رفتہ رفتہ مشکل متن اور سرگرمیوں کی طرف بڑھا جائے۔ایسا کرنے سے طلبہ کو

چیزیں اور تصورات آسانی سے سمجھ آتے ہیں اور زبان میں دل چسپی پیدا ہوتی ہے۔ منتخب کردہ تینوں پبلشرز کے ہاں اس سفارش پر عمل درآمد نظر آتا ہے۔ اسباق کے متون کی طوالت اور اسباق کی پیش کش کے دوران اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ پہلے آسان اسباق دیے جائیں اور بتدریج آسان سے مشکل اسباق اور سرگرمیوں کی طرف بڑھا جائے۔

درسی اسباق میں دی جانے والی معلومات اور علم کا مستند ہونا بہت ضروری ہے۔ طلبہ کو معلوم ہونا چاہیے کہ وہ کس شاعر کا کلام پڑھ رہے ہیں اور کس مصنف کی تحریر ان کی درسی کتاب کا حصہ ہے۔ اس حوالے سے پیش کردہ سفارش کے مطابق:

"ہر ماخوذ سبق اور نظم کے مصنف/شاعر کا نام متن کے آخر میں درج ہو۔ کسی نامعلوم (Anonymous) شاعر یا مصنف کا کلام یا تحریر ہر گز شامل نہ کی جائے۔"[۶]

منتخب کردہ تینوں پبلشرز کی کتب میں شامل تمام منظومات کے آخر میں ان کے شعرا کے نام درج کیے گئے ہیں۔ کسی نامعلوم شاعر کا کلام کتب میں شامل نہیں کیا گیا۔ ضروری ہے کہ شاعر کے نام کا اندراج کرتے ہوئے اس بات کو بھی یقینی بنایا جائے کہ شاعر کے نام کے ساتھ تخلص کی علامت (ؔ بَت) کا استعمال کیا جائے۔ نیشنل بک فاؤنڈیشن کی پرائمری جماعت کی کتب میں شامل شعرا قیوم نظر، محمد اسحٰق جلالپوری، خواجہ عابد نظامی، امجد اسلام امجد، علامہ اقبال، غنی دہلوی، عنایت علی خان، اسماعیل میٹھی خالد بزمی وغیرہ اور اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی جماعت اوّل تا پنجم کتب میں صوفی تبسم، ضیاالحسن ضیا، عثمان الحق صدیقی، ابن انشا، خاطر غزنوی، اسماعیل میرٹھی اور علامہ اقبال وغیرہ کے ساتھ تخلص کی علامت کا استعمال نہیں کیا گیا۔

پڑھائے گئے متن اور مواد کی جانچ اور سکھائی گئی مہارتوں کا ساتھ ساتھ جائزہ لیا جانا بہت ضروری ہے۔ جائزے کی مدد سے اساتذہ یہ اندازہ لگانے کے قابل ہوتے ہیں کہ متعلم مہارتوں اور مواد کو کس حد تک سیکھ اور سمجھ پایا ہے؟ اس کی علمی اور ذہنی سطح کیا ہے؟ نیز کون سے تصورات اور مہارتوں میں طلبہ کو مزید محنت اور توجہ کی ضرورت ہے۔؟ تدریسی تاثر کا اندازہ لگانے کے لیے یکساں قومی نصاب برائے اُردو میں اس حوالے سے بھی ہدایات دی گئی ہیں: "جائزہ کے لیے چند اسباق کے بعد سابقہ مہارتوں پر مشتمل چند سرگرمیاں/سوالات شامل کیے جائیں۔"[۷] اس حوالے سے منتخب کردہ تینوں پبلشرز کا جائزہ لینے سے سامنے آتا ہے کہ نیشنل بُک فاؤنڈیشن کی جماعت اوّل اور جماعت دوم کی اُردو کی کتاب میں ہر چار سے پانچ اسباق کے بعد پچھلی مہارتوں کے اعادے کے لیے ایک، ایک جائزہ دیا گیا ہے۔ ان دونوں کتابوں میں چار، چار جائزے دیے

گئے ہیں۔ جماعت سوم، چہارم اور پنجم کی اُردو کی کتاب میں ہر چار یا پانچ اسباق کے بعد پچھلی مہارتوں کے اعادے کے لیے ایک، ایک جائزہ دیا گیا ہے۔ ان تینوں کتب میں پانچ، پانچ جائزے شامل ہیں۔ آفاق سن سیریز میں بھی یکساں قومی نصاب برائے اُردو میں دی گئی تجویز کے مطابق جائزوں کو جماعت اوّل تا پنجم تمام کتب کا حصہ بنایا گیا ہے۔ جماعت اوّل اور دوم کی کتاب میں چھے، چھے جب کہ سوم، چہارم اور پنجم کی کتب میں گذشتہ مہارتوں کی دہرائی کے لیے پانچ، پانچ جائزے شامل کیے گئے ہیں۔ اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی جماعت اوّل کی کتاب کے حصہ اوّل 'قاعدے' میں انیس صفحات کے بعد 'جانچ' کے عنوان سے جائزہ شامل کیا گیا ہے۔ اس ایک جائزے کے علاوہ پرائمری جماعت کی اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کی اُردو کی کتابوں میں اس سفارش کو مکمل طور پر نظر انداز کرتے ہوئے گذشتہ مہارتوں کے اعادے کے لیے کوئی بھی جائزہ شامل نہیں کیا گیا۔

جماعت اوّل کی کتاب کے حصوں کے بارے میں یکساں قومی نصاب برائے اُردو میں پیش کی گئی تجویز کے حوالے سے مصنفین اور پبلشرز کے لیے پیش کردہ سفارش کے مطابق:

> "جماعت اوّل کے لیے ایک قاعدہ بھی مرتب کیا جائے۔ پہلی جماعت کے مجوزہ عنوانات میں پہلی سہ ماہی کے لیے جو مواد دیا گیا ہے، اسے تفصیل کے ساتھ قاعدہ مرتب کرتے ہوئے شامل کیا جائے اور جماعت اوّل کی کتاب میں اعادے کے طور پر مختصراً شامل کیا جائے۔"(۸)

پیش کردہ سفارش کے مطابق تینوں پبلشرز کی جماعت اوّل کی اُردو کی کتاب کا پہلا حصہ "قاعدہ" کے عنوان سے ہے اور قاعدے کے موضوعات پر مشتمل ہے۔ پہلی سہ ماہی کے لیے دیے گئے مواد کو نیشنل بُک فاؤنڈیشن کی جماعت اوّل کی کتاب کے پہلے حصے میں مختلف اسباق کی صورت میں تفصیلی سرگرمیوں کی مدد سے پیش کیا گیا ہے۔ آفاق سن سیریز کی کتاب کے پہلے حصے میں ان موضوعات کو شامل کرتے ہوئے اختصار کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور مختصر اسباق کی شکل میں انھیں پیش کیا گیا ہے جب کہ اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی پہلی جماعت کی کتاب موتیا کے پہلے حصے میں بھی میں مجوزہ عنوانات کو مختلف سرگرمیوں کی صورت میں مختصراً پیش کیا گیا ہے اور کچھ موضوعات جیسے واؤ معروف، واؤ مجہول، واؤ معدولہ، یائے معدولہ اور ہم آواز الفاظ کے حوالے سے مواد شامل نہیں کیا گیا۔ پیش کردہ سفارش کے مطابق صرف نیشنل بُک فاؤنڈیشن کی کتاب میں قاعدے کے موضوعات کو مفصل بیان کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں تینوں پبلشرز کے ہاں، کتاب کے دوسرے حصے میں، بطور اعادہ مختصراً قاعدے کے موضوعات کو کسی نہ کسی سرگرمی کی صورت شامل کیا گیا ہے۔

ب۔ مشقی سوالات/سر گرمیوں سے متعلق سفارشات کا درسی کتب کے حوالے سے جائزہ

درسی کتب میں اسباق میں شامل مشقی سوالات/سر گرمیاں سیکھنے کے عمل کو مضبوط بنانے اور تعلم کو لاگو کرنے کے لیے ضروری ہیں۔ مشقی سوالات ایک مخصوص ماحول میں طلبہ کو نئے الفاظ، زبان کے ڈھانچے، قواعد اور زبان کی مختلف مہارتیں سیکھنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ مشقی سر گرمیاں زبان دانی کی ان مہارتوں کی بھی نشان دہی کرتی ہیں جن میں طلبہ کو مزید بہتری کی ضرورت ہے۔ان کی مدد سے اساتذہ اور طلبہ دونوں کو مخصوص چیلنجوں پر توجہ مرکوز کرنے اور مہارتوں کو بہتر بنانے میں مدد ملتی ہے۔ مشقی سوالات طلبہ کو تنقیدی اور تخلیقی طور پر سوچنے کی ترغیب دیتے ہیں اور دورانِ تدریس حاصل کیے جانے والے علم کو مختلف منظر ناموں پر لاگو کرنے کے قابل بناتے ہیں مثلاً جملے مکمل کرنا، اقتباسات کا ترجمہ کرنا، یا مکالموں میں حصہ لینا وغیرہ۔ یہ سر گرمیاں اکثر حقیقی زندگی کے مواصلات کی نقل کرتی ہیں، جس سے طلبہ کو مؤثر تعامل کے لیے ضروری عملی زبان کی مہارتوں کو فروغ دینے میں مدد ملتی ہے۔ فوری تاثرات کی فراہمی سے، مشقیں طلبہ کو اپنی پیشرفت کا خود جائزہ لینے کی اجازت دیتی ہیں، جس سے انھیں اعتماد حاصل ہوتا ہے اور آموزش جاری رکھنے کی ترغیب ملتی ہے۔ مشقی سوالات تعلم میں اہم اور نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔ مشقی سوالات اور سر گرمیوں کے حوالے سے یکساں قومی نصاب برائے اُردو میں درج ذیل سفارشات پیش کی گئی ہیں:

> "مشقی سوالات کو دروں فعال (Interactive) اور عملی مشقوں (Applied Exercises) کی شکل میں شامل کیا جائے۔ مشقی سوالات میں مختلف طرح کے سوالات کی مناسب نمائندگی دی جائے۔ مثلاً تقویتی، تفہیمی، لسانی، مزید مطالعے اور قوتِ متخیلہ کو بے دار کرنے والے سوالات۔ سوالات میں ہر ذہنی سطح کے بچوں کے لیے گنجائش پیدا کی جائے نیز اعلیٰ مدارج کے حصول کی کوشش کو بھی یقینی بنایا جائے۔ ایسی سر گرمیاں ترتیب دی جائیں جن میں بچے کو مرکزیت حاصل ہو۔"(۹)

اس سلسلے میں تینوں پبلشرز کا تفصیلی جائزہ لینے سے سامنے آتا ہے کہ نیشنل بک فاؤنڈیشن اور آفاق سن سیریز کی کتب میں سوالات کی نوعیت دروں فعال ہے اور بچہ مرکز سوالات شامل کیے گئے ہیں۔کتب میں معروضی، موضوعی، تفہیمی اور لسانی سوالات کو ہر سبق کی مشق میں نمایاں جگہ دی گئی ہے۔ گفت وشنید اور تخلیقی لکھائی کی سر گرمیاں ہر مشق کا حصہ ہیں جو طلبہ کی قوتِ متخیلہ کی بیداری میں اپنا مناسب کردار ادا کرتی ہیں۔ مشقی

سر گرمیاں طلبہ کی ذہنی سطح کے مطابق ہیں اور طلبہ میں تعلم کے عمل کو بہتر بنانے میں معاون ہیں۔ اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی پرائمری جماعت کی کتب میں سوالات کی نوعیت قدرے عمومی ہے۔ مشقی سوالات کی ترتیب میں خوش خط لکھنے کے ساتھ معروضی اور مختصر سوالات کو ترجیح دی گئی ہے۔ قواعد کے حوالے سے سر گرمیاں مشقوں کا حصہ ہیں۔ تخلیقی صلاحیتوں کو اُبھارنے والے سوالات مختصر تعداد میں شامل ہیں، مشقی سر گرمیوں میں طلبہ کی شمولیت کے بارے میں ہدایات موجود ہیں۔ مشقی سوالات کے حوالے سے کتب پر مزید توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ مزید برآں مزید مطالعے کے حوالے سے تینوں پبلشرز کے ہاں سر گرمیوں کی نمائندگی کا تناسب کم ہے۔

مشقی سوالات مختلف لسانی استعدادوں کی ترقی میں ممد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔ مشقی سوالات میں انشائی سوالات کو بہت اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ ان سوالات کا مقصد طلبہ کی تحریری صلاحیتیں بڑھانا ہوتا ہے۔ چنانچہ لکھنے کی مہارت اور تخلیقی لکھائی کی مہارت کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ مناسب تعداد میں انشائی سوالات درسی کتب کا حصہ بنائے جائیں۔ لکھنے کی مہارت بنیادی مہارت ہے، جو طلبہ کی تعلیمی کارکردگی اور ذاتی ترقی کو کئی کلیدی طریقوں سے متاثر کرتی ہے۔ سب سے پہلے، تعلیمی کامیابی کے لیے مضبوط تحریری صلاحیت بہت ضروری ہے۔ کچھ بھی تحریر کرنے کے لیے طلبہ کو اپنے خیالات کو مؤثر طریقے سے منظم کرنا، دلائل کو واضح طور پر پیش کرنا اور گرامر اور اسلوبیاتی روایات پر عمل کرنا ہوتا ہے۔ لکھنے میں مہارت طلبہ کی مضامین کے بارے میں اپنی تفہیم واضح کرنے، پیچیدہ خیالات مربوط طریقے سے ظاہر کرنے اور کورس کے مواد کے ساتھ تنقیدی طور پر مصروف ہونے میں مدد کرتی ہے۔ مؤثر تحریری صلاحیتیں طلبہ کی تنقیدی سوچ اور تجزیاتی صلاحیتوں کو فروغ دینے میں مدد کرتی ہیں اور طلبہ کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں کہ وہ موضوعات پر گہرائی سے غور کریں، اپنے دلائل کو منطقی طور پر تشکیل دیں اور اپنے نقطۂ نظر کی حمایت کرنے کے لیے ثبوت فراہم کریں۔ جیسے جیسے طالبِ علم لکھنے کی مشق کرتے ہیں، وہ معلومات کا جائزہ لینا اور انھیں تشکیل دینا سیکھتے ہیں جو تعلیمی تحقیق اور ترقی کے لیے ضروری ہے۔

اس نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو یکساں قومی نصاب میں انشائی سوالات کی مشقوں میں شمولیت کے حوالے سے کہا گیا ہے: "مشقوں میں مناسب انشائی سوالات موجود ہوں۔"(۱۰) اس سفارش کے پیشِ نظر منتخب کردہ تینوں پبلشرز کی درسی کتب کا جائزہ لینے سے سامنے آتا ہے کہ نیشنل بُک فاؤنڈیشن کی جماعت اوّل تا پنجم ہر کتاب کے ہر سبق کی مشق میں سوالات کے جوابات کی ذیل میں لکھنے کی سر گرمی شامل ہے۔ اس کے علاوہ ہر

سبق میں 'کچھ نیا لکھیں' کی سرخی کے تحت تخلیقی لکھائی کی سرگرمی دی گئی ہے۔آفاق سن سیریز کی پرائمری سطح کی اردو کی کتب میں بھی، ہر سطح کی کتاب میں دیے گئے ہر سبق کے مشقی سوالات میں، سوالات کے جوابات تحریر کروانے کی سرگرمی دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ تخلیقی صلاحیتوں کی نشوونما کے لیے 'کچھ نیا لکھیں' کے عنوان کے تحت ایسی سرگرمیاں ہر سبق کا حصہ ہیں جن کی مدد سے طلبہ کے تنقیدی شعور کو بیدار کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔اوکسفرڈ یونی پریس کی 'گلدستہ اردو کا' کی پہلی سے پانچویں جماعت کی کتب میں لکھنے کی ذیل میں سبق سے متعلق سوالات کے تحریری جوابات کی سرگرمی ہر سبق کا حصہ ہے۔ تخلیقی لکھائی کے حوالے سے دیکھا جائے تو جماعت اوّل کی اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی کتاب میں انشائی سوالات کی ذیل میں زیادہ تر اسباق میں سبق کے حوالے سے سوالوں کے جواب لکھیں، سرگرمی شامل ہے۔اس کے علاوہ تخلیقی و تنقیدی حوالے سے چند جملے لکھنے کی سرگرمی کتاب میں نہ ہونے کے برابر ہے۔ صرف دو جگہ ص ۸۶، ص ۱۰۲ میں چند جملے لکھنے کا کہا گیا ہے۔جماعت دوم سے پنجم تک تخلیقی لکھائی کی سرگرمیاں ہر سبق کا حصہ نہیں ہیں بلکہ ہر دوسرے یا تیسرے سبق میں شامل کی گئی ہیں۔

درسی کتب کی مشقوں میں شامل معروضی سوالات طلبہ کے فوری تفہم کی جانچ میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔ معروضی سوالات واضح اور غیر مبہم جوابات کے لیے ڈیزائن کیے جاتے ہیں۔جو حقائق کے علم اور تفہیم کے لیے مؤثر انداز میں مددگار ہوتے ہیں۔ یہ سوالات وسیع موضوعات کی فوری اور مؤثر جانچ کی اجازت دیتے ہیں۔ مختصر وقت میں نصاب کے ایک بڑے حصے کا احاطہ کر سکتے ہیں۔ معروضی سوالات، جیسے کثیر الانتخابی، درست /غلط اور خالی جگہ پر کریں، جیسے سوالات، تعلیمی اور تشخیصی سیاق وسباق میں واضح جوابات فراہم کرنے کی صلاحیت کی وجہ سے اہم ہیں۔ یہ اساتذہ کو بنیادی تصورات کے بارے میں طلبہ کی تفہیم کا فوری اندازہ لگانے اور فوری رائے فراہم کرنے کی اجازت دیتے ہیں، جس سے آموزش کے عمل میں مدد ملتی ہے۔مزید برآں، معروضی سوالات کی معیاری نوعیت درجہ بندی میں مستقل مزاجی اور شفافیت کو یقینی بناتی ہے، جس سے تعصب اور انفرادیت کے امکانات کو کم کیا جاتا ہے۔ان کی اس اہمیت کے پیشِ نظر یکساں قومی نصاب میں، انھیں درسی کتب کا حصہ بنانے کی سفارش کی گئی ہے:

> "کل سوالات میں سے نصف سے زائد معروضی ہوں جن میں سے کثیر الانتخابی سوالات (MCQs) خاص تعداد میں ہوں۔ یہ تعداد ہر سبق کی مشق میں چار (۴) سے کم نہیں ہونی چاہیے۔ہر سبق کی مشق میں تکمیلی (خالی جگہ پُر کرنے کے) سوالات بھی

لازمی شامل کیے جائیں۔ پرائمری سطح پر اس بات کا بہ طور خاص اہتمام کیا جائے کہ اس نوعیت کا ہر سوال کم از کم چار اجزا پر مشتمل ہو۔ علاوہ ازیں درست یا غلط کی نشان دہی کرنا، غلط جملوں یا بیانات کی درستی، جوڑ (مطابقت) کے سوالات، مختصر جوابی سوالات اور دیگر طرز کے مزید ایسے سوالات بھی شامل کیے جائیں جو بچوں کے لیے مؤثر تفہیم اور دل چسپی کا باعث ہوں۔"[۱۱]

سبق میں کس حد تک معروضی سوالات کو شامل کی جائے اس حوالے سے فیصلہ متن کے مطابق کیا جاتا ہے کیوں کہ ہر سبق کی نوعیت اس بات کی متقاضی نہیں ہوتی کہ اس میں نصف سے زائد معروضی سوالات شامل کیے جائیں۔ ہر سبق میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم اور متن کے الگ تقاضے ہوتے ہیں جنھیں سامنے رکھتے ہوئے اس سبق کے لیے مشقی سوالات / سرگرمیاں ترتیب دی جاتی ہیں۔ یکساں قومی نصاب میں معروضی سوالات کے حوالے سے شامل کردہ سفارش کو مدِ نظر رکھتے ہوئے منتخب کردہ پبلشرز کی کتب کے جائزے سے پتا چلتا ہے کہ نیشنل بُک فاؤنڈیشن کی پرائمری سطح کی کتب میں مشقی سوالات شامل کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ مشق میں معروضی سوالات ایک مخصوص تعداد میں شامل کیے جائیں۔ سبق کی ضرورت کے مطابق سبق میں کالم ملایئے، خالی جگہ پُر کیجیے، درست جواب کے انتخاب، درست/غلط جیسے سوالات شامل کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ مختصر جوابات ہر سبق کا حصہ ہیں۔ لفظوں کی کھیل کے تحت مختلف دلچسپ سرگرمیاں مشقوں میں شامل ہیں۔ تمام کتب میں شامل اسباق کی مشقوں کا ایک مخصوص پیٹرن/خاکہ ہے جس کے مطابق مشق تیار دی گئی ہے۔ سب سے پہلے 'نئے الفاظ' کی سرخی کے تحت سبق کے مشکل الفاظ کے معنی دیے گئے ہیں۔ اس کے بعد 'آپ نے کیا سمجھا' کے عنوان کے تحت کالم ملایئے، حروف کی ترتیب سے لفظ بنانے، الفاظ کی ترتیب، خالی جگہ، درست غلط وغیرہ اور سوالوں کے جواب لکھیں جیسی سرگرمیاں مشق کا حصہ بنائی گئی ہیں۔ 'مل کر کریں بات' کے عنوان کے تحت بات چیت اور تبادلۂ خیال کی مدد سے بولنے کی مہارت کی نشو و نما کو یقینی بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ 'لفظوں کا کھیل'، 'قواعد'، 'پڑھیں'، 'کچھ نیا لکھیں' اور 'آؤ مل کر کریں کام' کی سرخیوں کے تحت مختلف نوعیت کی سرگرمیاں ہر مشق کا حصہ ہیں۔ ہر کتاب کے ہر سبق کی مشق میں مشقی سوالات کی ترتیب اسی طرح رکھی گئی ہے۔

آفاق سن سیریز کی پرائمری جماعت کی اُردو کی کتب میں بھی ہر مشق میں دی جانے والی سرگرمیاں ایک مخصوص ترتیب کی حامل ہیں۔ معروضی سوالات ہر سبق میں شامل کیے گئے ہیں، ان کی تعداد سبق اور

متن کی ضروریات کے حساب سے مختلف ہے۔'اہم الفاظ'، مشکل الفاظ کے معنی ہیں جو سبق کے شروع میں دیے گئے ہیں۔'میرے کرنے کے کام' کے تحت مختلف نوعیت کے معروضی سوالات مشق میں شامل ہیں جیسے کالم ملانا، خالی جگہ، غلط / صحیح ،درست جواب کے گرد دائرہ لگانا وغیرہ۔ علاوہ ازیں سوالوں کے مختصر جوابات تحریر کرنے کی سرگرمی بھی اسی سرخی کے اندر درج کی گئی ہے۔'بات سے نکلے بات'بولنے کی مہارت ، 'قواعد سیکھیں' زبان دانی کی مہارتیں ، 'لفظوں کا کھیل' لفظ سازی کے مختلف طریقوں ، 'پڑھنا سیکھیں'، پڑھائی کی مہارت ، 'کچھ نیا لکھیں' تخلیقی صلاحیتوں کے نکھار اور 'ہمارے کرنے کے کام' طلبہ کو معاشرے میں مل جل کر رہنے، مل کر کام کرنے اور زندگی کے طور طریقے سکھانے کے لیے ہے۔ہر سبق کی مشق میں سرگرمیوں کی یہی مخصوص ترتیب رکھی گئی ہے۔

اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی پرائمری سطح کی اُردو کی کتب میں ہر سبق کی مشق میں دیے گئے سوالات کی ایک لگی بندھی سی ترتیب ہے۔ 'پڑھیے' کی سرخی کے تحت اسی نظم یا سبق کو پڑھنے کا کہا گیا ہے۔'خاص الفاظ' کے تحت فرہنگ میں موجود الفاظ کے معنی کاپی میں نقل کرنے کی ہدایات موجود ہیں۔اس کے بعد معروضی سوالات کی ذیل میں درست جواب کی نشان دہی اور خالی جگہ پُر کرنا اور سوالات کے جوابات ہر مشق میں شامل ہیں۔ جملے بنانے کی سرگرمی اور قواعد کی سرگرمی بھی تقریباً ہر سبق کا حصہ ہے۔اس کے علاوہ پرائمری سطح کی تمام کتب کے تقریباً ہر سبق میں خوش خطی، املا اور صوتیات کے حوالے سے سرگرمیاں دی گئی ہیں مگر ان سرگرمیوں کے حوالے سے حاصلاتِ تعلم سبق کے شروع میں درج نہیں کیے گئے۔ املا کے حوالے سے اکا دکا اسباق کے شروع میں حاصلِ تعلم درج ہیں مگر زیادہ تر اسباق میں سرگرمی دینے کے باوجود اسے نظرانداز کر دیا گیا ہے۔ بولنے کی مہارت پر زیادہ توجہ نہیں دی گئی۔ لگے بندھے سوالات کی مدد سے مشق مکمل کر دی گئی ہے۔ تمثیلی پیش کش پر زور دیا گیا ہے۔

طلبہ کے لیے تعلیم کو متعلقہ اور عملی بنانے کے لیے ضروری ہے کہ نصابی کتب میں زندگی کے مختلف شعبوں سے مثالیں شامل کی جائیں۔جب نصابی کتابیں مختلف حقیقی دنیا کے سیاق وسباق سے اخذ کی جاتی ہیں، جیسے صحت، ٹیکنالوجی، ماحولیات، اور فنونِ لطیفہ وغیرہ تو طلبہ کو روزمرہ زندگی میں اپنی تعلیم کا براہِ راست اطلاق دیکھنے میں مدد ملتی ہے۔ یہ مطابقت نہ صرف سیکھنے کو زیادہ دلچسپ بناتی ہے بلکہ طلبہ کو جماعت کے کمرے سے باہر اپنی تعلیم کی اہمیت سمجھنے میں بھی مدد دیتی ہے۔ زندگی کے مختلف شعبوں سے مثالوں کا استعمال طلبہ کو مجموعی طور پر سوچنے اور دنیا کے بارے میں ایک وسیع نقطۂ نظر تیار کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ نیز تنقیدی سوچ،

مطابقت پذیری اور اس بات کی گہری تفہیم کو فروغ ملتا ہے کہ حقیقی دنیا کے مسائل کو حل کرنے کے لیے مختلف ڈومینز سے علم کو کس طرح مربوط کیا جاسکتا ہے۔اس حوالے سے یکساں قومی نصاب برائے اُردو میں سفارش دی گئی ہے:

"ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والی مثالوں کو مشقوں میں شامل کیا جائے۔ شہری اور دیہاتی دونوں طرح کی معاشرتی زندگی کو بھی مثالوں کی مدد سے عیاں کیا جائے۔"(۱۲)

دی گئی سفارش کے حوالے سے منتخب کردہ پبلشرز کی کتب کا جائزہ لیا گیا ہے۔ہر سبق کی مشق اس سبق میں دیے گئے مواد کا تسلسل ہوتی ہے۔اسباق میں موجود مواد کے مطابق ہی مشقی سرگرمیوں کی تشکیل و ترتیب عمل میں آتی ہے۔اس حوالے سے نیشنل بک فاؤنڈیشن، کی جماعت دوم، سوم اور پنجم کی کتب میں پیشوں کے حوالے سے اسباق کتب کا حصہ ہیں۔آفاق سن سیریز کی کتب میں سے جماعت دوم کی کتاب میں پیشوں کے حوالے سے سبق شامل ہے۔جب کہ اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی جماعت پنجم کی کتاب میں پیشوں سے متعلق شامل ہے۔سو ہمیں ان اسباق میں شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی مثالیں ملتی ہیں۔اسی طرح تینوں پبلشرز کے ہاں اکاڈکا اسباق میں شہری اور دیہاتی معاشرتی زندگی کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔

درسی کتب کا ایک اہم کام طلبہ کو متحد کرتے ہوئے انھیں ہر طرح کے تعصب اور منافرت سے دور رکھنا ہوتا ہے۔اس لیے ضروری ہے کہ ان میں سیاسی، صنفی، مذہبی، نسلی، سماجی اور علاقائی تفریق سے پاک غیر جانبدار اور جامع انداز میں سوالات اور مواد پیش کرنا چاہیے۔یہ غیر جانبداری سیکھنے کے ایک ایسے ماحول کو فروغ دینے کے لیے اہم ہے جو قابلِ احترام، منصفانہ اور مختلف پس منظر سے تعلق رکھنے والے تمام طلبہ کی حمایت کرتا ہے۔جب تعلیمی مواد تعصب سے پاک ہوتا ہے تو وہ تنقیدی سوچ کو فروغ دیتا ہے، جس سے طلبہ متعصب نقطۂ نظر سے متاثر ہونے کے بجائے نظریات کو تلاش کرتے اور ثبوت کی بنیاد پر اپنی رائے تشکیل دیتے ہیں۔مزید برآں امتیازی مواد سے پاک کتابیں جماعت کے کمرے میں ایسا ماحول بناتی ہیں جہاں تمام طالبِ علم قابلِ قدر اور قابلِ احترام محسوس کرتے ہیں اساتذہ طلبہ کے مابین ہمدردی، تفہیم اور باہمی احترام کی ترقی کی حمایت کر سکتے ہیں۔یہ نقطۂ نظر نہ صرف تعلیم کے معیار کو بڑھاتا ہے بلکہ ایک زیادہ جامع اور منصفانہ معاشرے کی تعمیر کے وسیع تر مقصد میں بھی حصہ ڈالتا ہے۔نصابی کتابوں کا مقصد متوازن انداز میں انسانی تجربے کے تنوع کی عکاسی کرنا ہے، جس سے طلبہ کو انصاف اور مساوات کے اصولوں کو برقرار رکھتے ہوئے مختلف نقطۂ نظر کی تعریف

کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔اس حوالے سے یکساں قومی نصاب برائے اُردو میں سفارش پیش کی گئی ہے: "مشقی سوالات سیاسی، مذہبی، لسانی، علاقائی، صنفی، سماجی تعصبات وغیرہ سے پاک ہوں۔"(۱۳)اس حوالے سے دیکھا جائے تو منتخب کردہ تینوں پبلشرز کے ہاں بہت احتیاط سے کام لیا گیا ہے۔ متن کے ساتھ ساتھ مشق میں بھی ہمیں کوئی ایسا سوال یا ہدایت نظر نہیں آتی جو کسی بھی قسم کی لسانی، مذہبی، علاقائی، صنفی یا سماجی تفریق یا جانبداری کی طرف ہلکا سا بھی اشارہ کرتی ہو۔

درسی کتب کی مشق کے حوالے سے بات کی جائے تو مشق میں ایسے سوالات کی شمولیت بہت ضروری ہے جو طلبہ کو زندگی کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں سوچ بچار کرنے اور تنقیدی اور تخلیقی اندازِ فکر کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ تنقیدی اور تخلیقی سوالات گہری تفہیم اور جدت طرازی کی بنیاد کے طور پر کام کرتے ہیں۔ یہ سوالات طلبہ کو معلومات کا تجزیہ کرنے، شواہد کا جائزہ لینے اور نتیجہ اخذ کرنے سے پہلے متعدد نقطۂ نظر پر غور کرنے کے لیے چیلنج کرتے ہیں۔ طلبہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ وہ سطحی تفہیم سے آگے بڑھیں اور مواد کے ساتھ زیادہ گہرائی سے جڑیں۔ تنقیدی سوالات طلبہ کو مفروضات پر سوال کرنے اور بنیادی اصولوں کو تلاش کرنے کی ترغیب دے کر، منطقی طور پر سوچنے، دلائل کی صداقت کا اندازہ کرنے اور منطقی فیصلے کرنے کی صلاحیت بڑھاتے ہیں۔ان سوالات کی اہمیت کے پیشِ نظر درسی کتاب میں ان کی شمولیت کے بارے میں نصاب میں درج ہے: "تنقیدی اور تخلیقی اندازِ فکر کی نشو و نما کے لیے مشقوں میں سوالات شامل کیے جائیں۔"(۱۳) اس سفارش کو سامنے رکھ کر تینوں پبلشرز کی کتب کا جائزہ لینے سے سامنے آتا ہے کہ نیشنل بک فاؤنڈیشن اور آفاق سن سیریز کی کتب میں تخلیقی لکھائی اور بولنے کی مہارت کی ترقی کے لیے جو سوالات کتب میں شامل کیے گئے ہیں وہ طلبہ کی فکری بالیدگی اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں کی نمو میں مددگار ہیں۔اس حوالے سے اوکسفرڈ یونی پریس کی کتب میں تھوڑی کمی دکھائی دیتی ہے۔ تخلیقی اور تنقیدی نوعیت کے سوالات کم تعداد میں مشقوں کا حصہ بنائے گئے ہیں۔

تخلیقی اور تنقیدی اندازِ فکر کے حامل سوالات طلبہ کو روایتی حدود سے آگے سوچنے اور ان امکانات پر غور کرنے کی دعوت دیتے ہیں جو ابھی تک دریافت نہیں کیے گئے ہیں۔ سوالیہ ذہنیت کو فروغ دے کر، اساتذہ طلبہ کی تنقیدی اور تخلیقی سوچ کی مہارتوں کو فروغ دینے میں مدد کر سکتے ہیں۔ نیز انہیں پیچیدہ مسائل سے نمٹنے اور تیزی سے بدلتی ہوئی دنیا میں بامعنی کردار ادا کرنے کے لیے بااختیار بناتے ہیں۔اس لیے انھیں زیادہ تعداد میں درسی کتب کا حصہ بنانا چاہیے۔

ج۔ حاصلاتِ تعلم سے متعلق سفارشات کا درسی کتب کے حوالے سے جائزہ

کسی بھی شے کا حُسن اس کے نظم و نسق میں ہے۔ شے اگر ترتیب میں ہے تو اپنے اندر کشش اور اثر رکھتی ہے۔ بے ترتیب چیز اپنا اثر اور دل کشی کھو بیٹھتی ہے۔ یہی اُصول کتب پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ کتاب اگر ترتیب و تنظیم کی حامل ہے تو قاری پر اپنا تاثر قائم کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے اور معاملہ اس کے برعکس ہو تو نتائج بھی اُلٹ نکلتے ہیں۔ اسی طرح کسی سبق کو پڑھانے کا کیا مقصد ہے اور یہ سبق طلبہ کی آموزش میں کس حد تک مددگار ثابت ہوگا؟ نیز یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ کون سی مہارتوں کے حصول میں کامیاب ہوں گے اور کس قابل ہو جائیں گے؟ یہ سب مقاصد حاصل کرنے کے لیے ہر سبق کے حاصلاتِ تعلم مقرر جاتے ہیں تاکہ اساتذہ انھی خطوط پر طلبہ کو پڑھا اور سکھا سکیں۔ درسی اسباق کی شکل کیسی ہو اور حاصلاتِ تعلم کتاب میں کس جگہ اور کس صورت میں درج کیے جائیں، اس حوالے سے یکساں قومی نصاب برائے اُردو میں درج ذیل ہدایات دی گئی ہیں۔

> "اسباق درسی یونٹوں کی شکل میں ہوں۔ مجوزہ عنوانات پر متن شامل کیا جائے اور یونٹوں کی ابتدا میں حاصلاتِ تعلم ایک چوکھٹے کی شکل میں نمایاں طور پر درج کیے جائیں۔"(۱۴)

دی گئی سفارش کی روشنی میں نیشنل بُک فاؤنڈیشن، آفاق سن سیریز اور اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی پرائمری جماعت کی کتب کے مطالعے سے علم ہوتا ہے کہ کتب کی تیاری میں ان ہدایات کو مدِ نظر رکھا گیا ہے۔ اسباق درسی یونٹوں کی شکل میں ہیں۔ مجوزہ عنوانات کے مطابق متن شامل کیا گیا ہے۔ نیز ہر سبق کی ابتدا میں حاصلاتِ تعلم ایک چوکھٹے میں درج کیے گئے ہیں۔

کسی بھی مضمون کا نصاب تشکیل دیتے ہوئے حاصلاتِ تعلم ترتیب دیے جاتے ہیں، جن کے حصول کے لیے درسی کتب ترتیب دی جاتی ہیں۔ حاصلاتِ تعلم اس لحاظ سے بہت اہمیت کے حامل ہیں کہ یہ واضح اہداف فراہم کرتے ہیں کہ طلبہ کو سبق یا کورس کے اختتام تک کیا حاصل کرنا چاہیے۔ چنانچہ ان کی تیاری میں اس بات کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ حاصلاتِ تعلم مخصوص، قابلِ پیائش، مقررہ وقت میں قابلِ حصول اور حقیقت پسندانہ ہونے چاہییں۔ حاصلاتِ تعلم بلوم ٹیکسانومی کے ساتھ بھی تعلق رکھتے ہیں۔ انھیں جب بلوم ٹیکسانومی کے ساتھ ہم آہنگ کیا جاتا ہے تو یہ سیکھنے کے ایک منظم اور جامع نقطۂ نظر کو یقینی بناتے ہیں۔ بلوم کی درجہ بندی کے مطابق حاصلاتِ تعلم کی تیاری اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ طلبہ نہ صرف بنیادی علم حاصل کریں بلکہ اعلیٰ درجے کی سوچ کی صلاحیتوں کو بھی فروغ دیں۔ بلوم ٹیکسانومی کے مطابق درجہ بدرجہ پیش رفت اس

بات کو یقینی بناتی ہے کہ طلبہ نہ صرف معلومات اور علم حاصل کرتے رہیں بلکہ با معنی طریقوں سے اس کے ساتھ فعال طور پر مشغول بھی رہیں۔ بلوم کی درجہ بندی کی مختلف سطحوں پر محیط حاصلاتِ تعلم مرتب کر کے، اساتذہ بہتر آموزش، تنقیدی سوچ اور تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دے سکتے ہیں۔ نیز طلبہ کو حقیقی دنیا کے حالات میں اپنے علم کو مؤثر طریقے سے لاگو کرنے کے لیے تیار کر سکتے ہیں۔اسی طرح روز مرہ زندگی کی مہارتیں استحسانی میدان سے تعلق رکھتی ہیں جب کہ زبان کی بنیادی مہارتوں کے سیکھنے میں حسی/حرکی میدان کے مقاصد کارفرماہوتے ہیں۔اس حوالے سے یکساں قومی نصاب برائے اُردو میں درج ہے:

> "حاصلاتِ تعلم مرتب کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھا جائے کہ وہ مخصوص، قابلِ پیمائش، مقررہ وقت میں قابلِ حصول، حقیقت پسندانہ(SMART: Specific, Measureable, Achieveable, realistic/Reliable & Time Bound) ہوں۔ یہ بلومز ٹیکسانومی کے مطابق وقوفی میدان (Cognitive Domain) کے درجوں (معلوماتی، تفہیمی، اطلاقی، تجزیاتی، تخلیقی وغیرہ)، استحسانی میدان(Affective Domain)اور نفسیاتی حرکی میدان(Psychomotor Domain) سے تعلق رکھتے ہوں۔ہر عنوان کی ذیل میں ان کی متناسب نمائندگی ہونی چاہیے۔"(۱۵)

حاصلاتِ تعلم چونکہ ہر سبق کے متن اور مواد کی مناسبت سے منصوبہ بندی کے ساتھ ہر سبق کا حصہ بنائے جاتے ہیں اور انھیں سامنے رکھتے ہوئے ان کے مطابق مشقی سوالات ترتیب دیے جاتے ہیں اس لیے اساتذہ تمام تر توجہ ان کے حصول کی طرف مبذول رکھتے ہیں۔اس حوالے سے تینوں پبلشرز کی کتب کے مطالعے سے سامنے آتا ہے کہ ہر سبق کے حوالے سے مخصوص اور حقیقت پسندانہ حاصلاتِ تعلم مرتب کیے گئے ہیں۔ جنھیں مقررہ وقت میں حاصل کیا جاسکتا ہے اور ان کا جائزہ بھی لیا جاسکتا ہے۔

بلوم ٹیکسانومی کے مطابق وقوفی میدان، نفسیاتی حرکی میدان اور استحسانی میدان کے حوالے سے ان حاصلاتِ تعلم کو دیکھا جائے تو تینوں پبلشرز کی کتب میں بلوم ٹیکسانومی کے پہلے چار درجوں کی نمائندگی تو مؤثر انداز میں ملتی ہے مگر تالیف/ترکیب اور جائزے کے حوالے سے کمی دکھائی دیتی ہے۔اسی طرح استحسانی/تاثراتی میدان میں روز مرہ مہارتوں کے حوالے سے حاصلاتِ تعلم مرتب کرتے ہوئے خیال رکھا گیا ہے انھیں تمام کتب میں مناسب نمائندگی دی گئی ہے۔ استحسان و تنقید کی مہارتیں جو کہ استحسانی میدان سے تعلق رکھتی ہیں

انھیں تمام کتب میں مناسب جگہ نہیں دی گئی اور آفاق سن سیریز کی کتب میں انھیں بہت کم ترجیح دی گئی ہے۔ نفسیاتی حرکی میدان کسی کام کو عمل طور پر کرنے کے بارے میں بحث کرتا ہے۔اردو زبان کے حوالے سے ہم اس کی مدد سے زبان کی بنیادی مہارتی سیکھتے ہیں۔کتب میں ان کی مناسب نمائندگی موجود ہے مگر تقریر کے حوالے سے دیکھا جائے تو تمام کتب میں اسے کوئی خاص اہمیت نہیں دی گئی اور آفاق سن سیریز میں تو اسے غیر ترجیحی بنیادوں پر کتاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔(اس حوالے سے باب دوم کے آخر میں ایک جدول دیا گیا ہے۔ جسے دیکھا جا سکتا ہے۔)

حاصلاتِ تعلم مقرر کرنے کے بعد ضروری ہے کہ ان کا حصول ممکن بنایا جائے۔حاصلاتِ تعلم کی مدد سے ان اہداف و مقاصد کو حاصل کیا جا سکتا ہے جن کا تعین نصاب اور تعلیمی پالیسیوں میں کیا جاتا ہے۔حاصلاتِ تعلم کا حصول کیسے ممکن بنایا جائے؟اس کے لیے یکساں قومی نصاب میں سفارش درج ہے:

"حاصلاتِ تعلم کے حصول کے لیے ضروری نہیں کہ سارا زور متن پر ڈالا جائے بلکہ کچھ حاصلاتِ تعلم متن کے ذریعے ، کچھ تصاویر اور جدول کے ذریعے اور کچھ مشقوں اور سرگرمیوں کے ذریعے حاصل کیے جائیں۔"(١٦)

اس سفارش کے مطابق کتب کا جائزہ لینے سے سامنے آتا ہے کہ منتخب کردہ تینوں پبلشرز کی کتب میں مرتب کردہ حاصلاتِ تعلم کے حصول کے لیے مشق میں مختلف سرگرمیاں شامل کی گئی ہیں۔ زیادہ تر حاصلاتِ تعلم مشق کے ذریعے ہی حاصل کیے گئے ہیں۔کچھ حاصلاتِ تعلم کے بارے میں ذیلی حاشے میں ہدایات دی گئی ہیں اور بات چیت اور طلبہ کے ساتھ گفت و شنید کی مدد سے ان کا حصول ممکن بنایا گیا ہے۔بہت کم جگہوں پر حاصلاتِ تعلم تصاویر اور جدول کی مدد سے حاصل کیے گئے ہیں۔

کتاب میں اسباق کی ابتدا کے علاوہ حاصلاتِ تعلم کا اندراج کہاں کیا جائے اس سلسلے میں حاصلاتِ تعلم اور مہارتوں کے اندراج کے بارے میں نصاب میں درج ذیل سفارش پیش کی گئی ہے۔

فہرست عنوانات میں سبق وار مہارتوں کی ترتیب کے ساتھ حاصلاتِ تعلم شامل/مرتب کیے جائیں۔"(١٧)

یکساں قومی نصاب برائے اُردو میں پیش کردہ تجویز کے مطابق فہرست میں ہر سبق میں پیش کردہ مہارتوں کے ساتھ حاصلاتِ تعلم درج کیے جانے چاہییں۔ نیشنل بُک فاؤنڈیشن کی پرائمری جماعت کی تمام کتب کی فہرست میں ہر سبق میں دی گئی مہارتیں اور ان مہارتوں کے حوالے سے دی گئی سرگرمیوں کے بارے میں

تو درج کیا گیا ہے مگر حاصلاتِ تعلم درج نہیں ہیں۔اسی طرح آفاق سن سیریز کی جماعت اوّل تا پنجم اُردو کی کتب میں فہرست میں سبق وار مہارتیں اور سرگرمیاں درج ہیں۔ مگر ان مہارتوں کے حوالے سے وضع کردہ حاصلاتِ تعلم فہرست میں نہیں دیے گئے۔ اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی گلدستہ اُردو کا، پرائمری جماعت کی کتابوں میں ہر سبق کے حوالے سے مقرر کردہ حاصلاتِ تعلم کا اندراج فہرست میں ہر سبق کے سامنے کیا گیا ہے۔

د۔ تصاویر، خاکوں اور چوکھٹوں سے متعلق سفارشات کا درسی کتب کے حوالے سے جائزہ

متن کا مقصد صرف پڑھائی نہیں ہوتا بلکہ اس کی مدد سے طلبہ میں غور و فکر کی عادت پیدا کرنے، ان کی خوابیدہ صلاحیتوں کو بیدار کرنے اور انھیں اس قابل بنانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ وہ عام بول چال میں متن میں موجود معلومات اور پیغام کے حوالے سے ابلاغ کر سکیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ طلبہ متن کو اچھی طرح سمجھ سکیں۔ متن کے فہم کو مؤثر اور بہتر بنانے کے لیے متن کے علاوہ، موضوع سے مطابقت رکھنے والی تصاویر، مختلف سوالات اور معلومات کا استعمال کیا جا سکتا ہے تا کہ طلبہ کو پہلے ذہنی طور پر پڑھنے کے لیے آمادہ کیا جائے۔ ذہنی آمادگی متن کے فہم کو آسان بناتی ہے۔ سنگل نیشنل کریکولم میں کتب میں موجود تصاویر، خاکوں اور چوکھٹوں کے حوالے سے واضح ہدایات دی گئی ہیں:

> "متن کی تفہیم میں بہتری لانے کے لیے متن کی عبارت میں مختلف جگہوں پر چوکھٹوں میں مختصر سوالات شامل کیے جائیں۔ متن کی پڑھائی سے قبل اور اس کے دوران کے سوالات مناسب تعداد میں شامل کیے جائیں۔ ایسی معلومات جن کا تعلق سبق سے براہِ راست نہ ہو لیکن بالواسطہ طور پر سبق کی تفہیم میں مددگار ہوں، مناسب جگہوں پر چوکھٹے کی شکل میں دی جا سکتی ہیں۔ (۱۸)

سبق پڑھانے سے قبل طلبہ سے موضوع سے متعلق دلچسپ اور ہلکے پھلکے سوالات پوچھے جانے کا مقصد انھیں سبق پڑھنے کے لیے ذہنی طور پر آمادہ کرنا ہوتا ہے۔ اس حوالے سے یکساں قومی نصاب برائے اُردو میں واضح ہدایات دی گئی ہیں۔ نیشنل بُک فاؤنڈیشن نے اپنی کتب کی تیاری کے دوران یہ ہدایات پیشِ نظر رکھی ہیں۔ جماعت اوّل تا پنجم، درسی کتب میں سبق کی پڑھائی شروع کرنے سے پہلے روّیاتی تبدیلی (Behavioral change) کے طور پر ذہنی آمادگی کے مختصر سوالات 'سوچیں اور بتائیں' کے عنوان کے تحت شامل کیے گئے ہیں۔ متن کی پڑھائی کے دوران میں 'ٹھہریں اور بتائیں' کے عنوان کے تحت دیے گئے سوالات سبق کا حصہ

بنائے گئے ہیں۔ جو کہ سبق پڑھاتے ہوئے طلبہ سے پوچھے جانے والے سوالات ہیں، ان سوالات کی مدد سے اس بات کا جائزہ لیا جاتا ہے کہ طلبہ کس انہماک اور توجہ سے سبق سن رہے ہیں۔ 'کیا آپ جانتے ہیں؟' کی سرخی کے تحت اضافی معلومات سبق کا حصہ بنائی گئی ہیں جن کے بارے میں اسباق میں ہدایات موجود ہیں کہ یہ معلومات سبق کے شروع میں طلبہ کو فراہم کی جائیں۔ 'ہم نے کیا سیکھا؟' کے تحت سبق سے اخذ کردہ اہم نکات پیش کیے گئے ہیں۔

آفاق سن سیریز کی جماعت پرائمری سطح کی کتب میں بھی اسی اُصول کے تحت 'پڑھنے سے پہلے' کے سوالات دیے گئے ہیں۔ 'آئیں مزید جانیں' میں اضافی معلومات دی گئی ہیں جنھیں موقع محل کے مطابق طلبہ کو دینے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ 'پڑھنے کے دوران میں' کے سوالات متن پڑھاتے ہوئے طلبہ سے پوچھے جائیں گے۔ 'ہم نے جانا' کے تحت سبق کے مرکزی نکات بیان کیے گئے ہیں۔

اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی پرائمری کی کتب میں جماعت اوّل کی کتاب 'موتیا' میں 'زُبانی سوالات' کے عنوان کے تحت ذہنی آمادگی کے سوالات پوچھے گئے ہیں۔ نظم 'نعت' سے پہلے پوچھنے کے سوالات نہیں دیے گئے اور چوکھٹے میں نعت کی تعریف درج کی گئی ہے۔ سبق 'رنگ برنگی تتلیاں' میں سبق کے شروع اور درمیان میں دونوں جگہ 'زُبانی سوالات' کی سرخی دے کر سوالات درج کیے گئے ہیں۔ صرف دو اسباق 'بارش اور دھنک' اور 'دیس ہمارا پاکستان' میں اضافی معلومات دی گئی ہیں اور 'پڑھنے کے دوران میں' پوچھے جانے والے سوالات صرف ایک سبق میں شامل کیے گئے ہیں۔ جماعت دوم کی کتاب 'گیندا' میں نظم 'حمد' کے لیے کسی قسم کے سوالات اور معلومات نہیں دی گئیں۔ نظم 'نعت' میں صرف نعت اور سنت کی تعریف ایک چوکھٹے میں درج ہے۔ باقی تمام اسباق میں ذہنی آمادگی کے سوالات ایک چوکھٹے کی صورت سبق کے شروع میں دیے گئے ہیں جب کہ صرف دو اسباق 'عیادت' اور 'بچے کی دعا' میں اضافی معلومات دی گئی ہیں۔ تیسری جماعت کی کتاب 'سدا بہار' میں تمام اسباق کے شروع میں زبانی سوالات دیے گئے ہیں۔ سبق 'علاقائی کھیل'، 'السلام علیکم'، حضرت علی کرم اللہ وجہہ'، 'ہمارا وطن'، 'گرمی کی چھٹیاں'، آؤ آؤ سیر کو جائیں'، 'جب عائشہ بیمار ہوئی' اور؛ روٹی کون کھائے گا؟' میں اضافی معلومات بھی چوکھٹے کی شکل میں اسباق کا حصہ ہیں۔ جب کہ صرف دو اسباق 'رمضان المبارک اور عید الفطر' اور 'سیلاب' میں پڑھنے کے دوران میں پوچھے جانے والے سوالات دیے گئے ہیں۔ چوتھی جماعت کی کتاب 'نرگس' میں شامل تمام اسباق کے شروع میں ذہنی آمادگی کے سوالات ایک چوکھٹے میں تحریر کیے گئے ہیں۔ جب کہ نظم 'حمد'، قائدِ اعظم ہاؤس میوزیم'، حضرت رابعہ بصری رحمتہ اللہ علیھا'، 'پہاڑ اور

گلہری'، 'ملا نصیر الدین'، 'راشد منہاس شہید'، 'حکایاتِ سعدی رحمۃ اللہ علیہ'، 'میں اچھا شہری ہوں'، 'بولنے والی مچھلی' اور 'قاضی جی کا اچار' میں اضافی معلومات دی گئی ہیں۔ صرف ایک سبق 'خدمتِ خلق' میں سبق کے دوران میں پوچھے جانے والے سوالات درج ہیں۔ اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی پانچویں جماعت کی کتاب، گلِ لالہ، میں تمام اسباق کے شروع میں طلبہ کے ذہنی تحرک کے لیے سوالات دیے گئے ہیں۔ سبق 'سیرتِ طیبہ حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ واصحابہ وسلم'، 'شاہی قلعہ'، 'اہلِ زمین عدالتِ عالیہ میں'، 'ایک مکڑا اور مکھی'، 'اجنبی پر بھروسا' اور 'بوائے اسکاؤٹس اور گرلز گائیڈز' میں اضافی معلومات دی گئی ہیں۔ سبق 'پیاری کائنات' میں سبق کے آخر میں دی گئی معلومات سبق سے متعلق نہیں ہیں۔ معلومات اسما کی تذکیر و تانیث کے بارے میں ہیں جب کہ سبق خلا اور کائنات کے بارے میں ہے۔

متن میں طلبہ کی دل چسپی برقرار رکھنے اور کتاب کو طلبہ کے لیے پُرکشش بنانے کے لیے یکساں قومی نصاب برائے اُردو میں درج ذیل سفارشات موجود ہیں:

> ''متن کی مناسبت سے مناسب جگہوں پر واضح تصاویر اور خاکے شامل کیے جائیں اور اس بات کا خیال رکھا جائے کہ وہ ہماری سماجی، مذہبی اور تہذیبی اقدار سے متصادم نہ ہوں۔ یہ تصاویر آرائش و زیبائش کے طور پر نہ ہوں بلکہ سبق کے تصورات کی تدریس میں استعمال ہوں۔ غیر ضروری طوالت سے گریز کیا جائے۔ کتاب کو طلبہ کے لیے دل کش اور دل چسپ بنانے کے لیے مختلف اور مناسب رنگوں کا استعمال بھی کیا جائے۔''(۱۹)

اس حوالے سے جماعت اوّل کی نیشنل بک فاؤنڈیشن کی کتاب کے تفصیلی جائزے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ حصہ اوّل قاعدہ (اوّل ادنیٰ) میں مختلف الفاظ اور متن کی مناسبت سے مناسب جگہوں ہر تصاویر دی گئی ہیں جو کہ واضح ہیں اور طلبہ کے لیے ان تصاویر اور خاکوں کی مدد سے، مختلف الفاظ اور تصورات کی تفہیم آسان ہو گئی ہے۔ اس کے برعکس کسی کسی جگہ پر ایسی تصاویر بھی موجود ہیں جو کہ اپنے سائز کی وجہ سے غیر واضح اور مبہم ہیں۔ صفحہ نمبر ۲۵ پر لفظ ''وادی'' کی وضاحت کے لیے وادی کی تصویر دی گئی ہے۔ اسی طرح 'صفحہ نمبر ۲۷' پر لفظ حوض اور فوج کی وضاحت بھی تصاویر کی مدد سے کی گئی ہے۔ تینوں تصاویر چھوٹی، مبہم اور غیر واضح ہیں۔ یہ تصاویر بڑی، واضح اور اُجلی ہونی چاہییں تا کہ طلبہ انھیں دیکھتے ہی الفاظ کی تفہیم تک پہنچ سکیں۔ اس کے علاوہ باقی تمام کتب میں موضوع کی مناسبت سے تصورات کی تدریس میں مدد دینے کے لیے تصاویر شامل کی گئی ہیں۔ کتاب کے صفحات کے معیار کو مزید بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ باقی دیکھا جائے تو تصاویر کا استعمال اسباق

کے متن میں کیا گیا ہے۔ تصاویر مذہبی، سماجی اور تہذیبی اقدار سے متصادم نہیں ہیں اور دونوں صنف کی مناسب نمائندگی کرتی ہیں۔ تمام درسی کتب کے اسباق کی طوالت مناسب ہے۔ مشقوں میں ہلکے رنگوں کا استعمال کیا گیا ہے جو دیکھنے میں آنکھوں کے بھلے لگتے ہیں۔

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کی پرائمری جماعت کی کتب کے صفحات کا معیار اچھا ہے اس لیے کتب میں شامل تمام تصاویر واضح اور صاف دکھائی دیتی ہیں اور قاری پر خوش نماتاثر چھوڑتی ہیں۔ متن کے مطابق تصاویر اسباق کا حصہ بنائی گئی ہیں۔ تصاویر میں دونوں صنف کی نمائندگی کا خیال رکھا گیا ہے۔ کتب میں مناسب اور ہلکے رنگ استعمال کیے گئے ہیں۔تاہم مشق اور اسباق کے الگ تاثر کو قائم رکھنے کے لیے سرخیوں اور رنگوں کے انتخاب پر نظرثانی کی جانی چاہیے۔ درسی کتب غیر ضروری طوالت کا شکار نہیں ہیں۔ کتاب کا سائز مناسب ہے۔ نیز کتب میں شامل تصاویر قومی ثقافت، تہذیبی اور سماجی اقدار سے مطابقت رکھتی ہیں۔

آفاق سن سیریز کی پرائمری جماعت کی کتب کے جائزے سے سامنے آتا ہے کہ کتب کے صفحات عمدہ معیار کے حامل ہیں۔ کتب میں موجود تصاویر کا سائز مناسب ہے۔ تصاویر واضح اور اُجلی ہیں۔ متن سے مطابقت رکھتی ہیں اور دونوں صنف کی نمائندہ ہیں۔ نیز تہذیبی، ثقافتی اور سماجی اقدار سے متصادم نہیں ہیں۔ کتب گہرے اور ہلکے رنگوں کے حسین امتزاج پر مشتمل ہیں۔ جو آنکھوں کو بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ گو کتب ضخیم ہیں مگر اسباق کی لمبائی مناسب ہے۔

تینوں پبلشرز کے ہاں دونوں صنف کی نمائندگی کے حوالے سے بات کی جائے تو مناسب نمائندگی موجود ہے۔ اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس اور نیشنل بک فاؤنڈیشن کی کتب میں لڑکیوں کی جو تصاویر ہیں ان میں دوپٹے اور دوپٹے کے بغیر دونوں طرح سے تصاویر دی گئی ہیں۔ جب کہ آفاق سن سیریز میں صنفِ نازک کی تصاویر جہاں جہاں شامل کی گئی ہیں، انھوں نے حجاب اوڑھا ہوا ہے۔

ہ۔ مہارتوں سے متعلق سفارشات کا درسی کتب کے حوالے سے جائزہ

فرد کی شخصیت کی تکمیل میں تقریر، تخلیقی لکھائی، روزمرہ زندگی اور استحسان و تنقید جیسی مہارتیں اجتماعی طور پر اپنا کردار ادا کرتی ہیں۔ تقریر اور تخلیقی لکھائی جیسی مہارتیں طلبہ کو اس قابل بناتی ہیں کہ وہ اپنے خیالات اور جذبات کا مؤثر طریقے سے اظہار کر سکیں۔ یہ مہارتیں مواصلات کی مہارت کو فروغ دیتی ہیں جو ذاتی اور پیشہ ورانہ کامیابی کے لیے اہم ہے۔ قواعد کی مہارت تحریری اور بولی جانے والی زبان دونوں میں

وضاحت اور درستی کو یقینی بناتی ہے جس سے طلبہ اعتماد کے ساتھ درست پیغامات دوسروں تک پہنچا سکتے ہیں۔ زبان کی یہ مہارتیں سیکھنے کے تمام شعبوں میں بنیادی ہیں۔ تنقیدی سوچ، تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دیتی ہے اور بامعنی گفتگو میں مشغول ہونے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اسی طرح روزمرہ زندگی کی مہارتیں، جیسے مسئلہ حل کرنا ، فیصلہ سازی اور جذباتی ذہانت بھی بہت اہم ہیں کیوں کہ یہ طلبہ کو حقیقی دنیا کی پیچیدگیوں کو حل کرنے کے لیے تیار کرتی ہیں۔ استحسان اور تنقید جیسی مہارت طلبہ کو اظہار کی مختلف شکلوں (ادبی، فنکارانہ، یا سماجی وغیرہ) کو ایک کھلے اور تجزیاتی ذہن کے ساتھ جانچنا سکھاتی ہے۔ یہ سب صلاحیتیں مل کر، طلبہ کو نہ صرف تعلیمی طور پر بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے بلکہ معاشرے میں مثبت کردار ادا کرنے کے لیے بھی تیار کرتی ہیں جس سے وہ جماعت کے کمرے سے باہر زندگی کے چیلنجوں اور حالات سے نبٹنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ ان مہارتوں کے حوالے سے یکساں قومی نصاب میں سفارش دی گئی ہے:

> "''تقریر''، ''تخلیقی لکھائی''، ''زبان شناسی''، ''استحسان اور تنقید'' اور ''روزمرہ زندگی کی مہارتیں'' سے متعلق حاصلاتِ تعلم کو متن، سرگرمیوں اور مشقوں کے ذریعے مختلف اسباق میں جگہ دی جائے۔"(۲۰)

اس سفارش کے پیشِ نظر منتخب کردہ پبلشرز کی کتب کے جائزے سے علم ہوتا ہے کہ تینوں پبلشرز کی کتب میں شامل درسی اسباق میں ان حاصلاتِ تعلم کی شمولیت کے بعد انھیں سرگرمیوں اور مشقوں کی مدد سے حاصل کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

پرائمری سطح پر گروپ سرگرمیاں طلبہ کی مجموعی ترقی کے لیے اہم ہیں۔ یہ سرگرمیاں بچوں کو آپسی تعاون، بات چیت اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کی ترغیب دے کر سماجی مہارتوں کو فروغ دیتی ہیں۔ گروہی کام کے ذریعے طلبہ مل جل کر کام کرنے، اشتراک اور متنوع نقطۂ نظر کا احترام کرنے کی اہمیت سیکھتے ہیں، جو ان کی معاشرتی اور جذباتی ترقی کے لیے اہم ہیں۔ اس سے انھیں تنازعات کے حل کی مہارتیں تیار کرنے اور مؤثر باہمی تعلقات کی بنیاد رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ ان میں اعتماد پیدا ہوتا ہے۔ گروہی سرگرمیوں کی اہمیت کی وجہ سے درسی کتب میں ان کی شمولیت کے حوالے سے یکساں قومی نصاب میں سفارش پیش کی گئی ہے:

> "ابتدائی جماعتوں میں ایسی سرگرمیاں شامل کی جائیں جن کے ذریعے طلبہ کو گروپ میں کام کرتے ہوئے سننے اور بولنے کے زیادہ سے زیادہ مواقع حاصل ہو سکیں۔ جُوں جُوں تدریسی عمل آگے بڑھے پڑھنے اور لکھنے کی سرگرمیوں کو نسبتاً زیادہ مواقع فراہم

> کیے جائیں۔ابتدائی جماعتوں میں طلبہ اپنے ہم جولیوں سے زیادہ مانوس ہوتے ہیں اس لیے دو دو کے جوڑوں یا چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں سننے، بولنے، پڑھنے اور لکھنے کی سرگرمیاں کتاب میں شامل کی جائیں۔"(۲۱)

اس حوالے سے منتخب کردہ پبلشرز کی کتب کا مطالعہ کیا گیا ہے۔اس سفارش کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تینوں پبلشرز کی کتب میں گروہی سرگرمیاں شامل کی گئی ہیں۔یہ سرگرمیاں اپنی نوعیت کے لحاظ سے جوڑیوں اور ٹولیوں کی شکل میں ترتیب دی گئی ہیں۔وہ طلبہ جو انفرادی کاموں میں حصہ لیتے ہوئے شرمندہ ہوتے یا ہچکچاتے ہیں وہ اکثر گروہ کی ترتیب میں حصہ لینے میں زیادہ آرام دہ محسوس کرتے ہیں۔مجموعی طور، پرائمری سطح پر گروہی سرگرمیاں تعلیمی اور معاشرتی ترقی دونوں میں اہم کردار ادا کرتی ہیں اور مستقبل میں زیادہ پیچیدہ مشترکہ کاموں کے لیے طلبہ کو تیار کرتی ہیں۔

و۔کتاب کے متن اور موضوعات کے متعلق سفارشات کا درسی کتب کے حوالے سے جائزہ

درسی متن معلومات کے حصول کا اہم ذریعہ ہوتا ہے۔اس لیے ضروری ہے کہ متن میں ایسی معلومات پیش کی جائیں جو قابلِ اعتماد اور موجودہ دور کی حقیقتوں کی عکاس اور حتمی ہوں۔اسی طرح متن میں مثالیں فراہم کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا بھی اہم ہے کہ وہ بچوں کے ماحول سے متعلق ہوں کیوں کہ اس سے متن میں دلچسپی برقرار رکھنے میں مدد ملتی ہے اور مواد زیادہ متعلقہ ہو جاتا ہے۔مواد کو اپنے ارد گرد سے جوڑنے سے، مثالیں زیادہ معنی خیز اور دلچسپ ہو جاتی ہیں، جس سے مواد کی گہری تفہیم کو فروغ ملتا ہے۔چنانچہ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے معلومات طلبہ کی روزمرہ کی زندگی کے ساتھ مطابقت رکھتی ہیں اور درست ہیں، اس حوالے سے یکساں قومی نصاب میں سفارش پیش کی گئی ہے:

> ''متن میں دی گئی معلومات عہدِ حاضر سے ہم آہنگ اور حتمی ہوں۔متن میں مثالیں دیتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ مثالیں ان کے ارد گرد کے ماحول سے متعلق ہوں اور ان کی دل چسپی برقرار رکھ سکیں۔ (۲۲)

دی گئی سفارش کی روشنی میں منتخب کردہ پبلشرز کی کتب کا مطالعے سے سامنے آتا ہے کہ نیشنل بُک فاؤنڈیشن کی جماعت پنجم کی کتاب میں صفحہ ۵۰ پر درج ہے 'ہمارا قومی ترانہ پہلی بار ۱۳/اگست ۱۹۵۴ کو ریڈیو پاکستان سے نشر ہوا تھا۔'جب کہ پاکستان کا قومی ترانہ پہلی بار ۱۳/اگست ۱۹۵۴ء کو نشر ہوا تھا۔اس حوالے سے معلومات کی اصلاح کی ضرورت ہے۔اسی طرح آفاق پبلشرز کی جماعت پنجم کی کتاب میں صفحہ ۴۳ پر نظم 'ہوا

چلی' دی گئی ہے۔اس نظم میں شعر کا مصرعہ دیا گیا ہے: 'چڑیوں کو یہ اُڑان کی طاقت کہاں ہے'،اس مصرعے کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ یہ مصرعہ یوں ہے 'چڑیوں کو یہ اُڑان کی طاقت کہاں رہے'بحوالہ (خان صاحب مولوی محمد اسماعیل، مؤلفہ، اردو زبان کی تیسری کتاب، فرید بک ڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ، نئی دہلی، ص ۵۴، س ن)اس کے علاوہ تینوں پبلشرز کی کتب میں دی گئی معلومات حتمی اور عہدِ حاضر سے مطاقت رکھتی ہیں۔

نصاب میں ہر جماعت کے لیے بنیادی موضوعات مقرر کیے جانے کا مقصد ایک مخصوص دائرے میں رہ کر طلبہ تک بنیادی علم کی رسائی یقینی بنانا ہے۔ نصاب کے مرکزی موضوعات کو سامنے رکھتے ہوئے متنوع موضوعات قائم کر کے مواد کی شمولیت کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔اس سلسلے میں یکساں قومی نصاب میں پیش کردہ سفارش درج ذیل ہے:

> "نصاب میں ہر جماعت کے لیے بنیادی موضوعات حتمی ہیں جب کہ مجوزہ عنوانات کے علاوہ (Thematic Area) کا ممکنہ حد تک خیال رکھتے ہوئے متنوع عنوانات قائم کیے جا سکتے ہیں۔انہی عنوانات پر کم از کم تین اسباق ایسے شامل کیے جائیں جن کا مقصد محض اضافی مطالعہ ہوان کے لیے مشق نہ بنائی جائے۔"[۲۳]

اس سفارش کی روشنی میں دیکھا جائے تو آفاق اور نیشنل بک فاؤنڈیشن کی کتب میں تجویز کردہ موضوعات اور متنوع عنوانات پر مطالعے کے لیے اضافی اسباق شامل ہیں۔اس کے برعکس اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی کتب میں اس سفارش کو نظر انداز کیا گیا ہے، جماعت اوّل کی کتاب 'موتیا' کی فہرست میں مطالعے کے اسباق شامل نہیں ہیں۔البتہ کتاب کے مطالعے کے دوران ہمیں دو اسباق ایسے ملتے ہیں جن کی مشقیں نہیں ہیں سو ہم انھیں مطالعے کے اضافی اسباق تسلیم کر لیتے ہیں۔ایک سبق کا نام 'پیارے نبی ﷺ' ہے جو کہ نو جملوں کے ایک پیراگراف پر مشتمل ہے۔دوسرا سبق 'مرغی اور چوزے' کے نام سے ہے اور پندرہ جملوں کے پیرے پر مشتمل ہے۔جماعت دوم کی کتاب 'گیندا' کی بھی یہی صورتِ حال ہے۔اس میں ایک سبق 'حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ کی بچوں سے محبت' اور ایک نظم 'تتلی' بغیر مشق کے ہیں۔ سو ہم انھیں اضافی مطالعے کے اسباق کی صف میں شامل کر سکتے ہیں۔جماعت سوم کی کتاب 'سدا بہار' میں اضافی مطالعے کے لیے کوئی سبق یا نظم کتاب میں شامل نہیں ہے۔جماعت چہارم کی کتاب 'نرگس' میں ایک نظم 'دھیان اور پھرتی' اور 'حضرت ابو بکر صدیقؓ' کے بارے میں دو پیروں پر مشتمل ایک معلوماتی مضمون کتاب کا حصہ ہے۔دیے گئے مضمون کے حوالے سے صفحے کے حاشیے میں ہدایات برائے اساتذہ کے تحت مختلف زُبانی سوالات پوچھنے کا کہا گیا

ہے۔ سو کہا جاسکتا ہے کہ جماعت چہارم کی کتاب میں بھی اضافی مطالعے کا صرف ایک سبق شامل کیا گیا ہے۔ جماعت پنجم کی کتاب 'گلِ لالہ' میں اضافی مطالعے کے لیے ایک سبق حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ شامل کیا گیا ہے۔ مطالعے کے اسباق کو نسبتاً طویل اور مختلف پیرا گراف میں منقسم ہونا چاہیے ۔ اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی کتب میں اس بات کا خیال نہیں رکھا گیا۔ جماعت پنجم میں دیے گئے مطالعے کے سبق کو بطور مثال دیکھا جاسکتا ہے۔

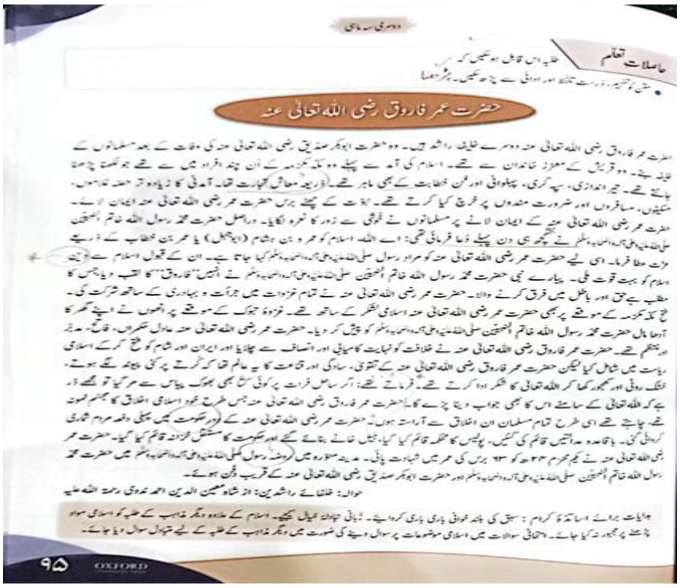
دوسری سہ ماہی

حاصلاتِ تعلّم

طلبہ اس قابل ہو سکیں کہ

- متن کو تفہیم، درست تلفظ اور روانی سے پڑھ سکیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے خلیفہ راشد ہیں۔ وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد مسلمانوں کے خلیفہ بنے۔ وہ قریش کے معزز خاندان سے تھے۔ اسلام کی آمد سے پہلے وہ مکہ مکرمہ کے ان چند افراد میں سے تھے جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ تیر اندازی، سپہ گری، پہلوانی اور فنِ خطابت کے بھی ماہر تھے۔ ذریعہ معاش تجارت تھا۔ آمدنی کا زیادہ تر حصہ غلاموں، مسکینوں، مسافروں اور ضرورت مندوں پر خرچ کیا کرتے تھے۔ نبوت کے چھٹے برس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان لائے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایمان لانے پر مسلمانوں نے خوشی سے زور کا نعرہ لگایا۔ دراصل حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے کچھ ہی دن پہلے دعا فرمائی تھی: اے اللہ، اسلام کو عمرو بن ہشام (ابوجہل) یا عمر بن خطاب کے ذریعے عزت عطا فرما۔ اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مرادِ رسول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کہا جاتا ہے۔ ان کے قبولِ اسلام سے دینِ اسلام کو بہت قوت ملی۔ پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے انھیں "فاروق" کا لقب دیا جس کا مطلب ہے حق اور باطل میں فرق کرنے والا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام غزوات میں جرأت و بہادری کے ساتھ شرکت کی۔ فتح مکہ مکرمہ کے موقعے پر بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلامی لشکر کے ساتھ تھے۔ غزوۂ تبوک کے موقعے پر انھوں نے اپنے گھر کا آدھا مال حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو پیش کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عادل حکمران، فاتح، مدبر اور منتظم تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت کو نہایت کامیابی اور انصاف سے چلایا اور ایران اور شام کو فتح کر کے اسلامی ریاست میں شامل کیا لیکن حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تقویٰ، سادگی اور قناعت کا یہ عالم تھا کہ کرتے پر کئی پیوند لگے ہوتے، خشک روٹی اور کھجور کھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے تھے۔ فرماتے تھے: اگر ساحلِ فرات پر کوئی کتا بھی بھوک پیاس سے مر گیا تو مجھے ڈر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کا بھی جواب دینا پڑے گا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس طرح خود اسلامی اخلاق کا مجسم نمونہ تھے، چاہتے تھے اسی طرح تمام مسلمان ان اخلاق سے آراستہ ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ حکومت میں پہلی دفعہ مردم شماری کروائی گئی۔ باقاعدہ عدالتیں قائم کی گئیں۔ پولیس کا محکمہ قائم کیا گیا۔ جیل خانے بنائے گئے اور حکومت کا مستقل خزانہ قائم کیا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یکم محرم ۲۴ھ کو ۶۳ برس کی عمر میں شہادت پائی۔ مدینہ منورہ میں روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قریب دفن ہوئے۔

حوالہ: خلفائے راشدین: از شاہ معین الدین احمد ندوی رحمۃ اللہ علیہ

ہدایات برائے اساتذۂ کرام: سبق کی بلند خوانی باری باری کروائیے۔ ذہنی تناؤ کا خیال رکھیے۔ اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب کے طلبہ کو اسلامی مواد پڑھنے پر مجبور نہ کیا جائے۔ امتحانی سوالات میں اسلامی موضوعات پر سوال دینے کی صورت میں دیگر مذاہب کے طلبہ کے لیے متبادل سوال دیا جائے۔

۹۵ OXFORD

کتب میں اساتذہ کے لیے ہدایات اور رہ نما نکات درج کرنے کا مقصد انھیں مختلف سر گرمیوں کے حل اور مہارتوں کے حصول کے لیے رہنمائی فراہم کرنا ہوتا ہے۔ اس حوالے سے یکساں قومی نصاب میں درج ذیل سفارش پیش کی گئی ہے۔

> "حسبِ ضرورت ذیلی حاشیہ Foot Note میں اساتذہ کے لیے ہدایات لکھی جائیں۔ اساتذہ کے لیے اسباق کے اختتام /آغاز پر طریقہ ہائے تدریس اور دیگر دروں فعال سر گرمیوں کے لیے راہ نما نکات فراہم کیے جائیں۔"[۲۴]

پیش کردہ سفارش کے تناظر میں نیشنل بک فاؤنڈیشن اور آفاق سن سیریز کی پرائمری سطح کی کتب کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ تمام کتب میں ہر سبق کے حاصلاتِ تعلم کے صفحے کے ذیلی حاشیے میں اساتذہ کے لیے ہدایات درج کی گئی ہیں۔ ہر سبق کے آغاز پر، سبق کی پڑھائی اور تفہیم کے حوالے سے رہ نما نکات فراہم کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر سبق کے مشقی سوالات کے حوالے سے مشق کے صفحات کے ذیلی حاشیے میں مختلف سر گرمیوں کے لیے طریقہ ہائے تدریس اور راہ نما نکات فراہم کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ اوکسفرڈ یونی ورسٹی

پریس کی کتب میں اسباق کی مشقوں میں کہیں کہیں ذیلی حاشیہ دے کر اساتذہ کے لیے رہنما نکات دیے گئے ہیں۔

درسی کتابوں میں مشہور اور قابلِ ذکر شخصیات کی شمولیت طلبہ کو ان کی خدمات اور زندگی کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ کرنا ہوتا ہے۔ان شخصیات کے بارے میں مضامین شامل کرتے وقت، صوبائی اور علاقائی تناظر پر غور کرنا بہت ضروری ہے تاکہ ان کی خدمات کی زیادہ جامع تصویر کشی یقینی بنائی جاسکے۔ مختلف خطوں سے تعلق رکھنے والے افراد کی کامیابیوں اور خدمات کو اجاگر کر کے درسی کتب ان علاقوں کے طلبہ میں فخر اور شناخت کے احساس اور قومی اتحاد کو بھی فروغ دے سکتی ہیں۔ان اعداد و شمار کو قومی اہداف کے مطابق پیش کرنے سے طلبہ کو یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ کس طرح مقامی اور علاقائی کوششیں ملک کی وسیع تر ترقی میں کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ نقطۂ نظر اس خیال کو بھی تقویت دیتا ہے کہ قوم کا ہر حصہ اجتماعی ترقی کے حصول میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔اس حوالے سے قومی نصاب میں درج ہے:

> "مشاہیر اور دیگر شخصیات سے متعلق مضامین شامل کرتے ہوئے صوبائی، علاقائی تناظر کو مدِ نظر رکھا جائے اور ان کی خدمات اس طرح سے پیش کی جائیں کہ قومی مقاصد کے حصول میں ممد و معاون ہو سکیں۔اسی طرح جہاں ممکن ہو علاقائی یا صوبائی سطح کے شعرا وادبا کی تخلیقات کو نمائندگی دی جائے۔"(۲۵)

اس حوالے سے منتخب کردہ پبلشرز کی کتب کے جائزے سے سامنے آتا ہے کہ منتخب کردہ پبلشرز کے ہاں مشہور شخصیات سے متعلق مضامین شامل کرتے ہوئے قومی اور صوبائی تناظر کو سامنے رکھا گیا ہے۔ نیشنل بُک فاؤنڈیشن کی جماعت چہارم کی کتب میں 'گلدستہ' کے عنوان سے مقامی مشاہیر کے حوالے سے ایک سبق شامل کیا گیا ہے۔اس ایک سبق میں رحمان بابا، شاہ عبداللطیف بھٹائی، بلھے شاہ، مست توکلی، للہ عارفہ اور بابا چلاسی جیسے شعرا کا تذکرہ کیا گیا ہے جو کہ جماعت چہارم کے طلبہ کی ذہنی استعداد سے مطابقت نہیں رکھتا۔ پرائمری سطح پر علاقائی یا صوبائی سطح کے شاعروں کی کتب میں شمولیت زیادہ مناسب امر نہیں ہے۔ اس موضوع کو جماعت ششم سے کتب کا حصہ بننا چاہیے۔

نصابی کتابیں اس لیے بھی اہمیت رکھتی ہیں کہ یہ احترام، رواداری، سماجی ہم آہنگی اور پر امن بقائے باہمی کو فروغ دینے نیز کم عمری سے ہی طلبہ کے اقدار اور روّیوں کو تشکیل دینے میں نمایاں کردار ادا کرتی ہیں۔ ان اصولوں پر زور دینے والے اسباق، کہانیاں اور مثالیں شامل کر کے، درسی کتابیں طلبہ کو ثقافت، مذہب یا پس

منظر میں اختلافات سے قطع نظر دوسروں کے ساتھ وقار اور احترام کے ساتھ سلوک کرنے کی اہمیت سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔ابتداہی سے احترام اور رواداری کے نظریات کی یہ نمائش ایک ایسی ذہنیت فروغ دیتی ہے جو تنوع کی قدر کرتی ہے اور طلبہ کو دوسروں کے ساتھ غور و فکر اور ہمدردانہ انداز میں مشغول ہونے کی ترغیب دیتی ہے۔ مزید برآں، درسی کتابیں جو سماجی ہم آہنگی اور پرامن بقائے باہمی کی اہمیت اجاگر کرتی ہیں، ایک زیادہ ہم آہنگ اور مستحکم معاشرے کی تعمیر میں کردار ادا کرتی ہیں۔درسی کتب تنازعات کے حل، تعاون اور باہمی تفہیم پر منظر نامے اور تبادلۂ خیال پیش کر کے، طلبہ کو تعمیری انداز میں باہمی اور معاشرتی چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے ضروری مہارتوں سے لیس کرتی ہیں۔ تعلیم میں ان اقدار کو فروغ دینے سے نہ صرف طلبہ کو اپنے سماج میں مثبت کردار ادا کرنے کے لیے تیار کیا جاتا ہے بلکہ ایک زیادہ پرامن اور جامع دنیا کی بنیاد رکھنے میں بھی مدد ملتی ہے۔اس طرح کے مواد کے ذریعے درسی کتابیں آنے والی نسلوں کو پروان چڑھانے میں معاون ثابت ہوتی ہیں جو متنوع اور باہم مربوط عالمی معاشرے میں ہم آہنگی سے رہنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔اس حوالے سے یکساں نصاب میں سفارش پیش کی گئی ہے:

> "کتاب مجموعی طور پر احترامِ آدمیت، برداشت، معاشرتی ہم آہنگی اور پُرامن بقائے باہمی کو فروغ دینے میں معاون ہو۔"(۲۶)

منتخب کردہ پبلشرز کی کتب کا مطالعہ کیا جائے تو علم ہوتا ہے کہ کوشش کی گئی ہے کہ کتابیں برداشت، معاشرتی ہم آہنگی اور باہمی تعاون کے فروغ میں اپنا کردار ادا کریں۔احترامِ آدمیت کے درس کے ساتھ اگر کتب میں دوسرے مذاہب کے احترام کے حوالے سے بھی مواد شامل کیا جائے تو معاشرے میں سے انتہا پسندی اور نفرت کو کم کیا جا سکتا ہے۔ مختلف مذاہب کے حوالے سے مواد کی شمولیت سے طلبہ کی شخصیت کی تعمیر کی جائے تا کہ ان میں دوسرے مذاہب کے لیے برداشت اور احترام کا جذبہ پیدا ہو۔ معاشرے میں برداشت پیدا کرنا اور دوسرے مذاہب کا احترام وقت کی اہم ضرورت ہے۔اس کے لیے ضروری ہے کہ بچپن ہی سے طلبہ کی تربیت کی جائے۔اس حوالے سے درسی کتب میں مواد شامل کیا جانا چاہیے۔

نصابی کتابوں میں مطالعے سے متعلق اضافی مواد کے لیے ویب سائٹس اور کتابوں کے نام شامل کرنا سیکھنے کے تجربے کو بہتر بنانے کے لیے اہم ہے۔ یہ وسائل طلبہ کو زیادہ گہرائی میں موضوعات تلاش کرنے اور مختلف نقطۂ نظر تک رسائی حاصل کرنے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ ویب سائٹس اور کتب کے نام تجویز کرنے

سے درسی کتب طلبہ کی قابلِ اعتماد ذرائع کی طرف رہنمائی کر سکتی ہیں، یوں جماعت کے کمرے میں حاصل کردہ تعلیم کو تقویت ملتی ہے۔ یہ انداز زندگی بھر سیکھنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، طلبہ کی تحقیقی صلاحیتوں کو فروغ دینے میں مدد کرتا ہے اور اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ انھیں درسی کتاب سے باہر تازہ ترین معلومات اور متنوع تعلیمی آلات تک رسائی حاصل ہو۔ اس حوالے سے یکساں قومی نصاب میں درج ہے:

"مطالعہ سے متعلق اضافی مواد کے لیے ویب سائٹس اور کتب کے نام تجویز کیے جائیں۔"[۲۷]

اس تناظر میں دیکھا جائے تو نیشنل یونی ورسٹی پریس کی پرائمری جماعت کی اردو کی کتب میں جماعت اوّل اور دوم کی کتب میں مطالعے کے لیے ویب سائٹس کے نام تجویز نہیں کیے گئے۔ جماعت سوم کی کتاب میں انٹرنیٹ سے مدد لینے کی ہدایت تو دی گئی ہے مگر کسی ویب سائٹ کا نام نہیں دیا گیا۔ صرف جماعت چہارم اور پنجم کی کتب میں ویب سائٹ کا نام دیا گیا ہے۔ نیز جماعت اوّل تا پنجم کسی بھی کتاب میں اضافی مطالعے کے لیے کسی کتاب کا نام تجویز نہیں کیا گیا۔ اضافی مطالعے کے لیے آفاق سن سیریز کی جماعت اوّل، سوم اور چہارم کی کتاب میں پڑھائی کے مواد کے لیے ویب سائٹ کا نام تجویز کیا گیا ہے۔ جب کہ جماعت دوم اور پنجم کی کتب میں ویب سائٹ کا نام تجویز نہیں کیا گیا۔ علاوہ ازیں اضافی مطالعے کے لیے کسی بھی جگہ پر کتب کا نام تجویز نہیں کیا گیا۔ اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی اُردو کی پرائمری جماعت کی کتب میں پڑھائی میں مدد لینے کے لیے انٹرنیٹ کا حوالہ ہر سطح کی کتاب میں دیا گیا ہے۔ مگر کسی بھی کتاب میں کسی بھی ویب سائٹ کا حوالہ نہیں دیا گیا اور نہ ہی کسی جگہ اضافی مطالعے کے لیے کتاب کا نام دیا گیا ہے۔

پڑھائی کے دوران میں اگر متن طویل ہو اور ایک ہی پیرے اور طرز کی صورت پیش کیا جائے تو طلبہ اس میں دل چسپی نہیں لیتے اور انھیں تفہیم میں بھی مشکل پیش آتی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ متن کو مختلف چھوٹے چھوٹے پیروں یا حصوں میں تقسیم کیا جائے۔ اس حوالے سے یکساں قومی نصاب برائے اُردو میں دی گئی سفارش: """طویل متن کو کئی حصوں یا پیروں میں بانٹا جائے۔"[۲۸] کو درسی اسباق کی تیاری میں پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ اس تناظر میں آفاق سن سیریز اور نیشنل بُک فاؤنڈیشن کی کتب کے جائزے سے پتا چلتا ہے کہ اسباق کے متن کو چھوٹے چھوٹے پیروں میں تقسیم کیا گیا ہے تاکہ طلبہ کو متن کا مفہوم سمجھنے میں آسانی ہو اور وہ دلچسپی، دھیان اور توجہ سے اسباق کا مطالعہ کر سکیں۔ اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی جماعت اوّل تا پنجم کی کتب کے جائزے سے سامنے آتا ہے کہ تمام کتب میں طویل متن کو مختلف پیرایوں میں تقسیم نہیں کیا گیا۔ دو صفحات

کا سبق بھی ایک طویل پیرے میں پیش کیا گیا ہے۔ نمونے کے طور پر تصویر ذیل میں دی گئی ہے۔

ربط اور فطری روانی تحریر میں حُسن اور دلکشی پیدا کرتی ہے۔ بے ربط تحریر قاری کی طبیعت کو بوجھل کر دیتی ہے اور قاری متن میں دل چسپی نہیں لیتا۔ اسی طرح اگر متن کی زبان مشکل اور الفاظ دقیق ہوں نیز پڑھنے والے کو اس کا مفہوم سمجھنے کے لیے بار بار اساتذہ کرام، کسی بڑے یا لغت سے مدد لینی پڑے تو وہ تحریر میں دل چسپی نہیں لے گا اور اس کی توجہ بٹ جائے گی۔ آسان فہم متن طلبہ میں مطالعے کا شوق پیدا کرتا ہے۔ ان میں خود اعتمادی آتی ہے اور وہ دل جمعی اور لگن سے پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لیے اسباق کے متن کی ترتیب و تنظیم کے وقت اس بات کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے کہ متن سادہ اور آسان الفاظ پر مشتمل ہو۔ متن میں شامل الفاظ ایسے ہوں جو طلبہ روزمرہ زندگی میں بات چیت میں استعمال کرتے اور ارد گرد سے سنتے رہتے ہیں۔ دقیق اور مشکل الفاظ یا پھر قدیم محاورات و الفاظ جن کا روزمرہ زندگی اور نصابی ضروریات سے کوئی لینا دینا نہیں ہے، انھیں کتب کا حصہ نہیں بنانا چاہیے۔ ایسے محاورات و الفاظ طلبہ کی ذہنی استعداد کے مطابق نہیں ہوتے، نہایت مشکل ہوتے ہیں نیز روزمرہ زندگی میں ان کا استعمال نہیں کیا جاتا تو طلبہ ان کے سیکھنے میں دلچسپی کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ یکساں قومی نصاب برائے اُردو میں اس حوالے سے بھی سفارشات پیش کی گئی ہیں۔ جن کے مطابق:

"تحریر میں ربط اور فطری روانی کا خیال رکھا جائے۔ درسی متن کی زبان روزمرہ کی بول چال اور عملی ضروریات کے قریب ہو۔ ان قدیم الفاظ، مشکل تراکیب اور غیر مستعمل محاورات سے اجتناب کیا جائے جن کا نصابی ضروریات سے تعلق نہ ہو۔"[۲۹]

ان سفارشات کے تناظر میں منتخب کردہ پبلشرز کی پرائمری سطح کی کتب کا جائزہ لینے سے علم ہوتا ہے کہ کتب کے متن میں استعمال کی جانے والی زبان روزمرہ زندگی اور بول چال کی زبان ہے۔ کتب میں مشکل،

متروک اور قدیم الفاظ و محاورات کا استعمال نہیں کیا گیا اور کتب کے متن کا انتخاب کرتے ہوئے طلبہ کی ذہنی عمر اور معاشرتی و سماجی ضروریات کو مدِ نظر رکھا گیا ہے۔ نیز متن میں ربط اور فطری روانی موجود ہے۔

جب بھی حضرت محمد ﷺ کا نامِ مبارک لیا جائے تو اس کے ساتھ خاتم النبیین اور درود و سلام لازمی لکھا جائے۔ اس کا مقصد بچوں کے دل میں نبی آخر الزماں ﷺ کی عقیدت و محبت پیدا کرنا اور اس عقیدے کو مضبوط بنانا ہے کہ آپ ﷺ، اللہ کے آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اس حوالے سے یکساں قومی نصاب میں درج ہے:

> کتاب میں جہاں بھی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نام لکھا جائے وہ اس طرح لکھا جائے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔" [۳۰]

اس حوالے سے نصاب میں پیش کردہ تجویز کے مدِ نظر تینوں پبلشرز کی پرائمری جماعت کی اُردو کی کتب کا جائزہ لیا گیا ہے۔ تمام کتب کی تیاری میں اس اَمر کا خاص خیال رکھا گیا ہے اور جس جس جگہ نبی کریم ﷺ کا اسم مبارک آیا ہے اس کے ساتھ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تحریر کیا گیا ہے۔

ز۔ الفاظ کی تشکیل، تحریر کے ربط، الفاظ کے استعمال کے متعلق سفارشات کا درسی کتب کے حوالے سے جائزہ

نصابی کتابوں میں اردو میں گنتی کے ہندسوں اور نمبروں کو شامل کرنا کئی وجوہات کی بنا پر اہم ہے۔ یہ طلبہ کو ان کی زبان کے حوالے سے مضبوط بنیاد تیار کرنے میں مدد کرتا ہے اور ان کی ریاضیاتی تصورات کی تفہیم کو بڑھا سکتا ہے۔ نمبروں کے لیے اردو کا استعمال اعداد و شمار کے ساتھ ساتھ زبان کی مہارت کو مضبوط بنانے میں مدد کرتا ہے۔ اردو میں نمبر لکھنا لسانی اور ثقافتی ورثے کو فروغ دینے کے تعلیمی مقصد سے مطابقت رکھتا ہے۔ یہ مختلف تعلیمی سیاق و سباق میں اردو کے استعمال کو محفوظ اور مضبوط بنانے میں مدد کرتا ہے، جس سے درسی کتابیں تعلیمی ترقی اور ثقافتی تسلسل دونوں کے لیے ایک آلہ بن جاتی ہیں، جس سے زیادہ جامع سیکھنے کے ماحول کو فروغ ملتا ہے۔ اس حوالے سے قومی نصاب میں پیش کردہ سفارش درج ذیل ہے: "کتاب میں جہاں کہیں بھی گنتی کے ہندسے یا اعداد لکھنے کی ضرورت ہو اردو میں لکھے جائیں۔" [۳۱]

اس سفارش کے حوالے سے دیکھا جائے تو منتخب کردہ تینوں پبلشرز کی کتب میں اس بات کا خاص خیال

رکھا گیا ہے۔ کتاب میں جہاں جہاں گنتی کے ہندسے یا اعداد لکھنے کی ضرورت پیش آئی ہے، وہ سب اُردو میں ہی لکھے گئے ہیں۔

زبان کی درسی کتب میں عام طور پر طلبہ کے ذخیرۂ الفاظ اور تفہیم کی مہارت کو بڑھانے کے لیے مشکل الفاظ شامل کیے جاتے ہیں۔ بعض اوقات متن کے لیے ایسے الفاظ منتخب کیے جاتے ہیں جو کم عام یا تھوڑے مشکل ہوتے ہیں اور طلبہ میں زبان کی تفہیم بڑھانے کو چیلنج کرتے ہیں۔ان مشکل الفاظ کے معنی سمجھنا طلبہ کے لیے متن کے مجموعی مواد کو سمجھنے اور اپنی زبان کی مہارت کو بہتر بنانے کے لیے اہم ہے۔اس کے علاوہ، مشکل الفاظ کی شمولیت سے طلبہ کو مواد کی گہرائی میں جانے کی ترغیب ملتی ہے۔ان الفاظ کی مدد سے طلبہ نہ صرف اپنے ذخیرۂ الفاظ کو بہتر بناتے ہیں بلکہ سیاق وسباق یا الفاظ کی ساخت سے معنی سمجھنے کے ساتھ ساتھ تنقیدی سوچ کی صلاحیتوں کو بھی فروغ ملتا ہے۔ یہ عمل زبان سیکھنے میں اس لحاظ سے اہم ہے کیوں کہ یہ طلبہ کو زیادہ پیچیدہ متن سمجھنے اور زیرِ مطالعہ زبان میں زیادہ درست اور مؤثر طریقے سے اظہار کرنے کے قابل بناتا ہے۔ نصابی کتابوں میں مشکل الفاظ سیکھنے کا چیلنج زبان کی روانی کے حصول میں ایک اہم قدم ہے۔ طلبہ کے لیے بعض اوقات الفاظ کے معنی کی تفہیم مشکل ہوتی ہے۔اس لیے اگر ان الفاظ کے معنی کتب میں شامل کر دیا جائیں تو طلبہ کے لیے آسانی ہو جاتی ہے۔اس حوالے سے یکساں قومی نصاب برائے اردو میں سفارش دی گئی ہے:

> کتاب کے آخر میں بھی حروفِ تہجی کی ترتیب سے فرہنگ شامل کی جائے یا مشقی سوالات سے قبل مشکل الفاظ کے معنی دیے جائیں۔[۳۲]

دی گئی سفارش کے مطابق تینوں پبلشرز کی کتب کا جائزہ لیا گیا ہے۔ جائزے سے سامنے آتا ہے کہ نیشنل بُک فاؤنڈیشن کی پرائمری جماعت کی اُردو کی تمام کتب میں ہر سبق کے مشقی سوالات سے قبل 'نئے الفاظ' کی سرخی کے تحت مشکل الفاظ کے معنی دیے گئے ہیں۔آفاق سن سیریز کی جماعت اوّل تا جماعت پنجم کی اُردو جماعت کی تمام کتب میں ہر سبق کے مشکل الفاظ کے معنی 'اہم الفاظ' کی سرخی کے تحت مشقی سوالات سے پہلے تحریر کیے گئے ہیں۔ جب کہ اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کی اردو کی پرائمری جماعت کی کتابوں کے آخر میں فرہنگ دی گئی ہے جس میں مشکل الفاظ کے معنی سبق وار درج ہیں۔

الفاظ سازی اور جملوں کی تشکیل کے حوالے سے دیکھا جاسکتا ہے کہ ابتدائی جماعت میں توجہ حروف کی ساخت اور ان کی مختلف شکلوں کو سمجھنے پر دی جاتی ہے چاہے وہ کسی لفظ کے آغاز، وسط یا آخر میں ظاہر ہوں۔ طلبہ ان حروف کو ملا کر الفاظ تشکیل دینا سیکھتے ہیں اور حروف کے ساتھ حروف یا دیگر لسانی اکائیوں کے امتزاج کا بھی

مطالعہ کرتے ہیں۔ جیسے جیسے طالبِ علم ان بنیادی باتوں سے زیادہ واقف ہوتے ہیں، انھیں آہستہ آہستہ پیچیدہ جملہ بنانا سکھایا جاتا ہے، جس کا آغاز دو الفاظ کے جملے سے ہوتا ہے اور بتدریج تین، چار اور پانچ الفاظ کے جملے تک ترقی کرتا ہے۔ یہ منظم پیش رفت زبان سیکھنے میں ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہے۔ بنیادی بلڈ نگ بلاکس یعنی حروف اور ان کی شکلوں میں مہارت حاصل کر کے طلبہ الفاظ اور آخر کار جملے تخلیق کرنے کے لیے ضروری مہارت حاصل کرتے ہیں۔ اس سے طلبہ میں زبان کے کام کرنے کے بارے میں واضح تفہیم پیدا ہوتی ہے، جو ان کی تعلیم میں آگے بڑھنے کے ساتھ ساتھ مؤثر طریقے سے پڑھنے، لکھنے اور بات چیت کرنے کی صلاحیت کے لیے اہم ہے۔ یکساں قومی نصاب میں ابتدائی جماعتوں خاص طور پر جماعت اوّل میں حروف، الفاظ اور جملوں کے بارے میں پیش کردہ سفارش درج ذیل ہے:

> ابتدائی جماعتوں میں خصوصاً پہلی جماعت کی پہلی اور دوسری سہ ماہی میں حروف کی اصوات اور اشکال (ابتدائی، درمیانی، آخری اور مکمل) کی ساخت، حروف ملا کر ارکان اور ارکان ملا کر الفاظ کی تشکیل پیشِ نظر رہے۔ پھر بہ تدریج دو، تین، چار اور پانچ لفظی جملوں تک لایا جائے۔ (۳۳)

اس سفارش کی روشنی میں منتخب کردہ پبلشرز کی درسی کتب کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس حوالے سے نیشنل بُک فاؤنڈیشن کی جماعت اوّل کی کتاب کے حصہ اوّل میں ترتیب کے ساتھ اور مفصل انداز میں حروف کی اشکال، اصوات، ارکان سازی اور الفاظ کی تشکیل کے بتدریج دو، تین، چار، پانچ لفظی جملوں کی تیاری عمل میں لائی گئی ہے۔ اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس کی پہلی جماعت کی کتاب میں نہایت اختصار کے ساتھ حروف، ارکان سازی، الفاظ کی تشکیل اور جملہ سازی کا ذکر کیا گیا ہے۔ آفاق سن سیریز کی جماعت اوّل کی کتاب کے حصہ اوّل میں سفارش کے مطابق حروف کی صوت و اشکال، حروف کی مدد سے مختلف ارکان کی تشکیل اور ارکان کی مدد سے الفاظ بنانے اور پھر ان الفاظ کی مدد سے جملے بنانے کے لیے مواد دیا گیا ہے۔

کتب کی تیاری میں متن اور درست اور رواں پڑھائی سکھانے کے پیشِ نظر اس میں تلفظ اور رموزِ اوقاف کا درست استعمال کیا جانا چاہیے۔ درست پڑھائی اور الفاظ کی درست ادائی کے لیے ضروری ہے کہ ابتدائی جماعتوں میں الفاظ پر اعراب کا استعمال کیا جائے۔ سبق کی تیاری کے دوران میں اس بات کا خیال رکھنا بھی اشد ضروری ہے کہ تحریر میں رموزِ اوقاف کا استعمال ہو۔ تحریری زبان میں رموزِ اوقاف بہت اہم ہیں کیوں کہ یہ جملے کو وضاحت اور معنی فراہم کرتے ہیں۔ مناسب رموزِ اوقاف کے بغیر، جملے مبہم، یا یہاں تک کہ

گمراہ کُن بھی ہو سکتے ہیں۔ رموزِ اوقاف سے کسی جملے کے معنی کو واضح کرنے میں مدد ملتی ہے جیسے سکتہ، سوالیہ، ختمہ وغیرہ۔ رموزِ اوقاف اس بات کی نشان دہی کرتے ہیں کہ جملے کہاں سے شروع ہوتے ہیں اور کہاں پر ختم ہوتے ہیں، کہاں وقفہ ہونا چاہیے اور جملے کے مختلف حصے ایک دوسرے سے کس طرح متعلق اور منسلک ہیں؟ اس طرح متن پڑھنے میں مدد ملتی ہے اور طلبہ کے لیے خیالات کے بہاؤ کی پیروی کرنا اور مصنف کے پیغام کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ تحریری مواصلات کو واضح، درست اور سمجھنے میں آسان بنانے کے لیے رموزِ اوقاف بہت ضروری ہیں۔ یہ اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ قاری متن کی درست انداز میں تشریح کرے۔

مزید برآں درسی کتب میں اس بات کا خیال بھی رکھنا چاہیے کہ سبق میں متعارف کردہ نئے الفاظ کو سبق کے آغاز میں رکھا جانا چاہیے، اس سے طلبہ ان الفاظ کو سیکھنے اور صحیح طور پر بولنے پر توجہ مرکوز کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ یہ نقطۂ نظر اس بات کو یقینی بنانے میں مدد کرتا ہے کہ طلبہ سیاق و سباق میں ان کا سامنا کرنے سے پہلے نئے الفاظ سے واقف ہوں، جس سے سیکھنے کا عمل ہموار اور زیادہ مؤثر ہو جاتا ہے۔ ان سب چیزوں کی اہمیت کی وجہ سے یکساں قومی نصاب برائے اردو میں انھیں کتب کا حصہ بنانے پر زور دیا گیا ہے۔ نصاب میں درج ہے:

> "مشکل الفاظ اور تراکیب پر اعراب ضرور لگائے جائیں۔ تشدید انتہائی ضروری ہے۔ زبر کی علامت درج نہ ہو تو کوئی ہرج نہیں۔ البتہ زیر، پیش اور علامتِ اضافت کو ضرور درج کیا جائے۔ اُردو میں جزم کی علامت دینے کی ضرورت نہیں۔ کتاب میں رموزِ اوقاف کا خاص خیال رکھا جائے۔ سبق میں شامل نئے الفاظ سبق کے شروع میں درج کیے جائیں، بچوں کو تلفظ سکھانے کے لیے ان پر اعراب لگائے جائیں۔"(۳۴)

رموزِ اوقاف کے سلسلے میں تینوں پبلشرز کی کتب میں اکا دُکا مسائل سامنے آتے ہیں۔ تمام کتب میں رموزِ اوقاف کے درست استعمال کو لے کر کہیں نا کہیں غفلت برتی گئی ہے۔ رموزِ اوقاف کے مسائل کو تیسرے باب میں رموزِ اوقاف مسائل کی سرخی کے اندر پیش کیا گیا ہے۔

درسی کتابوں کی تیاری تعلیم کا ایک اہم پہلو ہے کیوں کہ یہ براہِ راست سیکھنے کے معیار کو متاثر کرتی ہیں۔ اچھی طرح سے تیار کردہ درسی کتابیں سیکھنے کے لیے ایک منظم، جامع اور مربوط فریم ورک فراہم کرتی ہیں۔ نصاب کے ذریعے اساتذہ اور طلبہ دونوں کی رہنمائی کرتی ہیں۔ درسی کتب کے مصنفین کو چاہیے کہ درسی کتب کی تیاری کے دوران مواد کو طلبہ کی ذہنی سطح اور تعلیمی ضروریات کے مطابق ترتیب دیں۔ کتب میں نہ

صرف نصاب کے اہداف کی عکاسی ہونی چاہیے بلکہ انھیں اغلاط سے پاک ہونا چاہیے کیوں کہ مشکل اور پیچیدہ مواد یا زبان کے حوالے سے خامیوں کی موجودگی طلبہ کے لیے سیکھنے کے عمل میں رکاوٹ بن سکتی ہیں۔ مزید برآں، مصنفین کی یہ بھی ذمے داری ہے کہ وہ مواد کو تخلیقی اور دلچسپ انداز میں پیش کریں، تاکہ طلبہ کی اردو زبان میں دلچسپی بڑھے اور وہ اسے ایک زندہ زبان کے طور پر سمجھ سکیں۔ اگر کتب میں صرف معلومات کی ترسیل پر توجہ دی جائے اور طلبہ کی ذہنی صلاحیتوں کی ترقی کو مدِ نظر نہ رکھا جائے، تو اس سے نصابی مقاصد حاصل نہیں ہو سکتے۔

احتیاط سے تیار کردہ کتب تعلیمی معیار اور مقاصد کے ساتھ ہم آہنگ ہوتی ہیں۔ جن میں اس بات کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ طلبہ اپنی تعلیم کے ہر مرحلے میں ضروری علم اور مہارت حاصل کریں۔ درسی کتابیں معلومات کو منطقی ترتیب میں بھی پیش کرتی ہیں، جس سے مختلف سطح کے متعلمین کے لیے پیچیدہ موضوعات زیادہ قابلِ فہم اور قابلِ رسائی ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ، درسی کتابیں ایک مستقل وسائل کے طور پر کام کرتی ہیں جو تدریسی عمل کی حمایت کرتی ہیں۔ نیز تصورات، مثالوں، مشقوں اور جائزے کا ایک متوازن نمونہ پیش کرتی ہیں، جو تصورات کو تقویت دینے اور طالبِ علم کی ترقی کا جائزہ لینے کے لیے ضروری ہے۔ الغرض اچھی طرح سے تیار کردہ درسی کتابیں تعلیمی کامیابی اور فکری ترقی کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

حوالہ جات

۱۔یکساں قومی نصاب برائے اردو(۲۰۲۰ء)اوّل تاپنجم، پیش لفظ، قومی نصاب کونسل وزارتِ وفاقی تعلیم و تربیت اسلام آباد حکومتِ پاکستان، ص۵۸

۲۔ایضاً

۳۔ایضاً

۴۔ایضاً

۵۔ایضاً

۶۔ایضاً، ص۶۰

۷۔ایضاً، ص۶۱

۸۔ایضاً

۹۔ایضاًص۶۰۔۵۹

۱۰۔ایضاً، ص۶۰

۱۱۔ایضاً

۱۲۔ایضاً

۱۳۔ایضاً، ص۶۱

۱۴۔ایضاً، ص۵۸

۱۵۔ایضاً، ص۵۹

۱۶۔ایضاً

۱۷۔ایضاً، ص۶۱

۱۸۔ایضاً، ص۶۰

۱۹۔ایضاً، ص۵۹

۲۰۔ایضاً، ص۲۱

۲۱۔ایضاً، ص۶۰

۲۲۔ایضاً

۲۳۔ایضاً، ص۶۱

۲۴۔ایضاً

۲۵۔ایضاً

۲۶۔ایضاً

۲۷۔ایضاً

۲۸۔ایضاً، ص۵۹

۲۹۔ایضاً، ص۵۸۔۵۹

۳۰۔ایضاً، ص۵۹

۳۱۔ایضاً، ص۶۱

۳۲۔ایضاً، ص۶۰

۳۳۔ایضاً، ص۵۹

۳۴۔ایضاً

ماحصل

معاشرہ تعلیمی نظام کی تشکیل میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے، کیوں کہ یہ مخصوص سماجی اقدار، عقائد اور اصولوں کی عکاسی کرتا ہے۔ تعلیم ان معاشرتی اقدار کو ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل کرنے کے ایک ذریعے کے طور پر کام کرتی ہے۔ تعلیم کے ذریعے افراد نہ صرف علم بلکہ معاشرتی اقدار، ثقافتی طریقے اور اخلاقی اقدار بھی سیکھتے ہیں۔ جیسے جیسے معاشرہ ترقی کرتا ہے، تعلیم کو بھی نئے عہد کے تقاضوں، چیلنجوں اور تبدیلیوں کے مطابق ڈھالنا ہوتا ہے تاکہ طلبہ کو مستقبل کے لیے تیار کیا جاسکے۔ نصاب نظامِ تعلم کا ایک بنیادی جزو ہے جو سماج اور فرد کی ضروریات کو سامنے رکھ کر تشکیل دیا جاتا ہے۔ نصاب ان تعلیمی مقاصد پر مشتمل ہوتا ہے جن کا تعین تعلیمی پالیسیوں میں کیا جاتا ہے۔ اسی نصاب کے مطابق درسی کتب ترتیب دی جاتی ہیں۔ گویا تعلیمی اہداف و مقاصد کے حصول کے لیے درسی کتب ایک آلے کا کام سرانجام دیتی ہیں۔

نصاب تعلیمی عمل کا دل ہوتا ہے۔ یہ اس بات کا خاکہ پیش کرتا ہے کہ طلبہ سے کیا سیکھنے اور حاصل کرنے کی توقع کی جارہی ہے۔ نیز یہ عکاسی کرتا ہے کہ معاشرہ اپنے افراد کو کس طرح کا علم پہنچانا ضروری سمجھتا ہے۔ عمدہ انداز سے ترتیب کردہ نصاب طلبہ کی متنوع ضروریات اور وسیع تر معاشرے کے تقاضوں کو مدِ نظر رکھتا ہے اور اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ تعلیم متعلقہ اور مؤثر ہے۔ نصاب قوم کی تعمیر، شناخت اور اتحاد کی تشکیل میں مدد کرتا ہے۔ نصاب کے ذریعے ریاست اپنے شہریوں میں مشترکہ تاریخ، ثقافت اور اقدار کا احساس پیدا کر سکتی ہے۔ نصاب مشترکہ مقاصد، زبانوں اور بیانیوں پر زور دے کر قومی ہم آہنگی کے ساتھ ساتھ ملک کے اندر علاقائی اور ثقافتی تنوع کے احترام کے ساتھ قومی اتحاد کو بھی فروغ دیتا ہے۔ قومی ریاست کی پالیسیاں اور نظریات نصاب سمیت تعلیم کے ڈھانچے کو نمایاں طور پر متاثر کر سکتے ہیں۔ مثلاً جمہوریت، سماجی انصاف یا معاشی ترقی کے لیے کسی قوم کی وابستگی اس کے تعلیمی اہداف اور نصاب کے ڈیزائن میں ظاہر ہوتی ہے نیز، معاشرے کے مطالبات اور چیلنجز جیسے سماجی عدم مساوات، ثقافتی تنازعات، یا تکنیکی ترقی وغیرہ قومی پالیسیوں اور تعلیمی اصلاحات میں تبدیلیوں کا باعث بن سکتے ہیں۔ معاشرہ، تعلیم، نصاب اور قوم ایک دوسرے پر انحصار کرنے والے عناصر ہیں جو افراد کی ترقی اور لوگوں کی اجتماعی شناخت تشکیل دینے کے لیے مل کر کام کرتے ہیں۔ تعلیم اور نصاب وہ آلات ہیں جن کے ذریعے معاشرہ اور قوم اپنی اقدار اور اہداف آنے والی نسلوں تک پہنچاتے ہیں۔ نیز یہ آلات معاشرے اور قوم دونوں کی بدلتی ہوئی ضروریات اور حرکیات کا بھی جواب دیتے ہیں۔

مشترکہ اقدار، ثقافتی افہام و تفہیم اور قومی شناخت کو فروغ دے کر قومی یکجہتی کو فروغ دینے کے لیے پاکستان میں یکساں قومی نصاب ۲۰۲۰ء متعارف کروایا گیا۔ جس کا مقصد پورے ملک میں ایک معیاری نصاب لاگو کرنا ہے تاکہ ملک بھر کے تمام طلبہ یکساں بنیادی علم اور مہارتیں حاصل کریں اور تمام طلبہ کے لیے تعلیمی مواد، معیار اور حاصلاتِ تعلم میں مستقل مزاجی کو یقینی بنایا جاسکے۔ یہ مستقل مزاجی اعلیٰ تعلیمی معیارات کو برقرار رکھنے میں مدد کرتی ہے اور اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ طلبہ کا جائزہ اسی معیار کی بنیاد پر کیا جائے، جس سے ملک بھر میں تعلیمی کارکردگی کے منصفانہ موازنے میں سہولت ہو۔ بین الاقوامی معیارات کے ساتھ منسلک ایک معیاری قومی نصاب ملک کے تعلیمی نظام کی عالمی مسابقت کو بڑھا سکتا ہے۔ نیز طلبہ کو عالمگیریت کی دنیا میں کامیابی کے لیے درکار مہارتوں اور علم سے لیس کرتا ہے۔ یکساں قومی نصاب کا نفاذ پورے ملک میں تعلیمی مساوات اور تسلسل کو یقینی بنانے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ اس کا بنیادی فائدہ یہ ہے کہ یہ جغرافیائی یا سماجی اقتصادی اختلافات سے قطع نظر تعلیم کو معیاری بناتا ہے۔

نصاب کی تیاری کے بعد سب سے اہم مرحلہ اس کا نفاذ اور اطلاق ہوتا ہے۔ تعلیمی اداروں میں نصاب کے نفاذ کے لیے درسی کتاب ایک بنیادی وسیلے اور آلے کے طور پر کام کرتی ہے۔ درسی کتاب کی ترتیب و تشکیل قومی نصاب کی تناظر میں کی جاتی ہے۔ چونکہ نصاب مقاصد، حاصلاتِ تعلم، مواد، تدریسی حکمتِ علمیوں، جانچ اور جائزے پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس لیے درسی کتب کی تیاری میں بھی ان سب اجزا کی شمولیت کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ درسی کتاب ان تمام اہداف و مقاصد کے حصول میں معاون ثابت ہونی چاہیے جنھیں نصاب میں مقرر کیا گیا ہے کیوں کہ اس کے بغیر تعلیمی اہداف حاصل نہیں کیے جاسکتے ہیں۔

گزشتہ ابواب میں کی گئی تحقیق، یکساں قومی نصاب برائے اُردو ۲۰۲۰ء کے تناظر میں درسی کتب کا جائزہ کتب اور نصاب میں موجود مطابقت، عدم مطابقت اور بہتری کے حوالے سے نقطۂ نظر پیش کرتی ہے۔ یکساں قومی نصاب کا مقصد ایک قوم بنانے کے ساتھ ساتھ طلبہ کی لسانی استعدا بڑھانا، لسانی ترقی کے ساتھ انھیں اکیسویں صدی کے چیلنجز کے لیے تیار کرنا، معاشرے میں برداشت کو فروغ دینا، امن کی فضا قائم کرنا اور طلبہ کو معاشرے کا کارآمد اور مفید شہری بنانا ہے۔ یہ مقاصد اسکول میں پڑھائی جانے والی کتب کی مدد سے حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ درسی کتب کی تشکیل میں نصاب کو مدِ نظر رکھا جائے۔

درسی کتب قومی مقاصد کے حصول کے لیے بنیادی آلے کی حیثیت رکھتی ہیں چنانچہ ضروری ہے کہ ان کی تیاری میں ایسے اساتذہ (مصنفین) کو شامل کیا جائے جو انتہائی قابل ہونے کے ساتھ ساتھ متعلقہ تدریسی

سطح پر تجربہ رکھتے ہوں، کیونکہ ایسے اساتذہ طلبہ کی سیکھنے کی ضروریات اور تعلیمی معیار سے بخوبی واقف ہوتے ہیں۔ تجربہ کار اساتذہ نہ صرف مضمون کی گہرائی کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں بلکہ نصاب کے بنیادی مقاصد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ایسا مواد ترتیب دیتے ہیں جو طلبہ کے لیے نہایت مؤثر ہو۔ علاوہ ازیں انھیں جدید تدریسی رجحانات اور سیکھنے کے طریقوں سے مکمل آگاہی ہونی چاہیے تاکہ درسی کتب طلبہ کے لیے دلچسپ اور فائدہ مند ہو۔ یکساں قومی نصاب کے تحت پرائمری درسی کتب کی کامیابی مصنفین کی صلاحیت، تخلیقی سوچ، اور نصاب کے اہداف کو صحیح طریقے سے پورا کرنے پر منحصر ہے۔ ان کتابوں کی تیاری میں کسی قسم کی کمی یا کوتاہی نصاب کے مقاصد کی تکمیل میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔ لہٰذا، مصنفین کو اس عمل میں انتہائی احتیاط، مہارت اور ذمے داری کے ساتھ کام کرنا چاہیے۔

یکساں قومی نصاب برائے اُردو ۲۰۲۰ء کے تناظر میں منتخب کردہ پرائمری جماعت کی کتب کا تنقیدی مطالعہ نصاب اور درسی کتب کے کئی پہلوؤں پر روشنی ڈالتا ہے۔ تعلیمی اہداف و مقاصد کے حصول کے لیے یکساں قومی نصاب برائے اردو میں مجوزہ حاصلاتِ تعلم مقرر کر دیے گئے ہیں۔ جو مختلف لسانی مہارتوں کے حصول میں مددگار ہیں۔ درسی کتب کے اسباق کی تیاری میں ان حاصلاتِ تعلم کو مدِ نظر رکھنا بہت ضروری ہے تا کہ متعین کردہ اہداف و مقاصد حاصل کیے جا سکیں۔ علاوہ ازیں درسی کتب کے تنقیدی جائزے سے یہ علم ہوتا ہے کہ درسی کتب میں دیا گیا مواد نصاب میں تجویز کیے گئے مواد سے کس حد تک مطابقت رکھتا ہے۔ نیز یکساں قوم نصاب کے فریم ورک میں پیش کردہ درسی کتب کی تیاری کی سفارشات کے مطابق کتب ترتیب دی گئی ہیں یا نہیں۔

اردو کی درسی کتب عمومی طور پر یکساں قومی نصاب کے اہداف و مقاصد کی ترجمانی کرتی دکھائی دیتی ہیں۔ نصاب میں موجود حاصلاتِ تعلم نصابی کتب کے درسی یونٹوں کے شروع میں چوکھٹوں کی شکل میں درج کیے گئے ہیں۔ درج شدہ حاصلاتِ تعلم سبق میں موجود لسانی مہارتوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ قومی نصاب میں دیے گئے حاصلاتِ تعلم کی درسی کتب میں ترجمانی کے حوالے سے تفاوت دیکھنے میں آتا ہے۔ کتب میں کئی مہارتیں ایسی ہیں جن پر زیادہ زور دیا گیا ہے اور کئی اہم مہارتوں کے حصول میں عمومیت کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔

زبان کی آموزش کے حوالے سے درسی کتب وہ آلات ہیں جو طلبہ کی مواصلاتی صلاحیتوں کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ کتابیں منظم وسائل کے طور پر کام کرتی ہیں جو طلبہ کی زبان کی پیچیدگیاں (بشمول

گرامر، الفاظ، نحو، اور ادبی اظہار) سیکھنے میں رہنمائی کرتی ہیں۔ اچھی طرح سے تشکیل کردہ زبان کی کتابوں کے ذریعے، طلبہ منظم طریقے سے اپنے پڑھنے، لکھنے، بولنے اور سننے کی صلاحیتوں کو بڑھا سکتے ہیں۔ یہ مہارتیں نہ صرف تمام مضامین میں تعلیمی کامیابی کے لیے اہم ہیں بلکہ طلبہ کی روزمرہ زندگی میں بامعنی مواصلات کی ترسیل کے لیے بھی ضروری ہیں۔ لسانی کتب کی اہمیت کے پیشِ نظر انھیں زبان دانی کی اغلاط سے مکمل طور پر پاک ہونا چاہیے تاکہ طلبہ اغلاط سے پاک اور مستند زبان سیکھ سکیں۔ اس حوالے سے پرائمری کی سطح پر کتب میں زبان دانی کے مسائل موجود ہیں۔

درسی کتب کی تیاری کے لیے یکساں قومی نصاب میں باقاعدہ ایک فریم ورک اور تنظیم موجود ہے جسے مدِ نظر رکھتے ہوئے کتب کو ترتیب دینے کا کہا گیا ہے۔ درسی کتابیں بنیادی تدریسی وسائل کے طور پر کام کرتی ہیں جو اساتذہ اور طلبہ دونوں کے لیے منظم مواد اور رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ درسی کتابیں اس بات کو یقینی بناتی ہے ہیں کہ نصاب مربوط اور جامع انداز میں پیش کیا جائے، جس میں تمام ضروری موضوعات اور تصورات منظم طریقے سے شامل کیے جائیں۔ درسی کتب میں مختلف قسم کے تدریسی آلات شامل ہوتے ہیں مثلاً مثالیں، مشقیں اور سرگرمیاں جو سیکھنے کے متنوع انداز اور ضروریات کو پورا کرتی ہیں۔ مزید برآں، درسی کتابیں جو معاصر علم اور معاشرتی تبدیلیوں کی عکاسی کرتی ہیں اس بات کو یقینی بناتی ہیں کہ طلبہ متعلقہ معلومات سیکھ رہے ہیں۔ نیز انھیں حقیقی دنیا کے چیلنجوں کے لیے تیار کیا جا رہا ہے۔ یوں درسی کتابوں کی تیاری اس بات کو یقینی بنانے کے لیے بنیاد فراہم کرتی ہے کہ تعلیم مؤثر ہو اور معاشرے کی بڑھتی ہوئی ضروریات سے ہم آہنگ ہو۔

یہ تحقیق یکساں قومی نصاب ۲۰۲۰ء کے تناظر میں نصاب کی ترقی اور نصابی مواد کے درمیان پیچیدہ تعلق پر روشنی ڈالتی ہے۔ اگرچہ منتخب پبلشرز کی پہلی سے پانچویں جماعت تک کی اردو کی نصابی کتابیں عام طور پر نصاب کے مقاصد سے مطابقت رکھتی ہیں، لیکن بعض ایسی جہتیں بھی ہیں جہاں بہتری کی گنجائش موجود ہے۔ ان مسائل کے عمیق جائزے اور اصلاح سے تعلیمی اہداف و مقاصد کے حصول کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔ نیز طلبہ زیادہ بامعنی اور مؤثر تعلم کے ذریعے پاکستان میں تعلیمی مساوات اور معیار کے وسیع تر اہداف میں حصہ ڈال سکتے ہیں۔

نتائج

یکساں قومی نصاب برائے اردو (۲۰۲۰ء) کے تناظر میں درسی کتب کے تنقیدی جائزے کے لیے کی جانے والی تحقیق کے دوران سامنے آنے والے نتائج درج ذیل ہیں۔

ا۔ یکساں قومی نصاب برائے اُردو ۲۰۲۰ء میں تجویز کردہ حاصلاتِ تعلم اور درسی کتب میں ان حاصلاتِ تعلم کی نمائندگی میں تناسب کا ہونا ضروری ہے۔ تحقیق میں سامنے آیا ہے کہ کچھ کتب میں لسانی مہارتوں میں توازن موجود نہیں ہے۔ تینوں پبلشرز نے حاصلاتِ تعلم ،استحسان و تنقید، تقریر اور تخلیقی لکھائی کے حصول کو زیادہ اہمیت نہیں دی۔ نیز بعض حاصلاتِ تعلم درسی کتب میں بالکل شامل نہیں کیے گئے۔

۲۔ یکساں قومی نصاب برائے اُردو میں برداشت ، ہم آہنگی اور بھائی چارے کے فروغ پر زور دیا گیا ہے ۔ معاشرے میں امن و آتشی اور محبت کے فروغ کے لیے درسی اسباق میں اقلیتوں کے حوالے سے مواد موجود نہیں ہے ۔ مکالموں اور کہانیوں پر مشتمل اسباق میں اقلیتی کردار شامل نہیں ہیں نہ ہی ان کے کسی تہوار اور شخصیات وغیرہ کا ذکر ملتا ہے۔

۳۔ اُردو کے نصاب اور کتب میں جہاں اسلامی مواد دیا گیا ہے، وہاں درج ہے کہ اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب کے طلبہ کو اسلامی مواد پڑھنے پر مجبور نہ کیا جائے۔ نیز امتحانی سوالات میں اسلامی موضوعات پر سوال دینے کی صورت میں دیگر مذاہب کے طلبہ کے لیے متبادل سوال دیا جائے۔ غیر مسلموں کو کیا پڑھایا جانا چاہیے اس کے حوالے سے کوئی کتاب یا مواد تجویز نہیں کیا گیا مواد معلمہ کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا ہے جو کہ مناسب نہیں ہے۔

۴۔ یکساں قومی نصاب برائے اُردو کی روشنی میں، کتب میں انٹرنیٹ کی مدد سے مختلف سرگرمیوں کے بارے میں ہدایات دی گئی ہیں۔ پاکستان میں دور دراز علاقوں میں انٹرنیٹ کی سہولت موجود نہیں ہے۔ اسی طرح بعض علاقے ہیں جہاں سہولت تو موجود ہے مگر نیٹ ورک کے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس صورت میں، متبادل ہدایات یا سرگرمیاں کتاب کا حصہ نہیں ہیں۔

۵۔ یکساں قومی نصاب برائے اُردو ۲۰۲۰ء میں درسی کتب میں علاقائی شعرا اور ادبا کی تصانیف اور کلام کے بارے میں مواد شامل کرنے کی سفارش پیش کی گئی ہے۔ اس تجویز پر نظرِ ثانی کی ضرورت ہے کیوں کہ جماعت پنجم کی سطح تک طلبہ میں شعری ذوق اور جمالیاتی حس پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی ہوتی ہے۔ اس سطح پر نصاب میں علاقائی اور صوبائی سطح کے شعرا اور ادبا کی تخلیقات کی شمولیت طلبہ کی ذہنی سطح سے مطابقت نہیں رکھتی ہے۔ علاقائی شعرا اور ادبا کے بارے میں مواد مڈل اور سیکنڈری کی سطح پر شامل کرنا مناسب ہے۔

۶۔ تینوں پبلشرز کے ہاں نبی پاک ﷺ کے حوالے سے پیش کردہ واقعات اور اسباق لکھنے کے لیے جن مصنفین کی کتب سے استفادہ کیا گیا ہے ان مصنفین کا نام درج نہیں کیا گیا۔اس کے علاوہ کتب میں شامل احادیث کے حوالے کے لیے، صرف کتب کا نام لکھا گیا ہے اور حدیث نمبر شامل نہیں کیا گیا۔اسی طرح قرآن پاک کی آیات کا ترجمہ درج کرتے ہوئے سورہ کے نام کے ساتھ آیت نمبر بھی درج نہیں ہے۔

۷۔ نصاب میں درج ہے کہ حضرت محمد ﷺ کا نام مبارک جہاں کہیں بھی آئے اس کے ساتھ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تحریر کیا جائے۔اس حوالے سے دیکھا جائے تو کتب میں آپ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ کے بارے میں تحریر کردہ اسباق کے ہر پیراگراف میں کافی دفعہ آپ ﷺ کا نامِ گرامی آتا ہے، چونکہ پرائمری کے طلبہ چھوٹے ہوتے ہیں اس لیے سبق کی روانی متاثر ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔اگر خاتم النبیین ﷺ ہر پیراگراف کے شروع میں ایک دفعہ تحریر کرکے باقی پیراگراف میں اس کا مخفف درج کر دیا جاتا تو طلبہ کے لیے آسانی ہو جاتی۔

۸۔روزمرہ زندگی کی مہارتیں فرد کی سماجی اور جذباتی ترقی میں نمایاں کردار ادا کرتی ہیں۔یہ طلبہ میں ہمدردی، خود آگاہی، اور باہمی صلاحیتوں کے فروغ میں مدد دیتی ہیں۔نصاب میں روزمرہ مہارتوں کو شامل کرکے طلبہ کو عملی زندگی میں فیصلے کرنے، صحت مندانہ تعلقات کی تعمیر، تناؤ اور چیلنجوں سے زیادہ مؤثر طریقے سے نمٹنا سکھایا جاتا ہے، اس لیے ان مہارتوں کو بڑی تعداد میں درسی کتب کا حصہ ہونا چاہیے۔

سفارشات

۱۔درسی کتب کے مصنفین کو یقینی بنانا چاہیے کہ نصاب کے تمام مجوزہ حاصلاتِ تعلم کتب میں مکمل طور پر شامل کیے جائیں۔اس کے لیے درسی کتب کی تیاری کے عمل کے دوران نصاب کے مقاصد کا محتاط جائزہ لینے کی ضرورت ہے تاکہ مواد میں کسی بھی خلا سے بچا جا سکے۔

۲۔ نصاب کو جدید تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کے ساتھ ساتھ اساتذہ کی بھی انھی جہتوں پر تربیت کرنا بہت ضروری ہے تاکہ وہ نصاب کے تقاضوں کو سمجھتے ہوئے طلبہ کو دنیا کے چیلنجز سے نمٹنے کے لیے تیار کر سکیں۔اس سلسلے میں ورکشاپس اور سیمینارز کا انعقاد عمل میں لایا جائے۔

۳۔والدین، اساتذہ اور طلبہ کی طرف سے مسلسل رائے کے لیے میکانزم ہونا چاہیے، جس کی روشنی میں درسی کتابوں پر نظرثانی کرتے ہوئے انھیں بہتر بنایا جا سکے۔اس عمل سے اس بات کو یقینی بنانے میں مدد ملے گی کہ درسی کتابیں نصاب کے مقاصد کے حصول میں متعلقہ اور مؤثر رہیں۔

۴۔ یکساں قومی نصاب کی روشنی میں تیار کردہ پرائمری جماعت کی کتب کے موضوعات اور متن کا قومی اہداف و مقاصد کی روشنی میں تنقیدی جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ جس سے معاشرے میں اقدار کی منتقلی، برداشت، قومی شناخت، قومی، صوبائی اور علاقائی ثقافت وغیرہ جیسے اہم پہلوؤں کے بارے میں جاننے میں مدد ملے گی۔

۵۔ یکساں قومی نصاب برائے اردو کے حوالے سے ترتیب کردہ درسی کتب کا تقابلی مطالعہ کروایا جا سکتا ہے تاکہ کتب کے معیار کا اندازہ لگایا جا سکے۔

کتابیات(WORKING BIBLIOGRAPHY)

بنیادی مآخذ(PRIMARY SOURCES)

اردو(جماعت اوّل تا پنجم)، نیشنل بک فاؤنڈیشن، وفاقی ٹیکسٹ بک بورڈ، اسلام آباد، ایڈیشن ۲۰۲۱ء-۲۰۲۰ء

اردو(پہلی جماعت تا پانچویں جماعت)، آفاق سن سیریز، ایڈیشن ۲۰۲۱ء-۲۰۲۰ء

گلدستہ اردو کا(جماعت اوّل تا پنجم)، اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس، ایڈیشن ۲۰۲۱ء-۲۰۲۰ء

یکساں قومی نصاب برائے اُردو(۲۰۲۰ء)اوّل تا پنجم، قومی نصاب کونسل، وزارتِ وفاقی تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت حکومتِ پاکستان

National Curriculum Framework Pakistan, Ministry of federal education& professional Training, 2018

ثانوی مآخذ(SECONDARY SOURCES)

ارشد محمود، تعلیم اور ہماری قومی الجھنیں، سانجھ پبلیکیشنز، ۲۰۱۲

اعجاز راہی، املا اور رموزِ اوقاف، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۶

ریاض احمد، ڈاکٹر، اردو تدریس: جدید طریقے اور تقاضے مکتبہ جامعہ نئی دہلی لمیٹڈ، ۲۰۱۳ء

شاہد صدیقی، پاکستان، تعلیم اور اکیسویں صدی، جدید تعلیمی رجحانات اور امکانات، بک کارنر جہلم، پاکستان، ۲۰۲۳ء

سلامت اللہ، ڈاکٹر، تعلیم، فلسفہ اور سماج، مکتبہ جامع نئی دہلی لمیٹڈ، ۱۹۷۴ء

عبدالحمید صدیقی(مترجم)میکالے کا نظامِ تعلیم، ایجوکیشنل پریس، کراچی

عصمت جہاں صدیقی، تعلیمی نفسیات کیا ہے؟ نئی آواز جامعہ نگر، نئی دہلی، ۲۰۰۴ء

محمد آفتاب احمد ثاقب، ڈاکٹر، اردو قواعد و املا کے بنیادی اصول(خصوصی مطالعہ)، پرنٹ لائن راولپنڈی، ۲۰۱۳ء

محمد اکرام خاں، ڈاکٹر، مفکرینِ تعلیم، مکتبہ جامعہ نئی دہلی لمیٹڈ، ۱۹۹۵ء

محمد افروز عالم، ڈاکٹر، تدوینِ نصاب، ڈائر کٹوریٹ آف ٹرانسلیشن اینڈ پبلی کیشن، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد، ۲۰۱۸ء

مسعود الحق، تعلیم سماج استاد، (استادوں کی تربیت یا تعلیم؟)، حرا پبلیکیشنز، نئی دہلی، ۲۰۰۲ء

لغات

سعیداے شیخ، مرتبہ، رابعہ اُردو لغت جامع، اسلامک بُک ہاؤس، نئی دہلی، انڈیا، ۲۰۰۷ء

سید احمد دہلوی، مولوی، مرتبہ، فرہنگِ آصفیہ، جلد چہارم، اردو سائنس بورڈ، لاہور، وفاقی وزارتِ تعلیم، حکومتِ پاکستان، طبع عکسی (بار ششم)، ۲۰۱۰ء

شان الحق حقی، مرتبہ، فرہنگِ تلفظ (نستعلیق ایڈیشن)، ادارہ فروغ قومی زبان، پاکستان، ۲۰۱۷ء

عبدالحق، پروفیسر، عصری لغت، قومی کونسل برائے فروغ اُردو زبان، نئی دہلی، ۲۰۱۴ء

نجیب رامپوری، نئی اُردو لغت (جامع)، فرید بُک ڈپو، پرائیویٹ لمیٹڈ، نئی دہلی، ۲۰۰۴ء

نوراللغات، حصہ چہارم (ک، ی) حلقہ اشاعت لکھنؤ، ۱۹۱۷ء

رسالہ:

شیما سعدیہ، ڈاکٹر فوزیہ اسلم، یکساں قومی نصاب ۲۰۲۰ء کے تحت تحریر کردہ اردو کی نصابی کتب اور زبان شناسی کے مسائل، زبان وادب (۳۱) Vol.15 No.2(2022) ISSN 1991-3674 (online)

English Books

Allen C. Ornstein, Francis P. Hunkins ,Curriculum: Foundations, Principles, and Issues, Seventh edition, Pearson Education 2017

A tholappan. Dr, Knowledg and curriculum, Bharathidasan university Tiruchirappalli, 2015

A V Kelly ,The curriculum theory and practice, 6th edition,SAGE Publication Limited, London, 2009

Basics in Education, National council of Educational Research and Training, New Dhehli, 2014

BILJANA B. RADIĆ-BOJANIĆ, JAGODA P. TOPALOV Collections of papers of the faculty of philosophy XLVI (3)/, 2016

C Thanavathi,Dr., T Vimaleswary, Curriculum Design and development, samyukdha publication, 2017

Donald K. Sharpes, Advaned educational Foundations for Teachers, , Routledge Taylor & Francis Group, 2002

Heidi Hayes Jacobes (edited by) Curriculum 21 Essential education for a changing world, ASCD, Alexandria, Virginia USA,IT TAKES SOME GETTING USED TO:Rethinking Curriculum for the 21st Century,Arthur L. Costa and Bena Kallick, 2010

Hilda Taba, Curriculum Development Theory and Practice, Harcourt Brace , USA, 1962

Javed Hasan Aly (Prepared by) Education in Pakistan, A White Paper (Revised), , National Education Review Team,2007

Jose F. calderon, Foundation of education, ED. D. Rex Book Store, Manila, 1998

Monika Mithans & Milena Ivanus Grmek,The use of textbooks in the Teaching learning process, CEPS Journal, vol:12, 2022

Mrunalini Talla, Curriculum development: perspectives, principle and issues, Kindersley (India Pvt Ltd) 2012

Patrick Slattery, Curriculum Development in the Postmodern Era, Second Edition, Routlege, Newyork,2006

Rosalinda A. San Mateo, Maura G. Tangco, Foundation of education II, third edition, Catha Publishing, Co.Inc, Quezen city, 1997

S M Shahid, Curriculum development, Faculty of education, Allama Iqbal Open University Islamabad, Year

S M Shahid, Textbook development (part 1), Allama Iqbal Open University, 2010

Srinabis Bhattacharya ,Sociological Foundation of education, Atlantic Publishers and distributors,2006

Dictionary

The greenwood dictionary of education. Second edition john W.collins and Nancy Patricia O’ Brien, editors Santa Babara California ,2011

Website

The process of textbook development in pakistan , Sohail Ahmed, https://www.scribd.com>doc>importance of textbook, 9.15 AM